

# مشکوٰۃ المصابیح

مع الإكمال فی اسماء الرجال

تالیف: (امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ) الخلیفۃ البرزنجی علیہ السلام



ترجمہ  
ابو انس محمد سرور گوہر

نظارت  
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

تحقیق و تصحیح

حافظ زبیر عثمانی

مکتبہ اسلامیہ

[www.ircpk.com](http://www.ircpk.com)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب ..... مشکوٰۃ المصابیح

تالیف ..... (امام ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب) فیض الہدیٰ

جلد ..... دوم

ناشر ..... محمد سرور عثمانی

کمپوزنگ / ڈیزائننگ ..... مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز

سرورق خطاطی ..... حافظ انجم محمود

اشاعت ..... اگست 2013ء

قیمت .....



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غوثی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973 فیکس: 042-37232369

بیسمنٹ سمنٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail: maktabaislamiapk@gmail.com

## فہرست

## کتاب الدعوات

11

- 20..... اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کے تقرب کا بیان
- 30..... اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان
- 34..... تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے ثواب کا بیان
- 44..... استغفار و توبہ کا بیان
- 58..... رحمت باری تعالیٰ کی وسعت کا بیان
- 64..... صبح و شام اور سوتے وقت کے اذکار کا بیان
- 77..... مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان
- 90..... پناہ مانگنے کا بیان
- 97..... جامع دعاؤں کا بیان

## کتاب المناسک

105

- 114..... احرام و تلبیہ کا بیان
- 118..... قصہ حجۃ الوداع
- 126..... مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کے آداب کا بیان
- 134.....وقوف عرفات کا بیان
- 138..... عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان
- 142..... کنکریاں مارنے کا بیان
- 145..... قربانی کا بیان
- 150..... سرمنڈانے کا بیان
- 153..... گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان
- 155..... قربانی کے دن خطبہ دینے، ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور وداع کا بیان

- 161..... احرام والاکن چیزوں سے اجتناب کرے ❁
- 166..... محرم شکار کرنے سے اجتناب کرے ❁
- 170..... حج سے منع کیے جانے اور حج کے فوت ہو جانے کا بیان ❁
- 173..... حرمت مکہ، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے ❁
- 177..... حرمت مدینہ کا بیان، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے ❁

## کتاب البیوع

- 186..... کسب اور طلب حلال کا بیان ❁
- 186..... معاملہ کرنے میں نرمی کرنے کا بیان ❁
- 195..... اختیار کا بیان ❁
- 198..... سود کا بیان ❁
- 200..... ممنوعہ بیوع (تجارت) کا بیان ❁
- 207..... مشروط تجارت کا بیان ❁
- 217..... بیع سلم اور رہن کا بیان ❁
- 221..... ذخیرہ اندوزی کا بیان ❁
- 223..... افلاس اور مہلت دینے کا بیان ❁
- 225..... شراکت اور وکالت کا بیان ❁
- 234..... غصب کرنے اور مستعار لینے کا بیان ❁
- 237..... شفعہ کا بیان ❁
- 244..... مساقت اور مزارعت کا بیان ❁
- 247..... اجارہ کا بیان ❁
- 250..... بنجر زمین کو آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان ❁
- 253..... عطیات کا بیان ❁
- 258..... گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان ❁
- 260..... نقطہ کا بیان ❁
- 265.....



268

## کتاب الفرائض

276..... وصیتوں کا بیان

280

## کتاب النکاح

285..... جس کو پیغام نکاح دیا جائے اسے دیکھنے اور پردہ کی چیزوں کا بیان

292..... نکاح میں ”ولی“ ہونے اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان :

296..... اعلان نکاح، خطبہ/ منگنی اور شرط کا بیان

303..... محرمات کا بیان

310..... مباشرت کا بیان

314..... گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

316..... مہر کا بیان

319..... ولیمہ کا بیان

324..... باری کی تقسیم کا بیان

327..... بیویوں کے ساتھ رہن سہن اور ہر ایک کے حقوق کا بیان

338..... خلع اور طلاق کا بیان

344..... جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اس کا بیان

347..... گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

348..... لعان کا بیان

356..... عدت کا بیان

361..... استبراء کا بیان

363..... نان نفقہ اور حق مملوک کا بیان

371..... چھوٹے لڑکے کی عمر بلوغت اور کم سنی میں اس کی تربیت کا بیان

374

## کتاب العتق

377..... مشترک غلام کو آزاد کرنے، قریبی شخص کو خریدنے اور مرض میں آزاد کرنے کا بیان

382..... قسموں اور نذروں کا بیان

387..... نذروں کا بیان

393

## کتاب القصاص

404..... دیتوں کا بیان

412..... ایسے قصور اور خطائیں جن پر دیت نہیں

418..... قسم کا بیان

420..... مرتدوں اور فساد پھیلانے والوں کو قتل کرنے کا بیان

427

## کتاب الحدود

440..... چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان

445..... حدود کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان

447..... شراب نوشی پر حد قائم کرنے کا بیان

451..... جس شخص پر حد قائم کی جائے اس پر بدعا کرنے کی ممانعت کا بیان

454..... تعزیر کا بیان

456..... شراب اور شراب نوش کی وعید کا بیان

462

## کتاب الامارۃ والقضاء

478..... اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے

481..... حکمرانی کرنے اور اس سے ڈرنے کا بیان

486..... حکمرانوں کے وظائف اور ان کے تحائف کا بیان

490..... فیصلوں اور گواہیوں کا بیان

## کتاب الجہاد

498

520..... آلات جہاد تیار کرنے کا بیان

528..... آداب سفر کا بیان

536..... کفار کے نام خط لکھنے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کا بیان

541..... جہاد میں قتال (کے اجر و ثواب) کا بیان

547..... قیدیوں کے حکم کا بیان

555..... امان دینے کا بیان

558..... مال غنیمت کی تقسیم اور اس میں خیانت کرنے کا بیان

575..... جزیہ کا بیان

577..... صلح کا بیان

583..... یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان

586..... مالِ فے کا بیان

## کتاب الصيد والذبائح

590

599..... کتے کا بیان

601..... ان چیزوں کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے

612..... عقیقہ کا بیان

## کتاب الاطعمة

615

634..... ضیافت کا بیان

641..... اضطراری حالت میں کھانے کا بیان

642..... مشروبات کا بیان

648..... نفیع اور نبیذ کا بیان

651..... برتنوں اور دیگر چیزوں کو ڈھانپنے وغیرہ کا بیان

## کتاب اللباس

654

671..... انگٹھی کا بیان



677..... جوتوں کا بیان



680..... کنگھی کرنے کا بیان



695..... تصاویر کا بیان



## کتاب الطب والرقیٰ

702

716..... بدشگونئی اور فال کا بیان



720..... کہانت کا بیان

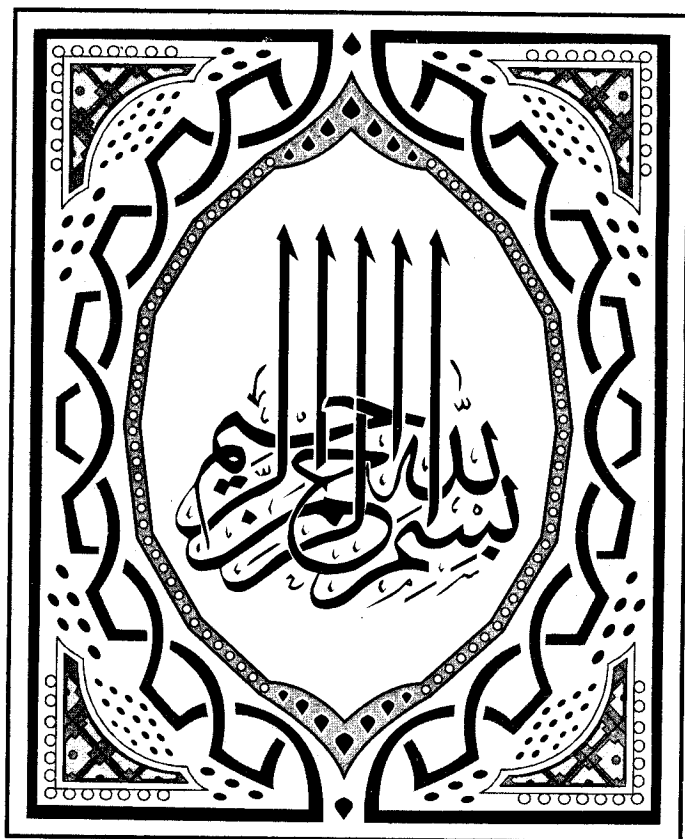


## کتاب الرویا

725

725..... خواب کا بیان









بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

## دعاؤں کا بیان

### فصل اول

### الفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۲۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَتَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خَارِزْمٍ أَقْصَرُ مِنْهُ ❁

۲۲۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی کی (اپنی امت کے بارے میں) ایک دعا قبول ہوتی ہے، پس ہر نبی نے دعا کرنے میں جلدی کی، جبکہ میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے روز قیامت تک کے لیے چھپا رکھا ہے، اور وہ (شفاعت) ان شاء اللہ ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اس حال میں فوت ہوا ہوگا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہوگا۔“ مسلم۔ اور بخاری کی روایت اس سے مختصر ہے۔

۲۲۲۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَذِيَّتُهُ شَتَمْتَهُ لَعْنَتُهُ جَلَدْتَهُ فَأَجْعَلْهَا لَهُ صَلَوةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۲۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! میں نے تجھ سے ایک عہد لیا ہے بے شک جس کا تو خلاف نہیں کرے گا، میں بھی ایک انسان ہوں، میں نے جس کسی مومن کو کوئی اذیت پہنچائی ہو، میں نے اسے برا بھلا کہا ہو، لعن طعن کی ہو، اسے مارا ہو تو اس (اذیت) کو اس کے لیے باعثِ رحمت و طہارت اور باعثِ قربت بنادے اور روز قیامت اس قربت کی وجہ سے تو اسے اپنا مقرب بنا لے۔“

۲۲۲۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ إِرْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ أَرْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعِزِّمْ مُسْتَلْتَةً أَنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا مَكْرَهُ لَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۲۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، اگر تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ پورے عزم کے ساتھ

❁ رواہ مسلم (۳۳۸/۱۹۹) و البخاری (۶۳۰۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۳۶۱) و مسلم (۲۶۰۱/۹۰)۔

❁ رواہ البخاری (۷۴۷۷)۔

دعا کرے، کیونکہ وہ جیسے چاہے کرتا ہے، اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔“

۲۲۲۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعِزِّمْ وَلِيُعْظِمَ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۲۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ اسے پختہ عزم کے ساتھ اور بڑی رغبت کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، کیونکہ کسی بھی چیز کا عطا کرنا اللہ کے لیے کوئی گراں نہیں۔“

۲۲۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَا إِسْتَعْجَالُ؟ قَالَ: ((يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَابْ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۲۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب تک کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کرے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔“ عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کہتا ہے: میں تو بہت دعائیں کر چکا لیکن میری دعا قبول ہی نہیں ہوتی، اس صورت حال میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔“

۲۲۲۸: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۲۲۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان شخص کی اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہ دعا قبول ہوتی ہے جو اس کی غیر موجودگی میں کی جاتی ہے، اور (دعا کرنے والے) کے پاس ایک فرشتہ مامور ہوتا ہے، جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو وہ مامور فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے: اسی مثل تمہارے لیے بھی ہو۔“

۲۲۲۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تَوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ \* وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ)) فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ.

۲۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لیے بددعا نہ کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی ایسی گھڑی میں اللہ سے دعا کر بیٹھو جس میں دعا قبول ہو جاتی ہے۔“

\* رواہ مسلم (۲۶۷۹/۸).

\* رواہ مسلم (۲۷۳۵/۹۲) [وانظر صحيح البخاري (۶۳۴۰)].

\* رواہ مسلم (۲۷۳۳/۸۸).

\* رواہ مسلم (۳۰۰۹/۷۴) O حديث ابن عباس تقدم (۱۷۷۲).

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ”مظلوم کی بددعا سے بچو“ کتاب الزکوۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل نانی

۲۲۲۳: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: «وَقَالَ رَبُّكُمْ

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ»)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۲۲۳۰: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعائیں کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔“

۲۲۳۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الدُّعَاءُ مَخِ الْعِبَادَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۲۲۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا عبادت کا مغز ہے۔“

۲۲۳۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ)). رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. \*

۲۲۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں دعا سے بہتر کوئی چیز نہیں۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۲۳۳: وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي

الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۲۲۳۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف دعا ہی قضا کو ٹال سکتی ہے۔ اور صرف نیکی

و اطاعت ہی عمر دراز کر سکتی ہے۔“

۲۲۳۴: وَعَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ

عِبَادَ اللَّهِ بِالْدُّعَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۲۲۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا ان مصائب کے لیے نفع مند ہے جو نازل ہو چکے اور ان

\* صحیح، رواہ أحمد (۲۶۷/۴ ح ۱۸۵۴۲، ۲۷۶/۴ ح ۱۸۶۲۳) و أبو داود (۱۴۷۹) و الترمذی (۲۹۶۹) وقال:

حسن صحيح) و النسائي (في الكبرى: ۱۱۴۶۴) و ابن ماجه (۳۸۲۸) [وصححه ابن حبان (الموارد: ۲۳۹۶) و الحاكم (۱/ ۴۹۰-۴۹۱) و وافقه الذهبي]۔ \* إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۳۳۷۱) وقال: غريب) ☆ ابن لهيعة مدلس

وعنعن۔ \* إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۳۳۷۰) و ابن ماجه (۳۸۲۹) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

\* سندہ ضعيف، رواه الترمذی (۲۱۳۹) وقال: هذا حديث حسن غريب) ☆ سليمان التيمي عنعن وفي السند علة أخرى

وللحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه (۹۰، ۴۰۲۲)۔ \* سندہ ضعيف، رواه الترمذی (۳۵۱۵، ۳۵۴۸) وقال: هذا

حديث غريب) ☆ عبد الرحمن بن أبي بكر المليكي ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (۳۵۵۱) وغيره۔

کے لیے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے، اللہ کے بندو! دعائیں کیا کرو۔“

۲۲۳۵: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۲۲۳۵: اور امام احمد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۳۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَائِي إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ، أَوْ كَفَّتْ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِنِّمِ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۲۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص دعا کرتا ہے۔ جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی مطلوبہ چیز ہی عطا فرما دیتا ہے یا پھر اس کی مثل تکلیف اس سے دور کر دیتا ہے۔“

۲۲۳۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊

۲۲۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے اس کا فضل طلب کیا کرو کیونکہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور کشائش و خوشحالی کا انتظار افضل عبادت ہے۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۳۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۲۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا تو وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔“

۲۲۳۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۲۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے، اور اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے۔“

۲۲۴۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّحَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊

۲۲۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو پسند ہو کہ مشکلات و مصائب کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ خوشحالی میں کثرت سے دعائیں کرے۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۴۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ

❊ سندہ ضعیف، رواہ احمد (۲۳۴/۵ ح ۲۲۳۹۴) ☆ رواہ اسماعیل بن عیاش عن غیر الشامیین و شہر بن حوشب لم یدرک معاذاً رضى الله عنه فالسند منقطع ❊ صحیح، رواہ الترمذی (۳۳۸۱، ۳۵۷۳) وقال: حسن

غریب صحیح) وللحدیث شواہد ❊ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۳۵۷۱) ☆ حکیم بن جبیر: ضعیف رمی

بالتشیع ورجل: مجهول ❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۳۷۳) [وابن ماجہ: ۳۸۲۷] ☆ أبو صالح الخوزی

لین الحدیث ❊ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۵۴۸) [وتقدم: ۲۲۳۴] ❊ حسن، رواہ الترمذی (۳۳۸۲)

❊ سندہ ضعیف، رواہ احمد (۲۳۴/۵ ح ۲۲۳۹۴) ☆ رواہ اسماعیل بن عیاش عن غیر الشامیین و شہر بن حوشب لم یدرک معاذاً رضى الله عنه فالسند منقطع ❊ صحیح، رواہ الترمذی (۳۳۸۱، ۳۵۷۳) وقال: حسن

غریب صحیح) وللحدیث شواہد ❊ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۳۵۷۱) ☆ حکیم بن جبیر: ضعیف رمی

بالتشیع ورجل: مجهول ❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۳۷۳) [وابن ماجہ: ۳۸۲۷] ☆ أبو صالح الخوزی

لین الحدیث ❊ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۵۴۸) [وتقدم: ۲۲۳۴] ❊ حسن، رواہ الترمذی (۳۳۸۲)

❊ سندہ ضعیف، رواہ احمد (۲۳۴/۵ ح ۲۲۳۹۴) ☆ رواہ اسماعیل بن عیاش عن غیر الشامیین و شہر بن حوشب لم یدرک معاذاً رضى الله عنه فالسند منقطع ❊ صحیح، رواہ الترمذی (۳۳۸۱، ۳۵۷۳) وقال: حسن

غریب صحیح) وللحدیث شواہد ❊ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۳۵۷۱) ☆ حکیم بن جبیر: ضعیف رمی

بالتشیع ورجل: مجهول ❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۳۷۳) [وابن ماجہ: ۳۸۲۷] ☆ أبو صالح الخوزی

لین الحدیث ❊ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۵۴۸) [وتقدم: ۲۲۳۴] ❊ حسن، رواہ الترمذی (۳۳۸۲)

❊ سندہ ضعیف، رواہ احمد (۲۳۴/۵ ح ۲۲۳۹۴) ☆ رواہ اسماعیل بن عیاش عن غیر الشامیین و شہر بن حوشب لم یدرک معاذاً رضى الله عنه فالسند منقطع ❊ صحیح، رواہ الترمذی (۳۳۸۱، ۳۵۷۳) وقال: حسن

غریب صحیح) وللحدیث شواہد ❊ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۳۵۷۱) ☆ حکیم بن جبیر: ضعیف رمی

بالتشیع ورجل: مجهول ❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۳۷۳) [وابن ماجہ: ۳۸۲۷] ☆ أبو صالح الخوزی

لین الحدیث ❊ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۵۴۸) [وتقدم: ۲۲۳۴] ❊ حسن، رواہ الترمذی (۳۳۸۲)



- دُعَاءٌ مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَا يَسْمَعُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊
- ۲۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا کی قبولیت کے یقین کے ساتھ اللہ سے دعا کرو، اور جان لو اللہ قلب غافل سے کی گئی دعا قبول نہیں فرماتا۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔
- ۲۲۴۲: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِطُحُونِ أَكْفِكُمْ، وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا)). ❊
- ۲۲۴۳: مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اللہ سے دعا کرو تو اس سے سیدھے ہاتھوں سے دعا کرو اور اس سے الٹے ہاتھوں سے دعا نہ کرو۔“
- ۲۲۴۴: وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((سَلُّوا اللَّهَ بِطُحُونِ أَكْفِكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَاْمْسَحُوا بِهَا وَجُوهَكُمْ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊
- ۲۲۴۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، فرمایا: ”اللہ سے سیدھے ہاتھوں دعا کیا کرو، الٹے ہاتھوں سے دعا نہ کیا کرو، اور جب تم (دعا سے) فارغ ہو جاؤ تو ان (ہاتھوں) کو اپنے چہروں پر پھیر لیا کرو۔“
- ۲۲۴۶: وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هُمَا صِفْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ ❊
- ۲۲۴۷: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارا رب بڑا حیا دار، نخی داتا ہے، جب بندہ اس کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے تو اسے خالی لوٹاتے ہوئے اسے حیا آتی ہے۔“
- ۲۲۴۸: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِطْهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊
- ۲۲۴۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے تو آپ ﷺ انہیں چہرے پر پھیر کر نیچے گرایا کرتے تھے۔
- ۲۲۵۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدْعُ مَا سِوَى ذَلِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۴۷۹) ☆ صالح المري: ضعيف، وله شاهد ضعيف عند أحمد (۱۷۷/۲)۔

❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۴۸۶)۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۱۴۸۵) ☆ فيه مجهول وعلّة أخرى وللحديث شواهد ضعيفة انظر الحديث الآتي (۲۲۴۵)۔ ❊ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۵۵۶) وقال: حسن غريب (و أبو داود (۱۴۸۸) والبيهقي في الدعوات الكبير (۱/۱۳۷ ح ۱۸۰-۱۸۱) [وابن ماجه: ۳۸۶۵] ☆ جعفر بن ميمون ضعفه الجمهور و تابعه سليمان التيمي وهو مدلس (وزعم الحافظ ابن حجر خلافة وقوله مرجوح) والتيمي عنن۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۳۸۵) وقال: غريب) ☆ فيه حماد بن عيسى: ضعيف (وانظر حديث: (۲۲۴۳) وثبت مسح الوجه في الدعاء بالراحتين عن ابن عمر و ابن الزبير رضي الله عنهما، رواه البخاري في الأدب المفرد (۶۰۹) وسنده حسن لذاته وأخطأ من ضعفه۔ ❊ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۱۴۸۲) [وصححه ابن حبان (المواد: ۲۴۱۲) والحاكم (۵۳۹/۱) ووافقه الذهبي]۔

۲۲۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں کرنا پسند کرتے تھے اور ان کے علاوہ باقی دعائیں چھوڑ دیا کرتے تھے۔

۲۲۴۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَسْرَعَ الدَّعَاءِ إِجَابَةُ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِّغَائِبٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۲۲۴۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شخص کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کی گئی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔“

۲۲۴۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِيْ، وَقَالَ: ((أَشْرِكُنَا يَا أَخِي! فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسِنَا)) فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسْرُنِي أَنْ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❊ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ ((وَلَا تَنْسِنَا)).

۲۲۴۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمرہ کے لیے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت عطا کی اور فرمایا: ”پیارے بھائی! ہمیں اپنی دعا میں یاد رکھنا اور ہمیں بھول نہ جانا۔“ آپ ﷺ نے ایسی بات فرمائی جس کے بدلے میں پوری دنیا کا حصول میرے لیے باعثِ مسرت نہیں۔ ابو داؤد، ترمذی۔ اور امام ترمذی کی روایت ((ولا تنسنا)) کے الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے۔

۲۲۴۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِينَ يَفْطُرُ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْعَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعَزَّتِي لَا نَصْرَ لَكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۲۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، روزہ دار جب وہ افطار کے وقت دعا کرتا ہے، عادل بادشاہ اور دغاے مظلوم، اللہ اس (دعا) کو بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا خواہ کچھ دیر سے ہو۔“

۲۲۵۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۲۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، والد کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔“

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۱۹۸۰) وقال: غريب والإفریقی يضعف في الحديث) و أبو داود (۱۵۳۵)

☆ **الإفریقی ضعيف**۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۱۴۹۸) والترمذي (۳۵۶۲) وقال: حسن صحيح) ☆ فيه عاصم بن عبيد الله: ضعيف، ضعفه جمهور المحدثين وتحققهم هو الراجح۔

❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذي (۳۵۹۸) وقال: هذا حديث حسن) [وابن ماجه (۱۷۵۲) و صححه ابن خزيمة

(۱۹۰۱) و ابن حبان (الموارد: ۲۴۰۷-۲۴۰۸)]۔ ❊ **حَسَنٌ**، رواه الترمذي (۱۹۰۵) و أبو داود (۱۵۳۶) و ابن

ماجه (۳۸۶۲) [و صححه ابن حبان (الموارد: ۲۴۰۶)]۔

## الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

## فصل ثالث

۲۲۵۱: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ أَلْأَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَهُ شَيْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ)). ❁

۲۲۵۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص کو اپنی تمام ضرورتیں اپنے رب سے مانگنی چاہئیں حتیٰ کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی اسی سے سوال کرنا چاہیے۔“

۲۲۵۲: وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا: ((حَتَّى يَسْأَلَهُ الْمَلَحُ وَحَتَّى يَسْأَلَهُ شَيْعُهُ إِذَا انْقَطَعَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۲۵۲: اور ثابت بنانی سے مروی مرسل روایت میں اتنا اضافہ ہے: ”حتیٰ کہ وہ نمک بھی اس سے مانگے اور حتیٰ کہ جب اس کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے۔“

۲۲۵۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. ❁

۲۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دورانِ دعا اپنے ہاتھ اس قدر بلند فرماتے کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۲۲۵۴: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَانَ يَجْعَلُ إِصْبَعِيهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُو. ❁

۲۲۵۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ اپنی انگلیاں کندھوں کے برابر کیا کرتے تھے اور دعا فرماتے تھے۔

۲۲۵۵: وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ. ❁

۲۲۵۵: سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے تو آپ ہاتھ اٹھاتے اور پھر اپنے ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ امام بیہقی نے تینوں احادیث ”الدعوات الکبیر“ میں روایت کی ہیں۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۶۰۴/۸) وقال: غريب۔ ❁ **حسن**، رواه الترمذي (۳۶۰۴/۹) وانظر الحديث السابق (۲۲۵۱)۔ ❁ **صحيح**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (۱۳۸/۱ ح ۱۸۲) [و مسلم (۸۹۵) وأحمد (۲۵۹/۳)]۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (۱۴۰/۱ ح ۱۸۵) [وصححه الحاكم (۱/۵۳۶-۵۳۷ ح ۱۹۶۶) ووافقه الذهبي وأصله عند أبي داود (۱۱۰۵) بلفظ آخر وسنده حسن]۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (۱۳۹/۱ ح ۱۴۰) [من حديث أبي داود وهذا في سننه (۱۴۹۲)] ☆ فيه حفص بن هاشم: مجهول۔

۲۲۵۶: وَعَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَدَّوْمَنْكَبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِإَصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمْدِدَ يَدَيْكَ جَمِيعًا. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: وَالِابْتِهَالُ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۲۲۵۶: عکرمہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، دعا (کا ادب) یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ کندھوں یا تقریباً کندھوں کے برابر اٹھاؤ، طلبِ مغفرت (کا ادب) یہ ہے کہ تم ایک انگلی (انگشت شہادت) کے ساتھ اشارہ کرو اور تضرع و عاجزی یہ ہے تم اپنے دونوں ہاتھ دراز کر دو۔ اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: تضرع و عاجزی اس طرح ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھ اس قدر بلند کیے اور ہاتھوں کی پشت کو اپنے چہرے کی طرف کیا۔

۲۲۵۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ يَقُولُ: إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدَعَا مَا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى هَذَا. يَعْنِي إِلَى الصَّدُورِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❀

۲۲۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: تمہارا (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھانا بدعت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس (یعنی) سینے سے اوپر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

۲۲۵۸: وَعَنْ أَبِي بَنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا جَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ ❀

۲۲۵۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو یاد فرماتے تو اس کے لیے دعا فرماتے اور پہلے اپنے لیے کرتے۔ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۲۲۵۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا أَحَدًا ثَلَاثَ: إِمَّا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُصَرِّفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا)) قَالُوا: إِذَا نُكْثِرُ. قَالَ: ((اللَّهُ أَكْثَرُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❀

۲۲۵۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ اس وجہ سے تین چیزوں میں سے کوئی ایک اسے عطا فرما دیتا ہے: یا تو اس کی دعا کو فوراً قبول فرما لیتا ہے، یا اسے اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر لیتا ہے یا پھر اس کی مثل تکلیف اس سے دور فرما دیتا ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا، تب تو ہم زیادہ دعائیں کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ (دعائیں قبول کرنے میں) بہت زیادہ ہے۔“

۲۲۶۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى

❀ حسن، رواہ أبو داود (۱۴۸۹-۱۴۹۰)۔ ❀ إسناده ضعيف، رواہ أحمد (۵۲۶۴ ح ۶۱/۲) ☆ فیہ بشر بن حرب السندی: ضعيف ضعفه الجمهور۔ ❀ صحيح، رواہ الترمذی (۳۳۸۵) [و أبو داود (۳۹۸۴) و أصله عند مسلم فی صحيحه (۲۳۸۰) مطولاً]۔ ❀ إسناده حسن، رواہ أحمد (۱۸/۳ ح ۱۱۱۵۰) [و عبد بن حمید (۹۳۷) و البخاری فی الأدب المفرد (۷۱۰) و صححه الحاكم (۴۶۳/۱) و وافقه الذهبي]۔

۲۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ دعائیں ہیں جو قبول کی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا حتیٰ کہ وہ انتقام لے لے، حاجی کی دعا حتیٰ کہ وہ واپس آجائے، مجاہد کی دعا حتیٰ کہ وہ (جہاد سے) فارغ ہو جائے۔ مریض کی دعا حتیٰ کہ وہ صحت یاب ہو جائے اور بھائی کی دعا جو وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کرتا ہے۔“ پھر فرمایا: ”ان دعاؤں میں بھائی کی غائبانہ دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔“

❦ **إسناده ضعيف جداً** ، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (لم أجده ورواه في شعب الإيمان : ١١٢٥ ، نسخة محققة : ١٠٨٧) ☆ فيه عبد الرحمن بن زيد (كذا) و لعله عبد الرحيم بن زيد العمي كذاب ، رواه عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به وفيه يونس بن أفلح لم أجده من وثقه و زيد العمي ضعيف مشهور -



# بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

## اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کے تقرب کا بیان

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۲۶۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَقَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۲۶۱: ابو ہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ہاں فرشتوں کے پاس اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔“

۲۲۶۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ: ((سِيرُوا هَذَا جُمْدَانُ)) فَقَالَ: ((سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ)) قَالُوا: وَمَا الْمُفْرِدُونَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الَّذِي كَرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۲۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مکہ کی شاہ راہ پر محو سفر تھے، آپ جمدان نامی پہاڑ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”چلتے جاؤ یہ جمدان ہے۔“ پھر فرمایا: ”مفردون سبقت لے گئے۔“ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مفردون کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔“

۲۲۶۳: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۲۶۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ کی طرح ہے اور وہ شخص جو ذکر نہیں کرتا مردہ کی طرح ہے۔“

۲۲۶۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

❊ رواہ مسلم (۲۷۰۰/۳۹)۔

❊ رواہ مسلم (۱۶۷۶/۴)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۰۷) و مسلم (۷۷۹/۲۱۱)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۴۰۵) و مسلم (۲۶۷۵/۲)۔

۲۲۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر (فرشتوں کی) جماعت میں یاد کرتا ہوں۔“

۲۲۶۵: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ وَازِيدُ، ﴿وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلَهَا﴾ أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ آتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرُوكَةً وَمَنْ لَقِينِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۲۶۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اسے بڑھادوں گا، اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو برائی کا بدلہ اس کی مثل ہی ہوگا یا پھر میں بخش دوں گا، جو شخص بالشت برابر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ (تقریباً ایک میٹر) اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، جو شخص چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔ جو شخص زمین بھر کر گناہ لے کر میرے پاس آئے گا تو میں اسی قدر مغفرت لے کر اس سے ملاقات کروں گا بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔“

۲۲۶۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى: قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنِي بِالْحَرْبِ؛ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بَدَلَ لَهُ مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۲۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص میرے کسی پسندیدہ شخص سے دشمنی رکھے تو میرا اس سے اعلان جنگ ہے، اور میرا بندہ جن جن عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے وہ عبادت مجھے بہت محبوب ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے عطا کر دیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دے دیتا ہوں، میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس کے کرنے میں مجھے کبھی اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کسی مومن کی جان قبض کرتے وقت تردد ہوتا ہے وہ موت کو ناگوار

جانتا ہے اور میں اس کی ایذا کو ناگوار جانتا ہوں، حالانکہ وہ (موت) تو اسے ضرور آئی ہے۔“

۲۲۶۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيْنَا حَاجَتُكُمْ)) قَالَ: ((فِيَحْفُوهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا)) قَالَ: ((فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟)) قَالَ: ((يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ)) قَالَ: ((فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟)) قَالَ: ((فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ)) قَالَ: ((فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟)) قَالَ: ((فَيَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا)) قَالَ: ((فَيَقُولُ: فَمَا يَسْتَلُونَ؟ قَالُوا: يَسْتَلُونَكَ الْجَنَّةَ)) قَالَ: ((يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟)) قَالَ: ((فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ! مَا رَأَوْهَا)) قَالَ: ((يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟)) قَالَ: ((يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً)) قَالَ: ((فِيمَ يَتَعَوَّذُونَ؟)) قَالَ: ((يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ)) قَالَ: ((يَقُولُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟)) قَالَ: ((يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ! مَا رَأَوْهَا)) قَالَ: ((يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟)) قَالَ: ((يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً)) قَالَ: ((فَيَقُولُ: فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ)) قَالَ: ((يَقُولُ: مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جُلُوسُهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ، قَالَ: ((إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فَضُلًا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَخَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ، وَهُوَ أَعْلَمُ [بِحَالِهِمْ] مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ، وَيُكَبِّرُونَكَ، وَيُهَلِّلُونَكَ، وَيَحْمَدُونَكَ، وَيَسْتَلُونَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْتَلُونَنِي؟ قَالُوا: يَسْتَلُونَكَ جَنَّتِكَ. قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا، أَيْ رَبِّ! قَالَ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ. قَالَ: وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونَكَ؟ قَالُوا: مِنْ نَارِكَ. قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: يَسْتَغْفِرُونَكَ)) قَالَ: ((فَيَقُولُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجْرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا)) قَالَ: ((يَقُولُونَ: رَبِّ! فِيهِمْ فَلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ، وَإِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ)) قَالَ: ((فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جُلُوسُهُمْ)) ❀

۲۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو اہل ذکر کو تلاش کرتے ہوئے راستوں میں چکر لگاتے رہتے ہیں، جب وہ کچھ لوگوں کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پالیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں، اپنے مقصد (اہل ذکر) کی طرف آؤ۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اپنے پروں کے ذریعے انہیں گھیر لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ انہیں بہتر جانتا ہے، میرے بندے کیا کہتے ہیں؟“ فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری تسبیح و تکبیر اور تیری حمد و ثناء بیان کرتے ہیں۔“ فرمایا: ”وہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟“

وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔“ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیسی ہو؟“ فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں، اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری خوب عبادت کریں، خوب شان و عظمت بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح بیان کریں۔“ فرمایا، وہ پوچھتا ہے: ”وہ (مجھ سے) کیا مانگ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے جنت مانگ رہے تھے۔“ فرمایا: ”وہ پوچھتا ہے، کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! اے رب! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔“ فرمایا: ”وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟“ فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں، اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس کی بہت زیادہ خواہش، چاہت اور رغبت رکھیں۔“ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟“ فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں: جہنم سے۔“ فرمایا: ”وہ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟“ فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! اے رب! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔“ فرمایا: ”وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟“ فرمایا: ”وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے بہت دور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈریں گے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں شخص ایسا ہے جو کہ ان (یعنی اہل ذکر) میں سے نہیں، وہ تو کسی ضرورت کے تحت آیا تھا، فرمایا: وہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ ان کا ہم نشین محروم نہیں رہ سکتا۔“ اور مسلم کی روایت میں ہے: ”اللہ کے کچھ فاضل فرشتے ہیں جو چکر لگاتے رہتے ہیں اور وہ ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس پالیتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، اور اپنے پروں کے ذریعے انہیں گھیر لیتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان (ذاکرین) کے اور آسمان دنیا کے مابین خلا کو بھر دیتے ہیں، جب وہ (ذاکرین) مجلس سے اٹھ جاتے ہیں، تو وہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، فرمایا: تو اللہ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ (ان کے احوال کو) جانتا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، ہم زمین سے تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح و تکبیر اور تہلیل و تہمید بیان کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں، فرمایا: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں، فرمایا: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، اے رب! نہیں، فرمایا: اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔“ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا، انہوں نے جو مانگا میں نے دے دیا اور انہوں نے جس چیز سے پناہ طلب کی، میں نے انہیں اس سے پناہ دے دی۔“ فرمایا: ”وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: رب جی! ان میں ایک ایسا گناہ گار شخص ہے کہ بس وہ گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔“ فرمایا: ”اللہ رب العزت کہتے ہیں: میں نے اسے بھی بخش دیا، وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین محروم نہیں رہ سکتا۔“

۲۲۶۸: وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِينِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقٌ حَنْظَلَةُ. قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ؟ قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى

عَنِ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا. قَالَ: أَبُو بَكْرٍ ﷺ: فَوَاللَّهِ! إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا، فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ تَدْرُمُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحْتُمْ الْمَلَائِكَةَ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۲۶۸: حنظلہ بن ربیع اُسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے پوچھا: حنظلہ! کیسے ہو؟ میں نے عرض کیا: حنظلہ منافق ہو گیا، انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں، وہ جہنم اور جنت (کی ترہیب و ترغیب) کے ذریعے ہمیں نصیحت کرتے رہتے ہیں، گویا ہم خود دیکھ رہے ہیں، اور جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آ جاتے ہیں اور ازواج و اولاد اور ذرائع معاش میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں، اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہماری بھی یہی صورت حال ہے۔ میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ چلتے گئے حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے، تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا ہوا؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ جنت و دوزخ کے ذریعے ہمیں نصیحت فرماتے ہیں گویا ہم اسے خود آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اور جب ہم آپ کے پاس سے آ جاتے ہیں، اور اپنے مال بچوں اور ذرائع معاش میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہاری جو کیفیت میرے پاس ہوتی ہے اور تم ذکر کی جس صورت میں ہوتے ہو، اگر تمہاری وہ کیفیت ہمیشہ رہے تو فرشتے تمہارے بستر و پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔“ اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ”لیکن حنظلہ! کسی وقت ایسے اور کسی وقت ایسے (ہوتا ہے)۔“

## الْفَضْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۲۶۹: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَنْبِيَاءُ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَزْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مَنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ)) قَالُوا: بَلَى قَالَ: ((ذَكَرُ اللَّهِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَّ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۲۲۶۹: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمہارے بہترین عمل کے بارے میں نہ بتاؤں

❁ رواہ مسلم (۲۷۵۰)۔ ❁ إسناده حسن، رواہ مالک (۱/۲۱۱ ح ۴۹۳ موقوف) و أحمد (۶/۴۴۷ ح ۴۸۰۷۵، ۵/۱۹۵) و الترمذی (۳۳۷۷) و ابن ماجہ (۳۷۹۰)۔



جو کہ تمہارے مالک کے ہاں اجر کے لحاظ سے زیادہ بڑھنے والا، تمہارے بلندی درجات کا باعث بننے والا، تمہارے لئے سونے، اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر اور تمہارے لئے دشمن سے ایسا جہاد کرنے سے بہتر جس میں تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑاؤ؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں! ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا ذکر۔“ مالک، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ۔ البتہ امام مالک رحمہ اللہ نے اسے ابو درداء رضی اللہ عنہ پر موقوف قرار دیا ہے۔

۲۲۷۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ! فَقَالَ: ((طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَفَارِقَ الدُّنْيَا وَلَسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❊

۲۲۷۰: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مرتے وقت تیری زبان پر اللہ کا ذکر جاری ہو۔“

۲۲۷۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا)) قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((حِلَقُ الدَّخْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۲۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم باغات جنت کے پاس سے گزرو تو وہاں سے کھالیا کرو۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، باغات جنت کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ذکر کے حلقے۔“

۲۲۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَبَرَةً وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَبَرَةً)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۲۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ کی طرف سے نقصان ہوگا، اور جو شخص کسی جگہ لیٹے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ کی طرف سے نقصان ہوگا۔“

۲۲۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۲۲۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جہاں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ ایسے اٹھیں گے جیسے کسی گدھے کی بدبودار لاش سے اٹھے ہوں۔ اور یہ (مجلس روز قیامت) ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔“

۲۲۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ

❊ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۱۸۸/۴ ح ۱۷۸۳۲) و الترمذي (۲۳۲۹، ۳۳۷۵) وقال: حسن).

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۵۱۰) وقال: حسن غريب) ☆ فيه محمد بن ثابت: ضعيف وللحديث شواهد

كلها ضعيفة. ❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۴۸۵۶).

❊ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۵۱۵/۲ ح ۱۰۶۹۱) مختصراً) و أبو داود (۴۸۵۵).

إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ ثَرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۲۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی (ﷺ) پر درود بھیجیں تو یہ (مجلس) ان کے لئے باعث حسرت و نقصان ہوگی، اگر وہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔“

۲۲۷۵: وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَآ إِلَهَ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ، أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊

۲۲۷۵: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امر بالمعروف یا نہی عن المنکر یا اللہ کے ذکر کے سوا، ابن آدم کا تمام کلام اس پر بوجھ ہے، وہ اس کے لئے نفع مند نہیں۔“ ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۷۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قُسُوةٌ لِلْقَلْبِ إِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۲۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں کرنا دل کی قساوت (سختی) کا باعث ہیں۔ اور سخت دل شخص اللہ سے کوسوں دور ہے۔“

۲۲۷۷: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَتَتَّخِذْهُ؟ فَقَالَ: ((أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تَعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۲۷۷: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ نازل ہوئی تو ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک تھے، تو آپ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: سونے اور چاندی کے بارے میں تو آیت نازل ہوگئی، کاش! ہم جان لیں کہ کون سا مال بہتر ہے تاکہ ہم اسے حاصل کر لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، قلب شاکر اور مومنہ شریک حیات جو اس کے ایمان کے بارے میں اس کی معاونت کرے۔“

## الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۲۲۷۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلَقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا

❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۸۰) وقال: حسن) ☆ سفیان الثوری عنین و حدیث أحمد (۲/۴۶۳) ح ۹۹۶۵ وسندہ صحیح) یغنی عنہ - ❊ !سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۴۱۲) وابن ماجہ (۳۹۷۴) ☆ أم صالح بنت صالح: لا يعرف حالها - ❊ !سندہ حسن، رواہ الترمذی (۲۴۱۱) وقال: غریب۔

❊ سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۵/۲۷۸) ح ۲۲۷۵۱) والترمذی (۳۰۹۴) وقال: حسن) وابن ماجہ (۱۸۵۶) ☆ سالم بن أبی الجعد لم یسمع من ثوبان رضي الله عنه۔

نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ: ((اللَّهُ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَالِكُ؟)) قَالُوا: اللَّهُ! مَا أَجْلَسَنَا غَيْرُهُ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَخْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقْلَ عَنْهُ حَدِيثًا مِثْنِي، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: ((مَا أَجْلَسَكُمْ هَهُنَا؟)) قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ: ((اللَّهُ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَالِكُ؟)) قَالُوا: اللَّهُ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَالِكُ. قَالَ: ((أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَخْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يباهي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۲۷۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس آئے تو فرمایا: تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں، انہوں نے فرمایا: کیا تم اللہ کی قسم اٹھاتے ہو کہ تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں کہ ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے تمہارے متعلق کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں اٹھوائی، اور آپ میں سے کوئی ایسا نہیں جسے رسول اللہ ﷺ سے مجھ جیسی قربت ہو اس کے باوجود میں نے کم حدیثیں بیان کی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لائے تو ان سے فرمایا: ”تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس بات پر اس کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی اور اس کے ذریعے ہم پر احسان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کی قسم اٹھاتے ہو کہ تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہارے متعلق کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں اٹھوائی، بلکہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔“

۲۲۷۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّهُ بِهِ قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ \*

۲۲۷۹: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! شرائع اسلام (فرض، نفلی عبادات) مجھ پر غالب آ گئے، آپ کسی ایک چیز کے متعلق مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ تمسک (لگاؤ) اختیار کر لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیری زبان پر ہر وقت اللہ کا ذکر جاری رہنا چاہیے۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَأَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمِنْ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلَّهِ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ \*

۲۲۸۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا روز قیامت کون لوگ اللہ کے ہاں فضیلت و رفعت

\* رواہ مسلم (۲۷۰۱/۴۰)۔ \* إسناده حسن، رواہ الترمذی (۳۳۷۵) وابن ماجہ (۳۷۹۳)۔

\* إسناده حسن، رواہ أحمد (۷۵/۳) (۱۱۷۴۳) والترمذی (۳۳۷۶) وقال: غریب۔

کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔“ عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چہ وہ کفار و مشرکین سے اس قدر تلوار کے ساتھ لڑائی کرے کہ وہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے درجہ میں افضل ہے۔“ احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْشَّيْطَانُ جَانٌّ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ خَسَنَ، وَإِذَا غَفَلَ وَسُوسَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا. \*

۲۲۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان ابن آدم کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے، اور جب وہ غافل ہوتا ہے تو وہ دوسو ڈالتا ہے۔“ امام بخاری نے اسے معلق روایت کیا ہے۔

۲۲۸۲: وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((ذَا كَرُّ اللَّهُ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِسِ وَذَا كَرُّ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ كَغَضَبِ أَخْضَرَ فِي شَجَرِ يَابِسٍ)). \*

۲۲۸۲: امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”غفلت کے شکار لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے والوں کے بعد قتال کرنے والے کی طرح ہے، اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا خشک درخت میں سبز شاخ کی طرح ہے۔“

۲۲۸۳: وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَثَلُ الشَّجَرَةِ الْخَضِرَاءِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَا كَرُّ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ مَثَلُ مُصْبَحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَا كَرُّ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ يَرِيهِ اللَّهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَا كَرُّ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بَعْدَ كُلِّ فَصِيحٍ وَأَعْجَمَ)) وَالْفَصِيحُ: بَنُو آدَمَ، وَالْأَعْجَمُ: الْبَهَائِمُ. رَوَاهُ رَزِينٌ \*

۲۲۸۳: اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”(اس کی مثال ایسے ہے) جیسے خشک درختوں میں ایک سرسبز درخت ہو۔ اور غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والا تاریک کمرے میں چراغ کی طرح ہے۔ غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ اس کی زندگی میں اس کا جنت میں مقام دکھا دیتا ہے، اور اللہ غافلین میں اس کا ذکر کرنے والے کے فصیح و اعجم کی تعداد کے برابر گناہ بخش دیتا ہے۔“ فصیح

\* لم أجده، رواه البخاري (لم يروه بهذا اللفظ، إنما ذكر قول ابن عباس قبل ح ٤٩٧٧ (تفسير سورة الناس) بلفظ آخر وأسند الضياء المقدسي في المختارة (١٠/٣٦٧ ح ٣٩٣) عن ابن عباس موقوفاً بلفظ: ”يولد الإنسان والشیطان جاثم على قلبه فإذا غفل وذكر الله خنس وإذا غفل وسوس“ وسنده صحيح ورواه ابن جرير الطبري في تفسيره (٢٢٨/٣٠) والحاكم (٥٤١/٢ ح ٣٩٩١) وصححه ووافقه الذهبي فالوقوف صحيح وللرفع شاهد ضعيف في حلية الأولياء (٢٦٨/٦) وغيره، فيه عدي بن أبي عمارة وزباد النيري وهما ضعيفان۔

\* لم أجده، رواه مالك في الموطأ (لم أجده وقال المنذري في الترغيب والترهيب ٢/٥٣٢ ح ٢٥٢٦): ولم أراه في شيء من نسخ الموطأ ☆ ولبعض الحديث شواهد ضعيفة جداً، (١) رواه الطبراني وأبو نعيم في حلية الأولياء (٢٦٨/٤) فيه الواقدي كذاب ومحسن بن علي مجهول (٢) الحسن بن عرفة في جزءه (٤٥) وفيه عمران بن مسلم وعباد بن كثير: ضعيفان جداً۔ \* ضعيف جداً، رواه رزين (لم أجده) [و رواه الحسن بن عرفة بسند ضعيف جداً، انظر الحديث السابق: ٢٢٨٢]۔

سے انسان اور انعم سے حیوان مراد ہیں۔

۲۲۸۴: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۲۸۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن آدم کے تمام اعمال میں سے، عذاب الہی سے اسے سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل، اللہ کا ذکر ہے۔“

۲۲۸۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَّتَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۲۲۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے (ذکر کے) ساتھ اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں۔“

۲۲۸۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)) قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَلَا أَنْ يُضْرَبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى. ❊

۲۲۸۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”ہر چیز کے لئے ایک صفائی کرنے والی چیز ہوتی ہے، جبکہ دلوں کی صفائی کرنے والی چیز اللہ کا ذکر ہے، اور اللہ کے ذکر سے بڑھ کر، اللہ کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔“ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، اگر چہ وہ اپنی تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔“

❊ ضعیف، رواہ مالک (۱/۲۱۱ ح ۴۹۳ موقوف و سندہ ضعیف لانقطاعه) و الترمذی (۳۳۷۷ سندہ ضعیف) و ابن ماجہ (۳۷۹۰ و سندہ ضعیف) ☆ زیاد بن ابی زیاد: مسیرۃ المخزومی مولیٰ ابن عیاش لم یدرک سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فالسند منقطع۔ ❊ صحیح، رواہ البخاری (التوحید باب ۴۳ قبل ح ۷۵۲۴ معلقاً) [و احمد (۲/۵۴۰) و ابن ماجہ (۲۷۹۲) و صححہ ابن حبان (الموارد: ۲۳۱۶) و الحاکم (۱/۴۹۶) و وافقہ الذہبی]۔  
❊ إسناده ضعیف جداً، رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر (۱/۱۵ ح ۱۹) [و شعب الإيمان: ۵۲۲، نسخة محققة: ۵۱۹] ☆ فیہ سعید بن سنان أبو مہدی الحنفی: متروک۔

## بَابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

### اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

#### الْفَضْلُ الْاَوَّلُ

#### فصل اول

۲۲۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَهُوَ وَتَرْيُحُ الْوَتْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۲۲۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ننانوے، ایک کم سونام ہیں، جو انہیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ وتر (یکتا) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔“

#### الْفَضْلُ الثَّانِي

#### فصل ثانی

۲۲۸۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهِمِّنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُدِلُّ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، الْحَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْغَفُورُ، الشَّكُورُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيرُ، الْحَفِيفُ، الْمُقِيتُ، الْحَسِيبُ، الْجَلِيلُ، الْكَرِيمُ، الرَّقِيبُ، الْمُجِيبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيمُ، الْوَدُودُ، الْمَجِيدُ، الْبَاسِعُ، الشَّهِيدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيلُ، الْقَوِيُّ، الْمُتَيْنُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيدُ، الْمُحِصِي، الْمُبْدِي، الْمُعِيدُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْأَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِي، الْمُتَعَالَى، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنتَقِمُ، الْغَفُورُ، الرَّءُوفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمُفْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِي، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّورُ، الْهَادِي، الْبَدِيعُ، الْبَاقِي، الْوَارِثُ، الرَّشِيدُ، الصَّبُورُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ \*  
 \* متفق عليه، رواه البخاري (۶۴۱۰، ۷۳۹۲) و مسلم (۶/۲۶۷۷)۔

\* **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۵۰۷) و البيهقي في الدعوات الكبير (۲/۳۰-۳۱ ح ۲۶۲) ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسوية و لم يصرح بالسماع المسلسل۔

۲۲۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے ایک کم سونام ہیں، جو انہیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا: وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے، وہ بادشاہ ہے، وہ پاک و منزہ، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، نگہبان، غالب، جبار و متکبر، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، تصویر کشی کرنے والا، بخشنے والا، تمام مخلوق پر غالب، عطا کرنے والا، رزق دینے والا، فیصلہ کرنے والا، جاننے والا، تنگی دور کرنے والا، فراخی کرنے والا، نیچے کرنے والا، اوپر کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، حکم دینے والا، عدل کرنے والا، باریک بین، خبر رکھنے والا، حلم والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلند، بڑا، حفاظت کرنے والا، نگرانی کرنے والا، کفایت کرنے والا، شان و بزرگی والا، سخی و اتنا، حفاظت کرنے والا، دعائیں قبول کرنے والا، کشاکش والا، حکمت والا، محبت کرنے والا، شان و شوکت والا، مردوں کو دوبارہ زندگی عطا کرنے والا، حاضر، ثابت، کارساز، قوی، طاقت والا، مددگار، قابل ستائش، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، مارنے والا، زندگی بخشنے والا، قائم رہنے اور قائم رکھنے والا، پالنے والا، بزرگی والا، کیلنا، تنہا، بے نیاز، قادر و مقتدر، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، اول، آخر، ظاہر، باطن، تمام اشیاء کا مالک، بلندتر، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، درگزر کرنے والا، شفقت کرنے والا، شہنشاہ، عظمت و اکرام والا، انصاف کرنے والا، روز قیامت جمع کرنے والا، غنی بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، نقصان پہنچانے والا، نفع دینے والا، مجسم نور، راہ دکھانے والا، بے مثال، پیدا کرنے والا، باقی رکھنے والا، وارث، رہنمائی کرنے والا، بہت برداشت کرنے والا ہے۔“ ترمذی، بیہقی فی الدعوات الکبیر، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۹: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، فَقَالَ: ((دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۲۸۹: بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، کیلنا، بے نیاز ہے، جس کی اولاد ہے نہ والدین، اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے توسل سے دعا کی ہے، جب اس سے اس (یعنی اسم اعظم) کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے، اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔“

۲۲۹۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ)). ❊

❊ صحیح، رواہ الترمذی (۳۴۷۵) و أبو داود (۱۴۹۳)۔

❊ صحیح، رواہ الترمذی (۳۵۴۴) و قال: غریب) و أبو داود (۱۴۹۵) والنسائی (۵۲/۳ ح ۱۳۰۱) وابن ماجہ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ

۲۲۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، اس نے کہا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر قسم کی حمد تیرے ہی لئے ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں (بندوں پر) رحم کرنے والا، نعمتیں عطا کرنے والا، زمین و آسمان کو عدم سے وجود بخشنے والا، اے عزت و اکرام والے! اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ (یسن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس (بندے) نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے، اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔“

۲۲۹۱: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْأَتَيْنِ: «وَاللَّهُمَّ إِلَهَ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ» وَفَاتِحَةِ (إِلِ عِمْرَانَ) «الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ»)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❀

۲۲۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے، «وَاللَّهُمَّ إِلَهَ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ» اور سورہ آل عمران کے آغاز کی آیت «الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ»۔“

۲۲۹۲: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ» لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❀

۲۲۹۲: سعد بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کی تھی: «لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ»“ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا۔“ کوئی مسلمان شخص کسی معاملے میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۲۲۹۳: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ عِشَاءً، وَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَقُولُ: هَذَا مُرَاءٍ؟ قَالَ: ((بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ)) قَالَ: وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهِ، ثُمَّ جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدْعُو، فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَحَدًا صَمَدًا، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْإِلَهِيِّ إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْهُ بِمَا

❀ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۴۷۸) وقال: (حسن صحيح) و أبو داود (۱۴۹۶) وابن ماجه (۳۸۵۵) والدارمي (۲/ ۴۵۰ ح ۲۳۹۲)۔ ❀ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۱/ ۱۷۰ ح ۱۴۶۲) و الترمذي (۳۵۰۵)۔



سَمِعْتُ مِنْكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: لِي أَنْتَ الْيَوْمَ لِي أَخٌ صَدِيقٌ حَدَّثْتَنِي بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

۲۲۹۳: بُرِيدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَان کرتے ہیں، میں عشا کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو ایک آدمی بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ (آدمی) ریا کار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ وہ تو (غفلت سے ذکر کی طرف) رجوع کرنے والا مومن شخص ہے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، اس وقت ابو موسیٰ اشعری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ غور سے ان کی قراءت سننے لگے۔ پھر ابو موسیٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیٹھ کر دعا کرنے لگے تو انہوں نے کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یکتا بے نیاز ہے، جس نے کسی کو جنم دیا نہ اسے جنم دیا گیا، اور نہ ہی کوئی اس کا ہم سر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ کے اس اسم کے ساتھ اللہ سے سوال کیا ہے کہ جب اس سے اس (اسم) کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے، اور جب اس کے ساتھ اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے آپ سے جو سنا ہے اس کے متعلق اسے بتادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بات اسے بتادی تو انہوں (ابو موسیٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) نے مجھے فرمایا: آج سے تم میرے بھائی اور دوست ہو، تم نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی بات بتائی۔

❁ صحیح، رواہ رزین (لم أجده) [و أحمد (۵/۳۴۹، ۲۳۳۴۰، ۵/۳۵۹ ح ۲۳۴۲۱) و أبو داود (۱۴۹۳، ۱۴۹۴) و ابن ماجہ (۳۸۵۷) و الترمذی (۳۴۷۵) و سندہ صحیح]۔

## بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

## تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے ثواب کا بیان

## الْفَضْلُ الْاَوَّلُ

## فصل اول

۲۲۹۴: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) وَفِي رَوَايَةٍ: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بَابُهُنَّ بَدَأْتُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۲۹۳: سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار کلمے، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، بہترین کلام ہیں۔“

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”اللہ کو چار کلمے انتہائی پسند ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، ان میں سے جسے بھی پہلے پڑھو وہ تمہارے لئے مضرب نہیں۔“

۲۲۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا أَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۲۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، پڑھ لینا مجھے پوری کائنات (کے کل جانے) سے زیادہ پسند ہے۔“

۲۲۹۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۲۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دن میں سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) پڑھتا ہے تو اس کے گناہ، خواہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں، معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

۲۲۹۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ مسلم (۲۱۳۷/۱۲)۔

❁ رواہ مسلم (۲۶۹۵/۳۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۰۵) و مسلم (۲۶۹۱/۲۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (لم أجده) و مسلم (۲۶۹۲/۲۹)۔

۲۲۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح وشام سورتبہ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) پڑھتا ہے تو قیامت کے دن اس سے کوئی شخص بہتر نہیں ہوگا۔ جزا اس کے جس نے اس جتنا یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔“

۲۲۹۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۲۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمے: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)) زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمن کو محبوب ہیں۔“

۲۲۹۹: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيَعِجْزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟)) فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

وَفِي كِتَابِهِ فِي جَمِيعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ((أَوْ يُحِطُّ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبُرْقَانِيُّ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوسَى، فَقَالُوا: ((وَيُحِطُّ)) بِغَيْرِ أَلْفٍ هَكَذَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ.

۲۲۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی روزانہ ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے؟“ تو آپ کی مجلس میں شریک کسی نے عرض کیا، ہم میں سے کوئی ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سورتبہ ((سُبْحَانَ اللَّهِ)) کہنے سے اس کے لئے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے یا اس کے ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔“ مسلم۔ اور انہی کی کتاب میں موسیٰ الجہنی کی تمام روایات میں ((أَوْ يُحِطُّ)) ”یا مٹا دیے جاتے ہیں“ کے الفاظ ہیں، ابو بکر برقانی نے فرمایا: اور اس حدیث کو شعبہ، ابو عوانہ اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ سے روایت کیا تو انہوں نے ((وَيُحِطُّ)) کے الفاظ روایت کیے ہیں یعنی الف کے بغیر ”اور مٹا دیے جاتے ہیں۔“ کتاب الحمیدی میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۳۰۰: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَا أَصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۰۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، کون سا کلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ نے اپنے فرشتوں کے لئے منتخب کیا ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ))۔“

۲۳۰۱: وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بِكُرَّةٍ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ، قَالَ: ((مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ:

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۶۸۲) و مسلم (۲۶۹۴/۳۱)۔

❁ رواه مسلم (۲۶۹۸/۳۷)۔

❁ رواه مسلم (۲۷۳۱/۸۴)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ تِلْكَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتُ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۳۰۱: جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز فجر پڑھنے کے لئے صبح کے وقت ان کے پاس سے تشریف لے گئے جبکہ وہ اپنی جائے نماز پر تھیں، پھر آپ چاشت کے وقت ان کے پاس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ اسی حالت میں رہیں جس پر میں نے آپ کو چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے آپ کے (پاس سے جانے کے) بعد تین کلمے چار مرتبہ پڑھے ہیں، اگر ان کا، آپ کے دن بھر کے کہے ہوئے کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو وہ ان پر بھاری ہوں گے: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ))“ ”پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد، اپنے نفس کی رضا، اپنے عرش کے وزن اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

۲۳۰۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۳۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سونکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس کے سوا گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، وہ پورا دن شام ہونے تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس سے بہتر کوئی شخص نہیں آئے گا مگر وہ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔“

۲۳۰۳: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! ارْبُعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ؛ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمًّا وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا، وَهُوَ مَعَكُمْ أَوَّالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِّنْ عُنُقِي رَاحِلَتِي)) قَالَ أَبُو مُوسَى: وَأَنَا خَلْفَهُ أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فِي نَفْسِي، فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! إِلَّا أَذْلَكَ عَلَى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟)) فَقُلْتُ: بَلَى! يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۳۰۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر پڑھنے

❊ رواہ مسلم (۲۷۲۶/۷۹)

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۰۳) و مسلم (۲۶۹۱/۲۸)

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۳۸۴) و مسلم (۲۷۰۴/۴۴)

لگے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اپنے آپ پر آسانی کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم تو سننے دیکھنے والی ذات کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے، اور جس ذات کو تم پکارتے ہو وہ تو تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے۔“ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کے پیچھے اپنے دل میں ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کے متعلق بتاؤں؟“ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))“ گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے۔“

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۳۰۴: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ((سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ)) پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔“

۲۳۰۵: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۳۰۵: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر صبح ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے: منزہ و مقدس بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔“

۲۳۰۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ))). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۳۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل ذکر ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) اور افضل دعا ((الْحَمْدُ لِلَّهِ)) ہے۔“

۲۳۰۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللَّهُ عَبْدًا لَا

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۶۶۴) و قال: حسن صحیح غریب) ☆ أبو الزبیر مدلس و عنعن -

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۳۵۶۹) و قال: غریب) ☆ فیہ موسیٰ بن عبیدہ و محمد بن ثابت: ضعیفان -

❁ إسناده حسن، رواه الترمذی (۳۳۸۳) و قال: حسن غریب) و ابن ماجہ (۳۸۰۰) و صححہ ابن حبان (۳۲۶)،

الإحسان: (۸۴۳) و الحاكم (۴۹۸/۱) و وافقه الذهبي۔

يَحْمَدُهُ)). ❊

۲۳۰۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الحمد (اللہ کی تعریف کرنا) شکر کی چوٹی ہے، جو بندہ اللہ کی حمد بیان نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔“

۲۳۰۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊

۲۳۰۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت سب سے پہلے ان لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائے گا جو خوشحالی اور تنگ حالی میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔“ امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

۲۳۰۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ! عَلَّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ - أَوْ أَدْعُوكَ بِهِ - فَقَالَ: يَا مُوسَى! قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! أَكُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ هَذَا، إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تَخْصُنِي بِهِ، قَالَ: يَا مُوسَى! لَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَعَامَرَهُنَّ غَيْرِي وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ وَضَعْنَ فِي كِفَّةٍ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كِفَّةٍ لَمَلَأَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❊

۲۳۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، پروردگار! مجھے کوئی چیز سکھا دے جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کیا کروں یا میں اس کے ساتھ تجھ سے دعا کیا کروں۔ فرمایا: موسیٰ! ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) پڑھا کرو، انہوں نے عرض کیا: پروردگار! تیرے سارے بندے اسے پڑھتے ہیں، میں تو ایسی چیز چاہتا ہوں جو میرے ساتھ خاص ہو۔ فرمایا: موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا جہان میں بسنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) ان پر بھاری ہوگا۔“

۲۳۱۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، صَدَقَهُ رَبُّهُ. قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، يَقُولُ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي، لَا شَرِيكَ لِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، لِي الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي)) وَكَانَ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٩٥) من طريق عبد الرزاق وهذا في مصنفه [١٩٥٧٤] ☆ فيه فتادة أن عبد الله بن عمرو قال إنح وهذا منقطع - ❊ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٧٣)، ٤٤٨٣ - ٤٤٨٤) والبغوي في شرح السنة (٥/ ٥٠٠ ح ١٢٧٠، واللفظ له) ☆ فيه نصر بن حماد ضعيف جداً وللحديث طرق عند الحاكم (٥٠٢/ ١ ح ١٨٥١) وغيره وكلها ضعيفة - ❊ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٥٥٠٥ ح ١٢٧٣) [وابن حبان (٢٣٢٤) والحاكم (٥٢٨/ ١) (١٣٦٢)] ☆ ابن لهيعة تابعه عمرو بن الحارث عند ابن حبان والحاكم وسندهما حسن لذاته فالحديث حسن - ❊ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذي (٣٤٣٠) وابن ماجه (٢٧٩٤) ☆ أبو إسحاق عن عن رواه النسائي في الكبرى (٩٨٦) من حديث شعبة عن أبي إسحاق به مختصراً موقوفاً وسنده حسن وله حكم الرفع -

۲۳۱۰: ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) کہتا ہے تو اس کا رب اس کی تصدیق فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب (بندہ) کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ تو اللہ فرماتا ہے: میرے اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، میرا کوئی شریک نہیں، اور جب وہ کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی حمد و تعریف ہے، تو اللہ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہت اور حمد میرے ہی لئے ہے اور جب وہ کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے، تو اللہ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض میری ہی توفیق سے ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”جو شخص اپنی بیماری میں یہ کلمات پڑھے اور پھر وہ فوت ہو جائے تو اسے آگ نہیں چھوئے گی۔“

۲۳۱۱: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى أَوْ حَصَى تَسْبِيحُ بِهِ فَقَالَ: ((الْأَخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊

۲۳۱۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس آئے۔ اس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں پڑھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے آسان تر یا افضل ہے؟“ ((وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ ..... وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ)) ”اللہ کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو اس نے آسمان میں تخلیق فرمائیں، اللہ کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائیں، اس کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو ان کے درمیان ہیں، اور اللہ کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو وہ پیدا کرنے والا ہے، اور اللہ کے لئے بڑائی ہے اسی مثل، اللہ کے لئے حمد ہے اسی مثل، ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) اسی مثل اور ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) اسی مثل۔“ ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعُشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَاجَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعُشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ قَرْسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعُشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعُشِيِّ؛ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ❊

❊ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۳۵۶۸) و أبو داود (۱۵۰۰) وأخطأ من ضعفه۔

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۳۴۷۱) ☆ ضحاك بن حمزة: ضعيف، وله متن آخر عند النسائي في عمل اليوم

والليلة (۸۲۱) وسنده حسن وليس فيه: ”مائة حجة“

۲۳۱۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح وشام سو سو مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے سوچ کیا ہو، جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام الحمد للہ کہتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ کی راہ میں سو گھوڑے فراہم کیے ہوں، جو شخص صبح وشام سو سو مرتبہ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) پڑھتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے سونام آزاد کیے ہوں اور جو شخص صبح وشام سو سو مرتبہ ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) کہتا ہے تو روز قیامت اس سے بڑھ کر کوئی افضل عمل لے کر حاضر نہیں ہوگا مگر وہ شخص جس نے اس کے مثل یا اس سے زیادہ (یہ وظیفہ) کیا ہوگا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۱۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُوهُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللَّهِ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ ❊

۲۳۱۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے جبکہ الحمد للہ کہنا اس کو بھر دیتا ہے، اور ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) کسی حجاب یا رکاوٹ کے بغیر اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۲۳۱۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا قَطُّ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى يُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊

۲۳۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ”جب کوئی بندہ کبیرہ گناہوں سے بچتے ہوئے اخلاص کے ساتھ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۵: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اقْرَأْ أَمَّتْكَ مِثْنَى السَّلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غَرَسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا ❊

۲۳۱۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب معراج ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: ”محمد (ﷺ)! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے اور اس کا پانی شیریں ہے لیکن وہ ایک صاف میدان ہے، اور ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) کہنا اس میں درخت لگانا ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

۲۳۱۶: وَعَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ

❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۳۵۱۸) ☆ عبدالرحمن الإفريقي ضعیف و حدیث الترمذی (۳۵۱۹) یعنی عنہ۔

❊ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۳۵۹۰) ❊ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۳۴۶۲) ☆ عبدالرحمن بن

إسحاق الکوفي ضعیف: ضعفه الجمهور و حدیث أحمد (۴۱۸/۵) ح (۲۳۹۴۸) یعنی عنہ و سندہ حسن۔



وَالْتَقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهِنَّ مَسْوُورَاتٌ مُسْتَطَقَاتٌ وَلَا تَغْفَلْنَ فَتُسَيِّنَ الرَّحْمَةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۲۳۱۶: یُسیرہ ﷺ جو کہ مہاجرات میں سے تھیں بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ((سُبْحَانَ اللَّهِ)) ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) اور ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) پڑھنے کا التزام (اہتمام) کرو اور انہیں انگلیوں کے پوروں پر شمار کرو کیونکہ (روز قیامت) ان سے پوچھا جائے گا اور وہ کلام کریں گے، غافل نہ ہونا ورنہ تمہیں رحمت سے محروم کر دیا جائے گا۔“ ترمذی، ابوداؤد۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۲۳۱۷: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: عَلَّمَنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ: ((قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ)) فَقَالَ: فَهَوَ لَا لِرَبِّي فَمَالِي فَقَالَ: ((قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي)) شَكَ الرَّاويُّ فَنِي ((عَافِنِي)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۳۱۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے کوئی کلام سکھائیں جسے میں پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو ((لا اله الا الله..... العزيز الحكيم))“ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے لئے بہت زیادہ حمد ہے، پاک ہے اللہ جہانوں کا پروردگار، گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ غالب حکمت والے کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔“ اس اعرابی نے عرض کیا، یہ کلمات تو میرے رب کے لئے ہوئے تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت میں رکھ۔“ راوی کو ((عافنی)) کے الفاظ میں شک ہے۔

۲۳۱۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ يَابِسَةٍ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَازَرَتِ الْوَرَقُ فَقَالَ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَسْقِطُ ذُنُوبُ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَقِطُ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊

۲۳۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے، آپ ﷺ نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو پتے گر پڑے، آپ ﷺ نے فرمایا: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) بندے کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❊ إسناده حسن، رواه الترمذی (۳۵۸۳) و أبو داود (۱۵۰۱)۔ ❊ رواه مسلم (۲۶۹۶/۳۳)۔

❊ حسن، رواه الترمذی (۳۵۳۳) ☆ الأعمش مدلس وعنعن فالسند ضعيف وله شاهد حسن عند أحمد (۱۵۲/۳)

و البخاري في الأدب المفرد (۶۳۴)۔

۲۳۱۹: وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اَكْثِرْ مِنْ قَوْلٍ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُمَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ)) قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضَّرِّ أَذْنَاهَا الْفَقْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ رحمہ اللہ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۳۱۹: مکحول، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: (( لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ )) کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ وہ جنت کا خزانہ ہے۔ مکحول نے فرمایا: جو شخص (( لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ )) پڑھتا ہے تو اللہ اس سے ستر قسم کی تکلیفیں دور فرما دیتا ہے اور ان میں سے سب سے کم فقر ہے۔ ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند متصل نہیں، مکحول نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

۲۳۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةِ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا هُمٌ)). رحمہ اللہ

۲۳۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (( لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ )) ننانوے بیماریوں کی دوا ہے اور ان میں سے سب سے ہلکی بیماری غم ہے۔

۲۳۲۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَذْلُكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى رحمہما اللہ

۲۳۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں، جو کہ عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے، اور وہ (( لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ )) ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے اطاعت اختیار کر لی اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا۔“ امام بیہقی نے دونوں روایتیں الدعوات الکبیر میں روایت کیں ہیں۔

۲۳۲۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ هِيَ صَلَوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ رَزِينٌ رحمہما اللہ

☆ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذی (۳۶۰۱) ☆ **السند منقطع** و للمرفوع شواهد عند ابن حبان (الموارد: ۲۳۳۸) وغيره وهو بها صحيح، و قول مكحول لم يثبت عنه، في السند إليه أبو خالد الأحمر مدلس وعنعن۔

☆ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (۱۲۸/۱ ح ۱۷۱) [و صححه الحاكم (۵۴۲/۱) فتعقبه الذهبي، قال: "بشر واه" يعنى ابن رافع الحارثي ضعيف جداً، و محمد بن عجلان مدلس وعنعن۔]

☆ **صحيح**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (۱۰۱/۱ ح ۱۳۵) [و أحمد (۲/۲۹۸، ۳۶۳) والنسائي في عمل اليوم واللييلة (۱۳) والكبرى: ۹۸۴۱] و صححه الحاكم (۲۱/۱) ووافقه الذهبي وسنده حسن، عمرو بن ميمون صرح بالسماع عند أحمد (۲/۲۹۸) وللحديث طريق آخر عند أحمد (۲/۵۲۰) والنسائي في عمل اليوم واللييلة (۳۵۸) والحاكم (۱/۵۱۷) و الحديث قواه الحافظ في فتح الباري (۱۱/۵۰۱) [

☆ **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) ☆ **ورواه الحاكم (۲۱/۱) وأحمد (۲/۲۹۸، ۳۶۳، ۳۳۵، ۳۵۵، ۴۰۳) والنسائي في عمل اليوم (۱۳) بمتن آخر وسنده حسن و صححه الحاكم ووافقه الذهبي وهو يغني عن هذا الحديث۔**

۲۳۲۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ((سُبْحَانَ اللَّهِ)) کہنا مخلوق کی عبادت ہے، ((الْحَمْدُ لِلَّهِ)) کلمہ شکر ہے، ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) کلمہ اخلاص ہے، ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) زمین و آسمان کے خدا کو بھر دیتا ہے، اور جب بندہ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے اطاعت اختیار کر لی اور اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا۔

## بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

### استغفار و توبہ کا بیان

#### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۳۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۳۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

۲۳۲۴: وَعَنْ الْأَعْرَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّهُ لَيَغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۲۴: اعز المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے دل پر پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“

۲۳۲۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوُوبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۲۵: اعز المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو، کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

۲۳۲۶: وَعَنْ أَبِي دَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَوِي عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمَكُمْ يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي اكْسُكُمْ يَا عِبَادِي! أَنْتُمْ تَحْطُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ

❁ رواه البخاري (۶۳۰۷)۔

❁ رواه مسلم (۲۷۰۲/۴۱)۔

❁ رواه مسلم (۲۷۰۲/۴۲)۔

وَآخِرُكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَالُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرُ يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ أَوْفَيْكُمْ بِهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۳۲۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں، جو وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: ”میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے، اور اسے تمہارے مابین بھی حرام کیا ہے، تم باہم ظلم نہ کرو، میرے بندو! تم سب گمراہ تھے بجز اس کے جسے میں ہدایت عطا کروں، تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا، میرے بندو! تم سب بھوکے تھے بجز اس کے جسے میں کھلاؤں، تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، میرے بندو! تم سب لباس کے بغیر تھے بجز اس کے جسے میں لباس عطا کروں، تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس عطا کروں گا، میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے ہو، اور سارے گناہ میں معاف کرتا ہوں، تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا، میرے بندو! اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو تم مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور اگر تم مجھے فائدہ پہنچانا چاہو تو تم مجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ میرے بندو! اگر تم سب جن و انس اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا، میرے بندو! اگر تم سب جن و انس اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر و گناہگار ہے تو اس سے میری بادشاہت میں ذرا کمی نہیں ہوگی، میرے بندو! اگر تم سب جن و انس ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کرو اور میں ہر انسان کی مراد پوری کر دوں تو اس سے میرے خزانوں میں صرف اتنی سی کمی آئے گی جیسے سمندر میں سوئی ڈال کر نکال لینے سے سمندر میں کمی آتی ہے، میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں نے محفوظ و شمار کر رکھا ہے، پھر میں (روز قیامت) انہی کے مطابق پورا پورا بدلہ دوں گا، جو شخص خیر و بھلائی پائے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے تو پھر وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔“

۲۳۲۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ قَاتِي رَأْبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: أَلَمْ تَتُوبْ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ؛ وَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنِّي قَرِيبٌ كَذَا وَكَذَا فَأَذْرِكُهُ الْمَوْتَ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي وَالِي هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي فَقَالَ: قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَعَفِرَ لَهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۳۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو ننانوے انسان قتل کر چکا

تھا، پھر وہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے نکلا تو وہ کسی راہب کے پاس آیا اور اس سے مسئلہ دریافت کیا تو اسے کہا: کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا، اور پھر مسئلہ پوچھنے لگا تو کسی آدمی نے اسے بتایا کہ فلاں فلاں بستی چلے جاؤ، (وہ اس طرف چل دیا) لیکن اسے راستے ہی میں موت آگئی تو اس نے اس وقت اپنا سینہ آگے (بستی) کی طرف بڑھایا، رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے متعلق جھگڑنے لگے تو اللہ نے اس (بستی) کو حکم دیا کہ اس کے قریب ہو جا، اور اس (بستی) کو جدھر سے آ رہا تھا (کو حکم دیا کہ دور ہو جا، پھر فرمایا: ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپو، پس (پیمائش کرنے پر) وہ ایک بالشت برابر اس (بستی) کے قریب پایا گیا (جہاں جا رہا تھا) تو اسے بخش دیا گیا۔“

۲۳۲۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں (اس دنیا سے) لے جائے اور ایک دوسری قوم لے آئے جو گناہ کریں، پھر اللہ سے مغفرت طلب کریں تو وہ انہیں معاف کر دے۔“

۲۳۲۹: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَسْطُرُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مِيسِيءُ النَّهَارِ وَيَسْطُرَ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مِيسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۲۹: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے، اور وہ دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے (اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے (یعنی قیامت تک)۔“

۲۳۳۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثَمَّ تَابَ، تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۳۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ اعتراف کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ بھی (رحمت کے ساتھ) اس پر رجوع فرماتا ہے۔“

۲۳۳۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے سورج کے مغرب کی طرف طلوع ہونے (یعنی

❁ رواہ مسلم (۱۱/۲۷۴۹)۔

❁ رواہ مسلم (۳۱/۲۷۵۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۱۴۱) و مسلم (۵۶/۲۷۷۰)۔

❁ رواہ مسلم (۴۳/۲۷۰۳)۔

قیامت قائم ہونے سے پہلے پہلے توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالتا ہے۔“

۲۳۳۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَلَّهِ أَشَدُّ قَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهُ بَارِضٍ فَلَاةٍ فَاَنْفَلَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاِيسَ مِنْهَا فَاتَتْ شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ اِيسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاخَذَ بِخَطَمِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَا مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۳۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اپنے بندے کی توبہ سے، جب وہ اس کے حضور توبہ کرتا ہے، اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس کی سواری کسی جنگل یا باں میں اس سے دور بھاگ گئی ہو، جب کہ اس کے کھانے پینے کا سامان بھی اس پر تھا، اور وہ سواری سے مایوس ہو کر ایک درخت کے سائے تلے لیٹ گیا کیونکہ وہ اپنی سواری سے تو مایوس ہو چکا تھا، وہ اسی کرب میں تھا کہ اچانک دیکھتا ہے کہ سواری اس کے پاس کھڑی ہے، اس نے اس کی مہارتھی، پھر شدت فرحت سے کہا: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں، اور شدت فرحت کی وجہ سے وہ غلط کہہ بیٹھا۔“

۲۳۳۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اذْنَبْتُ فَاعْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ: اَعْلِمَ عَبْدِيْ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ؟ عَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ مَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاعْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ: اَعْلِمَ عَبْدِيْ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ؟ عَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاعْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ: اَعْلِمَ عَبْدِيْ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ؟ عَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۳۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: رب جی! میں گناہ کر بیٹھا ہوں تو اسے بخش دے، تو اس کا رب فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس کی وجہ سے مواخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ شخص گناہ سے باز رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کر لیتا ہے اور کہتا ہے، رب جی! میں گناہ کر بیٹھا ہوں اسے معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش سکتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ باز رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے، رب جی! میں ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں، مجھے معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، وہ جو چاہے سو کرے۔“

۲۳۳۴: وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَ: ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی

❁ رواہ مسلم (۷/۲۷۴۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۵۰۷) و مسلم (۲۹/۲۷۵۸)۔

۲۳۳۳: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی کہ کسی آدمی نے کہا: ”اللہ کی قسم! اللہ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ کون ہے جو مجھ پر قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا، میں نے اسے تو معاف کر دیا اور تیرے اعمال ضائع کر دیے۔“ یا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا۔

۲۳۳۵: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)) قَالَ ((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْفِقًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۳۳۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سید الاستغفاریوں ہے کہ تم کہو: اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، آپ کے جو انعامات مجھ پر ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، مجھے بخش دے، کیونکہ صرف تو ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت انہیں پڑھے اور وہ اسی روز شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ شخص جنتی ہے، اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے شام کے وقت انہیں پڑھے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔“

## الْفَضْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۳۳۶: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَ تَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ لَقِيتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَبْرَأُ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے (بخشش کی) امید رکھے گا تو میں تمہیں معاف کرتا رہوں گا خواہ تمہارے گناہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں اس کی مجھے

❁ رواہ مسلم (۱۳۷/۲۶۲۱)۔

❁ رواہ البخاری (۲۳۰۶)۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۳۵۴۰)۔



کوئی پروا نہیں، ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے ابر (کناروں) تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تمہیں معاف کر دوں گا اور مجھے اس کی کوئی پروا نہیں، ابن آدم! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہ کر کے میرے پاس آئے لیکن تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو میں اتنی ہی مقدار میں مغفرت لے کر تمہارے پاس آؤں گا۔“

۲۳۳۷: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❊

۲۳۳۷: امام احمد اور امام دارمی نے اسے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۳۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ عَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❊

۲۳۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص یہ جانتا ہے کہ میں گناہ معاف کرنے پر قادر ہوں تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں، اور مجھے اس کی کوئی پروا نہیں، بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔“

۲۳۳۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِعْفٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۲۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص استغفار پر دوام اختیار کر لیتا ہے تو اللہ اس کی ہر تنگی دور فرما دیتا ہے، ہر غم سے خلاصی دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔“

۲۳۴۰: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا أَصْرَمَ مِنْ اسْتِغْفَرُوا إِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۲۳۴۰: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے وہ مصر (گناہ پر دوام اختیار کرنے والوں میں سے) نہیں خواہ وہ دن میں ستر مرتبہ وہی گناہ دہرائے۔“

۲۳۴۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْدَّارِمِيُّ ❊

❊ حسن، رواه أحمد (۱۶۷/۵، ۲۱۸۰۴، ۱۷۲/۵ ح ۲۱۵۰۵، وسنده حسن) والدارمي (۳۲۲/۲ ح ۲۷۹۱)۔

❊ إسناده ضعيف، رواه البغوي في شرح السنة (۱۴/۳۸۸ ح ۴۱۹۱) \* فيه إبراهيم بن الحكم بن أبان: ضعيف، وله طريق آخر عند الحاكم (۴/۲۶۲) فيه حفص بن عمر العدني واو۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۱/۲۴۸ ح ۲۲۴۳) و أبو داود (۱۵۱۸) وابن ماجه (۳۸۱۹) \* فيه الحكم بن مصعب: مجهول۔

❊ حسن، رواه الترمذي (۳۵۵۹) وقال: غريب، ليس إسناده بالقوي) وأبو داود (۱۵۱۴) \* مولى لأبي بكر: مجهول ولا قرائن على توثيقه ولحديثه شاهد غريب حسن عند الطبراني في الدعاء (۱۷۹۷) فيه أبو شيبة سعيد بن عبد الرحمن الأسدي: حسن الحديث والحديث به حسن۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۴۹۹) وقال: غريب وابن ماجه (۲۴۵۱) والدارمي (۲/۳۰۳ ح ۲۷۳۰) [وصححه الحاكم (۴/۲۴۴) فتعقبه الذهبي قال: ”علي (بن مسعدة) لين“] وقتادة مدلس وعنن۔

۲۳۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم علیہ السلام کی ساری اولاد خطا کار ہے، اور بہتر خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔“

۲۳۴۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُفِّلَ قَلْبُهُ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَغْلُو قَلْبُهُ فَذَلِكَ الرِّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۳۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لے اور مغفرت طلب کر لے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر وہ گناہ میں بڑھتا چلا جائے تو وہ نکتے بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کے دل پر غالب آ جاتے ہیں، یہی وہ رنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے: ”ہرگز نہیں، بلکہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کے دلوں پر رنگ ہے۔“ احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۴۳: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرِغْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۳۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک بندے کی روح حلقوم تک نہ پہنچے، اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“

۲۳۴۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ! لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا أَزَالُ أَعْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ

۲۳۴۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان نے کہا: رب! تیری عزت کی قسم! جب تک تیرے بندوں کی روحيں ان کے جسم میں ہیں میں انہیں گمراہ کرتا رہوں گا، تو رب عزوجل نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال اور اپنی بلند مکانی کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے، میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔“

۲۳۴۵: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ

❖ سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۲/۲۹۷ ح ۷۹۳۹) و الترمذی (۳۳۳۴) و ابن ماجہ (۴۲۴۴) [و صححہ ابن حبان (۱۷۷۱)، (۲۴۴۸) و الحاکم علی شرط مسلم (۲/۵۱۷) و وافقہ الذہبی] ☆ محمد بن عجلان عنعن .

❖ حسن، رواہ الترمذی (۳۵۳۷) وقال: حسن غریب) و ابن ماجہ (۴۲۵۳) [و صححہ ابن حبان (۲۴۴۹) و الحاکم (۴/۲۵۷) و وافقہ الذہبی] - ❖ إسناده ضعیف، رواہ أحمد (۳/۲۹ ح ۱۱۲۵۷، ۴۱ ح ۱۱۳۸۷) و البغوی فی شرح السنۃ ۵/۷۶-۷۷ ح ۱۲۹۳) و اللفظ له [☆ ابن لہیعۃ مدلس و لم یصرح بالسماع فیما حدث قبل اختلاطہ فالسند ضعیف و للحديث شاهد حسن عند الحاکم (۴/۲۶۱ ح ۷۶۷۲) دون قوله: "وارتفاع مقامي" و سندہ حسن . و أخرج أحمد (۳/۱۹، ۴۱) من حديث عمرو بن أبي عمرو عن أبي سعيد به وهو منقطع فیما أرى -

مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلِقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قَبْلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ ((رواه الترمذی وابن ماجہ ❁

۲۳۴۵: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف توبہ کے لئے ایک دروازہ بنایا جس کا عرض ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، اور جب تک سورج اس کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا وہ (باب التوبہ) کھلا ہوا ہے، اور یہی وہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ”جس روز تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی نفس کا اس وقت ایمان لا نافع نہ منہ نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔“

۲۳۴۶: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَنْقُطُ الْعُجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقُطَ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)). ((رواه أحمد وأبو داود والدارمی ❁

۲۳۴۷: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہجرت منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ توبہ منقطع ہو جائے اور توبہ منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔“

۲۳۴۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَحَابِّينِ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ: مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ: أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ. فَيَقُولُ: خَلِّينِي وَرَبِّي. حَتَّى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ: أَقْصِرْ فَقَالَ: خَلِّينِي وَرَبِّي أَبِيعْتُ عَلَى رَقِيْبًا فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبِعْتَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَفَبَضَّ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمِعَا عَنْدهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ: ائْتَسْتَطِيعَ أَنْ تَحْظَرَ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي فَقَالَ: لَا يَارَبِّ! قَالَ: ادْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ)). ((رواه أحمد ❁

۲۳۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کے دو آدمی ایک دوسرے کے دوست تھے، ان میں سے ایک انتہائی عبادت گزار تھا جبکہ دوسرا کہتا تھا: میں گناہ گار ہوں، یہ اسے کہتا: اپنی روش سے باز آ جاؤ، تو وہ کہتا: میرا معاملہ میرے رب پر چھوڑ دو، حتیٰ کہ اس نے ایک روز اسے گناہ کرتے ہوئے پایا تو اس نے اسے بہت بڑا سمجھتے ہوئے کہا: باز آ جاؤ، اس نے کہا: مجھے میرے رب پر چھوڑ دو، کیا تم مجھ پر نگران بنا کر بھیجے گئے ہو؟ تو اس (عبادت گزار) نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تمہیں کبھی معاف کرے گا نہ کبھی تمہیں جنت میں داخل کرے گا، پس اللہ نے ان دونوں کی طرف فرشتہ بھیجا تو اس نے ان دونوں کی روئیں قبض کر لیں، اور وہ دونوں اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے گناہ گار شخص سے فرمایا: میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا، اور دوسرے سے فرمایا: کیا تم طاقت رکھتے ہو کہ تم میری رحمت کو میرے بندے سے روک دو؟ وہ عرض کرتا ہے: نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اسے جہنم میں لے جاؤ۔“

❁ حسن، رواہ الترمذی (۳۵۳۶) وقال: (حسن صحيح) وابن ماجہ (۴۰۷۰).

❁ صحيح، رواہ أحمد (۹۹/۴ ح ۱۷۰۳۰) وأبو داود (۳۴۷۹) والدارمی (۲/۲۴۰ ح ۲۵۱۶).

❁ إسناده حسن، رواہ أحمد (۳۲۳/۲ ح ۸۲۷۵، ۳۶۲/۲ ح ۸۷۳۴) [وأبو داود (۴۹۰۱)] ☆ انظر نيل

المقصود (مخطوط ۱۰۳۳/۳) و تفسیر ابن کثیر (۶۵/۲) -

۲۳۴۸: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ: «يَا عِبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا» ((وَلَا يَبَالِي)). \* رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ ((يَقُولُ)) بَدَلُ: ((يَقْرَأُ)).

۲۳۴۸: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ”میرے وہ بندے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ اللہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔“ اور وہ پروا نہیں کرتا۔“ احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور شرح السنہ میں یقرا کے بدلے یقول کے الفاظ ہیں۔

۲۳۴۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «الَّا اللَّهُمَّ» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ تَغْفِرَ اللَّهُمَّ! تَغْفِرْ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمًا))

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. \*

۲۳۴۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: «الَّا اللَّهُمَّ» کے بارے میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اگر تو معاف کر دے تو کبھی گناہ معاف کر دے، اور تیرا کون سا بندہ ہے جو صغیرہ گناہ نہیں کرتا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۳۵۰: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْأَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقْرَاءُ إِلَّا مَنْ أَعْنَيْتُ فَاسْأَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ إِنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيْثُكُمْ وَمِيتَكُمْ وَرَبَّكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيْثُكُمْ وَمِيتَكُمْ وَرَبَّكُمْ وَاجْتَمَعُوا عَلَى أَشَقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيْثُكُمْ وَمِيتَكُمْ وَرَبَّكُمْ وَاجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمِّيَّتُهُ فَأَعْطِيَتْ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذَلِكَ يَأْتِي جَوَادٌ مَا جَدَّ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَانِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ: كُنْ، فَيَكُونُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۲۳۵۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت عطا فرما دوں، تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، تم سب فقرا ہو مگر جسے میں غنی کر دوں، تم مجھ سے اپنا رزق طلب کرو، اور تم سب گناہ گار ہو مگر جسے میں بچا لوں، تم میں سے جسے علم ہو کہ میں مغفرت کرنے پر قادر ہوں اور وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش

\* **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أحمد (۶/ ۴۵۹ ح ۲۸۱۴۸) والترمذي (۳۲۳۷) والبغوي في شرح السنة (۱۴/ ۳۸۴ ح ۴۱۸۶)۔ \* **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذي (۳۲۸۴) [وصححه الحاكم (۲/ ۴۶۹- ۴۷۰) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي]۔ \* **حَسَنٌ**، رواه أحمد (۵/ ۱۵۴ ح ۲۱۶۹۵) والترمذي (۲۴۹۵) وقال: (حسن) وابن ماجه (۴۲۵۷)۔

دیتا ہوں اور میں پروا نہیں کرتا، اور اگر تمہارا اول و آخر، تمہارے زندہ اور مردہ، تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے، سارے میرے بندوں میں سے اس شخص جیسے ہو جائیں جو سب سے زیادہ متقی ہے تو اس سے میری بادشاہت میں چھڑکے پر جتنا بھی اضافہ نہیں ہو گا، اور اگر تمہارا اول و آخر، تمہارے زندہ و مردہ اور تمہارے جوان و بوڑھے سب، میرے بندوں میں سے اس شخص جیسے ہو جائیں جو کہ سب سے زیادہ بد نصیب و گمراہ ہے تو اس سے میری بادشاہت میں چھڑکے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی، اور اگر تمہارا اول و آخر، تمہارے زندہ و مردہ اور تمہارے جوان و بوڑھے سب ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں، پھر تم میں سے ہر انسان جی بھر کر مانگ لے اور میں تم میں سے ہر سائل کو دے دوں تو اس سے میری بادشاہت میں اتنا ہی فرق آئے گا جیسے تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور وہ اس میں ایک سوئی ڈبو کر باہر نکال لے، اس لئے کہ میں نخی داتا ہوں، جو چاہتا ہوں کر گزرتا ہوں، میرا عطا کرنا کلام ہے اور میرا عذاب کرنا بھی کلام ہے، کسی چیز کے بارے میں میرا امر تو بس اتنا ہی ہے کہ جب میں ارادہ کرتا ہوں تو میں اس کے بارے میں یہی کہتا ہوں کہ 'ہو جا' تو وہ ہو جاتا ہے۔"

۲۳۵۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ: ((قَالَ رَبُّكُمْ: أَنَا أَهْلُ أَنْ اتَّقَىٰ فَمِنْ اتَّقَانِي فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْدارِمِيُّ ❀

۲۳۵۱: انس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کہ آپ نے آیت پڑھی: ”وہ (اللہ تعالیٰ) اہل تقویٰ اور اہل مغفرت ہے۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، جو شخص مجھ سے ڈرتا ہے تو پھر میں اس کا اہل ہوں کہ میں اسے بخش دوں۔“

۲۳۵۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْعَفُورُ)) مِائَةً مَرَّةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❀

۲۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ فرماتے ہوئے: ”میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رجوع فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔“ شمار کیا کرتے تھے۔

۲۳۵۳: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارٍ بَنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوَبُ إِلَيْهِ غُفْرَانًا وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَمِنَ الزَّحْفِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❀ لَكِنَّهُ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ هَلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۳۵۳: نبی ﷺ کے آ زاد کردہ غلام زید رضی اللہ عنہ کے پوتے بلال بن یسار بیان کرتے ہیں، میرے والد (یسار رضی اللہ عنہ) نے میرے دادا (زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص یہ دعا پڑھے: ((استغفر اللہ.....

❀ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۳۲۸) وقال: (حسن غريب) وابن ماجه (۴۲۹۹) والدارمي (۳۰۳/۲ ح ۲۷۲۷)  
☆ سہیل بن عبد اللہ القطيعي: ضعيف - ❀ **صحیح**، رواه أحمد (۲۱/۲ ح ۴۷۲۶) والترمذي (۳۴۳۴) وقال: (حسن صحيح غريب) و أبو داود (۱۵۱۶) وابن ماجه (۳۸۱۴).  
❀ **حسن**، رواه الترمذي (۳۵۷۷) و أبو داود (۱۵۱۷).

و اتوب الیہ)) ”میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں“ تو اسے بخش دیا جاتا ہے خواہ وہ میدان جہاد سے فرار ہوا ہو۔“ ترمذی، ابوداؤد۔ لیکن ابوداؤد کی روایت میں ہلال بن یسار ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

## الْفَضْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۳۵۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! إِنِّي لِيُ هَذِهِ؟ فَيَقُولُ: بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدَيْكَ لَكَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ \*  
۲۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ عزوجل صالح بندے کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے: رب جی! یہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ تو وہ فرماتا ہے: تیرے بچے (بیٹا، بیٹی) کے تیرے لئے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔“

۲۳۵۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمَتَّعُوثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلَحُّقَهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَدْخُلُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ \*  
۲۳۵۵: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میت قبر میں، ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہے، وہ باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچنے والی دعا کی منتظر رہتی ہے، جب وہ اسے پہنچ جاتی ہے تو وہ اس کے لئے دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ (دنیا) والوں کی دعاؤں سے اہل قبور پر پہاڑوں جتنی رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور زندوں کا مردوں کے لئے تحفہ ان کے لئے مغفرت طلب کرنا ہے۔“

۲۳۵۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. \*

۲۳۵۶: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جو اپنے نامہ اعمال میں

\* **إسناده حسن**، رواه أحمد (۵۰۹/۲) (۱۰۶۱۸) [وابن ماجه: ۳۶۶۰]۔

\* **إسناده ضعيف جدًا منكر**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۹۰۵، نسخة محققة: ۷۵۲۶) ☆ فيه محمد بن جابر بن أبي عياش المصيصي، قال الذهبي: ”لا أعرفه وخبره منكر جدًا“ (ميزان الاعتدال ۳/۳۹۶) والفضل بن محمد بن عبد الله بن الحارث بن سليمان الانطاكي مجروح منهم۔

\* **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۲۸۱۸) والنسائي في عمل اليوم واللييلة (۴۵۵ والكبرى: ۱۰۲۸۹)۔

بہت زیادہ استغفار پائے۔“

۲۳۵۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ ❁

۲۳۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے: ”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما کہ جب وہ نیکی کرتے ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں اور جب کوئی غلطی کر بیٹھے ہیں تو مغفرت طلب کرتے ہیں۔“

۲۳۵۸: وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذَنْبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذَنْبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أُنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا۔ ائْتِ يَدِيهِ فَذَبَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ: أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَنَامَ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ فَالْتَمَسَهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ)) رَوَى مُسْلِمٌ ❁ الْمَرْفُوعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا.

۲۳۵۸: حارث بن سويد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (مرفوع) اور دوسری اپنی طرف سے (موقوف)، فرمایا: ”مومن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے گا، جبکہ فاجر شخص اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے کبھی اس کی ناک پر بیٹھ گئی ہو، پھر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے آپ سے کبھی اڑا کر دکھائی، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو کسی مہلک بیاباں میں پڑاؤ ڈالے، اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا کھانا پینا ہو، اس نے اپنا سر رکھا اور سو گیا، جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری کہیں جا چکی تھی، اس نے اسے تلاش کیا حتیٰ کہ جب گرمی، پیاس یا جو اللہ نے چاہا اس پر شدید ہو گئی تو اس نے کہا: میں اپنی اسی پہلی جگہ پر واپس جاتا ہوں اور سو جاتا ہوں حتیٰ کہ میں فوت ہو جاؤں، اس نے اپنے بازو پر اپنا سر رکھا تا کہ وہ فوت ہو جائے، وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس کھڑی تھی اور اس کے کھانے پینے کا سامان بھی اس پر موجود تھا، اللہ مومن بندے کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی سواری اور اپنا زادراہ ملنے پر خوشی ہوتی ہے۔“ امام مسلم نے اسے رسول اللہ ﷺ سے فقط مرفوع روایت کیا ہے،

❁ حسن، رواہ ابن ماجہ (۳۸۰۲) وسندہ ضعیف فیہ علی بن زید بن جدعان: ضعیف) والبیہقی فی الدعوات الکبیر (لم أجده و شعب الإیمان: ۶۹۹۲) ☆ وله طریق آخر عند البيهقي في شعب الإيمان (۶۹۹۶) وسندہ حسن، فیہ الحسن بن المثنی، قال الذهبي: ”من نبلاء الثقات“ (سير أعلام النبلاء ۱۳/ ۵۲۶)۔

❁ رواہ مسلم (۳/ ۲۷۴۴) والبخاری (۶۳۰۸)۔

جبکہ امام بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسے موقوف بھی روایت کیا ہے۔

۲۳۵۹: وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ)). ❊

۲۳۵۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ گناہ میں مبتلا بہت زیادہ توبہ کرنے والے مومن بندے کو پسند کرتا ہے۔“

۲۳۶۰: وَعَنْ ثَوْبَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَحَبُّ أَنْ لِي الدُّنْيَا بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا﴾ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: فَمَنْ أَشْرَكَ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا وَمَنْ أَشْرَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ❊

۲۳۶۰: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اس آیت ”میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا“ کے بدلے پوری دنیا کامل جانا بھی مجھے پسند نہیں۔“ کسی آدمی نے عرض کیا، تو جس نے شرک کیا ہو؟ نبی ﷺ خاموش رہے، پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ”سن لو! جس نے شرک کیا ہو۔“

۲۳۶۱: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لِيُغْفِرَ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَبْقِ الْحِجَابُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ)). رَوَى الْإِسْنَادُ الثَّلَاثَةُ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَخِيرُ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ. ❊

۲۳۶۱: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ حجاب واقع ہونے سے پہلے تک اپنے بندے کو بخشا رہتا ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! حجاب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی جان حالت شرک میں فوت ہو۔“ تینوں احادیث امام احمد نے روایت کیں اور امام بیہقی نے آخری حدیث ”کتاب البعث والنشور“ میں روایت کی ہے۔

۲۳۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالِ ذُنُوبٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ. ❊

۲۳۶۲: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے کہ وہ دنیا میں کسی کو اللہ کے برابر قرار نہ دیتا ہو، پھر اس پر پہاڑوں جتنے بھی گناہ ہوں تو اللہ اس کو معاف فرما دے گا۔“

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا مَوْضُوعٌ** ، رواه [عبد الله بن] أحمد (۸۰/۱ ح ۶۰۵) [و عنه أبو نعيم في حلية الأولياء (۱۷۸-۱۷۹/۳)] ☆ فيه عبد الملك بن سفيان الثقفي: مجهول (تعجيل المنفعة ص ۲۶۵) و أبو عمرو البجلي: لا يحل الاحتجاج به [أيضا ص ۵۰۸] يروي الموضوعات عن الثقات ، قاله ابن حبان و فيه علل أخرى منها أبو عبد الله مسلمة الرازي: لم أجد له ترجمة - ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ** ، رواه أحمد (۲۷۵/۵ ح ۲۲۷۲۰) ☆ فيه أبو عبد الرحمن الجبلاني (صحح): لم أجد من وثقه ، ترجمته في تعجيل المنفعة (ص ۴۹۹) وغيره و ابن لهيعة ضعيف لا اختلاطه وفي السند ألوان أخرى - ❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ** ، رواه أحمد (۱۷۴/۵ ح ۲۱۸۵۵، ۲۱۸۵۶) [و صححه ابن حبان (۲۴۵۰) والحاكم (۲۵۷/۴) ووافقه الذهبي] ☆ فيه عمر بن نعيم و أسامة بن سلمان : و حديثهما لا ينزل عن درجة الحسن ، و ثقهما ابن حبان والحاكم وغيرهما - ❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ** ، رواه البيهقي في البعث و النشور (ص ۴۳ ح ۳۳) ☆ رجاله ثقات و السند متصل و هو غريب: لم أجد له إلا في البعث و النشور و لأصل الحديث شواهد -



۲۳۶۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ)). \*  
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُولٌ. وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ رَوَى عَنْهُ مَوْفُوفًا قَالَ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

۲۳۶۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔“ ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان، اور فرمایا: اس میں نہرانی کا تفرد ہے، اور وہ مجہول ہے۔ جبکہ شرح السنہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے، فرمایا: ندامت سے توبہ مراد ہے، اور توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

\* **سندہ ضعیف** ، رواہ ابن ماجہ (۴۲۵۰) والبیہقی فی شعب الایمان (۷۰۴۰) و البغوي فی شرح السنة (۹۱/۵-۹۲ بعد ۱۳۰۷) [و ابن ماجہ (۴۲۵۲) و سححه الحاكم (۲۴۳/۴) و راقمہ الذہبی بلفظ ”الندم توبہ“ و هو حدیث حسن -] ☆ السند منقطع ، أبو عبيدة بن عبد الله بن مسعود لم يسمع من أبيه و رواه البغوي في شرح السنة (۹۱/۵ ح ۱۳۰۷) مرفوعاً: ”الندم توبه“ و هو حدیث حسن -

## بَابُ [سَعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ]

رحمت باری تعالیٰ کی وسعت کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۳۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا فَصَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((غَلَبَتْ غَضَبِي)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁  
 ۲۳۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے ایک کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر ہے، کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”میرے غضب پر غالب آگئی۔“

۲۳۶۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوُحُشُ عَلَى وَلَدِهَا وَآخِرُ اللَّهِ تِسْعًا وَتَسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۳۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی سو رحمتیں ہیں، اس نے ان میں سے ایک رحمت جنوں، انسانوں، حیوانوں اور زہریلے جانوروں میں اتاری جس کے ذریعے وہ باہم شفقت اور رحم کرتے ہیں، اسی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے، جبکہ اللہ نے ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھی ہیں جن کے ذریعے وہ روز قیامت اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔“  
 ۲۳۶۶: وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهُ وَفِي آخِرِهِ قَالَ: ((فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ)) ❁

۲۳۶۶: صحیح مسلم میں سلمان سے مروی روایت اسی طرح ہے، اور اس کے آخر میں ہے، فرمایا: ”پس جب روز قیامت ہوگا تو وہ اس رحمت سے ان (ننانوے رحمتوں) کو مکمل (سو) فرمائے گا۔“

۲۳۶۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۱۹۴) و مسلم (۲۷۵۱/۱۶)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۰۰۰) و مسلم (۲۷۵۲/۱۹)۔

❁ رواه مسلم (۲۷۵۳/۲۱)۔

بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَطَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۲۳۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مومن کو اللہ کے عذاب کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی اس کی جنت کی امید نہ رکھے، اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا پتہ چل جائے تو کوئی اس کی جنت سے ناامید نہ ہو۔“

۲۳۶۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*  
 ۲۳۶۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور جہنم بھی اسی طرح۔“

۲۳۶۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِأَهْلِهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ! وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَعَقَرْتَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۲۳۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی نے، جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اپنے اہل خانہ سے کہا، جبکہ دوسری روایت میں ہے: کسی آدمی نے بہت گناہ کیے تھے، پس جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی، جب وہ فوت ہو جائے تو اسے جلا دینا، پھر اس (راکھ) کے نصف حصے کو خشکی میں اور اس کے نصف کو سمندر میں بہا دینا، اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اس (مجھ) پر تنگی کی تو وہ اسے ایسا عذاب دے گا کہ اس نے تمام جہان والوں میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں دیا ہوگا، پس جب وہ فوت ہو گیا تو انہوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا، پس اللہ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس حصے کو جو کہ اس کے اندر تھا، جمع کر دیا، اور خشکی (زمین) کو حکم دیا تو اس نے بھی اس حصے کو جو اس کے اندر تھا، جمع کر دیا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (آدمی) سے فرمایا: تم نے ایسے کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا: رب جی! تیرے ڈر کی وجہ سے، جبکہ تو جانتا ہے، پس اس نے اسے معاف کر دیا۔“

۲۳۷۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْغِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَالْصَقَّتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((اتْرُونِ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَكِنَّهَا فِي النَّارِ؟)) فَقُلْنَا: لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ: ((لِلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَكِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۶۹) و مسلم (۲۳/۲۷۵۵)۔

\* رواہ البخاری (۶۴۸۸)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۸۱) و مسلم (۲۴/۲۷۵۶)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۹۹) و مسلم (۲۲/۲۷۵۴)۔

۲۳۷۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ نکل رہا تھا، وہ دودھ پی رہی تھی، جب وہ قیدیوں میں کوئی بچہ پاتی تو اسے پکڑ کر اپنے پیٹ سے لگاتی اور اسے دودھ پلاتی، نبی ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”کیا تم گمان کر سکتے ہو یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟“ ہم نے عرض کیا، نہیں، اگر وہ اسے نہ پھینکے پر قادر ہو، (تو وہ نہیں پھینکے گی)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اپنے بندوں پر اس عورت سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ اپنے بچے پر مہربان ہے۔“

۲۳۷۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ)) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَعِدُّوا وُرُوحُوا وَشَىءٌ مِنَ الدَّلْجَةِ وَالْقَصْدِ الْقَصْدُ تَبَلُّغُوا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۳۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کے اعمال اسے نجات نہیں دلائیں گے،“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے، دُستی کے ساتھ عمل کرتے رہو، میانہ روی اختیار کرو، صبح وشام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کرو، اعتدال کا خیال رکھو، اعتدال کا خیال رکھو، اس طرح تم منزل پا لو گے۔“

۲۳۷۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۷۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل کر سکتا ہے نہ اسے جہنم سے بچا سکتا ہے اور میں بھی اللہ کی رحمت کے ساتھ (جنت میں جاؤں گا)۔“

۲۳۷۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامَهُ يَكْفِرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ الْقِصَاصِ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۳۷۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ مسلمان ہو جاتا ہے اور اپنے اسلام کو بہتر بناتا ہے تو اللہ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے، اور اس (اسلام قبول کرنے) کے بعد پھر بدلہ شروع ہو جاتا ہے، نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، جبکہ برائی کا بدلہ اس کے مثل ہوتا ہے الا یہ کہ اللہ اس سے درگزر فرمائے۔“

۲۳۷۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمَلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۶۳) و مسلم (۲۸۱۶/۵۱)۔

❁ رواہ مسلم (۲۸۱۷/۷۷)۔

❁ رواہ البخاری (۴۱)۔

سَبْعَ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۳۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے نیکیاں اور برائیاں لکھی ہیں، جس شخص نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اسے کیا نہیں تو اللہ اسے اپنے پاس اس کے حق میں ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے، اگر وہ اس کا ارادہ کرے اور اسے کر بھی لے تو اللہ اسے اپنے پاس اس کے حق میں دس گنا سے سات سو گنا اور اس سے بھی بڑھا کر لکھ لیتا ہے، اور جو شخص برائی کرنے کا ارادہ کرے لیکن اسے کرے نہیں تو اللہ اسے اپنے پاس اس کے حق میں ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے، لیکن اگر وہ اس (برائی) کا ارادہ کرے اور اسے کر گزرے تو اللہ اسے اس کے حق میں ایک ہی برائی لکھتا ہے۔“

## الفصلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۳۷۵: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ حَلَقَةً ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَأَنْفَكَتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ)) ❁ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

۲۳۷۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص گناہ کرتا ہے اور پھر نیک عمل کرتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس پر تنگ زرہ ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو، پھر وہ کوئی نیک عمل کرتا ہے تو ایک کڑی کھل گئی، پھر اس نے دوسری نیکی کی تو دوسری کڑی کھل گئی حتیٰ کہ وہ کھل کر زمین پر آ رہی۔“

۲۳۷۶: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْصُصُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: ((وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ)) قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ الثَّانِيَّةُ: ((وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ)) قُلْتُ: الثَّانِيَّةُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ الثَّالِثَةُ: ((وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ)) قُلْتُ: الثَّالِثَةُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((وَأَنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۲۳۷۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو منبر پر وعظ و نصیحت کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا: ”جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔“ میں نے دوسری مرتبہ عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: جو

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۹۱) و مسلم (۱۰۷/۲۰۱۱)۔

❁ إسناده حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۱/۳۳۹ ح ۴۱۴۹) [و أحمد (۴/۱۴۵)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أحمد (۲/۳۵۷) [و النسائي في الكبرى (۱۱۵۶۰، ۱۱۵۶۱)، التفسير)۔

شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔“ تو میں نے بھی تیسری مرتبہ عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو۔“

۲۳۷۷: وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَغْنَى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدْ التَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَرَرْتُ بِغَيْصَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاحٍ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهِنَّ فَوَضَعْتُهِنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهِنَّ بِكِسَائِي فَهَنَّ أُولَاءُ مَعِيَ. قَالَ: ((صَعُغُنَّ)) فَوَضَعْتُهِنَّ وَابَتْ أُمُهُنَّ إِلَّا لَزُوْمَهُنَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَّعَجِبُونَ لِرَحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاحِ فَوَالَّذِي بَعَنِي بِالْحَقِّ! اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاحِ بِفِرَاحِهَا إِرْجَعُ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ)) وَأُمُهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۲۳۷۷: عامر رام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک آدمی آیا، اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے اس نے لپیٹ رکھا تھا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں درختوں کے جھنڈ کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں پرندوں کے بچوں کی آوازیں سنیں تو میں نے انہیں پکڑ لیا، اور انہیں اپنی چادر میں رکھ لیا، پھر ان کی ماں آئی اور میرے سر پر چکر لگانے لگی، میں نے ان (بچوں) سے پردہ ہٹایا تو وہ بھی ان پر آ گری، میں نے انہیں اپنی چادر میں لپیٹ لیا، اور وہ یہ میرے پاس ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں رکھو“ اس نے انہیں رکھا تو ان کی ماں بھی ان کے ساتھ ہی رہی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم بچوں کی ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ رحم کرنے پر تعجب کرتے ہو؟ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ معبود فرمایا ہے! اللہ اپنے بندوں کے ساتھ، بچوں کی ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے، انہیں وہیں جا کر رکھ آؤ جہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا۔“ اور ان کی ماں بھی ان کے ساتھ تھی، وہ (آدمی) انہیں واپس لے گیا۔

## الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۲۳۷۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غُرَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ)) قَالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ، وَامْرَأَةٌ تَخْضِبُ بِقَدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجَ تَنَحَّتْ بِهِ فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَتْ: يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: ((بَلَى)) قَالَتْ: أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بَوْلَدِهَا؟ قَالَ: ((بَلَى)) قَالَتْ: إِنَّ الْأُمَّ لَا تَلْقَى وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَكَأَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ وَالْمُتَمَرِّدَ وَالَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ وَآبِي أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ \*

☆ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۰۸۹) ☆ فيه أبو منظور: مجهول، وعمه: لم أعرفه، والسند مظلم۔

☆ **إسناده موضوع**، رواه ابن ماجه (۴۲۹۷) ☆ فيه إسماعيل بن يحيى الشيباني: كذاب، وإبراهيم بن أعين: ضعيف۔

۲۳۷۸: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک تھے، آپ ﷺ کسی قوم کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”کون لوگ ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، ہم مسلمان ہیں، وہاں ایک عورت ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہی تھی، اور اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا تھا، جب آگ کی تپش تیز ہوتی تو وہ اس بچے کو دور کر لیتی، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا اللہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ پھر اس نے عرض کیا، کیا اللہ اپنے بندوں پر، ماں کے اپنے بچے پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ اس نے عرض کیا: پھر ماں تو یقیناً اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی، رسول اللہ ﷺ سر جھکا کر رونے لگے، پھر آپ نے اس کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: ”اللہ اپنے بندوں میں سے صرف سرکش لوگوں کو عذاب دے گا اور وہ سرکش بھی ایسے جو اللہ کے خلاف سرکشی کرتے ہیں اور ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) کہنے سے انکار کر دیتے ہیں۔“

۲۳۷۹: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَمَسُّ مَرْصَاةَ اللَّهِ فَلَا يَزَالُ بِذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِيَجْزِيَنِي إِنْ فَلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرْضِيَنِي إِلَّا وَإِنْ رَحِمْتِي عَلَيْهِ يَقُولُ جَبْرِيلُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى فَلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتَّى يَقُولَهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۲۳۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اللہ کی رضا مندی تلاش کرتا ہے، وہ اسی کوشش میں لگا رہتا ہے تو اللہ عز و جل جبرائیل سے فرماتا ہے: میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے، سن لو میری رحمت اس پر ہے، تو جبرائیل فرماتے ہیں: اللہ کی رحمت فلاں شخص پر ہے، پھر حاملین عرش یہی کہتے ہیں اور پھر ان کے آس پاس والے یہی کہتے ہیں، حتیٰ کہ ساتواں آسمان والے یہی اعلان کرتے ہیں، پھر اس کی وجہ سے وہ (رحمت) زمین پر اترتی ہے۔“

۲۳۸۰: وَعَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ﴾ قَالَ: ((كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ ❁

۲۳۸۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ”ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے، اور کوئی میانہ رو ہے اور کوئی نیکوں میں بڑھنے والا ہے۔“ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ سب جنتی ہیں۔“

❁ حسن، رواہ أحمد (۵/۲۷۹ ح ۲۲۷۶۴) [الطبرانی فی الأوسط (۲/۱۳۹ ح ۱۲۶۲) و عنده میمون (بن عجلان الثقفی) أبو محمد المزنی التیمی: لا يعرف، كما فی المیزان و اللسان (۶/۱۶۵) و مع ذلك و ثقة الهیثمی، و میمون بن عجلان لعله عطاء بن عجلان: أحد المتروکین، و هو تدلیس عجیب.] ☆ و فی المسند میمون غیر منسوب و لعله میمون بن موسی المری و صرح بالسماع عند أحمد فالسند حسن. و الله أعلم۔

❁ إسناده ضعیف، رواه البیهقی فی البعث والنشور (ص ۵۹ ح ۶۳) [والخطیب فی تاریخہ (۱۲/۲۷۱) والطبرانی فی الکبیر (۱۰/۴۱۰)] ☆ فیہ محمد بن أبی لیلی: ضعیف، ضعفه الجمهور۔

## بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح وشام اور سوتے وقت کے اذکار کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۳۸۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَمْسَى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا: ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۲۳۸۱: عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے تو فرماتے: ”ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی، ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو اس میں ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور اس کے شر سے اور جو اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں کاہلی، بڑھاپے، بڑھاپے کی خرابی، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ اور جب آپ صبح کرتے تو بھی یہی کہتے: ”ہم نے اور اللہ کی بادشاہت نے صبح کی۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”رب جی! میں تجھ سے آگ کے عذاب اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۳۸۲: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى)) وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

۲۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے، پھر یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔“ اور جب آپ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

❀ رواہ مسلم (۷۵-۷۶/۲۷۲۳)۔

❀ رواہ البخاری (۶۳۱۴)۔



۲۳۸۳: وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۲۳۸۳: اور مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۲۳۸۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاحِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتَ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أُرْسَلْتُهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنْفَعَةٍ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا)).

۲۳۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو وہ (پہلے) اپنے ازار کے کنارے سے اپنے بستر کو جھاڑے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر کون سی چیز آئی، پھر وہ یہ دعا پڑھے: میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو رکھا، اور تیرے نام کے ساتھ ہی اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان قبض کر لے تو پھر اس پر رحم فرما، اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جیسے تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”پھر وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹے پھر دعا پڑھے: باسمک۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”اپنے کپڑے کے کنارے سے تین مرتبہ جھاڑے اور کہے اگر تو میری جان قبض کر لے تو اسے بخش دینا۔“

۲۳۸۵: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)).

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ: ((يَا فُلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ)) وَقَالَ: ((فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۳۸۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر آتے تو آپ دائیں کروٹ لیٹتے، پھر یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکا لی۔ اور یہ سب کچھ تیرا شوق رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے کیا، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ ہے نہ مقام نجات، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا، اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص

رواہ مسلم (۲۷۱۱/۵۹)۔

متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۳۹۳) و مسلم (۲۷۱۴/۶۴)۔

متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۴۸۸) و مسلم (۲۷۱۰/۵۸)۔

یہ کلمات پڑھے اور پھر اسی رات فوت ہو جائے تو وہ فطرت (یعنی اسلام) پر فوت ہوگا۔“

اور ایک دوسری روایت میں ہے: راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا: ”اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹنا چاہو تو نماز کا سا وضو کرو۔ پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹو، پھر یہ دعا پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی..... یعنی مکمل دعا پڑھی۔“ فرمایا: اگر تم اسی رات فوت ہو گئے تو تم فطرت (یعنی اسلام) پر فوت ہو گے اور اگر صبح کی تو تم خیر و بھلائی پاؤ گے۔“

۲۳۸۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكُم مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَوًى)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پلایا، وہ ہمارے لئے کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانہ عطا فرمایا، کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانہ دینے والا ہے۔“

۲۳۸۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّخِي وَبَلَعَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رُفِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ: ((عَلَى مَكَانِكُمَا)) فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ: ((أَلَا أَدْلُكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَجِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَتَلَّثِينَ وَاحِمِدَا ثَلَاثًا وَتَلَّثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَتَلَّثِينَ؛ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۳۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس اس تکلیف کی شکایت لے کر گئیں جو انہیں چکی مینے سے ہوئی تھی، اور انہیں پتہ چلا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں، لیکن ان کی آپ سے ملاقات نہ ہو سکی تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا، جب آپ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتایا، علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ ایسے وقت میں ہمارے پاس تشریف لائے کہ ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔“ پھر آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس چیز سے، جس کا تم نے سوال کیا ہے، بہتر چیز بتاؤں؟ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ ((سبحان اللہ)) تینتیس مرتبہ ((الحمد للہ)) اور چونتیس مرتبہ ((اللہ اکبر)) پڑھ لیا کرو، وہ تمہارے لئے، خادم کے مل جانے سے بہتر ہے۔“

۲۳۸۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: ((أَلَا أَدْلُكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ؟ تَسْبِيحُ اللَّهِ ثَلَاثًا وَتَلَّثِينَ وَتَحْمِيدُ اللَّهِ ثَلَاثًا وَتَلَّثِينَ، وَتَكْبِيرُ اللَّهِ أَرْبَعًا وَتَلَّثِينَ عِنْدَ

❁ رواہ مسلم (۶۴/۲۷۱۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۳۶۱) و مسلم (۸۰/۲۷۲۷)۔

كُلِّ صَلَوةٍ وَعِنْدَ مَنَامِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم کا مطالبہ کرنے آپ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو کہ خادم سے بہتر ہے، کہ تم ہر نماز اور سوتے وقت تینتیس مرتبہ ”سبحان اللہ“ تینتیس مرتبہ ”الحمد للہ“ اور چونتیس مرتبہ ”اللہ اکبر“ پڑھ لیا کریں۔“

## الفصل الثانی

### فصل نافی

۲۳۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَى، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ)) وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: ((اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۳۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! ہم نے تیری ہی توفیق سے صبح کی، تیری ہی توفیق سے شام کی، تیری ہی توفیق سے زندہ ہیں، تیری ہی توفیق سے مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔“ اور جب آپ شام کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! ہم نے تیری ہی توفیق سے شام کی اور تیری ہی توفیق سے صبح کی، تیری ہی توفیق سے زندہ ہیں اور تیرے ہی نام پر مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

۲۳۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ: ((قُلْ: اللَّهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكُمْ. قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَخَذْتُ مَضْجَعَكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۲۳۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جسے میں صبح و شام پڑھا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہو، اے اللہ! غیب و حاضر کو جاننے والے! زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ جب تم صبح کرو، جب شام کرو اور جب اپنے بستر پر آؤ تو یہ کلمات کہا کرو۔“

۲۳۹۱: وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي

❁ رواہ مسلم (۲۷۲۸/۸۱)۔ ❁ صحیح، رواہ الترمذی (۳۳۹۱) وقال: (حسن) و أبو داود (۵۰۶۸) و ابن

ماجہ (۳۸۶۸)۔ ❁ صحیح، رواہ الترمذی (۳۳۹۲) وقال: (حسن صحیح) و أبو داود (۵۰۶۷) والدارمی (۲/۲۹۲)

ح (۲۶۹۲) [وصححه ابن حبان (۲۳۳۹) والحاكم (۵۱۳/۱) ووافقه الذهبي]

صَبَّاحُ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءُ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهُ شَيْءٌ)) فَكَانَ أَبَانٌ قَدْ أَصَابَهُ طَرْفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانٌ: مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقْلَهُ يَوْمَئِذٍ لِيَمْضِيَ اللَّهُ عَلَى قُدْرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَتِهِ: ((لَمْ تَصِبْهُ فُجَاءَةٌ بَلَاءٌ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تَصِبْهُ فُجَاءَةٌ بَلَاءٌ حَتَّى يُمْسِيَ)). ❁

۲۳۹۱: ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (عثمان رضی اللہ عنہ) کو بیان کرتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہر روز صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اسے کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی: ”اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔“ ابان کو فاج ہو گیا تو وہ آدمی (جس کو انہوں نے حدیث سنائی تھی تعجب کے ساتھ) ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اسے کہا: تم میری طرف کیا دیکھتے ہو؟ رہی حدیث تو وہ ویسے ہی ہے جیسے میں نے تمہیں بیان کی ہے، لیکن میں نے آج اسے پڑھا نہیں تاکہ اللہ اپنی تقدیر مجھ پر نافذ کر سکے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”اسے صبح ہونے تک کوئی ناگہانی آفت نہیں آئے گی اور جو شخص صبح کے وقت اسے پڑھے تو شام ہونے تک اسے کوئی ناگہانی آفت نہیں آئے گی۔“

۲۳۹۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ اسْتَغْلِكْ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ أَوْ الْكُفْرِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَالْكَبَرِ رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَٰلِكَ أَيْضًا: ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁ وَفِي رِوَايَتِهِ لَمْ يَذْكُرْ. ((مِنْ سُوءِ الْكُفْرِ)).

۲۳۹۲: عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب شام کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”ہم نے اور اللہ کے ملک نے شام کی، ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، میرے رب! میں اس رات کی بہتری اور اس کے بعد آنے والی راتوں کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد آنے والی راتوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میرے رب! میں کاہلی، بڑھاپے کی خرابی یا کفر کی خرابی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ ایک اور دوسری روایت میں ہے: ”میں بڑھاپے اور تکبر کی خرابی سے، میرے رب! میں آگ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ اور جب آپ صبح کرتے تو بھی ایسے ہی دعا کرتے تھے: ”ہم نے

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۳۳۸۸) وقال: حسن غریب صحیح) و ابن ماجہ (۳۸۶۹) و أبو داود (۵۰۸۸).

❁ صحیح، رواہ أبو داود (۵۰۷۱) و الترمذی (۳۳۹۰) وقال: حسن صحیح) [ومسلم ۷۴/۲۷۲۳].

اور اللہ کے ملک نے صبح کی۔“ ابو داؤد، ترمذی۔ اور ان کی روایت میں: ”کفر کی خرابی سے۔“ کے الفاظ مذکور نہیں۔

۲۳۹۳: وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا يَقُولُ: ((قُولِي حِينَ تَصْبِحِينَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي حَفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۲۳۹۳: نبی ﷺ کی کسی سخت جگہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انہیں دعا سکھایا کرتے تھے، آپ فرماتے: ”جب تم صبح کرو تو یہ دعا پڑھو: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، سارے کام اللہ کی توفیق سے ہوتے ہیں، جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے، اور جو وہ نہ چاہے، نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور بے شک اللہ نے علم کے ذریعے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔“ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے تو وہ شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے تو وہ صبح ہونے تک محفوظ رہتا ہے۔“

۲۳۹۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَكَذَلِكَ تُخْرِجُونَهُ﴾ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۲۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ آیات پڑھے: ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾ [۳۰/الرؤم: ۱۷-۱۹] پس تم اللہ کی تسبیح بیان کرو جب شام ہو اور جس وقت صبح ہو، اور آسمانوں اور زمین میں اس کی حمد ہے، اور اس کی تسبیح کرو تیسرے پہر بھی اور جب دو پہر ہو، وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے، اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے، اور زمین کو اس کے مردہ اور خشک ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور اسی طرح تم بھی اسی کی طرف نکالے جاؤ گے۔“ تو اس روز جو اس سے نیک عمل چھوٹ گیا ہو گا وہ ان کلمات کے کہنے سے پالے گا، اور جو شخص یہ کلمات شام کے وقت کہے گا تو اس سے جو عمل اس رات میں رہ جائے گا تو وہ ان کلمات کے ذریعے ان کا تدارک کر لے گا۔“

۲۳۹۵: وَعَنْ أَبِي عِيَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَانَ لَهُ عِدْلٌ رَقِيبَةٌ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطُّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ)) فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۰۷۵) ☆ سالم الفراء و عبد الحميد مولیٰ بنی ہاشم: مستوران لم یوثقہما غیر ابن حبان۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۰۷۶) ☆ سعید بن بشیر النجاری: مجهول، و محمد بن عبد الرحمن بن الیلمانی: ضعیف۔

يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ: ((صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۳۹۵: ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور پورا دن شام ہونے تک اس کے لئے شیطان سے بچاؤ اور تحفظ ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ انیس شام کے وقت پڑھے تو بھی اس کے لئے اتنا ہی اجر ہے حتیٰ کہ وہ صبح کرے۔“ کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ سے اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو عیاش نے سچ کہا۔“

۲۳۹۶: وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا: اَللّٰهُمَّ اجْزِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ؛ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ، ثُمَّ مِتُّ فِي لَيْلِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ: كَذَلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا مِتُّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَازٌ مِنْهَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۳۹۷: حارث بن مسلم تمیمی اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے آہستگی سے ان سے فرمایا: ”جب تم نماز مغرب سے فارغ ہو جاؤ تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھو: ”اے اللہ! مجھے آگ سے بچالے۔“ اگر تم نے یہ دعا پڑھ لی اور اسی رات فوت ہو جاؤ تو تمہارے لئے اس (آگ) سے خلاصی لکھ دی جائے گی۔ اور جب تم نماز صبح پڑھو تو اسی طرح کہو، اگر تم اسی دن فوت ہو گئے تو تمہارے لئے اس (آگ) سے خلاصی لکھ دی جائے گی۔“

۲۳۹۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعُقُو وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِيْ وَدُنْيَايَ وَاهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَامِنْ رَّوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِينِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)) (قَالَ وَكَيْفَ: يَعْنِي: الْخَسَفَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۳۹۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ صبح وشام یہ کلمات ضرور پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و عیال اور مال میں معافی اور عافیت کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردے والی باتوں پر پردہ ڈال اور میرے خوف و ہراس کو امن میں بدل دے،

❊ صحیح، رواہ ابو داود (۵۰۷۷) وابن ماجہ (۳۸۶۷)۔ ❊ حسن، رواہ ابو داود (۵۰۷۹-۵۰۸۰)

☆ الحارث بن مسلم: حسن الحديث على الراجح و ما قيل في جهالته فليس بجيد۔

❊ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۵۰۷۴) [وابن ماجہ (۳۸۷۱) والنسائي (۲۸۲/۸) ح ۵۵۳۱، ۵۵۳۲ مختصراً] وصححه ابن حبان (۲۳۵۶) والحاكم (۵۱۷/۱-۵۱۸) ووافقه الذهبي۔

اے اللہ! تو میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں اس بات سے کہ میں ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں، تری پناہ چاہتا ہوں۔“ (کعب نے کہا) یعنی زمین میں دھنسیا جاؤں۔

۲۳۹۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ وَنُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنْتَ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، اِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا اَصَابَهُ فِيْ يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّيْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا اَصَابَهُ فِيْ يَوْمِكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊

۲۳۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: ”اے اللہ! ہم نے صبح کی، ہم تجھے، تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں، تیرے باقی فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“ تو اس روز اس سے جو گناہ سرزد ہوگا تو اللہ اسے معاف فرمادے گا، اور اگر وہ یہ کلمات شام کے وقت پڑھے گا تو اس رات اس سے جو گناہ سرزد ہوگا، اللہ اسے معاف فرمادے گا۔“ ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۹۹: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى وَإِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثًا: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ اَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❊

۲۳۹۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان آدمی صبح وشام تین مرتبہ کہتا ہے: ”میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔“ تو پھر اللہ پر حق ہے کہ وہ روز قیامت اس (شخص) کو راضی کرے۔“

۲۴۰۰: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ- اَوْ تَبْعُثُ عِبَادَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۴۰۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! جس روز تو اپنے بندوں کو جمع کرے یا تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔“

۲۴۰۱: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❊

❊ حسن، رواہ الترمذی (۳۵۰۱) و ابوداؤد (۵۰۷۸)۔

❊ صحیح، رواہ أحمد (لم أجده) و الترمذی (۳۳۸۹) وقال: حسن غریب) و له شاهد عند أبي داود (۵۰۷۲) و ابن

ماجه (۳۸۷۰) و غیرهما۔ ❊ صحیح، رواہ الترمذی (۳۳۹۸) وقال: حسن صحیح)۔

❊ صحیح، رواہ أحمد (۲۸۱/۴ ح ۱۸۶۶۴ مختصراً) و الحديث السابق (۲۴۰۰) شاهد له۔

۲۴۰۱: اور امام احمد رحمہ اللہ نے براء رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

۲۴۰۲: وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ عِبَادَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۲۴۰۲: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ، رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور تین بار یہ دعا فرماتے: ”اے اللہ! تو جس روز اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔“

۲۴۰۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضَجِهِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ النَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَ اللَّهُمَّ لَا يَهْزُمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۲۴۰۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لیٹتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیرے عزت والے چہرے اور تیرے کامل کلمات کے ذریعے ہر اس چیز کے شر سے، جس کی پیشانی تو نے تھام رکھی ہے، پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ دور کرنے والا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جاسکتی، تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا، کسی تو نگر شخص کی تو نگری تیرے ہاں کام نہیں آسکتی، تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔“

۲۴۰۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❀

۲۴۰۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے بستر پر آئے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ، قائم رکھے والا ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“ تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا وادی عالج کی ریت کے ذرات کی تعداد یا درختوں کے پتوں یا دنیا کے ایام کے برابر ہوں۔“ ترمذی، اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۴۰۵: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُورَةِ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبَ مَتَى هَبَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۲۴۰۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان لیٹتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ اس پر ایک فرشتہ مامور فرمادیتا ہے تو پھر اس کے بیدار ہونے تک کوئی موزی چیز اس کے قریب نہیں جاتی۔“

❀ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۵۰۴۵)۔

❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۰۵۲) ☆ أبو إسحاق مدلس وعنعن۔

❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۳۳۹۷) ☆ عطية العوفي: ضعيف مدلس۔

❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۳۴۰۷ ب) ☆ فيه رجل من بني حنظلة: لم أعرفه۔



۲۴۰۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خُلْتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهْمًا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا)) قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ: ((فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْأَلْفُ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يَسْبِيحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْأَلْفُ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِائَةٍ سَبْتَةً؟)) قَالُوا: وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا؟ قَالَ: ((يَأْتِي أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، حَتَّى يَنْفَعِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ، وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يَنْوُمُهُ حَتَّى يَنَامَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ((خَصْلَتَانِ أَوْ خُلْتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ)). وَكَذَا فِي رِوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((وَالْأَلْفُ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ)) قَالَ: ((وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ)) وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ.

۲۴۰۶: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی مسلمان ان کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا، سن لو! وہ بہت آسان ہیں۔ لیکن انہیں بجالانے والے قلیل ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہنا، دس مرتبہ الحمد للہ کہنا اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔“ رادی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے ان کی گرہ لگا رہے تھے، فرمایا: ”یہ (پانچوں نمازوں میں) زبان پر ایک سو پچاس ہیں جبکہ میزان میں پندرہ سو ہیں۔ اور جب وہ لیٹتے وقت سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کی سو مرتبہ گنتی کرے تو یہ زبان پر سو ہے جبکہ ترازو میں ہزار، تم میں سے روزانہ اڑھائی ہزار گناہ کون کرتا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا، ہم ان (دو خصلتوں) کی کیسے حفاظت نہیں کریں گے؟ فرمایا: ”تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے۔ شیطان اس کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے: فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو حتیٰ کہ وہ شخص نماز سے فارغ ہو جاتا ہے، شاید کہ وہ ایسے نہ کر سکے اور وہ اس کے لینے کے وقت بھی اس کے پاس آتا ہے اور وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے۔“ ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ”دو خصلتیں ایسی ہیں جن کی مسلمان بندہ حفاظت نہیں کرتا۔“ اور اسی طرح اس کی روایت میں ہے: ”میزان میں پندرہ سو ہے۔“ کہنے کے بعد فرمایا: جب وہ اپنے بستر پر آئے تو وہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے، تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہتا ہے اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے۔“ اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۲۴۰۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِى مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَالْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ آذَى شُكْرُ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ

❦ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲۴۱۰) وَقَالَ: (حَسَنٌ صَحِيحٌ) وَابْنُ دَاوُدَ (۵۰۶۵) وَالنَّسَائِيُّ (۷۴/۳) ح (۱۳۴۹)

وَذَكَرَهُ الْبَغَوِيُّ فِي مَصَابِيحِ السَّنَةِ (۱۹۲/۲) ح (۱۷۲۸)۔

مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمَسِّي فَقَدْ آدَى شُكْرَ لَيْلَتِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۴۰۷: عبد اللہ بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ دعا کرتا ہے: ”اے اللہ! جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو ملی ہے وہ صرف تجھ اکیلے ہی کی طرف سے ملی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، ہر قسم کی تعریف اور شکر تیرے ہی لئے ہے۔“ وہ شخص اس روز کا شکر ادا کر دیتا ہے، اور جو شخص شام کے وقت یہی دعا کرتا ہے تو وہ اس شام کا شکر ادا کر دیتا ہے۔“

۲۴۰۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ قَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاعْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ. ❊

۲۴۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! زمین و آسمان کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے! میں ہر شر والی چیز کے شر سے جس کی تو پیشانی پکڑے ہوئے ہے پناہ چاہتا ہوں، تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ہی غالب ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو ہی باطن ہے اور تجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، مجھ سے قرض دور کر دے، اور مجھے فقر سے غنی کر دے۔“ ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام مسلم نے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۴۰۹: وَعَنْ أَبِي أَزْهَرَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِي لِلَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاحْشَسْ شَيْطَانِي وَفَكَ رَهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۴۰۹: ابوازہر انماري رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ”اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اپنا پہلو اللہ کے لئے (بستر پر) لگایا، اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے، میرے شیطان کو ذلیل کر دے، مجھے تمام حقوق سے آزاد کر دے اور مجھے مجلس اعلیٰ میں شامل فرما۔“

۲۴۱۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَافْضَلْ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۵۰۷۳) ☆ عبد الله بن عنبسة: لم يوثقه غير ابن حبان۔

❊ صحيح، رواه أبو داود (۵۰۵۱) و الترمذی (۳۴۰۰) وقال: (حسن صحيح) و ابن ماجه (۳۸۷۳) و مسلم

(۲۷۱۳/۶۱)۔ ❊ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۵۰۵۴) [و صححه الحاكم (۵۴۰/۱) و وافقه الذهبي]۔

اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ وَاللَّهُ كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۳۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے کفایت کیا، مجھے مسکن عطا کیا، مجھے کھلایا پلایا، جس نے مجھ پر ان گنت انعام و احسان کیا، جس نے مجھے عطا فرمایا تو بہت عطا فرمایا، ہر حال میں اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! ہر چیز کے رب اور اس کے مالک و بادشاہ اور ہر چیز کے معبود میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۴۱۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَكََا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَصَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَقْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ تَسَاوُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)). ❊ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ ظَهَبَرِ الرَّائِى قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۲۳۱۱: بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بے خوابی کی وجہ سے پوری رات نہیں سوتا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھو: ”اے اللہ! آسمانوں اور جن چیزوں پر انہوں نے سایہ کیا ہے ان کے رب! زمینوں اور جن چیزوں کو انہوں نے اٹھا رکھا ہے ان کے رب! شیاطین اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے ان کے رب! اپنی ساری مخلوق کے شر سے، یہ کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے، مجھے پناہ دینے والا ہو جا، تجھ سے پناہ لینے والا غالب آتا ہے، تیری ثنا و تعریف بہت زیادہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“ ترمذی، اور فرمایا اس روایت کی اسناد قوی نہیں۔ حکم بن ظہیر راوی کی احادیث کو بعض محدثین نے ترک کیا ہے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۲۴۱۲: عَنْ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُورَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ. ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۳۱۲: ابومالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ دعا کرے: ”ہم نے اور

❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ** ، رواه أبو داود (۵۰۵۸) ۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا** ، رواه الترمذی (۳۵۲۳) ☆ **الحکم بن**

**ظہیر** : رمی بالرفض و اتهمه ابن معین ۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ** ، رواه أبو داود (۵۰۸۴) ☆ **شریح بن عبید عن أبي**

**مالك الأشعري** : مرسل ، قاله أبو حاتم الرازي (المراسيل ص ۹۰)۔

تمام جہانوں کے پروردگار کے ملک نے صبح کی، اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی فتح و نصرت، اس کی روشنی و برکت اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں، اور اس دن کے اور اس کے بعد والے دنوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ پھر جب شام کرے تو بھی اسی طرح دعا پڑھے۔“

۲۴۱۳: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: يَا بَتَّ أَسْمَعُكَ تَقُولُ كُلَّ غَدَاةٍ: ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) تَكَرَّرَهَا ثَلَاثًا حِينَ تَصْبُحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِمْ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَسْتَنْ بِسُنتِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۲۴۱۳: عبد الرحمن بن ابوبکر بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد سے کہا: اباجان! میں آپ کو ہر روز یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں: ”اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“ آپ صبح وشام تین تین مرتبہ انہیں پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کلمات کے ذریعے دعا کرتے ہوئے سنا ہے لہذا میں آپ ﷺ کی سنت کی اقتدا کرنا چاہتا ہوں۔

۲۴۱۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعِظَمَةُ لِلَّهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلَّهِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ)). ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنَنِ \*

۲۴۱۴: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ صبح کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح کی، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، کبریائی و عظمت اللہ کے لئے ہے، خلق و امر، لیل و نہار اور جو چیزیں ان میں ہیں اللہ کے لئے ہیں، اے اللہ! اس دن کے اول حصے کو صلاح بنا دے، اس کے اوسط کو نجات اور آخر کو فلاح بنا دے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔“ امام نووی نے ابن السنی کی روایت سے اسے کتاب الاذکار میں روایت کیا ہے۔

۲۴۱۵: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: ((أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى مِلَّةِ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ \*

۲۴۱۵: عبد الرحمن بن ابی راضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: ”ہم نے فطرت اسلام، کلمہ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم جو کہ ایک سوتھے، مشرکین میں سے نہیں تھے، کی ملت پر صبح کی۔“

\* **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۰۹۰) ☆ جعفر بن میمون: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

\* **إسناده ضعيف جدًا**، ذكره النووي في الأذكار (ص ۷۷ وبتحقيق الشيخ سليم الهلالي حفظه الله ۲۱۱/۱-۲۱۲

ح ۲۲۱) ورواه ابن السني في عمل اليوم والليلة (۳۸) ☆ فيه فائد أبو الوراق وهو متروك متهم۔

\* **إسناده حسن**، رواه أحمد (۴۰۶/۳) ح ۱۵۴۳۴ وسنده حسن) والدارمي (۲/۲۹۲ ح ۲۶۹۱ في سنده تدليس)۔

## بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

## مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان

## الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۲۴۱۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا، فَإِنَّهُ إِنِ يَقْدِرْ بَيْنَهُمَا وَلَدَ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۴۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ سے زن و شو قائم کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے: ”اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے شیطان سے بچا۔“ تو اگر اس وقت ان کے لئے بچہ مقدر کر دیا گیا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

۲۴۱۷: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کرب و تکلیف کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اللہ عظیم و حلیم کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور عرش عظیم کے رب کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، آسمانوں کے، زمین کے اور عرش کریم کے رب کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

۲۴۱۸: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَاحِدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغَضَّبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي لَا عَلِمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اعْوُذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۴۱۸: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی نبی ﷺ کی موجودگی میں گالی گلوچ کرنے لگے جبکہ ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے ایک سخت غصے کی حالت میں دوسرے کو گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ کلمہ یہ ہے: میں شیطان مردود سے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۲۷۱، ۳۲۸۳) و مسلم (۱۱۶/۱۴۳۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۳۴۵) و مسلم (۸۳/۲۷۳۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۱۵) و مسلم (۱۰۹/۲۶۱۰)۔

اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آدمی سے کہا: کیا تم نبی ﷺ کی بات نہیں سن رہے؟ اس نے کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں!

۲۴۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْتَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْخِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
۲۴۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔“

۲۴۲۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ)) اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِلْنَا بَعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ)) وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: ((أَيُّوْنَ تَأْتِيُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۴۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہونے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو آپ تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کر دیا جبکہ ہم اس پر طاقت و قدرت نہیں رکھتے تھے۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی و تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے، اے اللہ! یہ سفر ہم پر آسان کر دے اور اس کی دوری (لمبی مسافت کو ہمارے لئے) لپیٹ (کر قریب) دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا ساسھی ہے اور گھر میں نائب ہے، اے اللہ! میں سفر کی شدت و مشقت، تکلیف دہ منظر اور اہل و مال میں بری واپسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ اور جب آپ ﷺ واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے اور اس کے ساتھ یہ اضافہ فرماتے: ”واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔“

۲۴۲۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرِجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
۲۴۲۱: عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ سفر کرتے تو آپ سفر کی شدت و مشقت، بری واپسی، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بد دعا اور اہل و مال میں برے منظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

۲۴۲۲: وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا فَقَالَ: أَعُوذُ

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۳۰۳) و مسلم (۲۷۲۹/۸۲).

\* رواہ مسلم (۱۳۴۲/۴۲۵).

\* رواہ مسلم (۱۳۴۳/۴۲۶).

بِکَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊  
 ۲۳۲۲: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور یہ دعا پڑھے: ”میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی پناہ چاہتا ہوں۔“ تو جب تک وہ اس جگہ قیام پذیر رہتا ہے کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔“

۲۴۲۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ: ((أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! اگر تم نے شام کے وقت یوں کہا ہوتا: ”میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے، اس چیز کے شر سے، جو اس نے پیدا فرمائی، پناہ چاہتا ہوں تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔“  
 ۲۴۲۴: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ: ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَايِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا، وَأَفْضَلُ عَلَيْنَا عَائِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۴۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے: ”سننے والے نے سن لیا کہ ہم نے اللہ کی حمد بیان کی، اس کی نعمتیں ہم پر اچھی ہیں، ہمارے رب! ہماری اعانت فرما، اور ہم پر مزید احسانات فرما، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔“

۲۴۲۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آمَنُونَ، تَابِعُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدُهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۴۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو آپ ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اس اکیلے نے لشکروں کو

❊ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲۷۰۸/۵۴)۔

❊ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲۷۰۹/۵۵)۔

❊ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲۷۱۸/۶۸)۔

❊ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱۷۹۷) وَ مُسْلِمٌ (۱۳۴۴/۴۲۸)۔

شکست دی۔“

۲۴۲۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ مَنِّلِ الْكِتَابِ، سَرِّعِ الْحِسَابِ، اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
۲۴۲۷: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر مشرکین کے خلاف دعا کی تو عرض کیا: ”اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، اے اللہ! شکستوں کو شکست دے، اے اللہ! انہیں خوب شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔“

۲۴۲۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي فَقَرَّبَنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً، فَآكَلُ مِنْهَا، ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ، فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إصْبَعَيْهِ، وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى. وَفِي رِوَايَةٍ: فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوَى عَلَى ظَهْرِ إصْبَعَيْهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى، ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ، فَشَرِبَهُ، فَقَالَ أَبِي وَآخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: أَدْعُ اللَّهَ لَنَا! فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْفُ رَحْمَتَهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
۲۴۲۸: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے کھانا اور کھجور، گھی اور پیر سے تیار کردہ حلہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اس سے تناول فرمایا، پھر کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ انہیں کھاتے اور گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان پھینکتے جاتے، آپ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی اکٹھی کرتے تھے، اور ایک دوسری روایت میں ہے، آپ گٹھلیاں اپنی دونوں انگلیوں، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی پشت پر پھینک رہے تھے، پھر پانی پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا، پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑتے ہوئے عرض کیا: ہمارے لئے اللہ سے دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! تو نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہے اس میں برکت فرما، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۴۲۸: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْلِكْ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ \*  
۲۴۲۹: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: ”اے اللہ! تو اسے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ، ہم پر طلوع فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۹۳۳) و مسلم (۱۷۴۲/۲۱)۔

\* رواہ مسلم (۲۰۴۲/۱۴۶)۔ \* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواہ الترمذی (۳۴۵۱) ☆ سلیمان بن سفیان المدینی ضعیف، وبلال بن یحییٰ بن طلحة: لین و للحديث شواهد ضعيفة۔



حسن غریب ہے۔

۲۴۲۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَامِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلاً، إِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ كَانَتْ مَأْكَانًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۴۲۹: عمر بن خطاب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھتا ہے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا ہے، اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر بہت زیادہ فضیلت دی۔“ تو اسے وہ مصیبت و بیماری نہیں پہنچے گی خواہ وہ کوئی بھی ہو۔“

۲۴۳۰: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ دِينَارٍ الرَّائِي لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❁

۲۴۳۰: ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور عمرو بن دینار راوی قوی نہیں۔

۲۴۳۱: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ؛ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ دَرَجَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ: ((مَنْ قَالَ فِي سُوقٍ جَامِعٍ يَبُاعُ فِيهِ)) بَدَلُ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوقَ)).

۲۴۳۱: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ کیلتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی مرے گا نہیں، ہر قسم کی خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ تو اللہ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ لیتا ہے، اس کی دس لاکھ خطائیں معاف کر دیتا ہے، اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔“ ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور شرح السنہ میں ”جو شخص بازار میں جائے“ کے الفاظ کے

❁ حسن، رواہ الترمذی (۳۴۳۱ وقال: غریب) وسندہ ضعیف، فیہ عمرو بن دینار قهرمان آل الزبیر ضعیف وروی البزار (البحر الزخار ۱۲/ ۱۸۵ ح ۵۸۳۸) بسند حسن والطبرانی (الأوسط: ۵۳۲۰) عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ: ”من رأى مصاباً فقال: الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلاً، لم يصبه ذلك البلاء أبداً.“ وحسنه ابن القطان الفاسي في أحكام النظر (ص ۴۲۱)۔

❁ حسن، رواہ ابن ماجہ (۳۸۹۲)۔ ❁ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۳۴۲۸) و ابن ماجہ (۲۲۳۵) والبغوي في شرح السنة (۵/ ۱۳۲ ح ۱۳۳۸) ☆ فیہ عمرو بن دینار قهرمان آل الزبیر: ضعیف وللحدیث شواہد ضعیفہ و أخطأ من صححه بتلك الشواهد الضعيفة۔

بجائے ”جس نے کسی بڑے تجارتی مرکز میں یہ دعا پڑھی۔“ کے الفاظ ہیں۔

۲۴۳۲: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ: ((اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ؟)) قَالَ: دَعْوَةٌ اَرْجُوْهَا خَيْرًا فَقَالَ: ((اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْقُوْلَ مِنَ النَّارِ)). وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ! فَقَالَ: ((قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلْ)) وَسَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ: ((سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ، فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۴۳۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! میں تجھ سے اتمامِ نعمت کا سوال کرتا ہوں۔“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کون سی چیز اتمامِ نعمت ہے؟“ اس نے کہا: دعا جس کے ذریعے میں خیر (مال کثیر) کی امید کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اتمامِ نعمت تو جنت میں داخلہ اور جہنم سے خلاصی ہے۔“ اور آپ نے کسی دوسرے آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا: ”اے جلال و اکرام والے!“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہاری دعا قبول ہوگی، اب سوال کرو۔“ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے اللہ سے مصیبت مانگی ہے، اس سے عافیت کا سوال کرو۔“

۲۴۳۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَعَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاتُوْبُ اِلَيْكَ، اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرَةِ

۲۴۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اسکی بے مقصد اور بے ہودہ باتیں زیادہ ہو جائیں اور پھر وہ اٹھنے سے پہلے یہ دعا: ”اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“ پڑھتا ہے تو اس کی اس مجلس میں ہونے والی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔“

۲۴۳۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾. ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ. فَقِيْلَ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَنَعَ كَمَا صَنَعْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ: يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ

حسن، رواہ الترمذی (۳۵۲۷)۔ **اسنادہ صحیح**، رواہ الترمذی (۳۴۳۳) وقال: حسن صحیح

والبيهقي في الدعوات الكبير (لم أجدہ ورواه في شعب الإيمان: ۶۲۸)۔

**صحیح**، رواہ أحمد (۹۷/۱) (۷۵۳) والترمذی (۳۴۴۶) وقال: غریب) و أبو داود (۲۶۰۲)۔

۲۴۳۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا، جب انہوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا: ”بسم اللہ“ جب اس کی پشت پر براجمان ہو گئے تو کہا: ”الحمد للہ“ پھر فرمایا: ”پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا جبکہ ہم تو اس کی قدرت نہیں رکھتے تھے، اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔“ پھر انہوں نے تین مرتبہ ”الحمد للہ“ تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہا، پھر کہا: ”پاک ہے تو، میں نے ہی اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔“ پھر وہ مسکرائے، ان سے پوچھا گیا، امیر المؤمنین! آپ کس چیز سے مسکرائے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا جس طرح میں نے کیا، پھر آپ مسکرائے تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! آپ کس چیز سے مسکرائے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا رب اپنے اس بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے: ”میرے رب! میرے گناہ معاف کر دے۔“ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ”وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی اور گناہ معاف نہیں کرتا۔“

۲۴۳۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُولُ: ((أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَأَخَوَاتِي عَمَلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁ وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذَكِّرْ: ((وَأَخِرَ عَمَلِكَ)).

۲۴۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کسی شخص کو الوداع کرتے تو آپ اس کا ہاتھ تھامے رکھتے حتیٰ کہ وہ آدمی خود نبی ﷺ کا ہاتھ چھوڑ دیتا، اور آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے: ”میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”تیرے عملوں کے خاتمے کو۔“ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، اور ابن ابی داؤد، ابن ماجہ کی روایت میں ((وَأَخِرَ عَمَلِكَ)) کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۲۴۳۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: ((أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ، وَأَمَانَتَكُمْ، وَأَخَوَاتِي أَعْمَالِكُمْ)). ❁

۲۴۳۶: عبد اللہ خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ لشکر روانہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو یوں دعا فرماتے: ”میں تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“

۲۴۳۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ: ((زَوِّدَكَ اللَّهُ النَّقْوَى)). قَالَ زِدْنِي. قَالَ: ((وَعَفَّرَ ذُنُوبَكَ)). قَالَ: زِدْنِي بِأَبَى أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: ((وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ❁

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۳۴۴۳) وقال: (حسن صحیح) و أبو داود (۲۶۰۰) و ابن ماجہ (۲۸۶۶)۔

❁ إسناده صحیح، رواہ أبو داود (۲۶۰۱)۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۳۴۴۴)۔

۲۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ مجھے زاوراہ عطا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تمہیں تقویٰ کا زاوراہ عطا فرمائے۔“ اس نے عرض کیا: کچھ زیادہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تمہارے گناہ بخش دے۔“ اس نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، زیادہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے لئے خیر و بھلائی آسان فرمادے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۳۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۞

۲۴۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، لہذا آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے تقویٰ اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر پڑھنے کا التزام کرنا۔“ جب وہ آدمی واپس چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کی دوری و مسافت کو لپیٹ (کرسمیٹ) دے اور سفر کو اس کے لئے آسان کر دے۔“

۲۴۳۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَفَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ: ((يَا أَرْضُ! رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّمَا فِيكَ وَشَرِّمَا خُلِقَ فِيكَ وَشَرِّمَا يَدُبُّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۞

۲۴۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ہوتے اور رات ہو جاتی تو آپ ﷺ فرماتے: ”زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں تیرے شر سے، جو کچھ تجھ میں ہے اس کے شر سے، جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو چیز تیری سطح پر چل رہی ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں شیر، کالے ناگ، سانپ و بچھو کے شر سے اور بستی کے باسیوں اور والد (شیطان) اور ذریت (اولاد شیطان) کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۴۴۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصْدِي وَنَصِيرِي، بِكَ أَحْوَلُ وَبِكَ أَصْوَلُ، وَبِكَ أَقَاتِلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ۞

۲۴۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ جہاد کے لئے نکلتے تو یوں دعا فرماتے: ”اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، میں تیری ہی توفیق سے دشمن کی چالوں کو رد کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق و نصرت سے قتال کرتا ہوں۔“

❦ إسناده حسن، رواه الترمذي (۳۴۴۵) وقال: حسن۔

❦ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۶۰۳)۔

❦ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۳۵۸۴) وقال: حسن غريب) و أبو داود (۲۶۳۲) ☆ قتادة مدلس و لم أجد

تصريح سماعه۔

۲۴۴۱: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ \*

۲۴۴۱: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم سے اندیشہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے تھے: ”اے اللہ ہم ان کے مقابلے میں تجھے کرتے ہیں، اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔“

۲۴۴۲: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نُضَلَّ أَوْ نُظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ، أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ)). \*

۲۴۴۲: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو دعا فرماتے: ”اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر توکل کیا، اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ ہم (صراطِ مستقیم سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں، یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے، یا ہم کسی سے جہالت سے پیش آئیں یا ہمارے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔“ احمد، ترمذی، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے، ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دعا فرماتے: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں جہالت سے پیش آؤں یا مجھ سے جہالت سے پیش آیا جائے۔“

۲۴۴۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ، فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ يُقَالُ لَهُ حِينِيذٌ هَدِيَتْ وَكُفِيَتْ وَوُقِيَتْ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانُ آخِرُ كَيْفٍ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هَدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ \* إِلَى قَوْلِهِ: ((لَهُ الشَّيْطَانُ)).

۲۴۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: ”اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر توکل کیا، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے۔“ تو تب اسے کہا جاتا ہے: تیری راہنمائی کر دی گئی، تجھے کفایت کر دی گئی اور تو بچا لیا گیا۔ شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے، اور دوسرا شیطان کہتا ہے: تمہارا ایسے آدمی پر کیسے زور

\* **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۴/۴۱۴ ح ۱۹۹۵۸) و أبو داود (۱۵۳۷) ☆ قتادة مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔

\* **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۶/۳۰۶ ح ۲۷۱۵۱) و الترمذی (۳۴۲۷) والنسائي (في عمل اليوم والليلة: ۸۹)

والسنن الكبرى: ۹۹۱۷) و أبو داود (۵۰۹۴) و ابن ماجه (۲۸۸۴) ☆ عامر الشعبي لم يسمع من أم سلمة عند ابن

المديني وقوله هو الراجح - \* **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۰۹۵) و الترمذی (۳۴۲۶) وقال: حسن صحيح

غريب) ☆ ابن جريج: لم يثبت تصريح سماعه في هذا الحديث و رواه عبد المجيد بن عبد العزيز عنه قال: ”حدثت عن

إسحاق“ [وفى الموارد (۲۳۷۵) وهم، انظر الإحسان (۸۱۹)]۔

چل سکتا ہے جس کی راہنمائی کر دی گئی، اسے کفایت کر دی گئی اور اسے بچایا گیا۔“ ابو داؤد۔ اور امام ترمذی نے ((لہ الشیطان)) تک روایت کیا ہے۔

۲۴۴۴: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا. ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى اَهْلِهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۲۴۴۴: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: ”اے اللہ! میں داخل ہونے کی جگہ اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے توکل کیا، پھر وہ اپنے اہل خانہ کو سلام کرے۔“

۲۴۴۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❀

۲۴۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب شادی کے موقع پر کسی شخص کو دعا دیتے تو آپ ﷺ فرماتے: ”اللہ تیرے لئے برکت کرے اور تم دونوں پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر پر اکٹھا کرے۔“

۲۴۴۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ)). وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ: ((ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالنُّكْحِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❀

۲۴۴۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی غلام خریدے تو وہ یوں دعا کرے: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی اور اس چیز کی خیر و بھلائی کا جس پر تو نے اسے پیدا کیا، سوال کرتا ہوں، اور میں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی پکڑ کر یہی دعا کرے۔“ اور ایک دوسری روایت میں عورت اور خادم کے بارے میں ہے: ”پھر اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا کرے۔“

۲۴۴۷: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعَوَاتُ الْمُكْرُوبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكْنِیْ اِلٰی نَفْسِی طَرْفَةً عَيْنٍ وَاصْلِحْ لِّیْ شَأْنِیْ كُلَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۲۴۴۷: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مغموم شخص کی دعا ہے: ”اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار

❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۰۹۶) ☆ شریح بن عبید عن أبي مالك: مرسل كما تقدم (۲۴۱۲)۔

❀ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أحمد (۳۸۱/۲ ح ۸۹۴۴) و الترمذي (۱۰۹۱) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۱۳۰)

و ابن ماجه (۱۹۰۵)۔ ❀ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۲۱۶۰) و ابن ماجه (۱۹۱۸)۔

❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۰۹۰) ☆ جعفر بن میمون ضعیف: ضعفه الجمهور۔

ہوں، مجھے لحو بھر کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا، میرے تمام حالات درست کر دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

۲۴۴۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَذِيُونُ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّكَ وَقَضَىٰ عَنْكَ دَيْنَكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلَىٰ. قَالَ: ((قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلَّةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ)). قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ هَمِّي وَقَضَىٰ عَنِّي دَيْنِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۲۴۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! غموں اور قرضوں نے مجھے گھیر رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کلام پڑھو تو اللہ تمہارے غم دور کر دے اور تیری طرف سے تیرا قرض ادا کر دے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، کیوں نہیں! ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو: ”اے اللہ! میں فکر و غم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں عجز اور کالہی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں بخل اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں قرض کے زیادہ ہونے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ وہ شخص بیان کرتا ہے: میں نے یہ وظیفہ کیا تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کر دیا۔

۲۴۴۹: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ: إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ: إِلَّا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا آذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ؟ قُلْ: ((اَللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ. وَسَنَدُ كُرْ حَدِيثُ جَابِرٍ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ)) فِي بَابِ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۲۴۴۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ان کے پاس آیا تو اس نے کہا: میں اپنی آزادی کے لئے طے شدہ رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں لہذا آپ رضی اللہ عنہ میری مدد فرمائیں، انہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے، اگر تجھ پر کسی بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ اسے تجھ سے ادا کر دے گا، کہو: ”اے اللہ! تو اپنی حلال کردہ چیز کے ذریعے اپنی حرام کردہ چیز سے مجھے کافی ہو جا اور اپنے فضل کے ذریعے اپنے علاوہ مجھے سب سے بے نیاز کر دے۔“ ہم جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ)) باب تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۲۴۵۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، فَسَأَلْتُهُ

\* إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۱۵۵۵) ☆ الجريري اختلط وغسان بن عوف: لين الحديث۔

\* إسناده حسن، رواه الترمذي (۳۵۶۳) وقال: حسن غريب) والبيهقي في الدعوات الكبير (۱/ ۱۳۴ ح ۱۷۷) [وصححه الحاكم (۱/ ۵۳۸) ووافقه الذهبي] ۵ حديث: إذا سمعتم نباح الكلاب، يأتي (۴۳۰۲)۔

عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ: ((إِنْ تَكَلَّمْتَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمْتَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❊

۲۳۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھے یا نماز پڑھتے تو آپ چند کلمات پڑھتے، میں نے ان کلمات کے بارے میں آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو اچھی باتیں کی گئیں تو یہ کلمات روز قیامت تک ان پر بطور مہر ہوں گے، اور اگر کوئی بُری باتیں کی گئیں تو یہ کلمات ان کے لئے کفارہ ہوں گے۔“ اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

۲۴۵۱: وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَّغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ: ((هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ أَمِنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۳۵۱: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ چاند دیکھتے تو تین بار فرماتے: ”خیر و بھلائی کے چاند! میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا فرمایا۔“ پھر فرماتے: ”ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لئے ہے جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینہ لے آیا۔“

۲۴۵۲: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ، نَاصِيتِي بِيَدِكَ، مَا ضَى فِي حُكْمِكَ، عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ أَلْهَمْتَ عِبَادَكَ، أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَجَلَاءَ هَمِّي وَعَمِّي. مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ غَمَّهُ، وَأَبْدَلَهُ بِهِ فَرَحًا)) رَوَاهُ رِزِينَ ❊

۲۳۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بہت زیادہ غم کا شکار ہو تو وہ یہ دعا کرے:“ اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں، میں تیرے قبضہ و قدرت کے تحت ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم میرے بارے میں نافذ ہونے والا ہے، تیرا میرے متعلق فیصلہ عدل پر مبنی ہے، میں تیرے ہر اس نام سے، جو تو نے اپنے لئے رکھا، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا، یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا تو نے اپنے بندوں کو الہام کیا، یا تو نے اپنے پاس غیب کے خزانے میں اسے مخصوص کر لیا، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے فکر و غم کا علاج

❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه النسائي (۳/ ۷۱، ۷۲ ح ۱۳۴۵)۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۰۹۲) وفي

المراسيل (۵۲۷) من حديث قتادة رحمه الله - ☆ السند مرسل وقال أبو داود: "وروى متصلاً ولا يصح۔"

❊ **لَمْ أَجِدْهُ**، رواه رزين (لم أجده) [و أحمد (۱/ ۳۹۱، ۴۵۲) دون قوله "وفي قبضتك" و "أو ألهمت عبادك" و "في مكنون الغيب" و عنده "في علم الغيب" وهو الصواب]، و سنده ضعيف و صححه ابن حبان (الموارد: ۲۳۷۲) و رواه الحاكم (۱/ ۵۰۹-۵۱۰) و ذكر كلاماً و تعقبه الذهبي، قلت: في سماع عبد الرحمن بن مسعود من أبيه نظر و ذكره الحافظ ابن حجر في المرتبة الثالثة من المدلسين ولم يصرح بالسماع۔



بنادے۔“ جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے تو اللہ اس کے غم دور کر دیتا ہے اور حزن و غم کو فرحت و مسرت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

۲۴۵۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبْرَنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. \* رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۳۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

۲۴۵۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُولُ: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)).

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ \*

۲۳۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے زندہ و قائم

رہنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے مدد طلب کرتا ہوں۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور محفوظ نہیں۔

۲۴۵۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ وَقَدْ

بَلَغَتْ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ: ((نَعَمْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا، وَامِنْ رُوعَاتِنَا)) قَالَ: فَضَرَبَ اللَّهُ وَجُوهُ أَعْدَائِهِ

بِالرَّيْحِ وَهَزَمَ اللَّهُ بِالرَّيْحِ. \* رَوَاهُ أَحْمَدُ

۲۳۵۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خندق کے موقع پر ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا کوئی کلمہ ہے جو ہم پڑھیں اب تو

کلجے منہ کو آ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! اے اللہ! ہماری پردے کی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور ہمارے خوف کو امن

عطا فرما۔“ اللہ نے آندھی کے ذریعے آپ کے دشمن کا رخ بدل دیا، اللہ نے آندھی کے ذریعے شکست دی۔“

۲۴۵۶: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ

السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً)).

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ \*

۲۳۵۶: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ بازار تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اللہ کے نام کے ساتھ،

اے اللہ! میں، اس بازار اور جو اس میں ہے اس کی خیر و بھلائی کا، تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے اور اس میں موجود شر سے تیری

پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں اس میں کوئی گھائے کا سودا کروں۔“

.....  
\* رواہ البخاري (۲۹۹۳)۔ \* حسن، رواہ الترمذي (۳۵۲۴) وقال: هذا حديث غريب) ☆ سندہ ضعیف ولہ

شاهد حسن عند النسائي في عمل اليوم والليلة (۵۷۰) والكبرى (۱۰۴۰۵) و صححه الحاكم على شرط الشيخين

(۵۴۵/۱) ووافقه الذهبي۔ \* حسن، رواہ أحمد (۳/۳) ح ۱۱۰۰۹ ☆ ربيع بن عبد الرحمن بن أبي سعيد عن

أبي سعيد منقطع فيما أرى و باقي السند حسن و رواه البزار (كشف الأستار: ۳۱۱۹) عن ربيع عن أبيه عن جده فالسند

حسن، انظر المسند الجامع (۶۶۱۸) بتحقيقي۔ \* إسناده ضعيف، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (۱۳۲/۱)

ح ۱۷۵-۱۷۶ و سقط من المطبوع بعض السند) ☆ و رواه ابن السني (۱۸۱) والطبراني في الكبير (۲/۲۱) ح ۱۱۵۷

وفيه محمد بن أبان بن صالح الجعفي: ضعيف كما في مجمع الزوائد (۱۰/۱۲۹) و كتب الرجال، وفي السند الآخر

عند البيهقي في الدعوات (۱۷۶) أبو عمر: مجهول، و هو في المستدرک (۱/۵۳۹) ”أبو عمرو“ واللہ أعلم بحالہ، و لعلہ هو محمد بن أبان المذكور۔

## بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ

پناہ مانگنے کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۴۵۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۳۵۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آزمائش کی شدت، بدبختی کی آمد، تقدیر کی زحمت اور دشمنوں کی خوشی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔“

۲۴۵۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدِّينِ، وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۳۵۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں فکرو غم، عاجزی اور سستی، بزدلی اور بخل، قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۴۵۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْتَمِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ، وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يَنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۳۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، تاوان اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں آگ کے عذاب، آگ کے فتنے، قبر کے فتنے، قبر کے عذاب، تو نگری کے فتنے کے شر سے، فقر کے فتنے کے شر سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے، میرے دل کو ایسے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے، اور میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان ایسے دوری پیدا فرما دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری پیدا فرمائی۔“

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۶۱۶) و مسلم (۲۷۰۷/۵۳)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۳۶۹) و مسلم (۲۷۰۶/۵۰)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۷۵) و مسلم (۲۷۰۵/۴۹)۔

۲۴۶۰: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكَّاهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيِّهَا وَمَوْلَاهَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۴۶۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں عاجزی اور سستی، بزدلی اور بخل، بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما، اس کا تزکیہ فرما اور تو بہترین تزکیہ کرنے والا ہے، تو اس کا راسخ و مددگار ہے، اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع مند نہ ہو، ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، ایسے نفس سے جو بھرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۴۶۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۴۶۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے، تیری عافیت کے بدل جانے، تیرے عذاب کے ناگہاں آ جانے سے اور تیری تمام ناراضیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۴۶۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں نے جو عمل کیا اس کے شر سے اور جو عمل نہیں کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۴۶۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ أَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ آبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُصَلِّيَنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۴۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں نے تیری اطاعت اختیار کی، میں تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر توکل کیا، تیری طرف رجوع کیا، تیری توفیق سے (دشمنوں کے ساتھ) جھگڑا کیا، اے اللہ! میں تیری عزت و غلبہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ نہ کر دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی جبکہ جن اور انسان فوت ہو جائیں گے۔“

❁ رواہ مسلم (۲۷۲۲/۷۳)۔

❁ رواہ مسلم (۲۷۳۹/۹۶)۔

❁ رواہ مسلم (۲۷۱۶/۶۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۳۱۷) و مسلم (۲۷۱۷/۶۷)۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۲۴۶۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَحْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۲۴۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، ایسے علم سے جو نفع مند نہ ہو، ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، ایسے نفس سے جو بھرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔“

۲۴۶۵: وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا. \*

۲۴۶۵: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں (عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا ہے۔

۲۴۶۶: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۲۴۶۶: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ طلب کیا کرتے تھے: بزدلی اور بخل سے، عمر کی خرابی سے، سینہ کے فتنے (یعنی وسوسے) سے اور عذاب قبر سے۔

۲۴۶۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۲۴۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں فقر و قلت اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔“

۲۴۶۸: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۲۴۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تازع و اختلاف، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

\* **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أحمد (۲/۳۶۵ ح ۷۸۶۵) وأبو داود (۱۵۴۸) وابن ماجه (۲۵۰) والنسائي (۸/۲۶۳ ح ۵۴۶۹)۔ \* **حَسَنٌ**، رواه الترمذی (۳۴۸۲) وقال: حسن صحيح غريب) والنسائي (۸/۲۵۵ ح ۵۴۴۴) [من طریقین]۔ \* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۱۵۳۹) والنسائي (۸/۲۵۵ ح ۵۴۴۵) [و ابن ماجه (۳۸۴۴) وابن حبان (۲۴۴۵)] ☆ أبو إسحاق عنعن۔ \* **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۱۵۴۴) والنسائي (۸/۲۶۱ ح ۵۴۶۴)۔ \* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۱۵۴۶) والنسائي (۸/۲۶۴ ح ۵۴۷۳) ☆ فيه ضبارة: مجهول۔

۲۴۶۹: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِنَسِ الضَّجِيعِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِنَسِ الْبُطَانَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۲۴۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، کیونکہ وہ براسا تھی ہے، اور میں خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ بُری خصلت ہے۔“

۲۴۷۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُرْصِ، وَالْجَذَامِ، وَالْجُنُونِ، وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۲۴۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں برص و جذام (بھلہری اور کوڑھ کی بیماری)، جنون اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۴۷۱: وَعَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۲۴۷۱: قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں بُرے اخلاق، بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۴۷۲: وَعَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! عَلَّمْنِي تَعْوِذًا أَتَعُوذُ بِهِ قَالَ: ((قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَشَرِّ بَصَرِي، وَشَرِّ لِسَانِي، وَشَرِّ قَلْبِي، وَشَرِّ مَنِيَّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ \*

۲۴۷۲: شُعْبَةُ بن شَكْل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا دم سکھائیں کہ میں اس کے ذریعے پناہ حاصل کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: ”اے اللہ! میں اپنے کان، اپنی آنکھ، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی منی کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۴۷۳: وَعَنْ أَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرْدِي، وَمِنَ الْغُرْقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لِدَيْغًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \* وَزَادَ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى: ((وَالْغَمِّ)).

\* سندہ ضعیف، رواہ ابو داود (۱۵۴۷) والنسائي (۲۶۳/۸) (۵۴۷۰ ح) وابن ماجه (۳۳۵۴) [وصححه ابن حبان:

۲۴۴۴] ☆ محمد بن عجلان مدلس وعنعن - \* إسناده ضعيف، رواہ ابو داود (۱۵۵۴) والنسائي (۲۷۰/۸) ح

(۵۴۹۵) ☆ قتادة مدلس وعنعن - \* صحيح، رواہ الترمذي (۳۵۹۱) وقال: حسن غريب) [وصححه الحاكم على

شرط مسلم (۵۳۲/۱) ووافقه الذهبي] - \* إسناده حسن، رواہ ابو داود (۱۵۵۱) والترمذي (۳۴۹۲) وقال:

حسن غريب) والنسائي (۲۶۷/۸) ح (۵۴۸۶) [وصححه الحاكم (۵۳۳/۱) ووافقه الذهبي] - \* إسناده حسن،

رواہ ابو داود (۱۵۵۲) والنسائي (۲۸۲/۸) ح (۵۵۳۳) [وصححه الحاكم (۵۳۱/۱) ووافقه الذهبي] -

۲۴۷۳: ابویسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی عمارت مجھ پر گر پڑے، میں کسی اونچی جگہ سے گرنے، ڈوب جانے، جل جانے اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے مجبوظ الحواس بنادے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے فوت ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کسی چیز کے ڈسنے سے میری موت واقع ہو۔“ ابوداؤد، نسائی، اور انہوں نے دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”اور غم سے۔“

۲۴۷۴: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَسْتَعِيذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ اِلَى طَبَعٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى

۲۴۷۴: معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے ایسی طمع سے پناہ طلب کرو جو گناہ کی طرف لے جائے۔“

۲۴۷۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَسْتَعِيذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا، فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۴۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ”عائشہ! اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ یہی وہ غاسق ہے جب بے نور ہو جائے۔“

۲۴۷۶: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي: ((يَا حُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ الْهَآ؟)) قَالَ أَبِي: سَبْعَةً: سِتًّا فِي الْأَرْضِ، وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ. قَالَ: ((فَأَيُّهُمْ تَعْبُدُ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ؟)) قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ. قَالَ: ((يَا حُصَيْنُ! أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلِمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ)). قَالَ: فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَلْهَمْنِي رُشْدِي، وَاعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۴۷۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے میرے والد سے فرمایا: ”حصین! آج تم کتنے معبودوں کی پوجا کرتے ہو؟“ میرے والد نے کہا: سات کی، چھ زمین پر ہیں اور ایک آسمان میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے نفع و نقصان کے لیے کسے خاص کرتے ہو؟“ اس نے کہا: اسے جو آسمانوں میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”حصین! اس لو! اگر تم اسلام قبول کر لو تو میں تمہیں دو کلمے سکھاؤں گا جو تمہیں فائدہ پہنچائیں گے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، جب حصین مسلمان ہو گئے تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وہ دو کلمے سکھائیں جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو! (اے اللہ! میری

❖ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۵/۲۳۲ ح ۲۲۳۷۱ مختصراً) والبيهقي في الدعوات الكبير (۲/۵۳ ح ۲۸۶) والحاكم (۱/۵۳۳) ☆ فيه عبد الله بن عامر الأسلمي ضعيف: ضعفه الجمهور - ❖ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۳۶۶ وقال: حسن صحيح) [و صححه الحاكم (۲/۵۴۰-۵۴۱) و وافقه الذهبي].

❖ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۴۸۳ وقال: حسن غريب) ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن -

بھلائی مجھے الہام فرمادے، اور مجھے میرے نفس کی خرابی سے بچالے۔“

۲۴۷۷: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا فَرَّعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ، فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَعْلَمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكِّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ ❁

۲۴۷۷: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نیند میں گھبرا جائے تو وہ یوں کہے: ”میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے، اس کے غضب، اس کے عقاب، اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے وسوسوں سے کہ وہ میرے پاس آئیں، پناہ چاہتا ہوں“ وہ (وسوسے) اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائیں گے۔“ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بالغ بچوں کو یہ کلمات سکھایا کرتے تھے، اور جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے تو آپ انہیں کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔ ابوداؤد، ترمذی۔ اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

۲۴۷۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اللَّهُمَّ اجْرِهِ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۲۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تین مرتبہ اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما، اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ طلب کرتا ہے تو جہنم عرض کرتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے بچا۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۴۷۹: عَنِ الْقَعْقَاعِ، أَنَّ كَعْبَ الْأَخْبَارِ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَاتُ أَقْوَلُهُنَّ لَجَعَلْتَنِي يَهُودَ حِمَارًا. فَقِيلَ لَهُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ، وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، وَبِأَسْمَاءِ اللَّهِ الْحُسْنَى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❁

۲۴۷۹: قعقاع بیان کرتے ہیں، کعب اخبار نے کہا: اگر میں چند کلمات نہ کہوں تو یہودی (جادو کے ذریعے) مجھے گدھا بنا دیں، ان سے پوچھا گیا، وہ کلمات کون سے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اللہ عظیم کے چہرے کے ذریعے پناہ حاصل کرتا ہوں جس سے بڑھ کر

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۳۸۹۳) و الترمذی (۳۵۲۸) وقال: (حسن غریب) ☆ محمد بن إسحاق بن یسار

مدلس ولم أجده تصريح سماعه۔ ❁ **صَحِيحٌ**، رواه الترمذی (۲۵۷۲) والنسائی (۲۷۹/۸ ح ۵۵۲۳)۔

❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه مالك (۹۵۱-۹۵۲ ح ۱۸۳۹)۔

کوئی چیز نہیں، اور اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے (پناہ حاصل کرتا ہوں) جن سے کوئی نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ کوئی فاجر، اور اللہ کے اسمائے حسنی کے ذریعے جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا، ہر چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا فرمائی اور پھیلائی اور مناسب بنائی۔

۲۴۸۰: وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ. فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ. فَقَالَ: اَيُّ بَنِيْ اَعْمَنْ اَخَذْتَ هَذَا؟ قُلْتُ: عَنْكَ. قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبْرِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ❀ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: فِيْ دُبْرِ الصَّلَاةِ. وَرَوَى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ: فِيْ دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

۲۳۸۰: مسلم بن ابی بکر بیان کرتے ہیں، میرے والد نماز کے بعد دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں کفر و فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ میں بھی انہیں پڑھا کرتا تھا، انہوں نے کہا: بیٹا تم نے انہیں کس سے سیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا، آپ سے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ انہیں نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ ترمذی، نسائی۔ البتہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”نماز کے بعد“ کا ذکر نہیں کیا۔ اور امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث کے الفاظ روایت کیے اور ان کی روایت میں ہے ”ہر نماز کے بعد۔“

۲۴۸۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْکُفْرِ وَالذِّیْنِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالذِّیْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ)). قَالَ رَجُلٌ: وَيَعْدِلَانِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❀

۲۳۸۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اے اللہ! میں کفر اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا کفر، قرض کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!“ اور دوسری روایت میں ہے: ”اے اللہ! میں کفر و فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: وہ دونوں برابر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!“

❀ **إسناده حسن**، رواه النسائي (۷۳/۳-۷۴ ح ۱۳۴۸) والترمذي (۳۵۰۳ وقال: غريب) وأحمد (۴۴/۵ ح ۲۰۷۲۰ [وهو حسن]).

❀ **إسناده حسن**، رواه النسائي (۸/۲۶۴-۲۶۵ ح ۵۴۷۵-۵۴۷۶، ۸/۲۶۷ ح ۵۴۸۷).



## بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

### جامع دعاؤں کا بیان

#### الفصل الأول

#### فصل اول

۲۴۸۲: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطِيئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۳۸۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میری خطائیں، میری جہالت، اور تمام امور میں جو مجھ سے زیادتی ہوئی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، معاف فرما دے، اے اللہ! میں نے جو دانستہ کیا جو بھول چوک سے ہوا اور جو کچھ عذا کیا یہ سب کچھ مجھ میں ہے تو اسے معاف کر دے، اے اللہ! میں نے جو آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا، میں نے جو علانیہ کیا اور جو چھپ کر کیا اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب معاف کر دے، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔“

۲۴۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جو کہ میرے تمام معاملات کا محافظ ہے، میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میری معاش ہے، میری آخرت کی اصلاح فرما جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے، زندگی کو ہر قسم کی خیر و بھلائی میں اضافہ کا باعث بنا اور موت کو ہر قسم کے شر سے راحت کا باعث بنا۔“

۲۴۸۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالتَّقَى، وَالْعَفَا، وَالْغِنَى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۳۸۴: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تجھ سے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۳۸۹-۶۳۹۹) و مسلم (۲۷۱۹/۷۰)۔

❁ رواہ مسلم (۲۷۲۰/۷۱)۔ ❁ رواہ مسلم (۲۷۲۱/۷۲)۔

ہدایت، تقویٰ اور عفت اور تو نگری کا سوال کرتا ہوں۔“

۲۴۸۵: وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُلِ: اللَّهُمَّ اهْدِنِي، وَسَدِّدْنِي، وَادْكُرْ بِالْهُدَى هَذَا يَتَكَ الطَّرِيقَ، وَبِالسَّادِ سَدَّ السَّهْمِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کہو، اے اللہ! میری رہنمائی فرما، مجھے درست رکھ اور (اے علی رضی اللہ عنہ) رہنمائی سے راہ ہدایت پہ چلنے کا تصور اور درست ہونے سے تیر کا سادہ صورت ہونا تصور میں رکھ۔“

۲۴۸۶: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۴۸۶: ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ایک آدمی تھا جب اس نے اسلام قبول کیا تو نبی ﷺ نے اسے نماز سکھائی، پھر اسے ان کلمات کے ذریعے دعا کرنے کا حکم فرمایا: ”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔“

۲۴۸۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۴۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

## الْفَضْلِ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۴۸۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو يَقُولُ: ((رَبِّ اعِنِّي وَلَا تَعِنِّ عَلَيَّ، وَانصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ الْهُدَى لِي، وَانصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ رَاهِبًا، لَكَ مَطْوَعًا، لَكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۴۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے میرے رب! میری اعانت فرما اور میرے خلاف (میرے دشمنوں کی) اعانت نہ فرما، میری نصرت فرما اور میرے خلاف نصرت نہ فرما، میرے لیے تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ

❁ رواہ مسلم (۷۸/۲۷۲۵)۔ ❁ رواہ مسلم (۳۵/۲۶۹۷)۔ ❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۳۸۹) و مسلم (۲۶/۲۶۹۰)۔ ❁ إسناده صحيح، رواہ الترمذی (۳۵۵۱) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۱۵۱۰) و ابن ماجه (۳۸۳۰) [وصححه ابن حبان (۲۴۲۰) والحاكم (۱/۵۲۰) ووافقه الذهبي]۔

فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما اور میرے لیے ہدایت آسان فرمادے، جو شخص مجھ پر ظلم و سرکشی کرے اس کے خلاف میری نصرت فرما، اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار، تیرا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیرا انتہائی اطاعت گزار، تیری عاجزی اختیار کرنے والا اور تیری طرف بہت زیادہ تضرع کرنے والا، رجوع کرنے والا بنا، اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ معاف فرما، میری دعا قبول فرما، میری حجت و دلیل ثابت فرما، میری زبان کو درست فرما، میرے دل کی راہنمائی فرما، اور میرے سینے کا کینہ دور فرما۔“

۲۴۸۹: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: ((سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا ❁

۲۴۸۹: ابو بکر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے پھر رونے لگے اور فرمایا: ”اللہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو، کیونکہ کسی کو دولتِ ایمان نصیب ہو جانے کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند غریب ہے۔

۲۴۹۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ: ((فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۲۴۹۰: انس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت و معافات (باہم درگزر کرنا) مانگو، پھر وہ دوسرے روز حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا، پھر تیسرے روز آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اسے پھر ویسے ہی فرمایا، اور فرمایا: ”جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت و معافات مل گئی تو تُو کامیاب ہو گیا۔“ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند غریب ہے۔

۲۴۹۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: ((اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أَحَبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ، اللَّهُمَّ مَا رَزَوْتَنِي عَنِ مِمَّا أَحَبُّ فَاجْعَلْهُ قَرَأَةً لِي فِيمَا تُحِبُّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۴۹۱: عبد اللہ بن یزید خطمی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنی دعائیں کہا کرتے تھے: ”اے اللہ! مجھے اپنی

❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذی (۳۵۵۸) و ابن ماجہ (۳۸۴۹)۔ ❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۳۵۱۲) و ابن ماجہ (۳۸۴۸) ☆ سلمة بن وردان ضعیف: ضعفه الجمهور - ❁ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذی (۳۴۹۱) وقال: حسن غریب [وابن المبارك فی الزهد (۴۳۰) و شك فی رفعه فالسند معلول و يظهر من الزهد بأن الموقوف صحيح] - ☆ سفیان بن وکیع ضعیف۔

اور اس چیز کی محبت عطا فرما جس کی محبت مجھے تیرے ہاں فائدہ پہنچائے، اے اللہ تو جو میری پسندیدہ چیز مجھے عطا فرمائے تو اسے میرے لیے ایسی چیز کی تقویت کا باعث بنا جسے تو پسند کرتا ہے، اے اللہ! تو میری جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک لے تو اس کو میرے اس کام کے لیے باعث فراغت بنا جسے تو پسند کرتا ہے۔“

۲۴۹۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: ((اللَّهُمَّ أَفْسِمْنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتَّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُرْتَنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۴۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات کسی مجلس سے اٹھنے سے پہلے ان کلمات کے ذریعے اپنے صحابہ کے لیے دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت سے ایسا حصہ عطا فرما جو ہمارے اور تیری معاصی و نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی اطاعت سے ایسا حصہ عطا فرما جس کے ذریعے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے، اور یقین سے ایسا حصہ نصیب فرما جو دنیا کے مصائب ہم پر آسان کر دے، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے، ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے بہرہ مند فرما، اور ان (مذکورہ چیزوں) کو باقی رکھنا، جو شخص ہم پر ظلم کرے اس پر ہمارا غضب نازل فرما، ہمارے دین (میں) کمی کے بارے میں ہم پر کوئی مصیبت نازل نہ فرما، دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد بنانا ہمارے علم کی غایت و انتہا بنا، اور ہم پر کسی ایسے کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔“ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۹۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَنْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

۲۴۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! تو نے مجھے جو علم عطا کیا اس سے مجھے فائدہ پہنچا، اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو مجھے فائدہ پہنچائے اور میرے علم میں اضافہ فرما، ہر حال میں اللہ کا شکر ہے اور میں جہنمیوں کے حال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث سنداً غریب ہے۔

۲۴۹۴: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوًى كَدَوِي النَّحْلِ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَّنَا سَاعَةً فَسَرَى عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا، وَاکْرِمْنَا وَلَا تِهِنَّا، وَأَعْظِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَاثِرْنَا وَلَا تَوَثِّرْ عَلَيْنَا، وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا)) ثُمَّ قَالَ: ((أُنْزِلْ

☆ **سندہ ضعیف**، رواہ الترمذی (۳۵۰۲) [وصححه الحاكم (۵۲۸/۱) ووافقه الذهبي وسندہ ضعیف] ☆

عبداللہ بن زحر ضعیف۔

☆ **إسناده ضعیف**، رواہ الترمذی (۳۵۹۹) وابن ماجہ (۲۵۱)، (۳۸۳۳) ☆ فیہ موسیٰ بن عبیدہ و محمد بن ثابت: ضعیفان۔

عَلَى عَشْرٍ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❊

۲۳۹۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھیاں کی سی جھنبھاہٹ سنائی دیتی تھی، ایک روز آپ پر وحی نازل ہوئی تو ہم نے تھوڑی دیر انتظار کیا، آپ سے وہ کیفیت جاتی رہی تو آپ ﷺ نے قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا کی: ”اے اللہ! ہمیں زیادہ کر، کم نہ کر، ہمیں عزت عطا کرنا، ذلیل نہ کرنا، ہمیں عطا کرنا، محروم نہ رکھنا، ہمیں ترجیح دینا اور ہمارے خلاف کسی اور کو ترجیح نہ دینا، ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی ہو جا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں، جو ان کی حفاظت و خیال کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔“ پھر آپ نے ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ سے دس آیات تلاوت فرمائی۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۴۹۵: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قَالَ: فَادْعُهُ. قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِيُقْضَى لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ❊

۲۳۹۵: عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک نابینا شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے عافیت عطا فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“ اس نے عرض کیا، آپ اللہ سے دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ خوب اچھی طرح وضو کرے اور ان الفاظ کے ساتھ دعا کرے: ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی، نبی رحمت محمد ﷺ کے ذریعے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، بے شک میں نے آپ ﷺ کے ذریعے اپنے رب کی طرف توجہ کی تاکہ میری اس حاجت کے بارے میں میرے حق میں فیصلہ کیا جائے، اے اللہ! میرے بارے میں آپ ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أحمد (۳۴/۱ ح ۲۲۳) والترمذي (۳۱۷۳) ☆ يونس بن سليم: مجهول، وقال النسائي في الكبرى (۱۴۳۹): ”هذا حديث منكرو ويونس بن سليم لا نعرفه“ و صححه الحاكم (۱/۵۳۵، ۴/۳۹۲) فتعقبه الذهبي۔ ❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذي (۳۵۷۸) ☆ هذا الحديث يدل على التوسل بدعاء الصالحين الأحياء ولا يدل على التوسل بالأموات فافهمه فإنه مهم۔

۲۴۹۶: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُلْغِنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ)) قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُولُ: ((كَانَ عَبْدَ الْبَشِيرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ❁

۲۴۹۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کی یہ دعائی: ”اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا، اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! تو اپنی محبت، مجھے میری جان، میرے اہل و عیال، مال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔“ ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب آپ ﷺ، داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے: ”وہ تمام انسانوں سے زیادہ عبادت گزار تھے۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۹۷: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَفْتَ وَأَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ: أَمَا عَلَيَّ ذَلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرَ أَنَّهُ كُنِيَ عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَهُ الْقَوْمَ: ((اللَّهُمَّ بَعْلِمِكَ الْغَيْبِ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، أَحْيَيْ مَا عَلِمْتُ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّقِي إِذَا عَلِمْتُ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ وَاسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْقُذُ، وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ، وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ صَرَاءٍ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، وَاجْعَلْنَا هَذَاهُ مَهْدِيَيْنِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❁

۲۴۹۷: عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو اس میں اختصار کیا تو کچھ لوگوں نے انہیں کہا: آپ نے نماز میں تخفیف اور اختصار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑا، میں نے اس میں کچھ دعائیں کی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں، جب وہ (جانے کے لیے) کھڑے ہوئے تو ان لوگوں میں سے ایک آدمی، وہ میرے والد ہی تھے لیکن انہوں نے اپنا نام چھپائے رکھا، ان کے پیچھے پیچھے گیا اور ان سے دعا کے متعلق دریافت کیا، پھر واپس آ کر اسے لوگوں کو بتایا: ”اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ذریعے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک میرا زندہ رہنا تیرے علم کے مطابق میرے لیے بہتر ہو۔ اور جب تو سمجھے کہ میرا فوت ہونا میرے لیے بہتر ہے تو مجھے فوت کر دینا، اے اللہ! میں غیب و حاضر میں تجھ سے کلمہ حق کا سوال کرتا ہوں، میں فقر و غنی میں تجھ سے میانہ روی کا سوال کرتا ہوں،

❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳۴۹۰)۔

❁ **حَسَنٌ**، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱۳۰۷/۳ ح ۷۵) [وصححه ابن حبان: ۵۰۹]۔

میں ختم نہ ہونے والی نعمتوں کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں منقطع نہ ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں قضا کے بعد رضا کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں موت کے بعد خوشگوار زندگی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں کسی شدید تکلیف اور گمراہ کن فتنے کے بغیر تیری ملاقات کے شوق اور تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! زینت ایمان سے ہمسر، مزین فرما اور ہمیں ہدایت پر ثابت رہنے والے ہادی بنا۔“

۲۴۹۸: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبْرِ الْفَجْرِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ ❁  
۲۴۹۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، مقبول عمل اور حلال رزق کا سوال کرتا ہوں۔“

۲۴۹۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَاءُ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا أَدْعُهُ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَكْبَرُ شُكْرِكَ، وَأَكْثَرُ ذِكْرِكَ، وَأَتَّبِعْ نَصْحَكَ، وَأَحْفَظْ وَصِيَّتَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁  
۲۴۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک دعا یاد کی جسے میں چھوڑتا نہیں: ”اے اللہ! مجھے ایسا بنادے کہ میں تیرا بہت زیادہ شکر کروں، تیرا بہت زیادہ ذکر کروں، تیری نصیحت کی بہت اتباع کروں اور تیرے احکام کو بہت زیادہ یاد کروں۔“

۲۵۰۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَى بِالْقَدْرِ)). ❁  
۲۵۰۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔“

۲۵۰۱: وَعَنْ أُمِّ مَعْبِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّبَا، وَلِسَانِي مِنَ الْكُذْبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ ❁

۲۵۰۱: ام معبد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھوں کو خیانت سے پاک کر دے، کیونکہ تو خیانت کرنے والی آنکھوں کو جانتا ہے اور جو کچھ سینے (دل) چھپاتے ہیں (تو اسے بھی جانتا ہے)۔“ امام بیہقی رحمہ اللہ نے دونوں روایتیں الدعوات الکبیر میں

❁ صحیح، رواہ أحمد (۶/ ۲۹۴ ح ۲۷۰۵۶) وابن ماجہ (۹۲۵) والبیہقی فی الدعوات الکبیر (۱/ ۷۶ ح ۹۹)۔

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۳۶۷۶) وقال: صحیح۔ ❁ إسناده ضعیف، رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر (۱/ ۱۶۹ ح ۲۲۸-۲۲۹) ☆

☆ فیہ عبد الرحمن بن زیاد بن أنعم وشيخه عبد الرحمن بن رافع: ضعيفان۔ ❁ إسناده ضعیف،

رواہ البیہقی فی الدعوات (۱/ ۱۶۸ ح ۲۲۷) ☆ فیہ فرج بن فضالة عن عبد الرحمن بن زیاد بن أنعم وهما ضعيفان۔

روایت کی ہیں۔

۲۵۰۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ، فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللَّهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَقُولُ: اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ! لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ؛ أَفَلَا قُلْتَ: اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آذَابَ النَّارُ)) قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ بِهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۵۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان شخص کی عیادت کی، وہ پرندے کے بچے کی طرح کمزور ہو چکا تھا، رسول اللہ ﷺ نے (اس کی یہ حالت دیکھ کر) اسے فرمایا: ”کیا تم اللہ سے کوئی دعایا کسی خاص چیز کا سوال کرتے ہو؟“ اس نے عرض کیا، جی ہاں، میں کہا کرتا تھا: اے اللہ! تو نے جو مجھے آخرت میں سزا دی ہے وہ تو مجھے دنیا میں دے لے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! تم (دنیا میں) اس کی طاقت رکھتے ہو نہ تم (آخرت میں) اس کی استطاعت رکھتے ہو، تم نے ایسے کیوں نہ کہا: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔“ راوی بیان کرتے ہیں، اس شخص نے ان کلمات کے ذریعے دعا کی تو اللہ نے اسے شفاء عطا کر دی۔

۲۵۰۳: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُدِلَّ نَفْسَهُ)) قَالُوا: وَكَيْفَ يُدِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ❊

۲۵۰۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مؤمن کی شان نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔“ صحابہ نے عرض کیا: وہ اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے مصائب کو (دعایا اعمال کے ذریعے) دعوت دیتا ہے۔ جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔“ ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۵۰۴: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي رَيْبِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۵۰۴: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے دعا سکھائی تو فرمایا: کہو: ”اے اللہ! میرا باطن، میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو صالح بنا دے، اے اللہ! تو نے جو لوگوں کو اہل مال اور اولاد دے رکھی ہے مجھے اس سے صالح عطا فرما، جو خود گمراہ ہوں نہ گمراہ کن۔“

❊ رواہ مسلم (۲۶۸۸/۲۳)۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۲۵۴) وابن ماجه (۴۰۱۶) رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۸۲۳) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف و الحسن البصري مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۳۵۸۶) وقال: غريب، ليس إسناده بالقوي ☆ عبد الرحمن بن إسحاق الكوفي ضعيف مشهور، ضعفه الجمهور۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الْمَنَاسِكِ

## افعال حج کا بیان

فصل اول

الفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۵۰۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَكِنَّا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَكْثَرَةٍ سَأَلِهِمْ وَاخْتَلَفِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَاذًا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۵۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: ”لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہذا تم حج کرو۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے، حتیٰ کہ اس نے تین مرتبہ کہا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (پھر ہر سال) واجب ہو جاتا، اور تم استطاعت نہ رکھتے۔“ پھر فرمایا: ”جب تک میں تمہیں کوئی مسئلہ نہ بتاؤں تو مجھے چھوڑے رکھو، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب میں کسی چیز کے بارے میں تمہیں حکم دوں تو مقدور بھراں پر عمل کرو اور جب میں کسی چیز سے تمہیں منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔“

۲۵۰۶: وَعَنْهُ، قَالَ: سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَبْرُورٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۵۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔“ عرض کیا گیا، پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے راہ میں جہاد کرنا۔“ عرض کیا گیا، پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حج مقبول۔“

۲۵۰۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

❊ رواہ مسلم (۱۳۳۷/۴۷۱)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶) و مسلم (۱۳۵/۸۳)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۵۲۱) و مسلم (۱۳۵۰/۴۳۸)۔

۲۵۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے لیے حج کرے، پھر وہ گناہ کا کام کرے نہ فحش گوئی کرے تو وہ (گناہوں سے پاک ہو کر) اس روز کی طرح لوٹتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔“

۲۵۰۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی وقفہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مقبول کی جزا جنت ہی ہے۔“

۲۵۰۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁  
۲۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کرنا (ثواب کے لحاظ سے) حج کے برابر ہے۔“

۲۵۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرُّوحَاءِ، فَقَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ؟)) قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ. فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: ((رَسُولُ اللَّهِ)) فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًا فَقَالَتْ: إِلَهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ)). ❁ رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
۲۵۱۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ روعاء کے مقام پر ایک قافلے سے ملے تو آپ نے پوچھا: ”کون ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، مسلمان۔ پھر انہوں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا رسول۔“ ایک عورت نے ایک بچہ اٹھا کر عرض کیا: کیا اس کا حج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اور تمہارے لیے اس کا اجر ہے۔“

۲۵۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) وَذَلِكَ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁  
۲۵۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کا اپنے بندوں پر حج کا فریضہ ہے اس نے میرے بوڑھے باپ کو اس حال میں پایا کہ وہ سواری پر صحیح طرح بیٹھ نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اور یہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا۔

۲۵۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاصِيَهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاقْضِ دَيْنَ اللَّهِ؛ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۷۳) و مسلم (۱۳۴۹/۴۳۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۸۲) و مسلم (۱۲۵۶/۲۲۱)۔

❁ رواہ مسلم (۱۳۳۶/۴۰۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۵۱۳) و مسلم (۱۳۳۴/۴۰۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۶۹۹) و مسلم (۱۱۴۸/۱۵۵)۔

۲۵۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ فوت ہو چکی ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟“ اس نے عرض کیا، جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو، وہ تو ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے۔“

۲۵۱۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرُنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرَمٌ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَكُنْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتْ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ: ((اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے نہ کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔“ ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھ لیا گیا ہے جبکہ میری اہلیہ حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ اور اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کرو۔“

۲۵۱۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: ((جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁ ۲۵۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا جہاد حج ہے۔“

۲۵۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مُسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحْرَمٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر نہ کرے۔“ ۲۵۱۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلَا أَهْلَ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ يَكْمَلَمُ فَهَنَ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمَهْلُهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا. ❁ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۲۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جھ، اہل نجد کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا، وہ ان کے لیے ہیں اور ان کے علاوہ ان راستوں سے آنے والوں کے لیے ہیں جبکہ وہ حج اور عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں، اور جو ان موافقت کے اندر کی جانب رہتا ہے تو وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا، اور اس طرح اور اس طرح حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں گے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۰۶) و مسلم (۱۳۴۱/۴۲۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۷۵) و مسلم (لم أجده)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۰۸۸) و مسلم (۱۳۳۹/۴۲۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۵۲۶) و مسلم (۱۱/۱۱۸۱)۔

۲۵۱۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقِ الْآخَرِ الْجُحْفَةِ، وَمَهْلُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عَرِيقٍ، وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ، وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور اہل مدینہ ذوالحلیفہ کے مقام پر احرام باندھیں گے، جبکہ دوسرے راستوں والے جھ سے، اہل عراق ذات عرق سے، اہل نجد قرن سے، اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔“

۲۵۱۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الْبَتَّى كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمَرَةٌ مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةٌ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں وہ سب ذوالقعدہ میں کیے، بجز اس عمرہ کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا، آپ ﷺ نے ایک عمرہ حدیبیہ سے ذوالقعدہ میں کیا، ایک عمرہ اگلے سال ذوالقعدہ میں کیا، ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں آپ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا وہ بھی ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ کیا۔

۲۵۱۹: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۵۱۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے ذوالقعدہ میں دو عمرے کیے۔

## الفصل الثاني

### فصل ثانی

۲۵۲۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ)) فَقَامَ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ: أَفَبِي كُلِّ عَامٍ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَوْ قُلْتُهَا: نَعَمْ لَوَجِبَتْ، وَلَوْ وَجِبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا، وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا، وَالْحَجُّ مَرَّةً، فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْدَّارِمِيُّ ❁

۲۵۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اللہ نے تم پر حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔“ تو افرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال حج کرنا) واجب ہو جاتا، اور اگر واجب ہو جاتا تو تم عمل کرتے نہ تم استطاعت رکھتے، اور حج کرنا ایک مرتبہ فرض ہے، اور جو شخص زیادہ مرتبہ کرے تو وہ نفل ہے۔“

❁ رواہ مسلم (۱۸/۱۸۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۱۴۸) و مسلم (۱۲۵۳/۲۱۷)۔

❁ رواہ البخاری (۱۷۸۱)۔

❁ صحیح، رواہ أحمد (۱/۲۵۵ ح ۲۳۰۴) و النسائي (۵/۱۱۱ ح ۲۶۲۱) والدارمي (۲/۲۹ ح ۱۷۹۵)۔

۲۵۲۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ رحمہ اللہ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يَضَعْفُ فِي الْحَدِيثِ.

۲۵۲۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس بیت اللہ تک پہنچنے کے لیے زادراہ اور سواری ہو وہ پھر بھی حج نہ کرے تو پھر اس پر کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کوفت ہو یا نصرانی، اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس پر بیت اللہ کا حج کرنا واجب ہے۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد پر کلام کیا گیا ہے، جبکہ ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۲۵۲۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا صُرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رحمہ اللہ ۲۵۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام میں ”صرورہ“ (گوشہ نشینی اختیار کرنا، شادی نہ کرنا، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا وغیرہ) نہیں ہے۔“

۲۵۲۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ ارَادَ الْحَجَّ فَلْيَعَجِّلْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ رحمہما اللہ ۲۵۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ جلدی کرے۔“

۲۵۲۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفُقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ رحمہما اللہ

۲۵۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ پے درپے (ایک کے بعد دوسرا) کرو، کیونکہ وہ فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل دور کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کی جزا صرف جنت ہی ہے۔“

۲۵۲۵: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ: ((خَبَثَ الْحَدِيدِ)). رحمہما اللہ ۲۵۲۵: امام احمد اور ابن ماجہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ((خَبَثَ الْحَدِيدِ)) تک روایت کیا ہے۔

۲۵۲۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ:

- ☆ ضعیف، رواہ الترمذی (۸۱۲) ☆ الحارث الأعور ضعیف جدًا وللحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (۴/ ۳۳۴) وغيره۔ ☆ إسناده ضعيف، رواہ أبو داود (۱۷۲۹) ☆ وحق الإمام أحمد وابن معين وغيرهما بأن في السند عمر بن عطاء بن وراز هو ضعيف۔ ☆ حسن، رواہ أبو داود (۱۷۳۲) والدارمي (۲/ ۲۸ ح ۱۷۹۱)۔ ☆ صحيح، رواہ الترمذی (۸۱۰) وقال: حسن صحيح غريب) والنسائي (۵/ ۱۱۵-۱۱۶ ح ۲۶۳۲)۔ ☆ صحيح، رواہ أحمد (۱/ ۲۵ ح ۱۶۷) وابن ماجه (۲۸۸۷)۔

((الرَّادُّ وَالرَّاحِلَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۵۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وجوب حج کی شرط کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”زادراہ اور سواری۔“

۲۵۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا الْحَاجُّ؟ قَالَ: ((الشَّعْتُ التَّغْلُ)) فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْعُجَّ وَالشَّجَّ)). فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا السَّيْلُ؟ قَالَ: ((زَادُّ وَرَاحِلَةٌ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ، ❊ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِي سُنَنِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْأَخِيرَ.

۲۵۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: حاجی کی صفت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پراگندہ، بکھرے ہوئے بال اور میل کچیل۔“ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلند آواز سے تکبیریں کہنا اور قربانی کا خون بہانا۔“ پھر ایک اور کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا، راستے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”زادراہ اور سواری۔“ شرح السنہ، اور امام ابن ماجہ نے اسے اپنی سنن میں روایت کیا لیکن انہوں نے آخری بات (راستے سے کیا مراد ہے؟) ذکر نہیں کی۔

۲۵۲۸: وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّنَّ قَالَ: ((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ❊

۲۵۲۸: ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ حج و عمرے کی استطاعت رکھتے ہیں نہ سواری کر سکتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ کر۔“ ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۲۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ: ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟)) قَالَ: أَخِي. أَوْ قَرِيبِي. قَالَ: ((أَحْبَبْتُ عَنْ نَفْسِكَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ (لبیک) کہتے ہوئے سنا تو

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۸۱۳) وقال: (حسن) وابن ماجه (۲۸۹۶) ☆ إبراهيم بن يزيد الخوزي ضعيف وللحديث طرق ضعيفة عن أنس وعائشة وغيرهما. ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البغوي في شرح السنة (۷/ ۱۴) ح (۱۸۴۷) وابن ماجه (۲۸۹۶) ☆ إبراهيم بن يزيد الخوزي ضعيف وانظر الحديث السابق (۲۵۲۶).

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذي (۹۳۰) وأبو داود (۱۸۱۰) والنسائي (۱۱۱/ ۵) ح (۲۶۲۲) [وصححه ابن خزيمة (۳۰۴۰) وابن حبان (۹۶۱) وابن الجارود (۵۰۰) والحاكم (۴۸۱/ ۱) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي].

❊ **حسن**، رواه الشافعي في الأم (۱۲۳/ ۲) وأبو داود (۱۸۱۱) وابن ماجه (۲۹۰۳).

آپ ﷺ نے فرمایا: ”شہرمہ کون ہے؟“ اس نے کہا: میرا بھائی ہے یا میرا کوئی قریبی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے خود حج کیا ہوا ہے؟“ اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پہلے اپنی طرف سے حج کرو، پھر شہرمہ کی طرف سے حج کرنا۔“

۲۵۳۰: وَعَنْهُ، قَالَ: وَقَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ \*

۲۵۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے عقیق کو میقات قرار دیا۔

۲۵۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۲۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات قرار دیا۔

۲۵۳۲: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهْلًا بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، أَوْ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۲۵۳۲: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کے لیے حج یا عمرہ کا احرام باندھے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں یا اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۲۵۳۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ فَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۲۵۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اہل یمن حج کرتے تو وہ زادِ راہ ساتھ نہیں لیتے تھے اور وہ کہتے تھے ہم توکل کرنے والے ہیں۔ لیکن جب وہ مکہ پہنچ جاتے تو پھر لوگوں سے سوال کرتے، تب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: ”زادِ راہ لے لیا کرو، اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔“

۲۵۳۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ: الْحُجُّ وَالْعُمْرَةُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ \*

☆ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۸۳۲) و أبو داود (۱۷۴۰) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد ضعيف مدلس -

☆ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۱۷۳۹) والنسائي (۱۲۵/۵ ح ۲۶۵۷) -

☆ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۱۷۴۱) وابن ماجه (۳۰۰۱-۳۰۰۲) ☆ حكيمة وثقها ابن حبان وحده

والحديث ضعفه البخاري وغيره وهو الراجح -

☆ رواه البخاري (۱۵۲۳) -

☆ **صحيح**، رواه ابن ماجه (۲۹۰۱) -

۲۵۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ان پر جہاد فرض ہے لیکن اس میں قتال نہیں اور وہ جہاد حج اور عمرہ ہے۔“

۲۵۳۵: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَابِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحْجْ فَلَيْمَتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۲۵۳۵: ابوالامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو کوئی ظاہری حاجت (زور اور سوار کی عدم دستیابی) یا عالم بادشاہ یا (سفر سے) روکنے والا مرض، حج سے نہ روکے اور وہ پھر بھی حج کیے بغیر فوت ہو جائے تو پھر اگر وہ چاہے تو یہودی ہو کر مرے اور اگر چاہے تو نصرانی ہو کر۔“

۲۵۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْحَاجُّ وَالْعُمْرُّ وَقَدْ لَلَّهُ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنْ اسْتَعْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ)). ❁ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۲۵۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ کرنے والے، اللہ کے تقرب کا قصد کرنے والے ہیں۔ اگر وہ اس سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ انہیں بخش دے۔“

۲۵۳۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَقَدْ لَلَّهُ ثَلَاثَةٌ: الْغَازِي، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۲۵۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تین قسم کے لوگ، مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے، اللہ کے تقرب کا قصد کرنے والے ہیں۔“

۲۵۳۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَامْرَأَةً أَنْ يَسْتَغْفِرَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ، فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❁

۲۵۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم حاجی سے ملو تو اس سے سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو۔ اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لیے مغفرت طلب کرے، کیونکہ اس کی مغفرت ہو چکی ہے (اور ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے)۔“

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۲/ ۲۹ ح ۱۷۹۲، نسخة محققة: ۱۸۲۶) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف وشريك القاضي مدلس وعنن - ❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (۲۸۹۲) ☆ صالح بن عبد الله بن صالح منكر الحديث - ❁ **إسناده صحيح**، رواه النسائي (۱۶/ ۶ ح ۳۱۲۳) والبيهقي في شعب الإيمان (۴۱۰۳) [وصححه ابن خزيمة (۲۵۱۱) وابن حبان (۹۶۵) والحاكم على شرط مسلم (۴۴۱/ ۱) ووافقه الذهبي]۔

❁ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (۲/ ۶۹ ح ۵۳۷۱) [وابن حبان في المجروحين (۲/ ۲۶۵)] ☆ فيه محمد بن الحارث الحارثي (ضعيف) عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني (ضعيف) وقد اتهمه ابن عدي وابن حبان (عن أبيه ضعيف) عن ابن عمر به -



۲۵۳۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۲۵۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کرنے کے لیے روانہ ہو، پھر وہ اس کے راستے میں (عمل کرنے سے پہلے) فوت ہو جائے تو اللہ اس کے لیے جہاد کرنے والے، حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا اجر عطا فرماتا ہے۔“

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤١٠٠ ، نسخة محققة : ٣٨٠٦) [والطبراني في الأوسط ١٥٥/٦ ح ٥٣١٧] ☆ فيه محمد بن إسحاق مدلس وعنعن وحميد: صوابه جميل (بن أبي ميمونة) وثقه ابن حبان وحده والحسين بن عبد الأول مجروح ، ضعفه الجمهور -

# بَابُ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

## احرام وتلبیہ کا بیان

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۵۴۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْجِرَ وَلِحُلَّةٍ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے، خوشبو لگایا کرتی تھی، اور اسی طرح جب طواف (افاضہ) سے پہلے احرام کھول دیتے تو آپ ﷺ کو استوری کی خوشبو لگایا کرتی تھی گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں جبکہ آپ حالت احرام میں تھے، خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

۲۵۴۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهْلُ مُلَبِّدًا يَقُولُ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ)) لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا، جبکہ آپ بال جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شک ہر قسم کی تعریف، تمام نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔“ آپ ﷺ ان کلمات میں کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے۔

۲۵۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَدْخَلَ رَجُلَهُ فِي الْغُرُزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهْلًا مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۴۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ لیتے اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدی کھڑی ہو جاتی تو آپ ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس تلبیہ پکارتے۔

۲۵۴۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَضْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۵۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) روانہ ہوئے تو ہم بلند آواز سے حج کا

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۵۳۹) و مسلم (۱۱۸۹/۲۳)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۵۱) و مسلم (۱۱۸۴/۲۱)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۶۵) و مسلم (۱۱۸۷/۲۷)۔

\* رواہ مسلم (۱۲۴۷/۲۱۱)۔

تلبیہ پکارتے تھے۔

۲۵۴۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَانْتَهَمَ لِيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا: الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ. رَوَاهُ

الْبَخَارِيُّ ❁

۲۵۴۳: أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِهِ، فِي ابْنِ أَبِي طَالْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَيْفَ سَارَى بِسَوَارِثِهَا أَوْرَدَهُ (صَحَابَهُ كَرَامَ) حَجَّ أَوْرَعَهُ كَاكْتِهَا تَلْبِيَةً كَمَا رُبَّهَ تَحْتَهُ۔

۲۵۴۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهْلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحْلُوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۴۵: عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَانِ كَرْتِهِ، فِي سَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ سَارَى بِسَوَارِثِهَا أَوْرَدَهُ (صَحَابَهُ كَرَامَ) حَجَّ أَوْرَعَهُ كَاكْتِهَا تَلْبِيَةً كَمَا رُبَّهَ تَحْتَهُ۔

۲۵۴۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ بَدَأَ فَاهْلَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلَ بِالْحَجِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۴۶: ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيَانِ كَرْتِهِ، فِي سَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ سَارَى بِسَوَارِثِهَا أَوْرَدَهُ (صَحَابَهُ كَرَامَ) حَجَّ أَوْرَعَهُ كَاكْتِهَا تَلْبِيَةً كَمَا رُبَّهَ تَحْتَهُ۔

## الفصل الثاني

### فصل ثانی

۲۵۴۷: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاعْتَسَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۲۵۴۷: زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاعْتَسَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

اور غسل کیا (پھر احرام باندھا)۔

۲۵۴۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغِسْلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

❁ رواه البخاري (۲۹۸۶)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۱۵۶۲) و مسلم (۱۲۱۱/۱۱۸)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۱۹۶۱) و مسلم (۱۲۲۷/۱۷۴)۔

❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (۸۳۰) وقال: حسن غريب (۲/۳۱ ح ۱۸۰۱)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۱۷۴۸) ☆ فيه محمد بن إسحاق مدلس وعنعن۔

۲۵۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غسل کی چیزوں (خطمی اور گوند وغیرہ) سے اپنے سر کے بالوں کو جمایا۔  
 ۲۵۴۹: وَعَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَّانِي جَبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَهْلَالِ أَوْ التَّلْبِيَةِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ \*  
 ۲۵۴۹: خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ میں اپنے صحابہ کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کا حکم دوں۔“

۲۵۵۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِمَّنْ مُسْلِمٌ يَلْبِي الْأَلْبَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى تَنْقُطَعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*  
 ۲۵۵۰: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر، تمام درخت اور مٹی کے تمام ڈھیلے تلبیہ پکارتے ہیں۔“

۲۵۵۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهْلَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ \*  
 ۲۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ذوالحلیفہ کے مقام پر دو رکعتیں پڑھتے، پھر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ ﷺ ان کلمات کے ساتھ تلبیہ پکارتے: ”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تمام سعادتیں اور بھلائیاں تیرے ہاتھوں میں ہیں، میں حاضر ہوں، رغبت اور طلب خیر تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہیں۔“ بخاری، مسلم۔ اور الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔

۲۵۵۲: وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ \*  
 ۲۵۵۲: عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ سے اس کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتے اور اس کی رحمت کے ذریعے جہنم سے بچاؤ کی درخواست کرتے تھے۔

\* **إسناده صحيح**، رواه مالك (۱/ ۳۳۴ ح ۷۵۱) و الترمذي (۸۲۹) وقال: (حسن صحيح) و أبو داود (۱۸۱۴) والنسائي (۵/ ۱۶۲ ح ۲۷۵۴) و ابن ماجه (۲۹۲۲) و الدارمي (۲/ ۳۴ ح ۱۸۱۶)۔  
 \* **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۸۲۸) و ابن ماجه (۲۹۲۱)۔  
 \* **متفق عليه**، رواه البخاري (۱۵۵۳) و مسلم (۲۱/ ۱۱۸۴)۔ \* **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي في الأم (۲/ ۱۵۷) [والبهقي (۵/ ۴۶)] ☆ فيه صالح بن محمد بن زائدة: ضعيف۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فصل ثالث

۲۵۵۳: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں میں اعلان کیا، وہ اکٹھے ہو گئے، جب آپ ﷺ ”بیداء“ کے مقام پر تشریف لائے تو احرام باندھا۔

۲۵۵۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لَبَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَيْلَكُمْ أَقْدِ قَدْ)) إِلَّا شَرِيكَاهُ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مشرک کہا کرتے تھے: ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: ”تم پر افسوس ہے، بس بس اتنا ہی کہو۔“ (پھر وہ مشرک کہتے) مگر تیرا وہ شریک ہے جس کا تو مالک ہے اور (اس چیز کا بھی تو مالک ہے) جس کا وہ مالک ہے۔ اور وہ بیت اللہ کا طواف کرتے وقت یہ کہا کرتے تھے۔

❁ صحیح، رواہ البخاری (لم أجده) [والترمذی (۸۱۷) وأصله في صحيح مسلم (۱۲۱۸)] ☆ قال الشيخ عبيد الله المباركفوري في مرعاة المفاتيح: ”هذا ليس في صحيح البخاري، لا بلفظه ولا بمعناه.“ ❁ رواه مسلم (۱۱۸۵/۲۲)۔

## بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

### قصہ حجۃ الوداع

### الفصل الأول

### فصل اول

۲۵۵۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا آتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ قَوْلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: ((اغْتَسِلِي وَاسْتِثْفِرِي بِنُوبٍ وَأَحْرِمِي)) فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقُصُوءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلًا بِالتَّوْحِيدِ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ)) قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَتَوَى إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا آتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ: «وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى»، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي الرُّكَعَتَيْنِ: «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» وَ «قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ» ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفا قَرَأَ: «إِنَّ الصَّفا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ» أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأُ بِالصَّفا فَرَفَعِي عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ» ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى آتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً)). فَقَامَ سَرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِيَّاعِمْنَا هَذَا أَمْ لَا بَيْدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ: ((دَخَلْتَ الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلَّ لَا بَدَأَ)) وَقَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ يُبْذِنُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: ((مَاذَا قُلْتَ حِينَ قَرَضْتَ الْحَجَّ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلٌ بِمَا

أَهْلَ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ: ((فَإِنَّ مَعِيَ الْهُدَى فَلَا تَحِلَّ)) قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهُدَى الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلَى مِنَ الْيَمَنِ  
وَالَّذِي آتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَرُوا إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدًى فَلَمَّا كَانَ  
يَوْمَ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَاهْلَوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ  
وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرِ تَضْرِبُ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَسَارَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاجَّازَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ  
بِالْقُصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَآتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: ((إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ  
يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، لَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ  
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دِمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِ نَا دُمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ - وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدِ  
فَقَتَلَهُ هَذِيلٌ - وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رَبَا أَضَعُ مِنْ رَبَانَا رَبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ،  
فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمُ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ  
فُرْشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ  
بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ  
قَائِلُونَ؟)) قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَدَيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِأُصْبَعِهِ السَّبَابَةَ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا  
إِلَى النَّاسِ: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَاقٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى  
الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى آتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقِيهِ الْقُصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ  
وَجَعَلَ حَبْلَ الْمَشَاءِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَدَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا  
حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَارْدَفَ أُسَامَةُ وَدَفَعَ حَتَّى آتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ  
وَأَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يَسْبَحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ  
وَأَقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقُصْوَاءَ حَتَّى آتَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ  
وَاقِفًا حَتَّى أَصْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَارْدَفَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى آتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَكَ  
قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى آتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ  
فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى  
الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أُعْطِيَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ  
بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرِ فَطِيخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَافَاضَ إِلَى

الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهَرَ فَأَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمَزَمَ فَقَالَ: ((انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَلَوْلَا أَنْ يُعَلِّبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ)) فَنَافَوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ . رواه مُسْلِمٌ ❁

۲۵۵۵: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں نوسال قیام فرمایا اور اس دوران حج نہ کیا، پھر دسویں سال آپ نے لوگوں میں حج کا اعلان کرایا کہ رسول اللہ ﷺ حج کا ارادہ رکھتے ہیں، بہت سے لوگ مدینہ پہنچ گئے، ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میں اب کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”غسل کر، کپڑے کا نگوٹ باندھ کر احرام باندھ لے۔“ رسول اللہ ﷺ نے (ذوالحلیفہ) مسجد میں نماز پڑھی پھر (اوثنی) قضا پر سوار ہوئے حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کی اوثنی آپ کو لے کر بیداء پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ ﷺ نے توحید کی تلبیہ پکارا: ”میں حاضر ہوں، ہر قسم کی حمد، تمام نعمتیں اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے تو صرف حج کی نیت کی تھی، ہمیں عمرہ کا پتہ نہیں تھا، حتیٰ کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ میں پہنچے، تو آپ نے حجر اسود کو چومنا، سات چکر لگائے، تین میں رمل کیا (ذرا اکڑ کر دوڑے) اور چار میں چلے، پھر آپ مقام ابراہیم پر آئے تو یہ آیت پڑھی: ”مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔“ آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھی۔ پھر آپ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے چوم کر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف تشریف لے گئے، جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ”صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں“ میں وہیں سے شروع کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا، پس آپ ﷺ نے صفا سے شروع کیا اور اس پر چڑھ گئے حتیٰ کہ آپ نے بیت اللہ دیکھا، آپ ﷺ قبلہ رخ ہوئے تو اللہ کی توحید اور کبریائی بیان کی اور فرمایا: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی حمد سزاوار ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔“ پھر آپ نے اس کے دوران دعا فرمائی، آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ فرمائے۔ پھر آپ نیچے اترے اور مروہ کی طرف گئے حتیٰ کہ جب آپ وادی کے نشیب میں تیزی سے اترنے لگے تو آپ دوڑنے لگے حتیٰ کہ جب آپ چڑھنے لگے تو آپ معمول کے مطابق چلتے گئے حتیٰ کہ آپ مروہ پہنچ گئے اور آپ نے وہاں بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا تھا، حتیٰ کہ جب آپ آخری چکر میں پہنچے تو آپ مروہ پر تھے اور صحابہ آپ کے نیچے تھے، آپ ﷺ نے وہاں سے آواز دیتے ہوئے فرمایا: ”جس چیز کا مجھے اب پتہ چلا ہے اگر اس کا مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور میں اس (حج) کو عمرہ میں تبدیل کر لیتا، جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول دے، اور اسے عمرہ میں بدل ڈالے۔“ سراقہ بن مالک بن جشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا یہ اس سال کے لیے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں اور دو مرتبہ فرمایا: ”عمرہ حج میں داخل ہو گیا، اور یہ صرف ہمارے اسی سال کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔“ علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی ﷺ کی قربانی

❁ رواہ مسلم (۱۴۷/۱۲۱۸)۔



کے لیے اونٹ لے کر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟“ انہوں نے عرض کیا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا تلبیہ پکارتا ہوں جس کا تیرے رسول ﷺ نے تلبیہ پکارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ میرے ساتھ قربانی کا جانور ہے لہذا تم احرام نہ کھولو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، قربانیوں کے جانوروں کی وہ جماعت جو علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور وہ جنہیں نبی ﷺ ساتھ لے کر آئے تھے (یہ سب) ایک سو تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اور ان صحابہ جن کے پاس قربانی کے جانور تھے، کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیے اور بال کتر لیے، جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن ہوا تو انہوں نے منیٰ کا ارادہ کیا اور حج کے لیے احرام باندھا، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے، آپ نے وہاں (منیٰ میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر قیام فرمایا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا، آپ نے نمرہ میں بالوں کا بنا ہوا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا، پس رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، قریش کو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ قریش کے دستور جاہلیت کے مطابق مشعر حرام (مزدلفہ) میں وقف فرمائیں گے، لیکن رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر میدان عرفات میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ نمرہ میں آپ کے لیے خیمہ لگادیا گیا ہے، آپ وہاں اترے حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا تو آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کے بارے میں حکم فرمایا تو اس پر پالان رکھ دیا گیا، آپ ﷺ وادی کے نشیب (وادی غرنہ) میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”بے شک تمہارا خون، تمہارا مال تم (ایک دوسرے) پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، اس مہینے کی اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے، جاہلیت کے خون (یعنی قتل) بھی ختم کر دیے گئے اور ہمارے خون میں سے پہلا خون جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے، اور وہ بنو سعد قبیلہ میں دودھ پی رہا تھا کہ قبیلہ ہذیل نے اسے قتل کر دیا، اور جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا، اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کا ہے، وہ مکمل طور پر ختم ہے، عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے انہیں اللہ کی امان و عہد کے ساتھ حاصل کیا ہے، اور اللہ کے کلمے کے ذریعے انہیں حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر (مسکن) پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، جسے تم ناپسند کرتے ہو، لیکن اگر وہ ایسے کریں تو پھر تم انہیں ملکی سی ضرب مار سکتے ہو، اور میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو پھر تم گمراہ نہیں ہو گئے، اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔ اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟“ انہوں نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پہنچا دیا، حق ادا کر دیا اور خیر خواہی فرمائی۔ آپ ﷺ نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور اسے لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔“ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر پڑھائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے عصر پڑھائی، اور آپ نے ان دونوں (نمازوں) کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ سواری پر سوار ہوئے حتیٰ کہ وقف کی جگہ پر تشریف لے گئے، آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ چٹانوں کی جانب کیا، اور جبل المشاة (پیدل چلنے والوں کی راہ میں واقع ریتلے تودے) کو اپنے سامنے کیا، اور قبلہ رخ مسلسل وقف فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہونے لگا، تھوڑی سی زردی رہ گئی حتیٰ کہ سورج کی ٹکلیہ غائب ہو گئی، آپ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھایا اور وہاں سے چلے حتیٰ کہ مزدلفہ تشریف لے آئے، آپ نے وہاں ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز

نہیں پڑھی، پھر آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ فجر پڑھی، پھر قسواء پر سوار ہوئے اور مشعر حرام تشریف لائے، قبلہ رخ ہو کر اس (اللہ) سے دعا کی اس کی تکبیر و تہلیل اور توحید بیان کی، آپ مسلسل کھڑے رہے حتیٰ کہ خوب اجالا ہو گیا، آپ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل دیے، آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور آپ وادی محسر پہنچے تو سواری کو تھوڑا سا تیز کیا، پھر درمیانی راستے پر ہو لیے جو کہ جمرہ عقبی پر نکلتا تھا، حتیٰ کہ آپ اس جمرہ کے پاس پہنچے جس کے پاس درخت تھا، آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں، آپ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، ان میں سے ہر کنکری ایسی تھی جسے چٹکی میں لے کر چلایا جاسکتا تھا، آپ نے یہ کنکریاں وادی کے نشیب سے ماریں، پھر آپ قربان گاہ تشریف لے گئے، آپ نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے، پھر آپ نے یہ فریضہ علی رضی اللہ عنہ کو سوئپ دیا تو باقی اونٹ انہوں نے ذبح کیے، اور آپ نے انہیں بھی اپنی قربانی میں شریک کیا، پھر آپ نے حکم فرمایا اور ہر اونٹ سے ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا، آپ دونوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور اس کا شور بایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے اور طواف افاضہ کیا، نماز ظہر مکہ میں پڑھی، پھر آپ بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے جو زم پلار ہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عبدالمطلب کی اولاد، پانی نکالو، اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمہارے پانی پلانے کے اس کام میں لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا۔“ انہوں نے آپ کو ایک ڈول پانی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے نوش فرمایا۔

۲۵۵۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَهْدِ فَلْيَحِلِّ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْلَى فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَذِيهِ، وَمَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ فَلْيَتِمَّ حَجَّهُ)) قَالَتْ: فَحَضْتُ، وَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطُ وَأَهْلُ بِالْحَجِّ، وَأَتْرُكُ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ. قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَتْنَى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم میں ایسے تھے جنہوں نے عمرہ کے لیے احرام باندھا، اور ہم میں سے بعض نے حج کے لیے احرام باندھا، جب ہم مکہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے عمرہ کے لیے احرام باندھا اور وہ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو وہ احرام کھول دے اور جس شخص نے عمرہ کے لیے احرام باندھا اور وہ قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو وہ عمرے کے ساتھ حج کے احرام کی نیت کر لیں، پھر وہ احرام نہ کھولے حتیٰ کہ وہ ان دونوں سے فارغ ہو جائے۔“

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ احرام نہ کھولے حتیٰ کہ اپنی قربانی سے فارغ ہو جائے، اور جس شخص نے حج کا احرام باندھا تھا تو وہ اپنا حج مکمل کرے۔“ وہ فرماتی ہیں، مجھے حیض آ گیا لہذا میں نے بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا مروہ کی سعی کی، اور میں عرفہ کے دن (نوذ والحبہ) تک حالت حیض میں رہی، میں نے تو عمرہ کے لیے احرام باندھا تھا، لیکن نبی ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے سر کے بال کھول کر کنگھی کروں اور حج کے لیے احرام باندھوں، اور میں عمرہ ترک کر دوں۔“ میں نے ایسے ہی کیا حتیٰ کہ میں نے اپنا حج پورا کیا، پھر آپ نے (میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے عمرے کی جگہ تنعیم سے عمرہ کروں۔ آپ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، جن لوگوں نے عمرہ کے لیے احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی، پھر انہوں نے احرام کھول دیا، پھر انہوں نے منیٰ سے واپس آنے کے بعد ایک طواف کیا، رہے وہ لوگ جنہوں نے حج اور عمرہ اٹھا کیا تو انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

۲۵۵۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ فَاهْلًا بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، قَالَ لِلنَّاسِ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيُطِفْ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيَهْلَ بِالْحَجِّ وَلِيُهْدِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ)). فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ، وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ، فَاتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَذِيهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۵۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ ملایا تھا، آپ ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے گئے تھے، آپ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا، پھر حج کا احرام باندھا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ حج کو عمرے کے ساتھ ملا کر فائدہ حاصل کیا، کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے کر گئے اور ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو قربانی کے جانور ساتھ نہیں لائے تھے، جب نبی مکہ پہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو اس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں جو اس پر حرام تھی حتیٰ کہ وہ اپنا حج پورا کر لے، اور جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے، صفا مروہ کی سعی کرے، بالکلوا احرام کھول دے، پھر (حج کے موقع پر) حج کے لیے احرام باندھے، اور قربانی کرے، تو جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے تو وہ تین روزے ایام حج میں اور سات روزے اپنے گھر پہنچ کر رکھے۔“ جب آپ ﷺ مکہ پہنچے تو آپ نے طواف کیا اور سب سے پہلے حجر اسود کو چوما، پھر آپ نے تین

چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر معمول کی چال چل کر لگائے، جب آپ طواف مکمل کر چکے تو آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے ساتھ چکر لگائے، پھر آپ پران چیزوں میں سے کوئی بھی چیز حلال نہیں ہوئی تھی جو آپ پر حرام تھی حتیٰ کہ آپ نے اپنا حج مکمل کیا اور قربانی کے دن قربانی کی اور بیت اللہ شریف پہنچ کر طواف افاضہ کیا، پھر آپ کے لیے وہ تمام چیزیں حلال ہو گئیں جو آپ پر حرام ہوئیں تھیں، اور جو لوگ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

۲۵۵۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلِّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۵۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا، اور جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو تو اس کے لیے تمام چیزیں حلال ہوں گی، کیونکہ عمرہ روز قیامت تک کے لیے حج میں داخل میں ہو چکا ہے۔“

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَضْلِ الثَّانِي  
اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

## الفصل الثاني

### فصل ثانی

۲۵۵۹: عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَاسٍ مَعِيَ قَالَ: أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ: ((حُلُّوْا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ)). قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعْزَمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسُ أَمْرًا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا فَتَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنَى. قَالَ: يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا فَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتُفَكُّمُ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرُكُمْ، وَلَوْ لَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَتُفَكُّمُ الْهَدْيُ فَحِلُّوْا)) فَحَلَلْنَا، وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فَقَدِمَ عَلَيَّ مِنْ سَعَاتِيهِ، فَقَالَ: بِمِ أَهَلَّتْ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَاهْدِ وَأَمْكُثْ حَرَامًا)) قَالَ: وَأَهْدِي لَهُ عَلَى ﷺ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشُمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْعَامَنَا هَذَا أَمْ لَا بَدِي؟ قَالَ: ((لَا بَدِي)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۵۵۹: عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو اپنے ساتھ بہت سے لوگوں میں سنا، انہوں نے فرمایا: ہم محمد ﷺ کے صحابہ نے صرف اکیلے حج ہی کا احرام باندھا تھا، عطاء بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ چار ذوالحجہ کو مکہ

❁ رواہ مسلم (۲۰۳ / ۱۲۴۱)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۱ / ۱۲۱۶)۔

تشریف لائے تو آپ نے ہمیں احرام کھولنے کا حکم فرمایا: عطاء بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”احرام کھول دو اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔“ عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس بات (عورتوں کے پاس جانے) کو ان پر واجب قرار نہیں دیا تھا، بلکہ ان (عورتوں) کو ان کے لیے مباح قرار دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا، ہمارے میدانِ عرفات میں جانے میں صرف پانچ دن باقی رہ گئے، تو آپ نے ہمیں اپنی بیویوں کے پاس چلنے (یعنی جماع کرنے) کا حکم فرمایا، اور جب ہم میدانِ عرفات پہنچیں تو (گویا کہ) ہماری شرم گاہیں منی گرا رہی ہوں۔ عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے گویا میں ان کے ہاتھ کے اشارے کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسے حرکت دے رہے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے تو فرمایا: ”تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں، تم سب سے زیادہ سچا اور تم سب سے زیادہ نیکوکار ہوں، اگر میرے ساتھ میری قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول دیتا، اگر وہ بات جو مجھے اب معلوم ہوئی ہے وہ پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا، تم احرام کھول دو۔“ تو ہم نے احرام کھول دیا اور ہم نے سماع و اطاعت اختیار کی، عطاء بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ صدقات کی وصولی کے بعد وہاں (مکہ) پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کس نیت سے احرام باندھا تھا؟“ انہوں نے عرض کیا: جس نیت سے نبی ﷺ نے احرام باندھا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”قربانی کرنا اور حالت احرام میں رہو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ اپنے لیے قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن عیشم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا یہ اسی سال کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیشہ کے لیے ہے۔“

۲۵۶۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَارْبَعِ مَضْنِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، أَوْ خَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانٌ فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَذْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ. قَالَ: ((أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ، وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَفَتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى اشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۵۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ چار یا پانچ ذوالحجہ کو مکہ پہنچے تھے، آپ میرے پاس تشریف لائے تو آپ غصہ کی حالت میں تھے۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کو کس نے ناراض کیا ہے؟ اللہ اسے جہنم میں داخل فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا ہے جبکہ وہ تردد کا شکار ہیں۔ جس چیز کا مجھے اب پتہ چلا ہے اگر اس کا مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا حتیٰ کہ میں اسے یہاں سے خرید لیتا، پھر میں بھی احرام کھول دیتا جیسے انہوں نے احرام کھولا ہے۔“

## بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کے آداب کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

### فصل اول

۲۵۶۱: عَنْ نَافِعٍ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَإِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۶۱: نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں داخل ہونے سے پہلے وادی ذی طوی میں رات بسر کرتے، صبح کو غسل کرتے اور نماز پڑھ کر دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے، اور جب آپ وہاں سے نکلتے تو بھی وادی ذی طوی کے پاس سے گزرتے، وہاں رات بسر کرتے اور بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۲۵۶۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ اس کے بالائی حصے کی طرف سے داخل ہوئے اور اس کے نشیبی حصے کی طرف سے نکلے تھے۔

۲۵۶۳: وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمرَةً ثُمَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَنَظَرِ عُمَرَانُ مِثْلَ ذَلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۶۳: عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر اسے عمرہ (کا طواف) نہ بنایا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف کیا، پھر انہوں نے بھی اسے عمرہ نہ بنایا، پھر عمر اور پھر عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کیا۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۵۷۳) و مسلم (۱۲۵۹/۲۲۷)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۵۷۷) و مسلم (۱۲۵۸/۲۲۴)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۴۱) و مسلم (۱۲۳۵/۱۹۰)۔

۲۵۶۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعْيَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو آپ سب سے پہلے تین چکر دوڑ کر لگاتے اور چار چکر چل کر لگاتے تھے، پھر آپ دو رکعتیں پڑھتے اور صفا اور مروہ کی سعی فرماتے تھے۔

۲۵۶۵: وَعَنْهُ، قَالَ: رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِيْطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۵۶۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر تیز چل کر لگائے اور چار چکر عام رفتار سے چل کر لگائے، اور جب آپ ﷺ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو آپ سیلاب کے بہاؤ والی جگہ پر تیز چلتے تھے۔

۲۵۶۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۵۶۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ حجر اسود کے پاس آئے تو اسے بوسہ دیا، پھر آپ اپنی دائیں جانب پر چلے تو تین چکر تیز چل کر چار چکر عام رفتار سے چل کر لگائے۔

۲۵۶۷: وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيِّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ اسْتِئْثَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۲۵۶۷: زبیر بن عربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۵۶۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ النَّبْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف دو رکن یمانی (حجر اسود اور رکن یمانی) کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۵۶۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمَنْحَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۵۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا، آپ چھڑی کے

1\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۱۶) و مسلم (۲۳۱ / ۱۲۶۱)۔

2\* رواہ مسلم (۱۲۶۲ / ۲۳۳)۔

3\* رواہ مسلم، (۱۲۱۸ / ۱۵۰)۔

4\* رواہ البخاری (۱۶۱۱)۔

5\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۰۹) و مسلم (۲۴۲ / ۱۲۶۷)۔

6\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۰۷) و مسلم (۲۵۳ / ۱۲۷۲)۔

ساتھ حجر اسود کو چھوتے تھے۔

۲۵۷۰: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۵۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جب آپ حجر اسود کے پاس آتے تو آپ اپنے ہاتھ میں موجود کسی چیز کے ساتھ اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

۲۵۷۱: وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقْبِلُ الْمُحْجَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۵۷۱: ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے اور آپ کے پاس جو چھڑی تھی اس کے ساتھ حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا اور آپ چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

۲۵۷۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرَفٍ طَمِثْتُ فَدْخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ ((لَعَلَّكَ نَفْسَتْ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَأَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ؛ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ صرف حج کے ارادے سے روانہ ہوئے، جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید کہ تمہیں حیض آ گیا ہے؟“ میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو ایک ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مقدر کر دیا ہے، تم جب تک حیض سے پاک نہیں ہو جاتیں، بیت اللہ کے طواف کے سوا دیگر حاجیوں کی طرح امور بجالاتی رہو۔“

۲۵۷۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّنَ فِي النَّاسِ: ((أَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرْبَانٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس حج میں، جس میں نبی ﷺ نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے امیر حج بنا کر بھیجا تھا، مجھے ایک جماعت کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ ”لوگوں میں اعلان کر دیا جائے کہ سن لو! اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرے نہ کوئی برہنہ حالت میں بیت اللہ کا طواف کرے۔“

❁ رواہ البخاری (۱۶۳۲)۔

❁ رواہ مسلم (۱۲۷۵/۲۵۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۹۴) و مسلم (۱۱۹-۱۲۰/۱۲۱۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۹) و مسلم (۴۳۵/۱۳۴۷)۔



## الفصل الثانی

## فصل ثانی

۲۵۷۴: عَنْ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ: سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ: قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۲۵۷۴: مہاجر مکی بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا تو ہم اس طرح نہیں کرتے تھے۔

۲۵۷۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۵۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) روانہ ہوئے، جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ حجر اسود کی طرف آئے اسے بوسہ دیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر صفا پر آئے تو اس کے اوپر چڑھ گئے حتیٰ کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ ہاتھ اٹھا کر جس قدر چاہا، اللہ کا ذکر اور دعائیں کرتے رہے۔

۲۵۷۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْדَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفَّوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. ❊

۲۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے، البتہ تم اس میں بات وغیرہ کر لیتے ہو، جو شخص اس دوران بات کرے تو وہ صرف خیر و بھلائی کی بات کرے۔“ ترمذی، نسائی، دارمی۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے محدثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

۲۵۷۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❊

۲۵۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حجر اسود جنت سے نازل ہوا تھا تو وہ دودھ سے بھی زیادہ

❊ إسناده حسن، رواه الترمذي (۸۵۵) و أبو داود (۱۸۷۰) والنسائي (۲۱۲/۵) ح ۲۸۹۸) وابن خزيمة (۲۷۰۴)۔

☆ [۲۷۰۵] المہاجر المکی وثقہ ابن حبان وابن خزيمة فهو حسن الحديث۔ فائدة: مراد رفع الیدین فی هذا الحديث بعد انقضاء الصلوة و الطواف و عند الخروج من المسجد الحرام، انظر صحيح ابن خزيمة (۴/۲۱۰ قبل ح ۲۷۰۵)۔

❊ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۱۸۷۲)۔ ❊ حسن، رواه الترمذي (۹۶۰) والنسائي (۵/۲۲۲ ح ۲۹۲۵)

والدارمي (۲/۴۴ ح ۱۸۵۴)۔ ❊ حسن، رواه أحمد (۱/۳۰۷ ح ۲۷۹۶ مختصراً) والترمذي (۸۷۷)۔

سفید تھا لیکن اولاد آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔“ احمد، ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۷۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: ((وَاللَّهِ! لَيُعَذَّبَنَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْدارِمِيُّ ❁

۲۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: ”اللہ روز قیامت اسے اٹھائے گا تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا، اور جس نے حق کے ساتھ اس کو بوسہ دیا ہوگا اس کے حق میں گواہی دے گا۔“

۲۵۷۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْفُقَتَانِ مِنْ يَأْفُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا لَأَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۵۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”حجر اسود اور مقام ابراہیم (وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر آپ نے بیت اللہ کی تعمیر کی) جنت کے دو یاقوت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو ختم کر دیا، اور اگر وہ ان کے نور کو ختم نہ کرتا تو وہ دونوں مشرق و مغرب کے مابین کو روشن کر دیتے۔“

۲۵۸۰: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاجِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زَحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُزَاجِمُ عَلَيْهِ. قَالَ: إِنْ أَفْعَلْتُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنْ مَسَحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتَقِ رَقَبَةٍ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۵۸۰: عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حجر اسود اور رکن یمانی پر بہت زیادہ غلبہ (رش) کرتے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے کسی ایک صحابی کو ان پر غلبہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے فرمایا: میں اس لیے ایسے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ان دونوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔“ اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص ہر ہفتے بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کی حفاظت کرے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے غلام آزاد کیا ہو۔“ اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب وہ (طواف میں) ایک قدم رکھتا ہے اور دوسرا اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔“

۲۵۸۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: ((رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْغَنَاءَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۹۶۱ و قال: حسن) وابن ماجه (۲۹۴۴) والدارمي (۲/ ۴۲ ح ۱۸۴۶)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۸۷۸ وقال: غريب) ☆ رجاء بن صبيح أبو يحيى: ضعيف، ضعفه الجمهور وللحديث شاهد ضعيف - ❁ **حسن**، رواه الترمذي (۹۵۹ وقال: حسن)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۸۹۲)۔

۲۵۸۱: عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ”ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

۲۵۸۲: وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ أَبِي تُجْرَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنْ مَنَزَرَهُ لِيدُورُ مِّنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((اسْعُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى أَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ.

۲۵۸۲: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابو تجرہ کی بیٹی (حبیبہ رضی اللہ عنہا) نے مجھے بتایا کہ میں قریش کی بعض عورتوں کے ساتھ خاندان ابو حسین کے گھر گئی تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا مروہ کے مابین سعی کرتے ہوئے دیکھیں، میں نے آپ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا اور سعی کی شدت کی وجہ سے آپ کا ازار نکھر رہا تھا، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سعی کرنا تم پر فرض کر دیا ہے۔“ شرح السنہ، اور امام احمد نے کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۵۸۳: وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ.

۲۵۸۳: قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا مروہ کے درمیان اونٹ پر سعی کرتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو مارے نہ ہٹاتے اور نہ کہتے کہ ہٹ جاؤ، راستہ چھوڑ دو۔

۲۵۸۴: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا يُبْرِدُ أَحْضَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۸۴: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز رنگ کی چادر سے اضطباع (یعنی دایاں کندھا رنگا) کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔

۲۵۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَصْحَابَهُ اغْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْدِيَّتَهُمْ تَحْتَ أَبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

☆ **سندہ ضعیف**، رواه البغوي في شرح السنة (۷/ ۱۴۰-۱۴۱ ح ۱۹۲۱) وأحمد (۶/ ۴۲۱) ☆ سندہ ضعیف عبد اللہ بن المؤمل ضعیف و له طريق آخر عند الدارقطني (۲/ ۲۵۵) والبيهقي (۵/ ۹۷) بلفظ: دخلنا دار ابن أبي حسين فاطلعنا من باب مقطع فرأينا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يشد في المسعى حتى إذا بلغ زقاق بني فلان موضعاً قد سماه من المسعى، استقبل الناس وقال: "يا أيها الناس اسعوا فإن المسعى قد كتبت عليكم" و سندہ حسن۔

☆ حسن یأتی: ۲۶۲۳، رواه البغوي في شرح السنة (۷/ ۱۴۲ ح ۱۹۲۲) والترمذي (۳/ ۹۰۳) وقال: حسن صحيح وابن ماجه (۳۰۳۵) والنسائي (۵/ ۲۷۰ ح ۳۰۶۳) وصححه الحاكم (۱/ ۴۶۶) ووافقه الذهبي۔

☆ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذي (۸۵۹) وقال: حسن صحيح (و أبو داود (۱۸۸۳) وابن ماجه (۲۹۵۴) والدارمي (۲/ ۴۳ ح ۱۸۵۰) ابن جريج و سفيان الثوري مدلسان وعننا۔ ☆ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۸۸۴)۔

۲۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ نے جمرانہ سے عمرہ کیا تو انہوں نے تین چکر تیز چل کر پورے کئے اور انہوں نے اپنی (احرام کی) چادروں کو (دائیں) بغلوں کے نیچے سے نکال کر اپنے بائیں کندھوں کے اوپر ڈال رکھا تھا۔

## الْفَضْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۵۸۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ: الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

۲۵۸۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام (چھونا) کرتے ہوئے دیکھا ہے تب سے ہم نے تنگی یا آسانی کسی بھی حال میں ان کا استلام کرنا نہیں چھوڑا۔

۲۵۸۷: وَفِي رَوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَلَ يَدَهُ وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ. ❊

۲۵۸۷: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: نافع بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو چھوتے پھر ہاتھ چومتے، اور انہوں نے فرمایا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے تب سے میں نے اسے ترک نہیں کیا۔

۲۵۸۸: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: ((طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ)) فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ يَقْرَأُ ﴿وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مُسْطُورٍ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

۲۵۸۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اپنی بیماری کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کرو۔“ میں نے طواف کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب (بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۲۵۸۹: وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْبِلُكَ مَا قَبَلْتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

❊ متفق عليه، رواه البخاري (۱۶۰۶) ومسلم (۱۲۶۸/۲۴۵)۔

❊ متفق عليه، رواه البخاري (۱۶۱۰) ومسلم (۱۲۷۶/۲۵۸)۔

❊ متفق عليه، رواه البخاري (۱۶۱۹) ومسلم (۱۲۷۶/۲۵۸)۔

❊ متفق عليه، رواه البخاري (۱۵۹۷) ومسلم (۱۲۷۰/۲۵۱)۔

۲۵۸۹: عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ﷺ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، تو نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۵۹۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا)) يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ ((فَمَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، «رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ عَذَابَ النَّارِ» قَالُوا: آمِينَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۵۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس رکن یمانی پر ستر فرشتے مامور ہیں، جو شخص کہتا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کی درخواست کرتا ہوں، ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔“

۲۵۹۱: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ مُحِيتَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ، خَاصَّ فِي الرَّحْمَةِ بِرَجُلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرَجُلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۵۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس دوران سبحان اللہ..... الا باللہ ”اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، گناہ سے بچنا اور نیک عمل کرنا محض اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ہے۔“ کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔ اور جو شخص طواف کرے اور اس دوران باتیں کرے تو وہ اس حال میں ایسے ہے کہ اس کے پاؤں تو رحمت میں ہیں (لیکن اوپر کا حصہ رحمت میں نہیں) جیسے کسی نے اپنے پاؤں پانی میں ڈبو رکھے ہوں۔“

❊ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲۹۵۷) ☆ قال البوصيري: ”هذا إسناده ضعيف، حميد، قال فيه ابن عدي:

أحاديثه غير محفوظة، وقال الذهبي: مجهول“ قلت: حميد هو ابن أبي سوية۔

❊ **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۲۹۵۶)۔

## بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

## وقوف عرفات کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۲۵۹۲: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يَهْلُ مِنَّا الْمَهْلُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكْتَبَرُ الْمُكْتَبَرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۵۹۲: محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، جبکہ وہ دونوں منی سے عرفات جا رہے تھے، آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس روز کیسے (تکبیر و تہلیل) کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم میں سے کوئی تلبیہ پڑھتا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور ہم میں سے کوئی اللہ اکبر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔

۲۵۹۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((نَحَرْتُ هَهُنَا وَمَنَى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقِفْتُ هَهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. وَوَقِفْتُ هَهُنَا وَجَمَعْتُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۵۹۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے (منی میں) اس جگہ قربانی ذبح کی ہے جبکہ کہ منی سارے کا سارا قربان گاہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے جبکہ میدان عرفات سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے جبکہ مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔“

۲۵۹۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةَ وَآلَهُ لِيَذْنُوهُمْ يَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ باقی ایام کی نسبت عرفہ کے دن، سب سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ اور وہ قریب ہوتا ہے، پھر ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟“

## الْفَضْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۲۵۹۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ: كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يَبَاعِدُهُ عَمْرُو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا فَاتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّي رَسُولُ رَسُولٍ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۵۹) و مسلم (۲۷۴/۱۲۸۵)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۹/۱۲۱۸)۔ ❁ رواہ مسلم (۴۳۶/۱۳۴۸)۔

اللَّهُ ﷻ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ: ((قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى ارْتِثٍ مِنْ ارْتِثِ آبَائِكُمْ إِبْرَاهِيمَ ﷺ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۵۹۵: عمرو بن عبد اللہ بن صفوان اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نے میدان عرفات میں ایسی جگہ وقوف کیا جو کہ بقول ان کے امام کے وقوف کی جگہ سے بہت دور تھا، ابن مربع انصاری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری طرف قاصد بنا کر بھیجا ہے، وہ تمہیں فرماتے ہیں: ”تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو، کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو۔“

۲۵۹۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مَنَى مَنَحَرٌ، وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ، وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنَحَرٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۲۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میدان عرفات پورے کا پورا وقوف کی جگہ ہے، پورا منی قربان گاہ ہے، پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے، اور مکہ کے تمام راستے، راستے اور قربان گاہ ہیں۔“ (یعنی مکہ آنے والے کے لیے کسی بھی راستے سے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے)

۲۵۹۷: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۵۹۷: خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو عرفہ کے دن اونٹ کی دونوں رکابوں میں پاؤں رکھ کر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے دیکھا۔

۲۵۹۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۵۹۸: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عرفہ کے دن کی دعا بہترین دعا ہے اور میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے جو بہترین دعا کی ہے وہ یہ ہے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اس کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

۲۵۹۹: وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ: ((لَا شَرِيكَ لَهُ)). ❊

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذي (۸۸۳ وقال: حسن) و أبو داود (۱۹۱۹) والنسائي (۲۵۵/۵ ح ۳۰۱۷) وابن ماجه (۳۰۱۱)۔ ❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۱۹۳۷) والدارمي (۵۷/۲ ح ۱۸۸۶)۔ ❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۱۹۱۷)۔ ❊ **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۳۵۸۵ وقال: حسن غريب) ☆ حماد بن أبي حميد ضعيف وللحديث شاهد ضعيف (انظر الحديث الآتي: ۲۵۹۹)۔ ❊ **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه مالك (۱/۲۱۴-۲۱۵ ح ۵۰۱، ۱/۴۲۲-۴۲۳ ح ۹۷۴) من حديث طلحة بن عبيد الله بن كريب رحمه الله فالسند مرسل۔

۲۵۹۹: امام مالک رحمہ اللہ نے طلحہ بن عبید اللہ سے ((لا شریک لہ)) تک روایت کیا ہے۔

۲۶۰۰: وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا رَأَى الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ وَلَا أَذْهَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمٍ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ تَنْزِيلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ)) فَقِيلَ: مَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: ((فَإِنَّهُ قَدَرَأَى جِبْرِيلَ يَزْعُمُ الْمَلَائِكَةَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ بَلْفِظِ الْمَصَابِيحِ. ❊

۲۶۰۰: طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان عرفہ کے دن سب سے زیادہ حقیر، سب سے زیادہ راندہ ہوا، سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ غصے میں ہوتا ہے اور وہ ایسی حالت میں اس لیے ہوتا ہے کہ وہ نزول رحمت اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے، البتہ غزوہ بدر کے موقع پر بھی اسے اس کیفیت میں دیکھا گیا۔“ کہا گیا بدر کے دن اس نے کیا دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ اس نے جبریل علیہ السلام کو فرشتوں کی صف بندی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔“ امام مالک نے مرسل روایت کیا ہے، اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ سے مروی ہے۔

۲۶۰۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَبْأِهُمُ الْمَلَائِكَةُ، فَيَقُولُ: انظُرُوا إِلَى عِبَادِي، أَتَوْنِي شُعْنًا غَيْرًا صَاحِحِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ! فُلَانٌ كَانَ يَرْهَقُ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانَةٌ)) قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ)). قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ. ❊

۲۶۰۱: جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ان (عرفات میں وقوف کرنے والوں) کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو کس طرح بکھرے بالوں، غبار آلود پاؤں اور بلند آواز سے پکارتے ہوئے دو دروازے آئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ تو فرشتے عرض کرتے ہیں، رب جی! فلاں بندہ تو برے کام کیا کرتا تھا، اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”میں نے انہیں بخش دیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرفہ کے دن کے سوا کوئی ایسا دن نہیں جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزادی ملتی ہو۔“

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۲۶۰۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسْمُونَ الْحُمْسَ

❊ **إسناده ضعيف** ، رواه مالك (۱/ ۴۲۲ ح ۹۷۳) و البغوي في شرح السنة (۷/ ۱۵۸ ح ۱۹۳۰) من حديث طلحة بن عبید اللہ بن کریز رحمہ اللہ فالسند مرسل۔ ❊ **إسناده ضعيف** ، رواه البغوي في شرح السنة (۷/ ۱۵۹ ح ۱۹۳۱) [وابن خزيمة (۲۸۴۰) قال: أنا أبرأ من عهدة مرزوق] و ابن حبان (۱۰۰۶) ☆ أبو الزبير مدلس وعن وعن حديث مسلم (۱۳۴۸) يغني عنه۔



فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقْفُونَ بَعْرَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَافَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۶۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، قریش اور ان کے ہم دین لوگ مزدلفہ میں قیام کیا کرتے تھے، اور انہیں حس کہا جاتا تھا، جبکہ باقی سب عرب عرفہ میں وقف کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ وہ عرفات آئیں اور وہاں وقف کریں اور پھر وہاں سے واپس آئیں۔ اسی طرح اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ”پھر تم بھی وہاں سے لوٹو جہاں سے عام لوگ لوٹتے ہیں۔“

۲۶۰۳: وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مَرْدَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا لِأَمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَأَجِيبَ: ((إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ، فَإِنِّي آخِذٌ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ)) قَالَ: ((أَيُّ رَبِّ! إِن شئتَ أَعْطَيْتُ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتُ لِلظَّالِمِ)) فَلَمْ يُجِبْ عَشِيَّتَهُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأَجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. أَوْ قَالَ: تَبَسَّمَ. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ: يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي، إِنَّ هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا، فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ؟ أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنَّكَ، قَالَ: ((إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لَأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالْثُبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ نَحْوَهُ. ❊

۲۶۰۳: عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وقوف عرفات میں اپنی امت کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی تو قبولیت کا جواب آیا کہ ”میں نے حقوق العباد کے سوا باقی سب گناہ معاف کر دیے، کیونکہ میں اس سے مظلوم کا حق لوں گا۔“ آپ ﷺ نے عرض کیا: ”رب جی! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت عطا کر دیں اور ظالم کو بخش دیں۔“ لیکن اس قیام میں آپ کی دعا قبول نہ ہوئی، تو جب مزدلفہ میں صبح کی تو آپ ﷺ نے دعاء ہرائی تو آپ کی دعا قبول کر لی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہنسے یا تبسم فرمایا تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں یہ تو ایسا وقت ہے کہ اس وقت آپ ہنسائیں کرتے تھے، آپ کو کس چیز نے ہنسا یا، اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے دشمن ابلیس کو جب پتہ چلا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول فرما کر میری امت کو بخش دیا ہے تو وہ اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا اور تباہی و ہلاکت کو پکارنے لگا، جب میں نے اس کی بے صبری دیکھی تو مجھے ہنسی آ گئی۔“

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۵۲۰) و مسلم (۱۲۱۹/۱۵۱)۔

❊ !سنادہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۳۰۱۳) و البیہقی فی البعث والنشور (لم أجده، و فی شعب الإیمان: ۳۴۶)

☆ عبد اللہ بن کثانہ و ابوہ مجهولان و قال البخاری فی هذا الحديث: ”لم یصح حدیثہ۔“

## بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمَزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۶۰۴: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۰۴: ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ کس طرح چلتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اوسط رفتار سے چلتے تھے اور جب کشادہ جگہ آ جاتی تو پھرتیز ہو جاتے تھے۔

۲۶۰۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۶۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن وہ نبی ﷺ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے اپنے پیچھے اونٹوں کو بہت مارنے اور ڈانٹنے کی آوازیں سنیں تو آپ نے اپنے کوزے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”لوگو! سکینت اختیار کرو کیونکہ سوار یوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں۔“

۲۶۰۶: وَعَنْهُ، أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمَزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى فَكَأَلَهُمَا قَالَا: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے، پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا، ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ جمرہ عقبیٰ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔

۲۶۰۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۶۶) و مسلم (۱۲۸۶/۲۸۳)۔

❁ رواہ البخاری (۱۶۷۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۸۶) و مسلم (۲۶۶/۱۲۸۰-۱۲۸)۔

❁ رواہ البخاری (۱۶۷۳)۔

۲۶۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مغرب اور عشا کی نمازیں مزدلفہ میں اکٹھی پڑھیں اور ہر نماز کے لیے اقامت کہی، آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل نماز پڑھی نہ ان میں سے کسی کے بعد۔

۲۶۰۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَوةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَوتَيْنِ صَلَوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۶۰۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو، مزدلفہ میں دو نمازوں، نماز مغرب اور عشاء کو جمع کرنے اور اسی روز نماز فجر کو اس کے وقت سے پہلے پڑھنے کے سوا، ہمیشہ نمازوں کو ان کے اوقات میں پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۲۶۰۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۶۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں نبی ﷺ نے مزدلفہ کی رات اپنے اہل خانہ کے ضعیف افراد کے ساتھ پہلے (مٹی) روانہ کر دیا تھا۔

۲۶۱۰: وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ دَفْعُوا: ((عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ)) وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مَنَى قَالَ: ((عَلَيْكُمْ

بِحَصَى الْحَذَفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجُمُرَةُ)) وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْتَبِي حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۶۱۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے کہ آپ ﷺ نے

عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے، جبکہ وہ واپس آرہے تھے، فرمایا: ”آرام سے آؤ۔“ جبکہ آپ اپنی اونٹنی کو (تیز چلنے سے) روک

رہے تھے، حتیٰ کہ آپ وادی حمر میں داخل ہو گئے جو کہ مٹی کے قریب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جرہہ کی رمی کرنے کے لیے چھوٹی

چھوٹی کنکریاں لے لو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جرہہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔

۲۶۱۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَفَاضَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي

وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْحَذَفِ وَقَالَ: ((لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ غَايِ هَذَا)). لَمْ أَجْزِئْ

الْحَدِيثُ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ \*

۲۶۱۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مزدلفہ سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ پر سکینت و اطمینان تھا، اور آپ نے

صحابہ کو بھی آرام سے چلنے کا حکم فرمایا، جبکہ وادی حمر میں آپ تیز چلے اور انہیں حکم فرمایا کہ انگلی پر رکھ کر ماری جانے والی کنکری کے

براہر کنکریاں مارو، اور فرمایا: ”شاید اس سال کے بعد میں تمہیں نہ دیکھ سکوں۔“ میں نے یہ حدیث تقدیم و تاخیر کے ساتھ جامع ترمذی

کے علاوہ صحیحین میں نہیں پائی۔

\* 1 متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۸۳) و مسلم (۱۲۸۹/۲۹۲)۔

\* 2 متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۷۸) و مسلم (۱۲۹۳/۳۰۱)۔

\* 3 رواہ مسلم (۱۲۸۲/۲۶۸)۔

\* 4 صحیح، رواہ الترمذی (۸۸۶) وقال: حسن صحيح [و أبو داود (۱۹۴۴) والنسائي (۲۵۸/۵) ح ۳۰۲۴] وانظر

ابن ماجه (۳۰۲۳) ☆ و للحديث شواهد وهو بها صحيح -

## الفصل الثالث

## فصل ثانی

۲۶۱۲: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَانَهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنْ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَانَهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدَيْنَا مُحَالِفَ لِهَدْيِ عَبْدَةِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ: خَطَبْنَا وَسَاقَهُ نَحْوَهُ. ❀

۲۶۱۲: محمد بن قیس بن مخرمہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ”اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت لوٹا کرتے تھے جب سورج غروب ہونے سے پہلے اس طرح ہو جیسے آدمیوں کی پگڑیاں ان کے چہروں پر ہوں، اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد جیسے آدمیوں کی پگڑیاں ان کے چہروں پر ہوں۔ جبکہ ہم غروب آفتاب کے بعد عرفات سے لوٹتے ہیں اور طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس آتے ہیں، ہمارا طریقہ، بتوں کے پجاریوں اور مشرکوں کے طریقے سے مختلف ہے۔“ بیہقی۔ اور فرمایا: ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، اور باقی حدیث ویسے ہی بیان کی۔

۲۶۱۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغِيلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ: ((أَبِينِي! لَا تَرْمُوا الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❀

۲۶۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے ہمیں مزدلفہ کی رات بنو عبد المطلب کے بچوں کے ہمراہ گدھوں پر بٹھا کر پہلے ہی روانہ کر دیا تھا، اور آپ ﷺ پیار سے ہماری رانوں پر مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”میرے پیارے بچو! جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے ہمرہ کو کنکریاں نہ مارنا۔“

۲۶۱۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتْ الْجُمُرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَقَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۲۶۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی رات ہی بھیج دیا تھا، انہوں نے فجر سے پہلے ہی جمرہ کو کنکریاں مار لی تھیں، پھر وہ (منی سے) چلی گئیں اور طواف افاضہ کیا، اور یہ وہ دن تھا جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تھے۔

❀ ضعیف، رواہ [البیہقی فی السنن الکبریٰ ۱۲۵/۵] والحاکم (۵۲۳/۳) وصححه ووافقه الذہبی ☆ السند مرسل ورواہ شعبۃ عن ابن جریج عن محمد بن قیس بن مخرمہ عن مسور بن مخرمہ بہ نحو المعنی وسندہ ضعیف، ابن جریج مدلس وعنن۔ ❀ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۱۹۴۰) والنسائی (۵/۲۷۰-۲۷۱ ح ۳۰۶۶) وابن ماجہ (۳۰۲۵) ☆ الحسن العرنی ثقة أرسل عن ابن عباس ولبعض الحديث شواهد، بعضها حسنة عند الطحاوي (مشكل الآثار ۱۱۹/۹ ح ۳۴۹۴) وغیره۔ ❀ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۱۹۴۲)۔

۲۶۱۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يُلَبِّي الْمُفْتِمُ أَوِ الْمُعْتِمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: وَرَوَى مَوْفُوفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ .  
 ۲۶۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مقيم (مکے کا رہنے والا) یا عمرہ کرنے والا حجرِ اسود کے استلام تک تلبیہ پکارتا رہتا تھا۔ ابو داؤد اور فرمایا: اور یہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف روایت کی گئی ہے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۲۶۱۶: عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيدَ يَقُولُ: أَفَضْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتَّى أَتَى جَمْعًا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .  
 ۲۶۱۶: یعقوب بن عاصم بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے شریذ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں عرفات سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس آیا تو مزدلفہ پہنچنے تک آپ کے قدم مبارک زمین پر نہیں لگے۔ (یعنی آپ ﷺ سواری پر آئے)  
 ۲۶۱۷: وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزْلِ بَابِنِ الزُّبَيْرِ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ: كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ . فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ يَتَّبِعُونَ ذَلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .  
 ۲۶۱۷: ابن شہاب بیان کرتے ہیں، سالم نے مجھے بتایا کہ جس سال حجج بن یوسف، ابن زبیر کے مد مقابل آیا تو اس نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا، ہم عرفہ کے دن قوف میں (نمازوں کا) کیا کریں؟ سالم نے کہا: اگر تم سنت کی اتباع کرنا چاہتے ہو تو پھر عرفہ کے دن نماز کو جلدی پڑھو، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے، وہ ظہر و عصر کو سنت کے مطابق ہی جمع کیا کرتے تھے۔ میں نے سالم سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسے کیا؟ تو سالم نے کہا: وہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کی سنت ہی کی اتباع کرتے ہیں۔

☆ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود [والترمذي (۹۱۹) وصححه] ☆ فيه محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلی، قال البيهقي: "رفعه خطأ و كان ابن أبي ليلی هذا كثير الوهم وخاصة إذا روى عن عطأ فيخطئ كثيرا، ضعفه أهل النقل مع كبير محله۔" ☆ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۹۲۵) ب و تحفة الأشراف (۴۸۴۲) و أحمد (۳۸۹/۴) ح (۱۹۶۹۴)۔ ☆ رواه البخاري (۱۶۶۲)۔

## بَابُ رَمَى الْجَمَارِ کنکریاں مارنے کا بیان الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

### فصل اول

۲۶۱۸: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُولُ: ((لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكُكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۶۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے قربانی کے دن نبی کو، اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے کنکریاں مارتے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”تم اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ شاید میں اپنے اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں۔“

۲۶۱۹: وَعَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۶۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چٹکی میں لے کر چلائی جانے والی کنکری کے برابر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا۔

۲۶۲۰: وَعَنْهُ، قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماریں، جبکہ اس کے بعد سورج ڈھل جانے کے بعد ماریں۔

۲۶۲۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكْبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَمَى الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۶۲۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جمرہ کبری (بڑے شیطان) کے پاس پہنچے، بیت اللہ کو اپنی دائیں جانب اور منی کو اپنی بائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، پھر انہوں نے فرمایا: جس ذات اقدس

\* رواہ مسلم (۱۲۹۷/۳۱۰)۔

\* رواہ مسلم (۱۲۹۹/۳۱۳)۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (الحج باب ۱۳۴ قبل ح ۱۷۴۶ تعلیقاً عن جابر

رضی اللہ عنہ) و مسلم (۱۳۱۴/۳۱۰)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۴۷) و مسلم (۳۰۹-۳۰۵/۱۲۹۶)۔

پرسورہ بقرہ نازل ہوئی تھی، انہوں نے بھی اسی طرح کنکریاں ماری تھیں۔

۲۶۲۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الِاسْتِجْمَارُ تَوُّ، وَرَمْيُ الْجَمَارِ تَوُّ، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوُّ، وَالطَّوَافُ تَوُّ، وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۶۲۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرنے کی تعداد طاق ہے، کنکریاں مارنا طاق ہے، صفامروہ کے درمیان سعی طاق ہے اور طواف طاق ہے، جب تم میں سے کوئی استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو وہ طاق عدد میں ڈھیلے استعمال کرے۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۶۲۳: عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيلٌ: إِلَيْكَ! إِلَيْكَ! رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۲۶۲۳: قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو قربانی کے دن اپنی سرخی مائل سفید اونٹنی پر بیٹھ کر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا، وہاں کسی کو روکا جا رہا تھا نہ ہٹایا جا رہا تھا اور نہ ہی یہ کہا جا رہا تھا کہ ہٹ جاؤ! ہٹ جاؤ!

۲۶۲۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَتَمَّا جُعِلَ رَمْيُ الْجَمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❊

۲۶۲۴: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”کنکریاں مارنا اور صفامروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔“ ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۲۵: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَبْنِي لَكَ بِنَاءً يَظْلُكَ بِمَنَى؟ قَالَ: ((لَا، مِنِّي مَنَاحٌ مِّنْ سَبَقٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۲۶۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم (صحابہ کی جماعت) آپ کے سایہ کے لیے منی میں کوئی کمرہ (ساہبان) نہ بنادیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، منی پہلے پہنچ جانے والے کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے۔“

❊ رواہ مسلم (۱۳۰۰/۳۱۵)۔ ❊ حسن، تقدم: ۲۵۸۳، رواہ الشافعي في الأم (۲/۲۱۳) و الترمذي (۹۰۳) وقال: حسن صحيح) و النسائي (۵/۲۷۰ ح ۳۰۶۳) و ابن ماجه (۳۰۳۵) و الدارمي (۲/۶۲ ح ۱۹۰۷)۔

❊ إسناده حسن، رواہ الترمذي (۹۰۲) و الدارمي (۲/۵۰ ح ۱۸۶۰)۔

❊ إسناده حسن، رواہ الترمذي (۸۸۱) وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (۲۰۰۶) [و أبو داود (۲۰۱۹) و الدارمي (۲/۷۳ ح ۱۹۴۳) و صححه الحاكم (۱/۴۶۷) على شرط مسلم ووافقه الذهبي]۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۶۲۶: عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَقُوفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللَّهَ، وَيُسَبِّحُهُ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُو اللَّهَ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. ❊ رَوَاهُ مَالِكٌ

۲۶۲۶: نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے دو جمروں کے پاس بہت دیر تک ٹھہرتے، اللہ کی کبریائی بیان کرتے، اس کی تسبیح و تحمید بیان کرتے اور اللہ سے دعائیں کرتے، لیکن وہ جمرہ عقبی (بڑے شیطان) کے پاس کھڑے نہیں ہوتے تھے۔



## بَابُ الْهَدْيِ

## قربانی کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۲۶۲۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةٍ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَّتِ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَ بِالْحَجِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۶۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ذوالحلیفہ کے مقام پر ادا کی، پھر آپ نے اپنی اونٹنی منگوائی، آپ نے اس کی کوبان کے دائیں پہلو پر ہلکا سا زخم لگایا، وہاں سے خون بہنے لگا، آپ نے وہ خون صاف کر دیا اور اس کی گردن میں دو جو تے ڈال دیے، پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو گئے، جب وہ بیداء میں آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ نے حج کے لیے تلبیہ پکارا۔

۲۶۲۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَهْدَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ چند بکریاں بطور قربانی، بیت اللہ بھجوائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قلاہ (ہار وغیرہ) پہنایا۔

۲۶۲۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بَقْرَةً يَوْمَ النَّحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۶۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے قربانی کے روز ایک گائے ذبح کی۔

۲۶۳۰: وَعَنْهُ قَالَ: نَحَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نِسَائِهِ بَقْرَةً فِي حَجَّتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۶۳۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقع پر اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۲۶۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَتَلْتُ قَلَائِدَ بَذَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا، وَأَهْدَاهَا، فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَجَلَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ مسلم (۲۰۵/۱۲۴۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۰۱) و مسلم (۳۶۷/۱۳۲۱)۔

❁ رواہ مسلم (۳۵۶/۱۳۱۹)۔

❁ رواہ مسلم (۳۵۷/۱۳۱۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۹۶) و مسلم (۳۶۲/۱۳۲۱)۔

۲۶۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کے قلا دے خود اپنے ہاتھوں سے بٹے، پھر آپ نے انہیں قلا دے پہنائے، ان کا شعار کیا اور انہیں قربانی کے لیے بھیجا، اور جو چیز آپ کے لیے حلال کی گئی وہ آپ ﷺ پر حرام نہیں ہوئی تھی۔

۲۶۳۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عَهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۶۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ان کے قلا دے، اون سے تیار کیے جو کہ میرے پاس موجود تھی، پھر آپ ﷺ نے انہیں میرے والد کے ساتھ (بیت اللہ) روانہ کیا۔

۲۶۳۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ((ارْكُبْهَا)). فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكُبْهَا)) فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكُبْهَا وَيْلَكَ)) فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّلَاثَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۶۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ ﷺ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہو! اس پر سوار ہو جا۔“

۲۶۳۴: وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((ارْكُبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا لُجِنَتْ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۶۳۴: ابو زبیر بیان کرتے ہیں میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے قربانی کے اونٹ پر سواری کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تو اس پر سواری کرنے پر مجبور ہو جائے تو پھر سواری ملنے تک بھلے طریقے سے اس پر سواری کر۔“

۲۶۳۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرَهُ فِيهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَبْدَعَ عَلَيَّ مِنْهَا؟ قَالَ: ((انْحَرُهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دُمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتَيْهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۶۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ساتھ قربانی کے سولہ اونٹ بھیجے اور اسے ان پر امیر مقرر کیا، تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی چلنے سے عاجز آ جائے تو پھر میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے نحر کر دینا اور اس (کے قلا دے) کے جو تے اس کے خون میں رنگ کر اس کے پہلو پر نشان لگا دینا اور اس میں سے تم اور تمہارے ساتھی نہ کھائیں۔“

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۰۵) و مسلم (۱۳۲۱/۳۶۴)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۸۹) و مسلم (۱۳۲۲/۳۷۱)۔

\* رواہ مسلم (۱۳۲۴/۳۷۵)۔

\* رواہ مسلم (۱۳۲۵/۳۷۷)۔

۲۶۳۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ اور گائے کو سات سات آدمیوں کی طرف سے (بطور قربانی) نحر کیا۔

۲۶۳۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ آتَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۶۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک آدمی کے پاس آئے جو اپنے قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر خر کر رہا تھا، تو انہوں نے اسے فرمایا: ”محمد ﷺ کی سنت کے مطابق اسے کھڑا کرو اور اس کی ٹانگ کو باندھو (پھر نحر کرو)۔

۲۶۳۸: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجَلَّتْهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَارَ مِنْهَا قَالَ: ((نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۶۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کی ٹکرانی کروں اور ان کی لگاموں، چمروں اور پالانوں کو صدقہ کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں، فرمایا: ”ہم اسے اپنے پاس سے دیں گے۔“

۲۶۳۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ فَرَخَصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا))، فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اپنے قربانی کے اونٹوں کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھایا کرتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رخصت دی تو فرمایا: ”کھاؤ اور زور اوارہ کے طور پر ساتھ بھی لے جاؤ۔“ پس ہم نے کھایا اور زور اوارہ کے طور پر ساتھ بھی لائے۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۶۴۰: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي هَدَايَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِابْنِ جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ: مِنْ ذَهَبٍ يَغِيظُ بِذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۶۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حدیبیہ کے سال قربانی کے جانور بھیجے، رسول اللہ ﷺ کے قربانی

❊ رواہ مسلم (۱۳۱۸/۳۵۰)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۱۳) و مسلم (۱۳۲۰/۳۵۸)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۱۷) و مسلم (۱۳۱۷/۳۴۸)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۱۹) و مسلم (۱۹۷۲/۳۰)۔

❊ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۱۷۴۹) [و أحمد ۱/۲۶۱]۔

کے جانوروں میں ابو جہل کا اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ سونے کا ایک کڑا تھا، آپ ﷺ اس سے مشرکین کو غصہ دلانا چاہتے تھے۔

۲۶۴۱: وَعَنْ نَاجِيَةِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبُذْنِ؟ قَالَ: ((اُنْحَرُهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُونَهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❁

۲۶۴۱: ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! قربانی کے اونٹوں میں سے کوئی چلنے سے عاجز آجائے تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے نحر کر دینا پھر اس (کے قلا دے) کے جوتے اس کے خون میں ڈبو دینا (اور اس کے پہلو پر نشان لگا دینا) پھر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دینا تاکہ وہ اسے کھالیں۔“

۲۶۴۲: وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةِ الْأَسْلَمِيِّ. ❁

۲۶۴۲: ابوداؤد اور دارمی نے اسے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا ہے۔

۲۶۴۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِ)) قَالَ: ثَوْرٌ: وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ: وَقُرَبَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَدَنَاتُ خَمْسٍ أَوْ سِتٍّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بَايَتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ: فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ: فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: ((مَنْ شَاءَ اقْطَعْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَذَكَرَ حَدِيثًا ابْنُ عَبَّاسٍ وَجَابِرٌ فِي بَابِ الْأُضْحِيَّةِ. ❁

۲۶۴۳: عبد اللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن قربانی کا دن ہے، پھر (مئی میں) قرار پکڑنے (گیارہ ذوالحجہ) کا دن ہے۔“ ثور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے قربانی کا دوسرا دن مراد ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ پیش کیے گئے، وہ آپ ﷺ کے قریب ہونے لگے کہ آپ کس سے ابتدا فرمائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ پہلوں کے بل گر پڑیں تو آپ نے کوئی ہلکی سی بات کی جسے میں سمجھ نہ سکا، تو میں نے (اپنے پاس والے شخص سے) کہا: آپ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جو شخص چاہے اس سے گوشت کاٹ کر لے جائے۔“ ابوداؤد۔ عبد اللہ بن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث باب الاضحیہ میں ذکر کی گئی ہے۔

❁ إسناده صحيح، رواه مالك (۱/ ۳۸۰ ح ۸۷۳) و الترمذي (۹۱۰ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (۳۱۰۶)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۱۷۶۲) و الدارمي (۲/ ۶۵ ح ۱۹۱۵)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۱۷۶۵) ۵ حدیث ابن عباس تقدم (۱۴۶۹) و حدیث جابر تقدم (۱۴۵۸)۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فصل ثالث

۲۶۴۴: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ، فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ)) فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: ((كُلُّوا وَأَطِيعُوا، وَادْخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۴۳: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جس نے قربانی کی ہے۔ تیسرے دن کے بعد (یعنی چوتھے روز) اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے۔“ جب آئندہ سال آیا تو صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جس طرح ہم نے پچھلے سال کیا تھا کیا اس سال بھی ہم ویسے ہی کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو، کیونکہ گزشتہ سال لوگ قحط سالی کی وجہ سے تکلیف میں تھے، اس لیے میں نے ارادہ کیا کہ تم ان کی اعانت کرو۔“

۲۶۴۵: وَعَنْ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّا كُنَّا نَهَيِّنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَّكُمْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ، فَكُلُوا، وَادْخِرُوا، وَانْتَجِرُوا، إِلَّا وَانْ هَذِهِ الْأَيَّامُ، أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللَّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۲۶۴۵: نبیہہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم نے تمہیں منع کیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھانا تاکہ تمہیں کشائش اور خوشحالی مل جائے، اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوشحالی عطا کر دی ہے تو کھاؤ، ذخیرہ کرو اور (صدقہ کر کے) اجر پاؤ۔ اور سن لو! یہ ایام کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے ہیں۔“

## بَابُ الْحَلْقِ

### سرمنڈانے کا بیان

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۶۴۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَاسَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سرمنڈایا، اور آپ ﷺ کے بعض صحابہ نے بھی سرمنڈایا اور ان میں سے بعض نے بال کترائے۔

۲۶۴۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ: إِنِّي قَصَرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ الْمَرَوَةِ بِمَشْقَصٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں نے مروہ کے پاس تیر کے بھال سے نبی ﷺ کے سر کے بال کترے۔

۲۶۴۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! قَالَ: ((اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اور بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما۔“ صحابہ نے عرض کیا: ”اللہ کے رسول! بال کترانے والوں پر بھی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بال کترانے والوں پر بھی۔“

۲۶۴۹: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصِينِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِّلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۲۶) و مسلم (۳۲۲/۱۳۰۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۳۰) و مسلم (۲۰۹/۱۲۳۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۲۷) و مسلم (۳۱۷/۱۳۰۱)۔

❁ رواہ مسلم (۳۲۱/۱۳۰۳)۔

۲۶۴۹: یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حجتہ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کو سرمنڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال کترانے والوں کے لیے ایک بار دعا کرتے ہوئے سنا۔

۲۶۵۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أتى مِنَى فَأتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أتَى مَنْزِلَهُ بِمِنَى وَنَحَرَ نُسْكَهُ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلِاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشَّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ: ((أَحْلِقْ)) فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: ((أَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ)). \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۵۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ منیٰ تشریف لائے تو حجرہ پر آئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنی رہائش گاہ پر آئے اور قربانی کی پھر آپ نے حجام کو منگایا اور آپ نے اپنے سر کی دائیں طرف حجام کی طرف کی تو اس نے اسے مونڈ دیا پھر آپ نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ بال انہیں دے دیے پھر آپ نے بائیں جانب اس کی طرف کی اور فرمایا: ”مونڈ دو۔“ تو اس نے اسے مونڈ دیا تو آپ نے وہ بال بھی ابو طلحہ کو دے دیے اور فرمایا: ”انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔“

۲۶۵۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِنْكَ. \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے کستوری کی ملاوٹ والی خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۲۶۵۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنَى. \* رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۶۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا، پھر واپس تشریف لائے اور ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۶۵۳: عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَخْلُقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۲۶۵۳: علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو سرمنڈانے سے منع فرمایا۔

۲۶۵۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ؛ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۱) و مسلم (۱۳۰۵/۳۲۳)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۵۳۹) و مسلم (۱۱۹۱/۴۶)۔

\* رواہ مسلم (۱۳۰۸/۳۳۵)۔

\* حسن، رواہ الترمذی (۹۱۵)۔

التَّقْصِيرُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁  
 ۲۶۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں پر سرمنڈانا واجب نہیں، ان پر بال کترانا واجب ہے۔“

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ مِّنَ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.  
 اور اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے۔



## بَابُ

## گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

## الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

## فصل اول

۲۶۵۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ: ((أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَتَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) فَمَا سَأَلَ النَّبِيَّ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: أَقَصْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)).

۲۶۵۵: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی خاطر منیٰ میں وقوف فرمایا، لوگ آپ کے پاس آتے اور مسائل دریافت کرتے، ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: میں نے لاعلمی میں قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک اور آدمی آیا تو اس نے عرض کیا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے لاعلمی میں قربانی کر لی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اب) کنکریاں مارلو، کوئی حرج نہیں۔“ نبی ﷺ سے جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: ”اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔“ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈ لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب کنکریاں مارلو، کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب کنکریاں مارلو، کوئی حرج نہیں۔“

۲۶۵۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنَى فَيَقُولُ: ((لَا حَرَجَ)) فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ: ((لَا حَرَجَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۵۶: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قربانی کے دن منیٰ میں نبی ﷺ سے مسائل دریافت کیے گئے تو آپ ﷺ یہی فرما

❖ متفق علیہ، رواہ البخاری (۸۳) و مسلم (۱۳۰۶/۳۲۷، ۱۳۰۶/۳۳۳)۔

❖ رواہ البخاری (۱۷۲۳)۔

رہے تھے: ”کوئی حرج نہیں۔“ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو اس نے عرض کیا: میں نے غروبِ آفتاب کے بعد کنکریاں ماری ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

## الْفَضْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۶۵۷: عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ: ((أَحْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ)) وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۶۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: ”اللہ کے رسول! میں نے سرمندانے سے پہلے طوافِ افاضہ کر لیا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب سرمند الویال کتر الو، کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک دوسرا آدمی آیا تو اس نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب کنکریاں مار لو، کوئی حرج نہیں۔“

## الْفَضْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۶۵۸: عَنْ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجًّا، فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ، فَمِنْ قَائِلٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ، أَوْ أَخَرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدْ مِتُّ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ: ((لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عَرَضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجَ وَهَلَكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۲۶۵۸: اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حج کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا، لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے اور مسائل دریافت کرتے تھے، کسی نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی، یا میں نے ایک چیز کو مؤخر کر لیا یا میں نے کوئی چیز مقدم کر لی، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اس شخص کے سوا جس نے کسی مسلمان کی عزت کو خراب کیا، کوئی حرج نہیں، ایسا شخص ظالم ہے اور ایسا شخص ہی حرج، گناہ اور ہلاکت کا شکار ہوا۔“

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۸۸۵) وقال: (حسن صحيح) [و أبو داود (۱۹۲۲)، (۱۹۳۵) و ابن ماجہ (۳۰۱۰)]  
☆ سفیان الثوری مدلس و عنعن - ❁! سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۲۰۱۵)۔

## بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّوَدِيعِ

قربانی کے دن خطبہ دینے، ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور وداع کا بیان  
الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

### فصل اول

۲۶۵۹: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: ((إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مَثَوَالِيَا: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ)) وَقَالَ: ((أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: ((الْيَسَّ ذَا الْحِجَّةِ؟)) قُلْنَا: بَلَى! قَالَ: ((أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: ((الْيَسَّ الْبُلْدَةَ؟)) قُلْنَا: بَلَى! قَالَ: ((فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: ((الْيَسَّ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قُلْنَا: بَلَى! قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَتَسْلَقُونَ رَبَّكُمْ، فَيَسْأَلُكُمْ، عَنْ أَعْمَالِكُمْ إِلَّا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، إِلَّا هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، قُرْبَ مُبْلَغٍ أَوْ عَلَى مَنْ سَامِعٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۶۵۹: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطاب فرمایا تو فرمایا: ”زمانہ (سال) گھوم گھا کر اسی صورت پر آ گیا ہے جیسے اس دن تھا، جس روز اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان تخلیق فرمائے تھے، سال بارہ ماہ کا ہے، ان میں سے چار حرمت والے ہیں، تین، ذو القعدہ، ذوالحجہ اور محرم تو متواتر ہیں اور رجب مضر جو کہ جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سا مہینہ ہے؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے خاموشی اختیار کر لی حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟“ ہم نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سا شہر ہے؟“ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ بلدہ (یعنی مکہ) نہیں؟“ ہم نے عرض کیا، جی ہاں، ایسے ہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون سا دن ہے؟“ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ قربانی کا دن

نہیں؟“ ہم نے عرض کیا، جی ہاں، ایسے ہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر اس ماہ میں، اس شہر میں اور اس دن کی حرمت کی طرح تم پر حرام ہیں، تم عنقریب اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو، وہ تمہارے اعمال کے بارے میں تم سے سوال کرے گا، بن لو! تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو، سن لو! کیا میں نے تم تک (دین) پہنچا دیا؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہنا، جو یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود تک پہنچا دیں، بسا اوقات جس کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔“

۲۶۶۰: وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ: إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۶۶۰: وبرہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں کس وقت کنکریاں ماروں؟ انہوں نے فرمایا: جب تمہارا امام کنکریاں مارے تو تم بھی کنکریاں مارو۔ میں نے دوبارہ ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم انتظار کرتے رہتے تھے، جب سورج ڈھل جاتا تو ہم کنکریاں مارتے تھے۔

۲۶۶۱: وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ عَلَىٰ إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّىٰ يُسَهِّلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا وَيَدْعُو يَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَىٰ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَىٰ بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشَّمَالِ فَيُسَهِّلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعُقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ: هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۶۶۱: سالم بن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمرہ دنیا (مسجد خیف کے قریب والے جمرہ کو) سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے تھے، پھر آگے بڑھتے حتیٰ کہ نرم زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے، پھر بائیں جانب ہو کر نرم زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعائیں کرتے رہتے، پھر درمیان والے جمرے کو سات کنکریاں مارتے جب کنکری مارتے تو اللہ اکبر کہتے تھے پھر وادی کے نشیب سے جمرہ عقبی کو سات کنکریاں مارتے، آپ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے، آپ اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر واپس آ جاتے اور فرماتے: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۶۶۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيْلًا مِّنْى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے پانی پلانے کی وجہ سے، منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کے

❁ رواہ البخاري (۱۷۴۶)۔

❁ رواہ البخاري (۱۷۵۱-۱۷۵۲)۔

❁ متفق عليه، رواہ البخاري (۱۶۳۴) و مسلم (۳۴۶/۱۳۱۵)۔

لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

۲۶۶۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعبَّاسُ يَا فَضْلُ! اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ: ((اسْقِنِي)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ: ((اسْقِنِي)) فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ أَتَى رَمَزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ: ((اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ)). ثُمَّ قَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ)). وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۶۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پینے کی جگہ پر تشریف لائے تو آپ نے پانی طلب کیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضل! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی لے کر آؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے (یہیں سے) پلاؤ۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے (یہیں سے) پلاؤ۔“ آپ نے اسی میں سے نوش فرمایا، پھر آپ زم زم پر تشریف لائے تو لوگ وہاں پانی پلا رہے تھے اور خوب محنت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کام کرتے رہو، کیونکہ تم ایک نیک کام میں مشغول ہو۔“ پھر فرمایا: ”اگر لوگ تم پر غالب نہ آجائیں تو میں بھی اپنی سواری سے اتر آتا حتیٰ کہ میں رسی اس پر رکھ لیتا۔“ آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

۲۶۶۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَفَدَ رَفْدَةً بِالْمَحْصَبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۶۶۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں، پھر آپ وادی محصب میں تھوڑی دیر سوئے، پھر آپ سواری پر بیت اللہ تشریف لائے اور اس کا طواف (وداع) کیا۔

۲۶۶۵: وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: آيَنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمَعْنَى. قَالَ: فَأَيَّنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ؟ قَالَ: بِالْأَنْطَحِ. ثُمَّ قَالَ: أَفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاءُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۶۵: عبد العزیز بن رافع بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، میں نے کہا: اگر آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات یاد کی ہو تو مجھے بتائیں کہ آپ نے ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: منیٰ میں، پھر پوچھا: آپ ﷺ نے منیٰ سے واپس آتے ہوئے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا: وادی انطح میں، پھر فرمایا: جیسے تمہارے امرا کریں ویسے تم کرو۔

۲۶۶۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَزُولُ الْأَنْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ

❁ رواہ البخاری (۱۶۳۵)۔

❁ رواہ البخاری (۱۷۵۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۵۳) و مسلم (۱۳۰۹/۳۳۶)۔

أَسْمَحَ لِحُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اٹح میں قیام کرنا سنت نہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو وہاں اس لیے قیام فرمایا تھا کہ وہاں سے (مدینہ کے لیے) روانہ ہونا زیادہ آسان تھا۔

۲۶۶۷: وَعَنْهَا، قَالَتْ: أَحْرَمْتُ مِنَ التَّعْنِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَصَّيْتُ عُمَرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ حَتَّى فَرَعْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ. هَذَا الْحَدِيثُ مَا وَجَدْتُهُ بِرَوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ فِي آخِرِهِ. ❁

۲۶۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے مقام تعنیم سے عمرہ کے لیے احرام باندھا، میں (مکہ میں) داخل ہوئی اور اپنا عمرہ ادا کیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اٹح کے مقام پر میرا انتظار فرمایا حتیٰ کہ میں عمرہ سے فارغ ہو گئی تو آپ نے لوگوں کو کوچ کا حکم فرمایا۔ آپ وہاں سے نکلے اور بیت اللہ کا طواف صبح کی نماز سے پہلے کیا، پھر آپ ﷺ مدینہ کے لیے روانہ ہوئے۔ میں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت کے حوالے سے یہ حدیث نہیں پائی، بلکہ آخر پر تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ ابوداؤد کی روایت میں پایا۔

۲۶۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ، حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگ (منیٰ سے فارغ ہو کر) کسی بھی طریق سے واپس چلے جاتے تھے، (یہ صورت حال دیکھ کر) رسول اللہ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص مکہ سے نہ جائے حتیٰ کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس ہو، (طواف دواغ کرے) البتہ حیض والی عورت کو مستثنیٰ قرار دیا۔“

۲۶۶۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَاصَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفَرِ فَقَالَتْ: مَا أَرَانِي إِلَّا حَابَسْتُكُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَقْرَى حَلْقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قِيلَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَإِنْفِرِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۶۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کوچ (کے دن) کی رات صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا، تو انہوں نے عرض کیا، میرا خیال ہے کہ (طواف دواغ کی وجہ سے) میں نے تمہیں روک دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”(عرب کے محاورے کے مطابق) بے اولاد، سرمٹڈ یا حلق میں بیماری والی، (اس سے بددعا مراد نہیں، بلکہ جیسے کہا جاتا ہے: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں ویسے ہی یہ الفاظ ہیں) کیا اس نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا؟“ آپ کو بتایا گیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر (مدینہ کی طرف) کوچ کرو۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۶۵) و مسلم (۱۳۱۱/۳۳۹)۔ ❁ صحیح، رواہ أبو داود (۲۰۰۵) وسندہ صحیح [وانظر صحيح البخاري (۱۵۶۰) و مسلم (۱۲۱۱/۱۲۳)]۔  
❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۵۵) و مسلم (۱۳۲۷/۳۷۹)۔  
❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۷۷۱-۱۷۷۲) و مسلم (۱۲۱۱/۳۸۷)۔

## الفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۲۶۷۰: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٌ عَلَى نَفْسِهِ، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٌ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يُعْبِدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا، وَلَكِنْ تَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسِيرُوا فِيهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❁

۲۶۷۰: عمرو بن اخوص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا: ”آج کون سا دن ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: حج اکبر کا دن ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تمہارے درمیان تمہارے اس شہر میں، تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح حرام ہیں، سن لو! کوئی ظالم اپنی جان پر ظلم نہ کرے، سن لو! کوئی ظالم اپنی اولاد پر ظلم نہ کرے نہ بچہ اپنے والد پر ظلم کرے، سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ اس کی تمہارے اس شہر میں عبادت ہو، لیکن تمہارے ایسے امور میں جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو، اس کی اطاعت ہوگی تو وہ اس پر ہی راضی ہو جائے گا۔“ ابن ماجہ، ترمذی۔ اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۶۷۱: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنَى حِينَ ارْتَفَعَ الضُّحَى عَلَى بَغْلَةِ شَهْبَاءَ وَعَلَى يُعْبَرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۲۶۷۱: رافع بن عمرو مزی بن النضر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں چاشت کے بعد سیاہی مائل سفید ٹچر پر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سنا، جبکہ علی رضی اللہ عنہ آپ کی طرف سے لوگوں تک بات پہنچا رہے تھے جبکہ لوگ کچھ کھڑے تھے اور کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔

۲۶۷۲: وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آخَرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۶۷۲: عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طواف زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔

۲۶۷۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمَلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي آفَاضَ فِيهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۶۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے طواف افاضہ کے ساتوں چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔

❁ إسناده حسن، رواه ابن ماجه (۳۰۵۵) و الترمذي (۲۱۵۹)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۱۹۵۶)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواه الترمذي (۹۲۰) وقال: حسن) و أبو داود (۲۰۰۰)

(۲۰۰۰) و ابن ماجه (۳۰۵۹) [والبخاري قبل ح ۱۷۳۲ تعليقاً] ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن و تابعه محمد بن طارق

ولكنه عن طاؤس مرسل۔ ❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۰۰۱) و ابن ماجه (۳۰۶۰)۔

۲۶۷۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعُقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ)) رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ. ❁

۲۶۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمرہ عقبی کو کنکریاں مار لے تو بیویوں کے (ساتھ جماع کے) سوا اس کے لیے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔“ شرح السنہ۔ اور انہوں نے فرمایا: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۶۷۵: وَفِي رَوَايَةٍ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ)). ❁

۲۶۷۵: احمد اور نسائی کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے، فرمایا: ”جب وہ کنکریاں مار لے تو بیویوں کے علاوہ ہر چیز اس کے لیے حلال ہو جاتی ہے۔“

۲۶۷۶: وَعَنْهَا، قَالَتْ: أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنَى فَمَكَتْ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّلَاثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❁

۲۶۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دن کے پچھلے پہر جب آپ نے نماز ظہر ادا کی تو طواف افاضہ کیا، پھر آپ منیٰ واپس تشریف لے آئے، آپ نے ایام تشریق کی راتیں وہاں گزاریں، جب سورج ڈھل جاتا تو آپ ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے، پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس کھڑے ہوتے، لمبا قیام فرماتے اور تضرع و عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے، اور آپ تیسرے کو کنکریاں مارتے اور اس کے پاس کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

۲۶۷۷: وَعَنْ أَبِي الْبَدَاحِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوهُ فِي أَحَدِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. ❁

۲۶۷۷: ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات بسر کرنے کی رخصت دے دی کہ وہ یوم النحر کو کنکریاں ماریں پھر یوم نحر کے بعد وہ دو دن کی رمی کو جمع کر لیں اور ایک دن میں ہی کنکریاں مار لیں۔ مالک، ترمذی، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّلَاثِ. یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

- ❁ سندہ ضعیف، رواہ البغوي في شرح السنة (۷/ ۲۱۰ بعد ۱۹۶۲ بلاسند) [و أبو داود (۱۹۷۸)] ☆ الحجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و انظر الحديث الآتي (۲۶۷۵)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۱/ ۲۳۴ ح ۲۰۹۰) والنسائي (۶/ ۲۷۷ ح ۳۰۸۶) [و ابن ماجه (۳۰۴۱)] ☆ الحسن العرنی ثقة أرسل عن ابن عباس رضي الله عنه (تقدم: ۲۶۱۳) و لبعض الحديث شاهد عند مسلم (۱۱۷۹)۔ ❁ سندہ حسن، رواہ أبو داود (۱۹۷۳)۔ ❁ سندہ صحیح، رواہ مالک (۱/ ۴۰۸ ح ۹۴۶) و الترمذی (۹۵۵) و النسائي (۵/ ۲۷۳ ح ۳۰۷۱)۔



## بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

احرام والاکن چیزوں سے اجتناب کرے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۶۷۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ: ((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَّ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَيْنِ وَلَيَقْطَعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ)). متفق عليه. \*

وَرَادَ الْبَخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ: ((وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ، وَلَا تَلْبَسُ الْقَفَّازِينَ)).

۲۶۷۸: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ احرام والاکن سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیض، عمامے، شلواریں، جبے اور موزے نہ پہنو، البتہ اگر کوئی شخص جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جسے زعفران اور ورس کی خوشبو لگی ہوئی ہو۔“ بخاری، مسلم۔

اور امام بخاری نے ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”احرام والی عورت نقاب پہنے نہ دستانے۔“

۲۶۷۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لِبَسَ خُفَيْنِ وَإِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبَسَ سَرَاوِيلَ)). متفق عليه \*

۲۶۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”جب محرم جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور جب وہ نہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے۔“

۲۶۸۰: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخُلُقِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ، وَهَذِهِ عَلَيَّ. فَقَالَ: ((أَمَّا الطَّيْبُ الَّذِي بَكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْرِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمَرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ)). متفق عليه \*

۲۶۸۰: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم حرانہ میں نبی ﷺ کے پاس تھے جب ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اس نے

\* متفق عليه، رواه البخاري (۱۵۴۲، ۱۸۳۸) و مسلم (۱/۱۱۷۷)۔

\* متفق عليه، رواه البخاري (۱۸۴۱) و مسلم (۴/۱۱۷۸)۔

\* متفق عليه، رواه البخاري (۱۵۳۶) و مسلم (۸-۶/۱۱۸۰)۔

جبہ پہن رکھا تھا اور اس نے زعفران کی بنی ہوئی خوشبو بھی خوب لگا رکھی تھی، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں نے یہ (جبہ) پہن رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”رہی خوشبو جو کہ تم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو دو، اور رہا جبہ تو اسے اتار دو، اور پھر اپنے عمرے میں ویسے ہی کر جیسے تو اپنے حج میں کرتا ہے۔“

۲۶۸۱: وَعَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ)). \* رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
۲۶۸۱: عثمان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”محرم اپنا نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے اور نہ ہی پیغام نکاح بھیجے۔“

۲۶۸۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۶۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

۲۶۸۳: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، ابْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \* قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّنِّيُّ: وَلَا كَثُرُونَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزَوُّجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرَفٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ.

۲۶۸۳: میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے یزید بن الاصح، میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے شادی کی تو آپ محرم نہیں تھے۔ الشیخ الامام محی السنہ بیان کرتے ہیں، اکثر محدثین کا یہ موقف ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے شادی کی تو آپ محرم نہیں تھے جبکہ آپ نے حالت احرام میں اس معاملے کو ظاہر فرمایا۔ پھر آپ نے مکہ کے راستے میں مقام سرف پر ان سے خلوت اختیار کی، جبکہ آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

۲۶۸۴: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۸۴: ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حالت احرام میں اپنا سر دھویا کرتے تھے۔

۲۶۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اخْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں چھنے لگوائے۔

۲۶۸۶: وَعَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَدَهُمَا بِالصَّبْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

\* رواہ مسلم (۱۴۰۹/۴۱)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۳۷) و مسلم (۱۴۱۰/۴۶)۔

\* رواہ مسلم (۱۴۱۱/۴۸)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۴۰) و مسلم (۱۲۰۵/۹۱)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۳۵) و مسلم (۱۲۰۲/۸۷)۔

\* رواہ مسلم (۱۲۰۴/۸۹)۔

۲۶۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں جس کی حالت احرام میں آنکھیں دکھتی ہوں، رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ وہ اپنی آنکھوں پر ممبر کالیپ کر سکتا ہے۔

۲۶۸۷: وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَأَيْتُ أَسَامَةَ وَبِلَالًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِحْدَاهُمَا أَخَذَ بِخَطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. \* رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۶۸۷: ام الحسین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہارتھامے ہوئے تھا جبکہ دوسرا (چھتری کی طرح) اپنا کپڑا بلند کئے، آپ کو گرمی سے بچانے کے لیے، آپ پر سایہ کیے ہوئے تھا حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبی کو کنکریاں مار لیں۔

۲۶۸۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قَدْرِ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَاؤُكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاخْلُقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرْقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ)) - وَالْفَرْقُ ثَلَاثَةُ أَصْعَ - ((أَوْ صُمُّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَنْسُكَ نَسِيكَةً)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۶۸۸: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حدیبیہ کے مقام پر تھا کہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے، میں نے احرام باندھ رکھا تھا اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلارہا تھا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟“ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا سر منڈا لو اور چھ مساکین کو ایک فرق (تقریباً سات کلو) اناج دو یا تین روزے رکھو یا ایک بکری ذبح کرو۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۶۸۹: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقَفَازَيْنِ وَالْبَقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرَسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلِتَلْبَسَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنَ أَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعْضَضَةً أَوْ خَزْرَ أَوْ حُلِيَّ أَوْ سَرَاوِيلَ أَوْ قَمِيصِينَ أَوْ خُفَّيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۲۶۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو عورتوں کو حالت احرام میں دستاں پہننے، نقاب کرنے اور ورس وزعفران سے رنگ کیے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا، اس کے علاوہ، وہ زرد رنگ کے یارشم کے بنے ہوئے جو کپڑے چاہیں پہن لیں، یا زیور، شلوار، قمیض اور موزے پہن سکتی ہیں۔

\* رواہ مسلم (۱۲۹۸/۳۱۲)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۱۴) و مسلم (۱۲۰۱/۸۳)۔

\* إسناده حسن، رواہ أبو داود (۱۸۲۷)۔

۲۶۹۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ الرَّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا جَاوَزُوا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَا بَنَ مَاجَةَ مَعْنَاهُ. ❊

۲۶۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھے، سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنی چادریں سر سے چہرے پر لٹکالیتیں اور جب وہ ہمارے پاس سے گزر جاتے تو ہم چہروں سے چادریں اٹھا لیتیں تھیں۔ ابوداؤد۔ اور ابن ماجہ میں اس معنی کی روایت ہے۔

۲۶۹۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقْتَتِ يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ. ❊ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۶۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حالت احرام میں اپنے سر پر ایسا تیل لگا لیا کرتے تھے جس میں خوشبو نہیں ہوتی تھی۔

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۲۶۹۲: عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ: أَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ! فَالْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ: تُلْقَى عَلَى هَذَا وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۶۹۲: نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ٹھنڈک محسوس کی تو فرمایا: نافع! مجھ پر کوئی کپڑا ڈالو، میں نے ایک جہان پر ڈال دیا تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ پر یہ ڈال رہے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے حرم کو اسے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۲۶۹۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلُحْيِي جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

۲۶۹۳: عبد اللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں لُحی جمل کے مقام (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔

۲۶۹۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۱۸۳۳) وابن ماجه (۲۹۳۵) ☆ يزيد بن أبي زياد ضعيف -

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۹۶۲) وقال: غريب لا نعرفه إلا من حديث فرقد السبخي ... إلخ) [وابن ماجه (۳۰۸۳)] ☆ فرقد بن يعقوب السبخي: ضعيف ضعفه الجمهور وأخطأ من وثقه - ❊ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۱۸۲۸) -

❊ **متفق عليه**، رواه البخاري (۵۶۹۸) و مسلم (۸۸ / ۱۲۰۳) -

❊ **سندہ ضعيف**، رواه أبو داود (۱۸۳۷) و النسائي (۵ / ۱۹۴ ح ۲۸۵۲) ☆ قتادة مدلس وعنن -

- ۲۶۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں پاؤں کی پشت پر تکلیف کی وجہ سے بچھے لگوائے۔
- ۲۶۹۵: وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُولُ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. ❁
- ۲۶۹۵: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو آپ حالت احرام میں نہیں تھے، اور جب آپ نے ان سے خلوت کی تب بھی آپ حالت احرام میں نہیں تھے، اور میں دونوں کے درمیان قاصد و واسطہ تھا۔ احمد، ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

محرم شکار کرنے سے اجتناب کرے

### الفصل الأول

#### فصل اول

۲۶۹۶: عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَهْلَى لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَمَارًا وَخَشِيًا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: ((أَنَا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. \*

۲۶۹۶: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مقام ابواء یا مقام ودان پر ایک جنگلی گدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اسے قبول نہ فرمایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے پر افسردگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: ”ہم نے اسے اس لیے تمہیں واپس کیا ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔“

۲۶۹۷: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا جَمَارًا وَخَشِيًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَأَى أَبُو قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَسَالَهُمْ أَنْ يُسَاقُوا لَهُ سَوْطُهُ فَأَبَوْا فَتَنَّاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَكَلُّوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَذْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَأَلُوهُ قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟)) قَالُوا: مَعَنَا رَجُلُهُ فَآخَذَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَآكَلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. \*

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهَا؟ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((فَكُلُّوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا)).

۲۶۹۷: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (حدیبیہ کے سال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو وہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے، وہ حالت احرام میں تھے جبکہ وہ خود حالت احرام نہیں تھے، انہوں نے میرے دیکھنے سے پہلے ایک جنگلی گدھا دیکھا، جب انہوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ ابو قتادہ نے اسے دیکھ لیا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان (اپنے ساتھیوں) سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کا کوزا پکڑا دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا، انہوں نے خود اسے لیا اور اس پر حملہ کر دیا اور اسے زخمی کر دیا، پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے اسے کھایا، لیکن انہیں ندامت و پریشانی ہوئی، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا اس کا کوئی حصہ تمہارے پاس ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اس کا ایک پاؤں ہمارے پاس ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا اور اسے کھایا۔ اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی دوسری

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۲۵) و مسلم (۱۱۹۳/۵۰)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۵۴) و مسلم (۵۷-۵۸/۱۱۹۶)۔

روایت میں ہے: جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی نے اسے کہا تھا کہ اس پر حملہ کرو؟ یا اس کی طرف اشارہ کیا ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا جو گوشت باقی بچا ہے اسے کھاؤ۔“

۲۶۹۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْأَحْرَامِ: الْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعُقْرُبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں حرم میں حالت احرام میں قتل کر دینے پر کوئی گناہ نہیں: چوہا، کوا، چیل، بچھو اور کانٹے والا کتا۔“

۲۶۹۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يَقْتُلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْحَدْيَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ قسم کے جانور فاسق (نقصان دہ) ہیں، انہیں حل و حرم ہر حالت میں قتل کیا جائے گا، سانپ، کوا جو سیاہ و سفید ہو، چوہا، کانٹے والا کتا اور چیل۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۷۰۰: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ، مَا لَمْ تَصِيدْهُ أَوْ يُصَادْ لَكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

۲۷۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شکار کا گوشت تمہارے لیے حالت احرام میں حلال ہے جسے تم نے شکار کیا ہو نہ وہ تمہاری خاطر شکار کیا گیا ہو۔“

۲۷۰۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجَرَادُ مِنَ صَيْدِ الْبَحْرِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

۲۷۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نڈی (مکڑی) سمندری شکار کے زمرے میں ہے۔“

۲۷۰۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

✽ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۳۱۵) و مسلم (۷۲/۱۱۹۹)۔

✽ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۳۱۴) و مسلم (۶۷/۱۱۹۸)۔

✽ **إسناده ضعيف**، رواہ ابو داود (۱۸۵۱) و الترمذی (۸۴۶) و النسائی (۵/۱۸۷ ح ۲۸۳۰) ☆ المطلب: لم

يسمع من جابر رضي الله عنه كما قال أبو حاتم الرازي (المراسيل ص ۲۱۰)۔

✽ **حسن**، رواہ ابو داود (۱۸۵۳) و سندہ حسن، ۱۸۵۴ و سندہ ضعیف جدًا، فیہ ابو المہزم: متروک و الترمذی

(۸۵۰) وقال: غریب، و سندہ ضعیف جدًا، فیہ ابو المہزم)۔

وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۷۰۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم چیر پھاڑ کرنے والے درندے کو مار سکتا ہے۔“

۲۷۰۳: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ عَنِ الضَّبُعِ أَصِيدَ هِيَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: أَيُكُلُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❊

۲۷۰۳: عبد الرحمن بن ابی عمار بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے جو کے بارے میں سوال کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا وہ کھایا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ترمذی، نسائی، شافعی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۰۴: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الضَّبُعِ قَالَ: ((هُوَ صَيْدٌ، وَيَجْعَلُ فِيهِ كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرَمُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۲۷۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے جو کھانے کے بارے میں رسول اللہ سے دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شکار ہے، اور جب محرم اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے اس پر ایک مینڈھا ہے۔“

۲۷۰۵: وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ: ((أَوْيَا كُلُّ الضَّبُعِ أَحَدٌ؟)). وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذَّنْبِ قَالَ: ((أَوْيَا كُلُّ الذَّنْبِ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ؟)). ❊ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۲۷۰۵: خزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے جو کھانے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا کوئی جو بھی کھاتا ہے؟“ میں نے آپ سے بھیڑیا کھانے کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا کوئی صاحب ایمان بھیڑیا بھی کھاتا ہے؟“ ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: اس کی اسناد قوی نہیں۔

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۸۳۸) قال: (حسن) و أبو داود (۱۸۴۸) و ابن ماجه (۳۰۸۹) ☆ یزید بن ابی زیاد: ضعیف۔ ❊ **صَحِيحٌ**، رواه الترمذی (۸۵۱) و النسائی (۱۹۱/۵) ح ۲۸۳۹، ۷/۲۰۰ ح ۴۳۲۸) و الشافعی فی الأم (۱۹۳/۲)۔

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۳۸۰۱) و ابن ماجه (۳۰۸۵) و الدارمی (۷۴/۲، ۷۵ ح ۱۹۴۸)۔

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۱۷۹۲) ☆ فیہ عبد الکریم بن ابی المخارق: ضعیف۔



## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فصل ثالث

۲۷۰۶: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرْمٌ فَأَهْدَى لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ: فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۰۶: عبد الرحمن بن عثمان تیمی بیان کرتے ہیں، ہم طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم حالت احرام میں تھے، ان (طلحہ رضی اللہ عنہ) کو ایک (بھنا ہوا) پرندہ بطور ہدیہ بھیجا گیا جبکہ طلحہ سو رہے تھے۔ ہم میں سے کچھ نے کھالیا اور کچھ نے پرہیز کیا، تو جب طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اسے کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔

## بَابُ الْإِحْصَارِ وَقُوتِ الْحَجِّ

حج سے منع کیے جانے اور حج کے فوت ہو جانے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۷۰۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدْ أَحْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَذْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۷۰۷: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، (صلح حدیبیہ کے سال) رسول اللہ ﷺ کو (عمرہ کرنے سے) روک دیا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا سرمنڈایا، اپنی ازواج مطہرات سے جماع کیا اور قربانی کی، اور پھر اگلے سال عمرہ کیا۔

۲۷۰۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَحَالَ كُفَارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا يَأْهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۷۰۸: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (عمرہ کرنے کے لیے) روانہ ہوئے تو قریش بیت اللہ پہنچنے سے پہلے حائل ہو گئے تو نبی ﷺ نے اپنی قربانیاں ذبح کیں، اور آپ نے اپنا سرمنڈایا جبکہ آپ کے بعض صحابہ نے سر کے بال کترائے۔

۲۷۰۹: وَعَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۷۰۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سرمنڈانے سے پہلے قربانی کی اور آپ نے اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

۲۷۱۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحْجَّ عَامًا قَابِلًا فَيَهْدِيَ أَوْ يَصُومَ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

❁ رواه البخاري (۱۸۰۹)۔ ❁ رواه البخاري (۱۸۰۷)۔

❁ رواه البخاري (۱۸۱۱)۔

❁ رواه البخاري (۱۸۱۰)۔

۲۷۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی سنت کافی نہیں! اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا مروہ کی سعی کرے، پھر ہر چیز سے حلال ہو جائے (احرام کی پابندی ختم ہو جائے) حتیٰ کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی کرے، اگر قربانی میسر نہ ہو تو پھر روزے رکھے۔

۲۷۱۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا: ((لَعَلَّكَ ارَدْتِ الْحَجَّ؟)) قَالَتْ: وَاللَّهِ! مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي، وَقُولِي: اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ان سے فرمایا: ”شاید کہ آپ نے حج کا ارادہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے کچھ تکلیف ہے، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”حج کریں اور شرط قائم کر لیں، اس طرح کہیں: اے اللہ! میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے (تکلیف کی وجہ سے آگے جانے سے) روک لے گا۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۷۱۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْهُدَيْبِيَّةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِيهِ قِصَّةٌ وَفِي سَنَدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ. ❊

۲۷۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ انہوں نے حدیبیہ کے سال جو قربانی کی تھی اس کے بدلے میں اب عمرہ القضاء میں قربانی کریں۔ ابوداؤد۔ اس میں قصہ ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق (مدلس) ہے۔

۲۷۱۳: وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو وَالْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كُسِرَ، أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ، ❊ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: ((أَوْ مَرَضَ)). وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيحِ ضَعِيفٌ.

۲۷۱۳: حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا اور وہ اگلے سال حج کرے۔“ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور ابوداؤد نے ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: ”یا وہ بیمار ہو جائے۔“ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مصابیح میں ضعیف ہے۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۰۸۹) ومسلم (۱۰۴/۱۲۰۷)۔

❊ حسن، رواہ أبو داود (۱۸۶۴) ☆ محمد بن إسحاق بن یسار: صرح بالسمع عند البيهقي في دلائل النبوة (۴/۳۲۰) وللحديث شاهد قوي عند الحاكم (۱/۴۸۵)۔ ❊ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۹۴۰) وأبو داود (۱۸۶۲)، ۱۸۶۳، الرواية الثانية) والنسائي (۵/۱۹۸ ح ۲۸۶۳) وابن ماجه (۳۰۷۷) والدارمي (۲/۶۱ ح ۱۹۰۱) [وصححه الحاكم على شرط البخاري ۱/۴۷۰، ۴۸۳ ووافقه الذهبي وأعل بما لا يقدح]۔

۲۷۱۴: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ الدَّيْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْحَجُّ عَرَفَةُ، مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةً جَمَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامٌ مِّنْ ثَلَاثَةٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْدارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❊

۲۷۱۴: عبد الرحمن بن یحییٰ الدیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”حج وقوف عرفات ہی ہے، جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفہ میں قیام کر لے تو اس نے حج پالیا، اور منیٰ کے ایام تین ہیں، جو شخص دودن میں جلدی کر کے فارغ ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔“ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.  
اور یہ باب فصل ثالث سے خالی ہے۔

## بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

### حرمت مکہ، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۷۱۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا)). وَقَالَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ: ((إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ، لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى خِلَاهَا)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا الْإِذْخَرُ، فَإِنَّهُ لَقَيْنَهُمْ وَلَبَّيْوْهُمْ؟ فَقَالَ: ((إِلَّا الْإِذْخَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۲۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ”(اب) ہجرت باقی نہیں رہی، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے، جب تمہیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا جائے تو نکلو۔“ اور آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ”اللہ نے اس شہر کو زمین و آسمان کی تخلیق کے روز ہی حرام قرار دے دیا تھا، وہ اللہ کی حرمت کی وجہ سے روز قیامت تک حرام ہے اور محمد (ﷺ) سے پہلے اس میں قتال کرنا حلال نہیں کیا گیا، اور میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے حلال کیا گیا، وہ اللہ کی حرمت کے باعث روز قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ اس کا کاٹنا کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے، اور نہ ہی اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے سوائے اس شخص کے جو اس کا اعلان کرے، اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے۔“ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بجز اذخر (گھاس) کے، کیونکہ وہ لوہاروں اور ان کے گھروں کے استعمال کی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بجز اذخر (گھاس) کے۔“

۲۷۱۶: وَفِي رَوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((لَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقُطَتُهَا إِلَّا مِنْشَدًا)). ❁

۲۷۱۶: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”اس کا درخت کاٹا جائے نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے سوائے اس شخص کے جو اس چیز کا اعلان کرے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۳۴) و مسلم (۴۴۵/۱۳۵۳)۔

❁ [متفق علیہ]، رواہ البخاری (۱۱۲) و مسلم (۴۴۸/۱۳۵۵)۔

۲۷۱۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السَّلَاحَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۲۷۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مکہ میں اسلحہ اٹھا کر چلنا کسی کے لیے بھی حلال نہیں۔“

۲۷۱۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: ((اقْتُلْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۲۷۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتار تو کسی آدمی نے آ کر بتایا کہ ابن نطل غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“

۲۷۱۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ. ❀ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۱۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

۲۷۲۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَغْزُو جَيْشُ الْكَعْبَةِ، فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسِّفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يُخَسِّفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((يُخَسِّفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يَبْعَثُونَ عَلَى نِيَابَتِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۲۷۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ”ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے کا قصد کرے گا۔ جب وہ بیداء کے مقام پر ہوں گے تو ان کے اول و آخر تمام فوجیوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کے اول و آخر کو کیسے دھنسا دیا جائے گا، جبکہ ان میں ان کی رعایا بھی ہوگی، اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے اول و آخر سب کو دھنسا دیا جائے گا اور پھر انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

۲۷۲۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُخَرَّبُ الْكَعْبَةُ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۲۷۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”باریک پنڈلیوں والا ایک حبشی شخص کعبہ کو برباد کرے گا۔“

❀ رواہ مسلم (۱۳۵۶/۴۴۹)۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۴۶) و مسلم (۱۳۵۷/۴۵۰)۔

❀ رواہ مسلم (۱۳۵۸/۴۵۱)۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۱۸) و مسلم (۲۸۸۴/۸)۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۵۹۶) و مسلم (۲۹۰۹/۵۸-۵۷)۔

۲۷۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَانِي بِهِ اسْوَدَّ اَفْحَجَ يَلْعُهَا حَجْرًا حَجْرًا)). رواه البخاری  
 ۲۷۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گویا میں اس سیاہ فام شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ پھینکتے گا۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۷۲۳: عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ الْحَادِ فِيهِ)). رواه أبو داود

۲۷۲۳: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حرم میں ذخیرہ اندوزی کرنا الحاد ہے۔“  
 ۲۷۲۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَكَّةَ: ((مَا أَطْيَبَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّ إِلَيَّ، وَلَوْ لَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ)). رواه الترمذی، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا. ☆  
 ۲۷۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے فرمایا: ”میرے نزدیک تو سب سے اچھا اور سب سے پسندیدہ شہر ہے، اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں اور نہ رہتا۔“ ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی اسناد غریب ہے۔

۲۷۲۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ: ((وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ، وَلَوْ لَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ)). رواه الترمذی  
 وَابْنُ مَاجَةَ ☆

۲۷۲۵: عبد اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہوئے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”اللہ کی قسم! تو اللہ کی زمین کا سب سے بہترین ٹکڑا اور اللہ کی ساری زمین سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے تجھ سے نکال دیا جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۷۲۶: عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: إِذْذَنْ لِي أَيُّهَا

☆ رواه البخاري (۱۵۹۵)۔ ☆ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۲۰۲۰) ☆ فيهِ مَرْسِيٌّ بَنَ بِأَذَانَ: مَجْهُولٌ، وَجَعْفَرُ وَعِمَارَةُ: مُسْتَوْرَانٌ۔ ☆ حَسَنٌ، رواه الترمذی (۳۹۲۶) ☆ فيهِ فَضِيلٌ بَنَ سَلِيمَانَ: ضَعِيفٌ وَلَهُ شَوَاهِدٌ عِنْدَ أَبِي يَعْلَى (۶۹/۵ ح ۲۶۶۲) وَغَيْرُهُ وَهُوَ بِهَا حَسَنٌ۔ ☆ صَحِيحٌ، رواه الترمذی (۳۹۲۵) وَقَالَ: حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ (وَابْنُ مَاجَةَ (۳۱۰۸) وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَبَانَ (الإحسان: ۳۷۰۰) وَالْحَاكِمُ (۷/۳) وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ)۔

الْأَمِيرُ أَحَدُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا يَ وَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ جِئْتُ تَكَلَّمَ بِهِ حَمْدُ اللَّهِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِمَرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَحَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذُنْ لَكُمْ وَأَنْتُمْ أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأُمَمِ وَلِيَكْلِفِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ ﷺ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو؟ قَالَ: قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَّمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَبْرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀ وَفِي الْبُخَارِيِّ: الْخَبْرَةُ: الْجَنَابَةُ.

۲۷۲۶: ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے، جب کہ وہ مکہ کی طرف لشکر روانہ کر رہا تھا، کہا: جناب امیر! اگر تم مجھے اجازت دو تو میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے روز بیان فرمائی تھی، جسے میرے کانوں نے سنا، میرے دل نے اسے یاد کیا اور میرے آنکھوں نے اسے دیکھا، جب آپ نے وہ حدیث بیان کی تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ”بے شک مکہ ایسی جگہ ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اور اسے کوئی لوگوں نے حرام قرار نہیں دیا، جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اس میں خون ریزی کرے اور اس کے درخت کاٹے، ہاں اگر کوئی شخص اس میں رسول اللہ ﷺ کے قاتل کرنے سے قتال کی اجازت و رخصت لے تو اسے کہو: بے شک اللہ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی اور تمہیں اجازت نہیں دی اور مجھے بھی ایک دن کے کچھ حصے کے لیے اجازت دی گئی تھی اور اس کی حرمت آج بھی ویسے ہی ہے جیسے کل تھی، اور چاہیے کہ جو یہاں موجود ہے وہ غیر موجود تک یہ باتیں پہنچا دے۔“ ابوشریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمرو نے تمہیں کیا جواب دیا؟ انہوں نے کہا: اس نے مجھے کہا: ابوشریح! میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں بے شک حرم کسی گناہ گار کو پناہ دیتا ہے نہ کسی مفرور قاتل کو اور نہ ہی کسی مفرور چور کو پناہ دیتا ہے۔“ بخاری، مسلم۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ الخبرۃ کا معنی الجنایہ (قصور) ہے۔

۲۷۲۷: وَعَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا، فَإِذَا ضَيَعُوا ذَلِكَ هَلَكُوا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❀

۲۷۲۸: عیاش بن ابی ربیعہ المخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ امت خیر و بھلائی پر قائم رہے گی جب تک یہ اس حرمت (مکہ مکرمہ) کی اس تعظیم کے مطابق اس کی تعظیم کرتی رہے گی، جب وہ اس کو ضائع کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔“

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۲۹۵) و مسلم (۱۳۵۴/۴۶۶)۔

❀ إسناده ضعيف، رواه ابن ماجه (۳۱۱۰) ☆ یزید بن ابی زیاد: ضعيف، ضعفه الجمهور۔



## بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

حُرْمَتِ مَدِينَةِ کَیْبَانَ، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۷۲۸: عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَا هُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوَالِيَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. \*  
وَفِي رَوَايَةٍ لَهُمَا: ((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

۲۷۲۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے صرف قرآن اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے وہ لکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت ایجاد کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی نفل عبادت قبول ہوگی نہ فرض۔ مسلمانوں کی امان ایک ہی ہے، اور اس میں ادنی مسلمان کی امان کی بھی برابر حیثیت ہے، جو شخص کسی مسلمان کے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض، اور جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے معاہدہ کر لے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اور اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض۔“ اور صحیحین ہی کی روایت میں ہے: ”جو شخص اپنے آپ کو باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کر لے یا اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور سے معاہدہ کر لے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس سے نفل قبول ہوگا نہ فرض۔“

۲۷۲۹: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ: أَنْ يَقْطَعَ عِصَاهُهَا، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا)) وَقَالَ: ((الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، لَا يَدْخُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجُهِدَهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۷۰) و مسلم (۴۶۷ / ۱۳۷۰)۔

\* رواہ مسلم (۴۵۹ / ۱۳۶۳)۔

۲۷۲۹: سعد بن ابی ہریرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں مدینہ کے دونوں پتھریلے مقاموں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں، اور اس علاقے کا درخت کاٹنا یا اس کا شکار قتل کرنا حرام ہے۔“ اور فرمایا: ”مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ جانتے، اگر کوئی شخص اس سے عدم رغبت کی وجہ سے اسے چھوڑ جائے گا تو اللہ اس میں اس کے بدلہ میں ایسے شخص کو آباد کرے گا، جو اس سے بہتر ہوگا، اور جو شخص اس کی بھوک اور تکلیف پر صبر کرے گا تو روز قیامت میں اس کی سفارش کروں گا یا میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔“

۲۷۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأُؤَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۳۰: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے جو شخص مدینہ کی بھوک اور اس کی تکلیف پر صبر کرے گا تو روز قیامت میں اس کی سفارش کروں گا۔“

۲۷۳۱: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مِدْنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيَّكَ وَرَأَتْهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)) ثُمَّ قَالَ: يَدْعُو أَصْغَرَ وَلَيْدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۳۱: ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں، جب لوگ پہلا پہلا پھل دیکھتے تو اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے، جب آپ ﷺ اسے پکڑ لیتے تو دعا فرماتے: ”اے اللہ! ہمارے لیے پھلوں میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مدینے میں برکت فرما، ہمارے صاع اور ہمارے مد (ناپ تول کے پیمانے) میں برکت فرما، اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے، اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، بے شک انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا فرمائی اور میں تجھ سے اسی مثل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں اور اس کی مثل اس کے ساتھ مزید دعا کرتا ہوں۔“ راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ ﷺ اپنے کسی سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔

۲۷۳۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا بَيْنَ مَأْزِمِهَا أَنْ لَا يَهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلُ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطُ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۳۲: ابوسعیدؓ بنی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور اس کی حرمت کو ثابت کیا، اور میں مدینہ کو، اس کے دو پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو، حرام قرار دیتا ہوں کہ اس میں خون ریزی کی جائے

❖ رواہ مسلم (۴۸۴ / ۱۳۷۸)۔

❖ رواہ مسلم (۴۷۳ / ۱۳۷۳)۔

❖ رواہ مسلم (۴۷۵ / ۱۳۷۴)۔

نہ قتال کے لیے اس میں اسلحہ اٹھایا جائے اور نہ ہی چارے کے علاوہ اس کے درختوں کے پتے جھاڑے جائیں۔“

۲۷۳۳: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْطِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذُوا مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ: مَعَاذَ اللَّهِ! أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَلَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۷۳۳: عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) موضع عقیق میں واقع اپنے محل کی طرف جا رہے تھے کہ انہوں نے کسی غلام کو درخت کاٹتے ہوئے یا اس کے پتے جھاڑتے ہوئے پایا تو انہوں نے اس کا کپڑا سلب کر لیا، جب سعد رضی اللہ عنہ واپس (مدینہ) آئے تو غلام کے مالک ان کے پاس آئے اور ان سے بات کی کہ انہوں نے غلام سے جو کچھ لیا ہے وہ اسے ان کے غلام کو یا ہمیں واپس لٹا دیں، اس پر انہوں (سعد رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں اس چیز کو واپس کر دوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بطور غنیمت عطا فرمائی ہے، اور انہوں نے انہیں وہ کپڑا واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

۲۷۳۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَوَعَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((اَللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحَبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمِدَّهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۷۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! جس طرح ہمیں مکہ محبوب ہے اس طرح یا اس سے بھی زیادہ مدینہ ہمیں محبوب بنادے اور اسے صحت افزا بنادے، اس کے صاع و مد میں ہمارے لیے برکت فرمادے اور اس کے بخار کو منتقل فرما اور اسے جھٹ بھیج دے۔“

۲۷۳۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ: ((رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ مَهْيَعَةً، فَتَأَوَّلَتْهَا: أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۲۷۳۵: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ کے مدینہ کے بارے میں خواب کے متعلق روایت ہے، (آپ ﷺ نے فرمایا): ”میں نے ایک سیاہ فام پرانگندہ بالوں والی عورت کو مدینہ سے نکل کر ”مہیعہ“ پر قیام کرتے ہوئے دیکھا، میں نے اس کی تاویل کی کہ مدینہ کی وبا ”مہیعہ“ منتقل کر دی گئی ہے، اور ”مہیعہ“ جھٹ کا ہی نام ہے۔“

۲۷۳۶: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُؤُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُؤُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُؤُونَ

❊ رواہ مسلم (۱۳۶۴/۴۶۱)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۸۹) و مسلم (۱۳۷۶/۴۸۰)۔

❊ رواہ البخاری (۷۰۳۹)۔

فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۳۶: سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”یمن فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو تیز چلاتے ہوئے آئیں گے تو وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے اطاعت گزار لوگوں کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے، اور شام فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہوئے آئیں گے تو وہ اپنے اہل خانہ اور جوان کی اطاعت اختیار کر لیں گے اُن کو سوار کر کے لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جان لیتے، اور عراق فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ اونٹوں کو تیز دوڑاتے ہوئے آئیں گے اور وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے اطاعت گزار لوگوں کو سوار کر کے لے جائیں گے، جبکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جان لیتے۔“

۲۷۳۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِقُرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ حَبْتَ الْحَدِيدِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایک ایسی بستی میں قیام کرنے کا حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں پر غالب آجائے گی، وہ اسے یثرب کہتے ہیں، جبکہ وہ مدینہ ہے، وہ لوگوں کو ایسے نکال باہر کرتی ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل نکال باہر کرتی ہے۔“

۲۷۳۸: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۷۳۸: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔“

۲۷۳۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَبْثَهَا وَتَنْصَعُ طَبِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۳۹: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو اس اعرابی کو مدینہ میں بخار ہو گیا، وہ نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: محمد! (ﷺ) میری بیعت واپس کر دیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا، وہ پھر آیا اور کہا: میری بیعت واپس کر دیں، لیکن آپ نے انکار فرمایا، وہ پھر آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا: میری بیعت توڑ دیں، لیکن

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۷۵) و مسلم (۱۳۸۸/۴۹۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۷۱) و مسلم (۱۳۸۲/۴۸۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۳۸۵/۴۹۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۸۳) و مسلم (۱۳۸۳/۴۸۹)۔

آپ نے انکار فرمایا، وہ اعرابی (مدینہ) سے چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ بھی کی طرح ہے کہ وہ بُری چیز کو نکال دیتا ہے جبکہ اچھی چیز کو وہ خالص بنا دیتا ہے۔“

۲۷۴۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (( لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةَ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مدینہ بُرے لوگوں کو نکال باہر کرے گا جیسے بھی لوہے کی میل پکیل نکال باہر کرتی ہے۔“

۲۷۴۱: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (( عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۷۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ کے داخلی راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں، اس میں طاعون داخل ہوگا نہ دجال۔“

۲۷۴۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (( لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَأُهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَاقِينَ يَحْرُسُونَهَا، فَيَنْزِلُ السَّبِيحَةُ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مکہ اور مدینہ کے علاوہ دجال ہر شہر کو خراب کر ڈالے گا، ان دونوں شہروں کے تمام داخلی راستوں پر فرشتے صفیں باندھیں ان کی حفاظت کر رہے ہیں، وہ (دجال) شور والی زمین پر اترے گا، پھر مدینہ اپنے رہنے والوں کو تین بار خوب جھکا دے گا تو ہر کافر و منافق اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔“

۲۷۴۳: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ رَجَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (( لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا أَنْمَاعٌ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۷۴۳: سعد بن رجاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اہل مدینہ سے دھوکہ کرے گا تو وہ اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔“

۲۷۴۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو آپ مدینہ

❖ رواہ مسلم (۴۸۷/۱۳۸۱)۔

❖ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۸۰) و مسلم (۴۸۵/۱۳۷۹)۔

❖ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۸۱) و مسلم (۱۲۳/۲۹۴۳)۔

❖ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۷۷) و مسلم (۴۹۴/۱۳۸۷)۔

❖ رواہ البخاری (۱۸۸۶)۔

سے محبت کی وجہ سے اپنی اونٹنی کو، اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے تیز دوڑاتے۔“

۲۷۴۵: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ، فَقَالَ: ((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا، اور میں مدینہ کے دونوں پتھر ملی جبکہ کے درمیانی علاقے کو حرام قرار دیتا ہوں۔“

۲۷۴۶: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحَدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ  
۲۷۴۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“

## الْفَضْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۷۴۷: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ رَجُلًا فِي حَرَمِ الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيَهُ فَكَلَّمُوهُ فِيهِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ: ((مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ)) فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۲۷۴۷: سلیمان بن ابی عبد اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑا جو حرم مدینہ میں، جس کو رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے، شکار کر رہا تھا، انہوں نے اس کا کپڑا سلب کر لیا، تو اس کے مالک آپ کے پاس آئے اور آپ سے اس بارے میں بات چیت کی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حرم کو حرام قرار دیا ہے اور انہوں نے فرمایا: ”جو شخص کسی کو اس میں شکار کرتا ہوا پائے تو وہ اس کا کپڑا سلب کر لے۔“ لہذا میں یہ رزق تمہیں واپس نہیں دوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا کیا ہے، لیکن اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت تمہیں ادا کر دیتا ہوں۔

۲۷۴۸: وَعَنْ صَالِحِ مَوْلَى لِسَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَيْدًا مِنْ عَيْدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرَةِ الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ- يَغْنَى لِمَوَالِيهِمْ- سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۸۸۹) و مسالم (۴۶۲۰ / ۱۳۶۵)۔

❁ رواه البخاري (۱۴۸۲)۔

❁ سندہ ضعیف، رواه أبو داود (۲۰۳۷) ☆ سلیمان بن ابی عبد اللہ مجهول الحال لم یوثقه غیر ابن حبان۔

وَقَالَ: ((مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ سَلْبُهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۷۴۸: سعد رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام صالح سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے کچھ غلاموں کو مدینہ کے درخت کاٹنے ہوئے پایا تو انہوں نے ان کا سامان لے لیا، اور ان کے مالکوں سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ کے درخت سے کوئی چیز کاٹنے سے منع کرتے ہوئے سنا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس کی کوئی چیز کاٹے تو جو شخص اسے پکڑے تو اس کا سامان اسی (پکڑنے والے) کو ملے گا۔“

۲۷۴۹: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعَصَاهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊ وَقَالَ مُحِبِّي السُّنَّةِ: ((وَجٍّ)) ذَكَرُوا أَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: ”أَنَّهُ“ بَدَلُ: ”أَنَّهُا“.

۲۷۴۹: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وج (طائف یا طائف کا کچھ علاقہ) کا شکار کرنا اور اس کے خاردار درختوں کا کاٹنا حرام ہے، اللہ کے لیے حرام کیا گیا ہے۔“ ابو داؤد۔ اور امام حمی السنہ نے بیان کیا: ”وج“ کے بارے میں علمائے فرمایا ہے کہ وہ طائف کا ایک علاقہ ہے، اور خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے: ”انہا کی جگہ اُنہ کہا ہے۔“

۲۷۵۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا. ❊

۲۷۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مدینہ میں فوت ہو سکتا ہو تو اسے اسی میں فوت ہونا چاہیے، کیونکہ جو شخص اسی ہی میں فوت ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔“ احمد، ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی اسناد غریب ہے۔

۲۷۵۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْرُ قَرْيَةً مِّنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا أَلْمَدِينَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❊

۲۷۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلامی بستیوں میں سے مدینہ ایسی بستی ہے جو سب سے آخر میں ویران ہوگی۔“

۲۷۵۲: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ هَجْرَتِكَ: الْمَدِينَةُ، أَوِ الْبَحْرَيْنِ، أَوْ قُسَيْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۷۵۲: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ آپ ان تینوں، مدینہ یا بحرین یا قسیرین، میں سے جہاں بھی قیام فرمائیں وہ آپ کا دارِ ہجرت ہے۔“

❊ سندہ ضعیف، رواہ ابو داؤد (۲۰۳۸) ☆ مولیٰ سعد مجہول۔ ❊ إسناده ضعيف، رواہ ابو داؤد (۲۰۳۲)

☆ عبد اللہ بن انسان: لین الحدیث۔ ❊ إسناده حسن، رواہ احمد (۷۴/۲ ح ۵۴۳۷) والترمذی (۳۹۱۷) وابن ماجہ

(۳۱۱۲)۔ ❊ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۳۹۱۹) ☆ جنادة بن سلم وثقه جماعة وضعفه جماعة وقال الساجي:

”حدث عن هشام بن عروة حديثاً منكراً“ وهذا الحديث رواه جنادة عن هشام بن عروة عن أبيه عن أبي هريرة به۔

❊ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۳۹۲۳) وقال: غريب) ☆ فيه غيلان: لين / أي ضعيف۔

## الفصل الثالث

## فصل ثالث

۲۷۵۳: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

۲۷۵۳: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسح دجال کا رعب مدینہ میں داخل نہیں ہوگا، اس روز اس کے سات دروازے ہوں گے، اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔“

۲۷۵۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبِرِّكِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۲۷۵۴: انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! تو نے جتنی برکت مکہ کو دی ہے اس سے دگنی مدینہ کو عطا فرما۔“

۲۷۵۵: وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَارَنِي مُعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❀

۲۷۵۵: آل خطاب میں سے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قصد امیری زیارت کے لیے آئے تو روز قیامت وہ میرے پڑوس میں ہوگا، جو شخص مدینہ میں سکونت اختیار کرے اور اس کی مشکلات پر صبر کرے تو روز قیامت میں اس کے لیے گواہ بنوں گا یا سفارشی ہوں گا، اور جو حرمین (مکہ، مدینہ) میں سے کسی جگہ فوت ہوا تو روز قیامت وہ امن والوں میں سے ہوگا۔“

۲۷۵۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا: ((مَنْ حَجَّ، فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي؛ كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. ❀

۲۷۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع روایت بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حج کرے اور میری موت کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔“ امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

❀ رواہ البخاری (۱۸۷۹)۔ ❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۸۵) و مسلم (۱۳۶۹/۴۶۶)۔

❀ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۱۵۲)، نسخة محققة: (۳۸۵۶) ☆ فيه رجل من آل الخطاب:

مجهول - ❀ إسناده ضعيف جدًا، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۱۵۴)، نسخة محققة: (۳۸۵۸) ☆ ليث بن

أبي سليم: ضعيف وحفص بن أبي داود: ضعيف جدًا۔



۲۷۵۷: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا وَقَبْرُ يُحْفَرُ بِالْمَدِينَةِ، فَاطْلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ، فَقَالَ: بَنَسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَنَسَ مَا قُلْتُ!)) قَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَرِ ذَهْدًا إِنَّمَا أَرَدْتُ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا عَلَى الْأَرْضِ بَقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ قَبْرِي بِهَا مِنْهَا)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. ❁

۲۷۵۷: یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی، ایک آدمی نے قبر میں جھانکا تو کہا: مومن کی بہت بُری جگہ ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے بہت بُری بات کی ہے۔“ اس آدمی نے عرض کیا: میرا یہ ارادہ نہیں تھا، میں نے تو یہ ارادہ کیا کہ اللہ کی راہ میں شہادت (بستر پر مرنے سے) افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں شہادت جیسی تو کوئی چیز ہی نہیں اور مجھے اپنی قبر کے لیے یہ خطہ زمین پوری زمین میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۲۷۵۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: ((أَتَانِي اللَّيْلَةُ ابْنُ مَنْ رَبِّي، فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ)) وَفِي رَوَايَةٍ: ((وَقُلْ: عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۷۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی عقیق میں فرماتے ہوئے سنا: ”آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے کہا: اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں، اور کہیں: عمرہ، حج میں داخل ہو گیا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”آپ (ﷺ) فرمائیں: عمرہ اور حج کی ایک ساتھ نیت کی۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الْبُيُوعِ

## خرید و فروخت کا بیان

بَابُ الْكُسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

کسب اور طلب حلال کا بیان

فصل اول

الفصل الأول

۲۷۵۹: عَنْ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عليه السلام كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۷۵۹: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا، اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔“

۲۷۶۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَهُ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا» وَقَالَ تَعَالَى: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ» ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ، أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۷۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ پاک ہے اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے متعلق رسولوں کو حکم فرمایا، اسی چیز کے متعلق مومنوں کو حکم فرمایا تو فرمایا: ”رسولوں کی جماعت! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ۔“ پھر آپ نے اس آدمی کا ذکر فرمایا جو دروازہ کا سفر طے کرتا ہے پر آگندہ بال اور خاک آلود ہے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے دعا کرتا ہے: رب! رب! جی! جی! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اسے حرام کی غذا دی گئی تو ایسے شخص کی

❁ رواہ البخاري (۲۰۷۲)۔

❁ رواہ مسلم (۱۰۱۵/۶۵)۔

دعا کیسے قبول ہو؟“

۲۷۶۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۷۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ حلال طریقے سے کما رہا ہے یا حرام طریقے سے۔“

۲۷۶۲: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَلَالُ بَيْنَ، وَالْحَرَامِ بَيْنَ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ، لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنْ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمَهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقُلُوبُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۶۲: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، جبکہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں۔ بہت سے لوگ انہیں نہیں جانتے، پس جو شخص شبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا، اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہو گیا تو وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے، تو قریب ہے کہ وہ اس (چراگاہ) میں چرائے گا، بن لو! بے شک ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، بن لو! بے شک اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں: بن لو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے، جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، یاد رکھو! وہ دل ہے۔“

۲۷۶۳: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۷۶۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔“

۲۷۶۴: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَ حُلُوانِ الْكَاهِنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۶۴: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی شیرینی (یعنی

❁ رواہ البخاری (۲۰۵۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲) و مسلم (۱۰۷/۱۵۹۹)۔

❁ رواہ مسلم (۴۱/۱۵۶۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۳۷) و مسلم (۳۹/۱۵۶۷)۔

نیاز) سے منع فرمایا ہے۔

۲۷۶۵: وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدِّمِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ أَكِلَ الرِّبَا، وَمُوكَلَّهُ، وَالْوَأَشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْمُصَوِّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۷۶۵: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا، اور سود کھانے والے، کھلانے والے، جسم گوندنے والے اور گوندانے والی اور مصور پر لعنت فرمائی۔

۲۷۶۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: ((إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْحُمْرِ، وَالْمَيْتَةِ، وَالْخِنْزِيرِ، وَالْأَصْنَامِ)) فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ؟ فَإِنَّهُ تَطْلَى بِهَا السُّفْنُ، وَ يُذَهَّنُ بِهَا الْجُلُودُ، وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: ((لَا، هُوَ حَرَامٌ)) ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: ((قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهَا، ثُمَّ بَاعُوهَا فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۶۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔“ عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے بارے میں بتائیں؟ کیونکہ اس کے ذریعے کشتیوں کو روغن کیا جاتا ہے، کھالیں چکنی کی جاتی ہیں، اور لوگ اسے چرائیوں میں جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، وہ حرام ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ یہود کو غارت کرے، کیونکہ اللہ نے جب اس کی چربی حرام قرار دی تو انہوں نے پگھلا کر بیچا اور پھر اس کی قیمت کھائی۔“

۲۷۶۷: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ، فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۶۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ یہود کو غارت کرے ان پر (مردار کی) چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا۔“

۲۷۶۸: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُورِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۷۶۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

۲۷۶۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَمَرَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفَّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ البخاری (۵۹۶۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۳۶) و مسلم (۱۵۸۱/۷۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۲۳) و مسلم (۱۵۸۲/۷۲)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۶۹/۴۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۰۲) و مسلم (۱۵۷۷/۶۲)۔

۲۷۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو طیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو بچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) بھجوریں دینے اور اس کے مالکوں کو اس کے خراج میں تخفیف کرنے کا حکم فرمایا۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۷۷۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. \* وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، وَالْدَّارِمِيِّ: ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ)).

۲۷۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنی کمائی سے کھانا سب سے پاکیزہ کھانا ہے، اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں سے ہے۔“

ابو داؤد اور دارمی کی روایت میں ہے: ”آدمی کا اپنی کمائی سے کھانا سب سے پاکیزہ کھانا ہے، اور بے شک اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔“

۲۷۷۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ، فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ فَيُقْبَلَ مِنْهُ، وَلَا يُنْفِقَ مِنْهُ فَيَسَارَكَ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَهُ إِلَى النَّارِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلَكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ إِنَّ الْخَبِيثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيثَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَكَذَّافِي شَرْحِ السُّنَنِ. \*

۲۷۷۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص حرام مال کھاتا ہے اور پھر اس سے صدقہ کرتا ہے تو وہ اس کی طرف سے قبول نہیں ہوتا، اور وہ اس میں سے جو خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں کی جاتی، اور اگر وہ اسے ترکہ میں چھوڑ جاتا ہے تو وہ اس کے لیے آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے، کیونکہ اللہ برائی کے ذریعے برائی ختم نہیں کرتا بلکہ وہ نیکی کے ذریعے برائی ختم کرتا ہے اور خبیث، خبیث کو ختم نہیں کرتا۔“ احمد، شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۷۷۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنَ السُّحْتِ. وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتْ مِنَ السُّحْتِ كَانَ النَّارُ أَوْلَى بِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. \*

\* صحیح، رواہ الترمذی (۱۳۵۸) وقال: حسن غریب) والنسائی (۷/ ۲۴۰-۲۴۱ ح ۴۴۵۴-۴۴۵۷) وابن ماجہ (۲۲۹۰) وأبو داود (۳۵۲۸) والدارمی (۲/ ۲۴۷ ح ۲۵۴۰). \* إسناده ضعيف، رواه أحمد (۱/ ۳۸۷ ح ۳۶۷۲ مطولاً) والبعغوي في شرح السنة (۸/ ۱۰ ح ۲۰۳۰) ☆ فيه الصباح بن محمد: ضعيف ولبعضه شاهد ضعيف عند الحاكم (۱/ ۳۳۴، ۳۳۵) وصححه ووافقه الذهبي! \* حسن، رواه أحمد (۳/ ۳۲۱ ح ۱۴۴۹۴، ۳/ ۳۹۹ ح ۱۵۳۵۸) وسنده حسن) والدارمی (۲/ ۳۱۸ ح ۲۷۷۹) والبيهقي في شعب الإيمان (۵۷۶۱) ☆ وللحديث طرق كثيرة، انظر تنقيح الرواة (۱/ ۱۵۴).

۲۷۷۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حرام سے پرورش پانے والا گوشت، جنت میں داخل نہیں ہوگا، اور حرام سے پرورش پانے والا ہر گوشت جہنم کی آگ ہی اس کی زیادہ حق دار ہے۔“

۲۷۷۳: وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((دَعُ مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ كَمَا نِينَةُ وَإِنَّ الْكُذْبَ رِيْبَةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَضْلَ الْأَوَّلَ \*

۲۷۷۳: حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا: ”جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دے اور شک سے پاک چیز اختیار کر، کیونکہ سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں شک ہے۔“ احمد، ترمذی، نسائی۔ اور امام دارمی نے اس حدیث کا پہلا حصہ روایت کیا ہے۔

۲۷۷۴: وَعَنْ وَابِصَةَ بِنِ مَعْبِدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَا وَابِصَةُ! جِئْتُ تَسْأَلُ عَنِ الْبَرِّ وَالْإِثْمِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ، فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ، وَ قَالَ: ((اسْتَفْتِ نَفْسَكَ، اسْتَفْتِ قَلْبَكَ)) ثَلَاثًا ((الْبَرُّ مَا أَطْمَأْنَنْتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَأَطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ \*

۲۷۷۴: وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وابصہ! تم نیکی اور گناہ کی تعریف پوچھنے آئے ہو؟“ میں نے عرض کیا، جی ہاں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اکٹھی کیں اور میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: ”اپنے نفس سے پوچھو، اپنے دل سے پوچھو۔“ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔ اور پھر فرمایا: ”نیکی وہ ہے جس پر نفس اور دل مطمئن ہو جائے، جبکہ گناہ یہ ہے کہ وہ تیرے نفس میں کھلے اور دل میں تردد پیدا کرے اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دیں۔“

۲۷۷۵: وَعَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُلْغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدْعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ خَذَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۲۷۷۵: عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بندہ حقیقی متقی تب بنتا ہے کہ وہ قابلِ اعتراض چیزوں کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ ایسی چیزیں بھی چھوڑے جن پر کوئی اعتراض نہیں۔“

۲۷۷۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ: عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا

\* صحیح، رواہ أحمد (۱/۲۰۰ ح ۱۷۲۷ مختصراً) والترمذی (۲۵۱۸) وقال: (صحيح) والنسائي (۸/۳۲۷-۳۲۸ ح ۵۷۱۴) والدارمي (۲/۲۴۵ ح ۲۵۳۵) [وصححه ابن حبان (الموارد: ۵۱۲) والحاكم (۱۳/۲) ووافقه الذهبي].

\* سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۴/۲۲۸ ح ۱۸۱۶۴، ۱۸۱۶۹) والدارمي (۲/۲۴۵-۲۴۶ ح ۲۵۳۶) ☆ فیہ ایوب بن عبد اللہ بن مکرز: مستور، والزبیر أبو عبد السلام لم یسمع هذا الحديث من أيوب بن عبد الله بن مکرز، وفي سماع أيوب من وابصة نظر، وأبو عبد السلام مجهول الحال، وثقه ابن حبان وحده، فالسند ضعيف مظلم بطوله، وحديث مسلم (۲۵۵۳) يغني عنه - \* إسناده حسن، رواه الترمذی (۲۴۵۱) وقال: (حسن غريب) وابن ماجه (۴۲۱۵) [وصححه الحاكم (۴/۳۱۹) ووافقه الذهبي] ☆ أبو عقيل عبد الله بن عقيل الثقفي حسن الحديث وثقه الجمهور وجرح الجوزجاني فيه نظر، لم أجده في كتابه والراوي عنه الدولابي وهو ضعيف -

وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَآئِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊  
 ۲۷۷۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شراب سے متعلق دس قسم کے افراد پر لعنت فرمائی: اس کے بنانے والے، اس کے بنوانے والے، اس کے پینے والے، اسے اٹھانے والے، جس کے پاس لے جانی جائے، اس کے پلانے والے، اسے بیچنے والے، اس کی قیمت کھانے والے، اسے خریدنے والے اور جس کے لیے خریدی جائے۔

۲۷۷۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَعَنَ اللَّهُ الْخُمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَآئِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊  
 ۲۷۷۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے شراب پر، اس کے پینے والے، اس کے پلانے والے، اس کے بیچنے والے، اس کے خریدنے والے، اس کے بنانے والے، جس کے لیے بنائی جائے اس پر، اسے لے کر جانے والے اور جس کے لیے لے کر جانی جائے، ان سب پر لعنت فرمائی۔“

۲۷۷۸: وَعَنْ مُحَبِّصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَجْرَةِ الْحَجَّامِ فَتَهَا فَنَهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ: ((أَعْلِفْهُ نَاصِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊  
 ۲۷۷۸: محبصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں منع فرمادیا، وہ آپ سے مسلسل اجازت طلب کرتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنے اونٹ کو کھلا دیا کر اور اسے غلام کو کھلا دیا کر۔“

۲۷۷۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَرَةِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ ❊

۲۷۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت اور گانے والی (گلوکارہ یا زانیہ) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔  
 ۲۷۸۰: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ، وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ، وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَتَمْنِهِنَّ حَرَامٌ، وَفِي مِثْلِ هَذَا نَزَلَتْ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الرَّائِي يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ. وَسَنَدُكَ حَدِيثِ جَابِرٍ: نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهَرَبِ فِي بَابِ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۲۷۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گانے والیوں کو بیچو نہ انہیں خریدو اور نہ ہی انہیں تربیت دو، اور ان کی قیمت حرام ہے۔ ایسے مسائل کے متعلق یہ حکم نازل ہوا: ”بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بے ہودہ باتیں خریدتے ہیں۔“ احمد،

❊ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۲۹۵ وقال: غريب) وابن ماجه (۳۳۸۱)۔ ❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۶۷۴) وابن ماجه (۳۳۸۰)۔ ❊ **صحيح**، رواه مالك (۹۷۴/۲ ح ۱۸۸۹) و أبو داود (۳۴۲۲) وابن ماجه (۲۱۶۶)۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۲۳/۸ ح ۲۰۳۸) والبيهقي (۱۲۶/۶) ☆ هشام بن حسان مدلس وعنعن۔ ❊ **إسناده ضعيف [جدا]**، رواه الترمذي (۱۲۸۲) وابن ماجه (۲۱۶۸) [علي بن يزيد: ضعيف جدا] ۵ حديث جابر يأتي (۴۱۲۸)۔

ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور علی بن یزید، راوی حدیث میں ضعیف ہے۔  
اور ہم جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: آپ ﷺ نے بلی کھانے سے منع فرمایا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ باب ما یحل اکلہ میں ذکر کریں گے۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۷۸۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ قَرِيبَةٌ بَعْدَ الْفَرِيقَةِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊

۲۷۸۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرائض کے بعد کسب حلال کی تلاش بھی فرض ہے۔“

۲۷۸۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُضْحَفِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ إِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُونَ وَ أَنَّهُمْ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ. رَوَاهُ رَزِينٌ ❊

۲۷۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے قرآن کریم کی کتابت کی اجرت کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، وہ تو (حروف کے) مصور ہی ہیں، اور وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی ہی کھاتے ہیں۔

۲۷۸۳: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: ((عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❊

۲۷۸۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کون سا کسب سب سے پاکیزہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر اچھی تجارت۔“

۲۷۸۴: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: كَانَتْ لِمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ جَارِيَةٌ تَبِيعُ اللَّبَنَ، وَيَقْبِضُ الْمُقْدَامُ ثَمَنَهُ، فَقِيلَ لَهُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! أَتَبِيعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ! وَمَا بَأْسَ بِذَلِكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لِيَكُنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالْدِّرْهُمُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ. ❊

۲۷۸۴: ابوبکر بن ابومریم بیان کرتے ہیں، مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی دودھ بچا کرتی تھی اور مقدم رضی اللہ عنہ اس کی

❊ **إسناده ضعيف جداً**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۸۷۴۱) [والطبراني في الكبير (۹۰/۱۰ ح ۹۹۹۳)] ☆ فيه عباد بن كثير: متروك - ❊ لم أجده، رواه رزين (لم أجده) [وروى ابن أبي داود في المصاحف (ص ۱۴۷) عن الأعمش قال: "حدثت عن سعيد بن جبيرة قال: سئل ابن عباس عن كتاب المصاحف فقال: إنما هو مصور" وسنده ضعيف، ورواه أيضاً (ص ۱۹۹) وسنده ضعيف، الأعمش لم يسمعه من سعيد بن جبيرة عن ابن عباس رضي الله عنه]۔

❊ **ضعيف**، رواه أحمد (۱۴۱/۴ ح ۱۷۳۹۷ نسخة محققة) ☆ المسعودي اختلط و للحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (۱۰/۲) والطبراني (الأوسط: ۲۱۶۱) وغيرهما - ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱۳۳/۴ ح ۱۷۳۳۳) ☆ فيه أبو بكر بن أبي مریم سنده ضعيف مختلط۔



قیمت وصول کرتے تھے، ان سے کہا گیا، سبحان اللہ! کیا وہ دودھ بیچتی ہے اور تم اس کی قیمت وصول کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا جس میں درہم و دینار ہی انہیں فائدہ پہنچائے گا۔“

۲۷۸۵: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ أَجْهَظُ إِلَى الشَّامِ، وَإِلَى مِصْرَ، فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَأَتَيْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! كُنْتُ أَجْهَظُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ. فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلِ! مَا لَكَ وَلِمَتَجَرَّكَ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا سَبَّ اللَّهُ لَأَحْدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهِ فَلَا يَدْعُهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهْ، أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۷۸۵: نافع بیان کرتے ہیں، میں شام اور مصر کی طرف سامان تجارت بھیجا کرتا تھا، چنانچہ اب میں نے عراق کی طرف سامان بھیجنے کی تیاری کی تو میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا، ام المؤمنین! میں شام کی طرف سامان تجارت بھیجا کرتا تھا، لیکن اب میں نے عراق کے لیے تیاری کی ہے، انہوں نے فرمایا: ایسے نہ کرو، تمہارے تجارتی مرکز کو کیا ہوا؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کی روزی کا کوئی سبب بنائے تو وہ اسے نہ چھوڑے جب تک کہ (عدم منافع کی وجہ سے) اس میں تبدیلی رونمانہ ہو یا اسے اس میں نقصان ہونے لگے۔“

۲۷۸۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِأَبْنِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَذَرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكْهَنُتُ لِلْإِنْسَانِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أَحْسِنُ الْكُفَّانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِينِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ. قَالَتْ: فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ يَدَهُ، فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۲۷۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا، وہ آپ کو خراج دیا کرتا تھا، اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے خراج میں سے کھایا کرتے تھے، ایک روز وہ کچھ لے کر آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا۔ غلام نے آپ سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا تھا؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیا تھا؟ اس نے کہا: میں جاہلیت میں ایک انسان کے لیے کہانت کیا کرتا تھا، حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی، میں نے تو اسے صرف دھوکہ ہی دیا تھا، وہ مجھے ملا ہے تو اس نے مجھے یہ عطا کیا ہے جس میں سے آپ نے کھایا ہے، وہ بیان کرتی ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (منہ میں) ڈالا اور پیٹ کی ہر چیز تے کر ڈالی۔

۲۷۸۷: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ عُذِيَ بِالْحَرَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲۴۶/۶ ح ۲۶۶۲۰) ☆ فيہ الزبير بن عبيد: مجهول و نافع مجهول الحال وهو غير مولى ابن عمر و مخلد بن الضحاك و ثقه ابن حبان وحده۔ ❊ رواه البخاري (۳۸۴۲)۔

❊ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۵۷۵۹) [و أبو يعلى ۱/ ۸۵ ح ۸۴ و اللفظ له، و الحاكم (۱۲۷/۴ ح ۷۱۶۴)] ☆ فيہ عبدالواحد بن زيد البصري الزاهد ضعيف ضعفه الجمهور و فرقد بن يعقوب السبخي ضعيف ضعفه الجمهور و لم أقف على السند الحسن لهذا الحديث۔

۲۷۸۷: ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حرام سے پرورش پانے والا جسم جنت میں نہیں جائے گا۔“  
 ۲۷۸۸: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۞ لَبَنًا وَأَعْجَبَهُ وَقَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ: مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا اللَّبَنُ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا إِلَيَّ مِنَ اللَّبَنِ فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَاتِي وَهُوَ هَذَا فَادْخُلْ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. ☆  
 ۲۷۸۸: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور انہیں خوش گوار محسوس ہوا۔ جس شخص نے دودھ پلایا تھا اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ دودھ کہاں سے حاصل کیا؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک تالاب پر گیا جس کا اس نے نام لیا۔ وہاں زکوٰۃ کے اونٹ تھے جن کو وہ پانی پلا رہے تھے، انہوں نے مجھے بھی ان کا دودھ دھو کر دیا میں نے دودھ کو اپنے مشکیزے میں ڈال لیا یہ وہ دودھ تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور دودھ کی تے کر دی۔

۲۷۸۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ ۞ قَالَ: مَنْ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ صَلَاةً مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ ادْخَلَ إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ: صُمْنَا إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ. ☆

۲۷۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جو شخص دس درہم میں کوئی کپڑا خریدے اور ان میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس پر رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا، پھر انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال کر فرمایا: اگر میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنی ہو تو یہ دونوں (کان) بہرے ہو جائیں۔ احمد، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور فرمایا: اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

☆ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٧٧١ ، نسخة محققة: ٥٣٨٧) [من طريق مالك عن زيد بن أسلم به وهذا في الموطأ (١/٢٦٩)] ☆ السند منقطع ، زيد لم يدرك عمر رضي الله عنه .  
 ☆ **إسناده ضعيف** ، رواه أحمد (٩٨/٢ ح ٥٧٣٢) والبيهقي في شعب الإيمان (٦١١٤ ، نسخة محققة: ٥٧٠٧) بسند مختلف وقال البيهقي: "وهو إسناده ضعيف" وسنده ضعيف لعلل (٠) ☆ فيه بقية (مدلس) عن الوليد الحمصي عن عثمان بن زفر عن هاشم (لا أعره فأنظر تعجيل المنفعة ص ٤٢٨) عن ابن عمر به .

## بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ

معاملہ کرنے میں نرمی کرنے کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۷۹۰: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۷۹۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچتے، خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔“

۲۷۹۱: وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ. قِيلَ لَهُ: انْظُرْ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأَجَارِيهِمْ فَأَنْظِرُ الْمُؤَسِّرَ وَأَتَجَاوِزُ عَنِ الْمُعْسِرِ؛ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۹۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا، فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لیے اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا گیا: کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا: مجھے پتہ نہیں، پھر اسے کہا گیا: دیکھ لو اس نے کہا: مجھے اس کے علاوہ تو کوئی اور بات یاد نہیں کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ بیع کیا کرتا تھا، اور میں ان سے اچھے انداز سے تقاضا کیا کرتا تھا، میں مال دار شخص کو مہلت دے دیتا تھا جبکہ تنگ دست کو ویسے ہی معاف کر دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرمادیا۔“

۲۷۹۲: وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ: ((فَقَالَ اللَّهُ: أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي)). ❁

۲۷۹۲: اور صحیح مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے جو کہ عقبہ بن عامر اور ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں، (فرشتو!) میرے بندے سے درگزر فرماؤ۔“

۲۷۹۳: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ رواہ البخاری (۲۰۷۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۴۵۱) و مسلم (۱۵۶۰/۲۶)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۶۰/۲۹)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۰۷/۱۳۲)۔

۲۷۹۳: ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیع کرتے وقت زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، کیونکہ اس سے تجارت کو فروغ تو ملتا ہے لیکن پھر وہ ختم ہو جاتی ہے۔“

۲۷۹۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْحَلْفُ مَنْقَعَةٌ لِلْسِّلْعَةِ، مُمَحَقَّةٌ لِلْبُرْكَهَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۷۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قسم سودے کو رواج دیتی ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔“

۲۷۹۵: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ)) قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الْمُسْلِمُ، وَالْمَثَانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۷۹۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ روز قیامت تین قسم کے لوگوں سے کلام فرمائے گا نہ (نظر رحمت سے) اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی اُن کا تذکرہ فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔“ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، وہ تو ناکام و نامراد ہو گئے، اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”ازار لگانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنا سودا بیچنے والا۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۷۹۶: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْأَئِمَّةُ قُطْنُبِيُّ ❁

۲۷۹۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سچا امانت دار تاجر انبیاء علیہم السلام صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

۲۷۹۷: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❁

۲۷۹۷: ابن ماجہ نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۷۹۸: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَزَرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَسْمَى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّمَاوَةَ، فَمَرَّبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَّامَنَا بِاسْمِهِ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! إِنْ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۰۸۷) و مسلم (۱۶۰۶/۱۳۱)۔ ❁ رواہ مسلم (۱۷۱/۱۰۶)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۲۰۹) وقال: (صحيح) و الدارقطني (۷/۳) [والدارمي (۲/۲۴۷) ح ۲۵۴۲] ☆ أبو حمزة ميمون ضعيف وفي السند علل أخرى والحديث من مراسيل الحسن البصري رحمه الله، وقال الدارمي رحمه الله: ”أبو حمزة هذا هو صاحب إبراهيم وهو ميمون الأعور“۔

❁ ضعيف، رواه ابن ماجه (۲۱۳۹) ☆ كلثوم بن جوشن: ضعيف، كما قال البوصيري وغيره۔

فَشَوَّبُوهُ بِالصَّدَقَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۷۹۸: قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہم (تاجروں) کو 'بروکر' (دلال) کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ہمیں ایک ایسا نام دیا جو کہ اس سے بہتر تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: "تاجروں کی جماعت! بیع کرتے وقت لغو باتیں ہو جاتی ہیں اور قسمیں بھی ہوتی ہیں، لہذا تم اس کے ساتھ صدقہ کو شامل کر لیا کرو۔" ۲۷۹۹: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّجَارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، إِلَّا مَنْ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَّقَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۲۷۹۹: عبید بن رفاعہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "تاجروں کو فاجروں کے زمرے میں جمع کیا جائے گا۔ جو اس کے جس نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی کی اور صدقہ کیا۔"

۲۸۰۰: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ❁ ۲۸۰۰: امام بیہقی نے براء رضی اللہ عنہ سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.  
اس باب کی تیسری فصل نہیں ہے۔

❁ صحیح، رواہ أبو داود (۳۳۲۶) و الترمذی (۱۲۰۸) وقال: حسن صحيح) و النسائي (۷/ ۱۴-۱۵ ح ۳۸۲۹) وابن ماجه (۲۱۴۵)۔ ❁ صحیح، رواہ الترمذی (۱۲۱۰) و ابن ماجه (۲۱۴۶) و الدارمی (۲/ ۱۶۳ ح ۲۵۴۱)۔ ❁ صحیح، رواہ البیہقی فی شعب الایمان (۴۸۴۸)، نسخة محققة: ۴۵۰۷ و سندہ حسن) و الحدیث السابق (۲۷۹۹) شاهده له۔

## بَابُ الْخِيَارِ

## اختیار کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۲۸۰۱: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُتَبَاعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✽ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((أَذَا تَبَاعَ الْمُتَبَاعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ)). وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يُخْتَارَا)) وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ: ((أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ)) بَدَل: ((أَوْ يُخْتَارَا)).

۲۸۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیع خیار کے علاوہ خرید و فروخت کرنے والے میں سے ہر ایک کو، جُدا نہ ہونے سے پہلے تک (بیع کو پختہ کرنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہے۔“ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ”جب دو بیع کرنے والے بیع کرتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے تک اپنی بیع کے بارے میں اختیار ہوتا ہے، یا پھر ان کی بیع خیار ہو پس جب ان کی بیع اختیار ہوگی تو وہ واجب ہو جائے گی۔“

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے: ”خرید و فروخت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے تک اختیار باقی رہتا ہے، یا پھر انہوں نے بیع خیار کی ہو۔“

اور صحیحین کی روایت میں ہے: ”یا ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ تجھے اختیار حاصل ہے۔“ (بخاری) کے بجائے ((اختر)) ”اختیار کی شرط کر“ کا لفظ ہے۔

۲۸۰۲: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورُكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✽

۲۸۰۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خرید و فروخت کرنے والوں کو جُدا ہونے تک اختیار باقی رہتا ہے، اگر انہوں نے سچ بولا اور (مال کے بارے میں) وضاحت کی تو ان دونوں کے لیے ان کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے (مال کے نقص وغیرہ کو) چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی بیع سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔“

✽ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۰۷) و مسلم (۴۳-۱۵۳۱) و الترمذی (۲۴۵) [وسندہ صحیح]۔

✽ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۰۷۹) و مسلم (۴۷-۱۵۳۲)۔

۲۸۰۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنِّي أَخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ: ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَافَ لِي)). فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۸۰۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ”بیع میں میرے ساتھ دھوکہ ہو جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم بیع کرو تو کہا کرو: دھوکہ فریب نہیں چلے گا۔“ وہ آدمی یہ الفاظ کہا کرتا تھا۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۸۰۴: عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفَقَةً خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةً أَنْ يَسْتَقِيلَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۲۸۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے سے پہلے تک اختیار ہوتا ہے الایہ کہ بیع اختیار ہو، اور اس کے لیے اس اندیشے کے پیش نظر اپنے ساتھی سے جدا ہونا جائز نہیں کہ وہ اس (بیع) کی واپسی کا مطالبہ نہ کرے۔“

۲۸۰۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۲۸۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دونوں باہمی رضامندی کے بغیر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔“

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۲۸۰۶: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْرَ أَعْرَابِيٍّ بَعْدَ النَّبِيِّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ \*

۲۸۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۱۷) ومسلم (۱۵۳۳/۴۸)۔ حسن، رواہ الترمذی (۱۲۴۷) وقال: حسن  
وآبو داود (۳۴۵۶) والنسائی (۷/۲۵۱-۲۵۲ ح ۴۴۸۸)۔ سندہ حسن، رواہ أبو داود (۳۴۵۸)۔  
\* سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۱۲۴۹) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (۲/۴۹) ووافقه الذهبي] ☆ أبو  
الزبير مدلس و عنعن و للحدیث شواهد ضعیفة۔

# بَابُ الرِّبَا

## سود کا بیان

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۸۰۷: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَكْلَ الرِّبَا، وَمُؤْكَلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدِيهِ، وَقَالَ: ((هُمْ سَوَاءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۸۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: ”(گناہ میں) وہ سب برابر ہیں۔“

۲۸۰۸: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الدَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ، فَبِعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۸۰۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے، چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک ایک دوسرے کے برابر ہوں اور نقد بہ نقد ہوں، جب یہ اصناف بدل جائیں تو پھر اگر وہ نقد ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔“

۲۸۰۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الدَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَرَادَ فَقَدْ أَرَبَى، أَلَا خِذُوا وَالْمُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۲۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر اور نقد بہ نقد ہوں، جس شخص نے زیادہ دیا یا جس نے زیادہ کا مطالبہ کیا تو اس نے سودی کام کیا، اور اس میں لینے والا اور دینے والا برابر ہیں۔“

۲۸۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَبِعُوا الدَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى

❊ رواہ مسلم (۱۵۹۸/۱۰۶)۔

❊ رواہ مسلم (۱۵۸۷/۸۱)۔

❊ رواہ مسلم (۱۵۸۴/۸۲)۔



بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۸۱۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے کو سونے کے برابر ہی فروخت کرو، ایک دوسرے میں کمی بیشی نہ کرو، چاندی کو چاندی کے برابر ہی فروخت کرو اور ایک دوسرے میں کمی بیشی نہ کرو، اور اس میں سے غیر موجود چیز کو موجود چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں باہم برابر وزن میں فروخت کرو۔“

۲۸۱۱: وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۸۱۱: معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سن رہا تھا: ”انا ج، انا ج (غلہ غلہ) کے برابر برابر ہو۔“

۲۸۱۲: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۸۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے کی سونے کے بدلے، چاندی کی چاندی کے بدلے، گندم کی گندم کے بدلے، جو کی جو کے بدلے اور کھجور کی کھجور کے بدلے ادھار بیچ کرنا سود ہے لیکن اگر دست بدست ہو تو جائز ہے۔“

۲۸۱۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ: ((أَكُلِي تَمْرٍ خَيْرٌ هَكَذَا؟)) قَالَ: لَا وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ. فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ! ابْعِ الْجَمْعَ بِالذَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيْبًا)). وَقَالَ: ((فِي الْمِيزَانِ مِثْلُ ذَلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۸۱۳: ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو خیبر پر عامل مقرر کیا، تو وہ اچھی قسم کی کھجوریں لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟“ اس نے عرض کیا، نہیں، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! ہم دو صاع کے بدلے یہ ایک صاع اور تین صاع کے بدلے دو صاع لے لیتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے نہ کیا کرو، ساری کھجوریں درہموں کے حساب سے بیچ دیا کرو اور پھر درہموں کے بدلے عمدہ قسم کی کھجوریں خرید لیا کرو۔“ اور فرمایا: ”وزن کی جانے

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۷۷) و مسلم (۷۵-۷۷/۱۵۸۴)۔

\* رواہ مسلم (۱۵۹۲/۹۳)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۳۴) و مسلم (۷۹/۱۵۸۶)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۰۱) و مسلم (۹۵/۱۵۹۳)۔

والی تمام چیزوں میں بھی یہی اصول ہے۔“

۲۸۱۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِنْ أَيْنَ هَذَا؟)) قَالَ: عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بَصَاعٍ فَقَالَ: ((أَوْهَ، عَيْنُ الرَّبَا، عَيْنُ الرَّبَا، لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ، فَبِعِ التَّمْرَ بَيْعَ أَخْرَقْتُمْ أَشْتَرِ بِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۲۸۱۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بلال رضی اللہ عنہ برنی (بڑی عمدہ قسم کی) کھجوریں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ”یہ کہاں سے لائے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، ہمارے پاس نکمی کھجوریں تھیں میں نے ان کے دو صاع کے عوض ان کا ایک صاع لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”افسوس! افسوس! یہ تو بالکل سود ہے، بالکل سود ہے، ایسے نہ کرو، بلکہ جب تم خریدنا چاہو تو ان کھجوروں کو فروخت کرو، پھر اس (قیمت) کے عوض انہیں خریدو۔“

۲۸۱۵: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ عَبْدُ قَبَايَحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعْنِيهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايَعِ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ أَوْ حُرٌّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۲۸۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک غلام آیا تو اس نے ہجرت کر کے نبی ﷺ کی بیعت کی، جبکہ آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ وہ غلام ہے، اتنے میں اس کا مالک آیا اور اس کا مطالبہ کرنے لگا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”اسے مجھے بیچ دو۔“ آپ ﷺ نے دو حبشی غلاموں کے بدلے میں اسے خرید لیا، اس کے بعد آپ کسی سے بیعت نہیں لیتے تھے حتیٰ کہ آپ اس سے پوچھ لیتے کیا وہ غلام ہے یا آزاد؟

۲۸۱۶: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمًّى مِنَ التَّمْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۲۸۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے معلوم شدہ وزن کھجور کے بدلے میں غیر معلوم وزن کھجوروں کے ڈھیر کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

۲۸۱۷: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاِثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اِثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفْصَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۲۸۱۷: فضالہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے خیبر کے دن بارہ دینار کے بدلے میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۱۲) و مسلم (۱۵۹۴/۹۶)۔

❀ رواہ مسلم (۱۶۰۲/۱۲۳)۔

❀ رواہ مسلم (۱۵۳۰/۴۲)۔

❀ رواہ مسلم (۱۵۹۱/۹۰)۔

گھونگھے تھے، میں نے اس ہار کو کھول دیا تو میں نے اس میں بارہ دینار سے زیادہ سونا پایا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو نہ بیچا جائے حتیٰ کہ اسے کھول کر الگ کر لیا جائے۔“

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۸۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرَّبَا، فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ)). وَيُرْوَى: ((مَنْ غَبَرَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۸۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ تمام لوگ سود کھانے والے ہوں گے، اگر کوئی اسے نہیں بھی کھائے گا تو اس کا اثر اس تک پہنچ جائے گا۔“ اور اس طرح بھی مروی ہے کہ ”اس تک اس کا غبار پہنچ جائے گا۔“

۲۸۱۹: وَعَنْ عَبْدِ بَنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ، إِلَّا سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بَعِيْنًا، يَدًا بِيَدٍ، وَلَكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، يَدًا بِيَدٍ، كَيْفَ شِئْتُمْ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❊

۲۸۱۹: عباده بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے کو سونے کے بدلے میں، چاندی کو چاندی، گندم کو گندم، جو کو جو، کھجور کو کھجور اور نمک کو نمک کے بدلے میں فروخت نہ کرو، ہاں یہ کہ وہ برابر برابر، نقد نقد اور دست بدست ہوں۔ اور سونے کو چاندی کے بدلے میں، چاندی کو سونے کے بدلے میں، گندم کو جو کے بدلے میں، جو کو گندم کے بدلے میں، کھجور کو نمک اور نمک کو کھجور کے بدلے میں دست بدست جیسے تم چاہو بیچو۔“

۲۸۲۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطْبُ إِذَا يَسَسَ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ. فَتَنَاهَا عَنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۸۲۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ سے تازہ کھجوروں کے بدلے میں

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أحمد (۲/ ۴۹۴ ح ۱۰۴۱۵) و أبو داود (۳۳۳۱) و النسائي (۷/ ۲۴۳ ح ۴۴۶۰) و ابن ماجه (۲۲۷۸) ☆ الحسن البصري مدلس و لم يصرح بالسداع و الجمهور على أنه لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه -

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الشافعي في الأم (۳/ ۱۵) [و مسلم في صحيحه: ۱۵۸۷] -

❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه مالك (۲/ ۶۲۴ ح ۱۳۵۳) و الترمذي (۱۲۲۵) و قال: حسن صحيح) و أبو داود (۳۳۵۹) و النسائي (۷/ ۲۶۸-۲۶۹ ح ۴۵۴۹) و ابن ماجه (۲۲۶۴) -

چھوہارے خریدنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھجور خشک ہو جاتی ہے تو کیا وہ (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟“ تو اس شخص نے عرض کی، جی ہاں، آپ ﷺ نے اسے اس سے منع فرمایا۔

۲۸۲۱: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيدٌ: كَانَ مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❀

۲۸۲۱: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حیوان کے بدلے گوشت کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جاہلیت کے جوئے کی ایک صورت تھی۔

۲۸۲۲: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْدارِمِيُّ ❀

۲۸۲۲: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کی ادھار بیع سے منع فرمایا۔

۲۸۲۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهَرَ جَيْشًا فَنَفَذَتْ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى فَلَانِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۲۸۲۳: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں لشکر تیار کرنے کا حکم فرمایا تو اونٹ کم پڑ گئے، پھر آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کی جوان سال اونٹیوں کے وعدہ پر اونٹ لے لیں، چنانچہ وہ ایک اونٹ دو اونٹیوں کے بدلے صدقہ کے اونٹ آنے تک کے وعدہ پر لے رہے تھے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۲۸۲۴: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ)) وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: ((لَا رِبَا فِي مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۲۸۲۴: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سود ادھار میں ہے۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”جو نقد نقد ہو اس میں سود نہیں۔“

۲۸۲۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَسِيلَ الْمَلَايِكَةِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دِرْهُمٌ رَبًّا يَأْكُلُهُ ❀

❀ صحیح، رواه البغوي في شرح السنة (۷۶/۸ ح ۲۰۷۳) [و مالك في الموطأ ۲/۶۵۵ ح ۱۳۹۶] ☆ السند ضعيف لإرساله وله شواهد عند أبي داود (۳۳۵۶) والترمذي (۱۲۳۷) وغيرهما۔

❀ صحیح، رواه الترمذي (۱۲۳۷) وقال: (حسن صحيح) وأبو داود (۳۳۵۶) والنسائي (۷/۲۹۲ ح ۴۶۲۴) وابن ماجه (۲۲۷۰) والدارمي (۲/۲۵۴ ح ۲۵۶۷)۔

❀ سندہ ضعیف، رواه أبو داود (۳۳۵۷) ☆ عمرو بن حريش مجهول الحال وللحديث شواهد ضعيفة۔

❀ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۷۸-۲۱۷۹) و مسلم (۱۰۱-۱۰۳ / ۱۵۹۶)۔

الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زِينَةً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْدارُ قُطَيْبِيُّ. \* وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه وَزَادَ وَقَالَ: ((مَنْ نَبَتَ لَحْمَهُ مِنَ السُّحْتِ فَلَانَارٌ أَوْلَى بِهِ)).

۲۸۲۵: غسیل الملائکہ حظہ رضي الله عنه کے بیٹے عبد اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص جانتے ہوئے ایک درہم سود کھاتا ہے تو یہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے۔“ اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضي الله عنه سے روایت کیا ہے، اور یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے فرمایا: ”جس شخص کا گوشت حرام سے تیار ہوا ہو تو آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔“

۲۸۲۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكَحَ الرَّجُلُ أُمَّةً)). \*

۲۸۲۷: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سود کے (گناہ کے) ستر حصے ہیں، ان میں سے کم تر گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح (جماع) کرے۔“

۲۸۲۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ)). رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى أَحْمَدُ الْآخِرِ. \*

۲۸۲۷: ابن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک سود خواہ کتنا بھی زیادہ ہو جائے لیکن اس کا انجام فقر و زلت ہے۔“ ان دونوں روایات کو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں جبکہ آخری حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸۲۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي عَلَى قَوْمٍ بَطُونُهُمْ كَالْيَبُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تَرَى مِنْ خَارِجٍ بَطُونَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ يَا جَبْرِيلُ! قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكْلَةُ الرِّبَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ. \*

۲۸۲۸: ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”معراج کی رات میں ایک قوم کے پاس آیا جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے جن میں سانپ ان کے پیٹ کے باہر سے نظر آ رہے تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”سود خور۔“

۲۸۲۹: وَعَنْ عَلِيِّ رضي الله عنه، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ أَكْلَ الرِّبَا، وَمُوكَلَّهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ

\* **ضعیف**، رواہ أحمد (۲۲۵/۵ ح ۲۲۳۰۳) والدارقطني (۱۶/۳ ح ۲۸۱۹) ☆ سندہ ضعیف، فی سماع ابن ابی ملیکہ من عبد اللہ بن حنظلہ لہذا الحدیث نظر و للحدیث علة أخرى و شواہد ضعیفة عند ابن ماجہ (۲۲۷۴) وغیرہ۔ ☆☆ البیہقی فی شعب الایمان (۵۵۱۸) عن ابن عباس و سندہ ضعیف جداً، فیہ محمد بن الفضل بن جابر ثنا یحییٰ بن إسماعیل بن عباس عن حسین بن فیس الرحبی [متروک] عن عکرمہ عن ابن عباس الخ۔

\* **سندہ ضعیف**، رواہ ابن ماجہ (۲۲۷۴) والبیہقی فی شعب الایمان (۵۵۲۱) ☆ أبو معشر نجیح بن عبد الرحمن السندی ضعیف و للحدیث شواہد ضعیفة عند ابن الجارود (۶۴۷) و الحاکم (۳۷/۲) وغیرہما۔

\* **إسناده صحيح**، رواہ ابن ماجہ (۲۲۷۹) و البیہقی فی شعب الایمان (۵۵۱۱) و أحمد (۳۹۵/۱ ح ۳۷۵۴، ۴۲۴/۱ ح ۴۰۲۶) [و صححه الحاکم (۳۷/۲) و وافقه الذہبی]۔ \* **إسناده ضعیف**، رواہ أحمد (۳۵۳/۲ ح ۸۶۲۵) و ابن ماجہ (۲۲۷۳) ☆ فیہ أبو الصلت: مجهول و علي بن زيد بن جدعان: ضعیف۔

يُنْهَى عَنِ النَّوحِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❊

۲۸۲۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت فرمائی، اور آپ ﷺ نوحہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

۲۸۳۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرَّبِّ اَنْ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قُبِضَ وَ لَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعَا الرَّبَّ وَالرَّيْبَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۲۸۳۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت سود کے بارے میں نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے لیکن آپ نے اس کی ہمیں تفسیر نہیں بتائی تھی، تم سود اور مثل سود ترک کر دو۔

۲۸۳۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدِي إِلَيْهِ، أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّائِيَةِ فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرْمِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذَلِكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊

۲۸۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے، پھر وہ (مقرض) شخص اس کو کوئی تحفہ دے یا اسے سواری پر بٹھائے تو وہ اس پر سوار ہونے اس تحفہ کو قبول کرے۔ البتہ اگر ان کے درمیان یہ کام (تحائف کا تبادلہ وغیرہ) پہلے سے ہی جاری ہو تو جائز ہے۔“

۲۸۳۲: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَأْخُذْ هَدِيَّةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ هَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى. ❊

۲۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی، آدمی کو قرض دے تو پھر وہ ہدیہ قبول نہ کرے۔“ امام بخاری نے اسے تاریخ میں روایت کیا، اور المستقی میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۸۳۳: وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّكَ بِأَرْضٍ فِيهَا الرَّبَّاءُ فَاشْفِ فَإِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدِي إِلَيْكَ حِمْلَ تَيْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رَبَّاءٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۲۸۳۳: ابو بردہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ گیا تو میں نے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا: تم ایسے ملک میں رہتے ہو جہاں سود عام ہے، جب تمہارا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور وہ گھاس کا ایک گٹھا یا جو یا جنگلی ہرے چارے کا ایک گٹھا بطور ہدیہ بھیجے تو اسے نہ لو کیونکہ وہ سود ہے۔

❊ سندہ ضعیف، رواہ النسائي (۸/ ۱۴۷ ح ۵۱۰۶) ☆ الحارث الأعور ضعيف و لبعض الحديث شواهد ضعيفة۔

❊ !سندہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۲۲۷۶) و الدارمي (۱/ ۵۱-۵۲ ح ۱۳۱) ☆ قتادة مدلس و عنعن و للحديث طريق آخر عند الإسماعيلي كما في مسند الفاروق لابن كثير (۲/ ۵۷۱) و سندہ ضعیف۔

❊ !سندہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۲۴۳۲) و البيهقي في شعب الإيمان (۵۵۳۲) ☆ عتبة: ليس شامياً و رواية إسماعيل بن عياش عن غير الشاميين ضعيفة۔ ❊ لم أجده، رواہ البخاري في تاريخه (لم أجده و لعله لا أصل له) و ذكره في منتقى الأخبار (۲۹۷۰)۔ ❊ رواہ البخاري (۳۸۱۴)۔

## بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ

### منوعہ بیوع (تجارت) کا بیان

#### الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۸۳۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ: أَنْ يَبْنَعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا يَتَمَرُ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبْنَعَ بَزْيِبٍ كَيْلًا، أَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ: وَإِنْ كَانَ زَرْعًا، أَنْ يَبْنَعَ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. \* وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، قَالَ: وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ يَتَمَرُ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ قَلِيًّا وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۸۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ”مزبانہ“ سے منع فرمایا ہے، اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنے باغ کا پھل، اگر کھجور ہو تو معلوم شدہ مقدار خشک کھجور کے ساتھ، اگر انگور ہو تو اسے متقی کے ساتھ ناپ کر، اور مسلم میں ہے: اگر گھیتی ہو تو اسے اناج کے ساتھ ناپ کر بیچنا، آپ ﷺ نے ان سب صورتوں سے منع فرمایا ہے۔ بخاری، مسلم۔

اور صحیحین کی روایت ہے، آپ ﷺ نے مزبانہ سے منع فرمایا ہے، اور مزبانہ یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک کھجوروں کے ساتھ مقررہ پیمانے سے بیچنا، اور یوں کہے کہ اگر زیادہ ہو تو میرا اور اگر کم ہو تو میں دوں گا۔

۲۸۳۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ: أَنْ يَبْنَعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ جَنْطَةً وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يَبْنَعَ التَّمَرَ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۲۸۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مخابره، محاقلہ اور مزبانہ سے منع فرمایا ہے۔ محاقلہ یہ ہے کہ آدمی سو فرق (وزن کا پیمانہ) گندم کے بدلے میں کھیتی فروخت کر دے، مزبانہ یہ ہے کہ وہ سو فرق کھجور کے بدلے میں کھجوروں کو درختوں پر فروخت کر دے، اور مخابره یہ ہے کہ زمین کو تہائی یا چوتھائی حصے پر کاشت کرنے کو دیا جائے۔

۲۸۳۶: وَعَنْهُ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۰۵) و مسلم (۱۵۴۲/۷۵)۔

\* رواہ مسلم (۸۱-۸۴/۱۵۳۶)۔ \* رواہ مسلم (۸۵/۱۵۳۶)۔

۲۸۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے محافلہ، مزابلہ، منابرہ، باغ کوئی سال کے لیے ٹھیکے پر دینے اور استننا سے منع کیا ہے، البتہ آپ ﷺ نے اندازہ لگانے کی اجازت فرمائی۔

۲۸۳۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَبِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطْبًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۸۳۷: سہل بن ابی حتمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجور بیچنے سے منع فرمایا، البتہ آپ نے اندازہ لگانے کی اجازت دی، وہ یہ ہے کہ اس کو اندازہ سے خشک کھجوروں کے عوض بیچ دیا جائے، تاکہ اس کے مالک تازہ کھجوریں کھا سکیں۔

۲۸۳۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ. شَكَ دَاوُدُ بْنُ الْحَصَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۸۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ یا اس سے کم خشک کھجور کے اندازہ سے تازہ کھجوروں کو بیچنے کی اجازت فرمائی۔ “داؤد بن حصین راوی کو پانچ یا پانچ سے کم میں شک ہوا۔

۲۸۳۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُسْتَرِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \* وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهَوْا وَعَنِ السَّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۸۳۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ ان کی صلاحیت ظاہر ہو جائے، اور آپ ﷺ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جائیں اور آپ ﷺ نے سنبل (بالیوں) کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سفید ہو جائیں اور آفت سے بچ جائیں۔

۲۸۴۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تَزْهِيَ قِيلَ: وَمَا تَزْهِي؟ قَالَ: ((حَتَّى تَحْمَرَ))، وَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ ”زھو“ (پختہ) ہو جائیں۔ “عرض کیا گیا، ”زھو“ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جائیں، اور فرمایا: ”مجھے بتاؤ اگر اللہ پھل روک لے تو پھر تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کا مال کس چیز کے عوض حاصل کرے گا؟“

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۹۱) و مسلم (۱۵۴۰/۶۷)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۹۰) و مسلم (۱۵۴۱/۷۱)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۹۴) و مسلم (۱۵۳۴/۴۹، ۱۵۳۵/۵۰)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۹۸) و مسلم (۱۵۵۵/۱۵)۔



۲۸۴۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
 ۲۸۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور آفت سے ہونے والے نقصان کو منہا کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۸۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَاصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
 ۲۸۴۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اپنے (کسی مسلمان) بھائی کو پھل فروخت کرو اور پھر اس پر کوئی آفت آجائے تو تمہارے لیے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، تم اپنے بھائی کا مال ناحق کس چیز کے بدلے حاصل کرو گے۔“

۲۸۴۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَتَنَاعَوْنَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ، فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِ، فَنَهَا هُمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِهِ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقَلَوْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ. \*  
 ۲۸۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگ بازار کے بالائی حصے سے اناج خریدتے اور اسے وہیں فروخت کر دیا کرتے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے اسی جگہ پر فروخت کرنے سے منع فرمادیا حتیٰ کہ وہ اسے منتقل کریں۔ ابو داؤد میں نے اسے صحیحین میں نہیں پایا۔

۲۸۴۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ ابْتَعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)). \*  
 ۲۸۴۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غلہ خرید لے تو وہ اسے قبضہ میں لینے سے پہلے فروخت نہ کرے۔“

۲۸۴۵: وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ((حَتَّى يَكْتَالَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۲۸۴۵: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ”حتیٰ کہ وہ اسے ناپ لے۔“

۲۸۴۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ. قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۲۸۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، وہی وہ چیز جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ اسے فروخت نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس پر قبضہ کر لیا جائے تو وہ اناج ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جبکہ میرا ہر چیز کے بارے میں یہی خیال ہے۔

\* رواہ مسلم (۱۰۱/۱۵۳۶)۔

\* رواہ مسلم (۱۴/۱۵۵۴)۔

\* إسناده صحيح، رواہ أبو داود (۳۴۹۴) [والبخاري (۲۱۶۷) و مسلم (۱۵۲۷)]۔

\* متفق عليه، رواہ البخاري (۲۱۲۶) و مسلم (۳۲/۱۵۲۶)۔

\* متفق عليه، رواہ البخاري (۲۱۳۵) و مسلم (۳۱/۱۵۲۵) واللفظ له۔

\* متفق عليه، رواہ البخاري (۲۱۳۵) و مسلم (۲۹/۱۵۲۵)۔

۲۸۴۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ، وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا: إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✽ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((مَنْ اشْتَرَى شَاةً مَصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ)).

۲۸۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیع کے لیے تجارتی قافلے کو (شہر سے باہر جا کر) نہ ملو، کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے، بلا ارادہ خرید، محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی نہ دو، کوئی شہری، دیہاتی کے لیے کوئی مال فروخت نہ کرے، اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو، اگر کوئی ایسا جانور خرید لیتا ہے تو دودھ دھونے کے بعد اسے دونوں اختیار حاصل ہیں: اگر وہ اس پر راضی ہو تو اسے رکھ لے اور اگر راضی نہ ہو تو اسے واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی اس کے ساتھ دے۔“ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: ”جو شخص ایسی بکری خریدے جس کا دودھ روکا گیا ہو تو اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر وہ اسے واپس کرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھانے کا بھی واپس کرے لیکن وہ گندم نہ ہو۔“

۲۸۴۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلْقُوا الْجَلَبَ، فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ، فَإِذَا أَتَى سَيِّدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ✽

۲۸۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اناج لانے والوں کو راستے میں جا کر نہ ملو، جو شخص اسے ملے اور اس سے غلہ خرید لے، پھر اس کا مالک بازار آ جائے تو اسے اختیار حاصل ہے۔“ (چاہے تو سودا رہے دے اور چاہے تو فسخ کر دے)

۲۸۴۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✽

۲۸۴۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سامان تجارت کو شہر سے باہر جا کر نہ ملو حتیٰ کہ اسے بازار میں اتار دیا جائے۔“

۲۸۵۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ✽

۲۸۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے نہ اپنے بھائی کے پیغام

✽ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۵۰) و مسلم (۱۴۱۲/۱۱) [والرواية الثانية (۱۵۲۴/۲۵) و ذكرها البغوي في مصابيح السنة (۲۰۸۰)].

✽ رواہ مسلم (۱۵۱۹/۱۷)۔

✽ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۶۵) و مسلم (۱۵۱۷/۱۴)۔

✽ رواہ مسلم (۱۴۱۲/۵۰)۔

نکاح پر پیغام نکاح بھیجے مگر یہ کہ وہ اسے اجازت دے دے۔“

۲۸۵۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسُمُّ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَحِيهِ الْمُسْلِمِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۸۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیع طے ہونے تک بھاد نہ کرے۔“

۲۸۵۲: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُوا اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۸۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شہری، کسی دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، لوگوں کو (اپنے حال پر) چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق فراہم کرتا ہے۔“

۲۸۵۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبَسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمَلَامَسَةِ: لَمَسَ الرَّجُلُ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ: أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَيَنْبِذُ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللَّبَسَتَيْنِ: اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالصَّمَاءِ: أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْذُو أَحَدُ شِقَائِهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللَّبَسَةُ الْآخَرَى: اخْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۸۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے پہناؤں اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملامسہ یہ ہے کہ آدمی دن یا رات کے وقت کسی دوسرے شخص کے کپڑے کو ہاتھ سے چھو تا ہے اور اسے الٹ پلٹ کر کے نہیں دیکھتا اور بس اس طرح بیع ہو جاتی ہے، جبکہ منابذہ یہ ہے کہ آدمی اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف اور وہ اپنا کپڑا اس پہلے شخص کی طرف پھینکتا ہے اور بس اسی طرح بیع دیکھے اور بغیر رضامندی کے بیع ہو جاتی ہے۔ اور دو پہناؤ یہ ہیں: ان میں سے ایک ”اشتمال الصماء“ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنا کپڑا اپنے کسی ایک کندھے پر رکھے اور اس کا ایک پہلو ظاہر رہے جس پر کوئی کپڑا نہ ہو، اور دوسرا پہناؤ یہ ہے کہ گوٹ مار کر اس طرح بیٹھنا کہ اس کپڑے کا کچھ بھی حصہ اس کی شرم گاہ پر نہ ہو۔

۲۸۵۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۸۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نلکری پھینک کر بیع کرنے اور دھوکے کی بیع کرنے سے منع فرمایا۔

۲۸۵۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ يَبِيعُا يَتَبَايعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَتَنَاقَشُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجِ النَّتَى فِي بَطْنِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱ رواہ مسلم (۱۵۱۵/۹)

۲ رواہ مسلم (۱۵۲۲/۲۰)

۳ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۲۰) و مسلم (۱۵۱۲/۳)

۴ رواہ مسلم (۱۵۱۳/۴) ۵ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۴۳) و مسلم (۱۵۱۴/۶-۵)

۲۸۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ”حبل الحبلہ“ کی بیع سے منع فرمایا، اور اہل جاہلیت اس طرح کی بیع کیا کرتے تھے، اور وہ اس طرح کہ آدمی اس اقرار پر اوٹنی خریدتا کہ یہ اوٹنی بچہ جنے گی اور پھر جب وہ بچہ، بچہ جنے گا تب اس کی قیمت ادا کروں گا۔“

۲۸۵۶: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَخْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۸۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زے سے جفتی کرانے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

۲۸۵۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِيُتَحَرَّتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۸۵۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اونٹ سے اونٹنی پر جفتی کرانے پر اجرت لینے اور کھیتی باڑی کے لیے دی جانے والی زمین اور پانی پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

۲۸۵۸: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۸۵۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زائد از ضرورت پانی فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۲۸۵۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِبَيْعِهِ الْكُلُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۸۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زائد از ضرورت پانی فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس کے ذریعے گھاس فروخت کی جائے۔“

۲۸۶۰: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَتَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ: ((مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟)) قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ؟ مِنْ غَشٍّ فَلَيْسَ مِنِّي)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۸۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیاں نم ہو گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اناج والے! یہ کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس پر بارش ہو گئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اسے اناج کے اوپر کیوں نہ کیا تاکہ لوگ جان لیتے، (جان لو) جس شخص نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔“

❁ رواہ البخاری (۲۲۸۴)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۶۵/۳۵)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۶۵/۳۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۵۳) و مسلم (۱۵۶۶/۳۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۰۲/۱۶۴)۔

## الفصل الثانی

## فصل ثانی

۲۸۶۱: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّبَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*  
 ۲۸۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (غیر معین اشیاء میں) استنہا کرنے سے منع فرمایا، البتہ اگر وہ (مستثنیٰ چیز) معلوم ہو تو جائز ہے۔

۲۸۶۲: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ. هَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَلَيْسَ عَنْدهُمَا بِرِوَايَةٍ: نَهَى عَنِ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَزْهُوَ أَلَا بِرِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى عَنِ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَزْهُوَ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ وَالزِّيَادَةُ التِّي فِي الْمَصَابِيحِ وَهِيَ قَوْلُهُ: نَهَى عَنِ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَزْهُوَ، إِنَّمَا ثَبَتَتْ فِي رِوَايَتِهِمَا: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَهَى عَنِ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ \*.

۲۸۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انگوروں کی بیج سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ (پک کر) سیاہ ہو جائیں اور دانوں (غلہ اناج وغیرہ) کی بیج سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ (پک کر) سخت ہو جائیں۔“

امام ترمذی اور ابوداؤد نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے، ان دونوں کے ہاں (انس رضی اللہ عنہ) سے مروی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: آپ ﷺ نے کھجوروں کی بیج سے منع فرمایا: حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ البتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے کھجوروں کی بیج سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ اور یہ اضافہ جو مصابیح میں ہے وہ یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے کھجوروں کی بیج سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ البتہ ان دونوں کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں مذکورہ الفاظ موجود ہیں: ”آپ ﷺ نے کھجوروں کی بیج سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو جائیں۔“ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۸۶۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْكَالِيِّ بِالْكَالِيِّ. رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ \*

۲۸۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قرض کے ساتھ قرض کی بیج کو ممنوع قرار دیا ہے۔

۲۸۶۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ بَيْعِ الْعُرْبَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ

\* صحیح، رواہ الترمذی (۱۲۹۰) وقال: حسن صحيح غریب۔

\* سندہ صحیح، رواہ الترمذی (۱۲۲۸) وأبو داود (۳۳۷۱) [و ابن ماجہ: ۲۲۱۷] ☆ و ذكره البغوي في مصابيح السنة (الزيادة الأولى ۲/ ۳۳۰ ح ۲۰۹۵) [ورواہ البخاری (۲۱۹۵) و مسلم (۱۵۵۵/۱۵) الرواية الثانية عن ابن عمر] و رواہ البخاری (۲۲۴۷، ۲۲۴۸) و مسلم (۱۵۳۵/۵۰)۔

\* إسناده ضعيف، رواہ الدارقطني (۷۲-۷۱/۳) [والبیهقي ۲۹۰/۵] ☆ فیہ موسی بن عقبہ (!) وهو خطأ والصواب أبو عبد العزيز موسی بن عبيدة الربذي (وهو ضعيف)۔

وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۸۶۴: عمرو بن شعيب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بیعانہ لے کر بیع کرنے سے منع فرمایا۔

۲۸۶۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَّوَرِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۸۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجبور و بے بس شخص کی بیع سے، دھوکے کی بیع سے اور پھلوں کی بیع سے اس سے پہلے کہ وہ پک جائیں منع فرمایا ہے۔

۲۸۶۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَهَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَطْرُقُ الْفَحْلَ فَنُكْرِمُ فَرَحْصَ لَهُ فِي الْكِرَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کلاب قبیلے کے ایک آدمی نے زسے جفتی کرانی کی اجرت کے بارے میں نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اسے منع کیا، تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم تو جفتی کراتے ہیں لیکن (بن مانگے) ہدیہ کے طور پر ہمیں نوازا جاتا ہے، آپ ﷺ نے اسے ہدیہ رکھنے کی اجازت دے دی۔

۲۸۶۷: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَبِيعَ مَالَيْسَ عِنْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ وَلِابْنِ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَأْتِيَنِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي فَأَبْتَاغُ لَهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ: ((لَا تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ)). ❊

۲۸۶۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایسی چیز بیچنے سے مجھے منع فرمایا جو میرے پاس موجود نہ ہو۔ ترمذی - ترمذی کی ایک دوسری روایت اور ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے، لیکن وہ میرے پاس نہیں ہوتی تو میں اسے بازار سے خرید دیتا ہوں، (تو کیا یہ جائز ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو چیز تیرے پاس نہ ہو اسے نہ بیچ۔“

۲۸۶۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ. ❊ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

❊ **إسناده حسن**، رواه مالك (۲/۶۰۹ ح ۱۳۳۱) و أبو داود (۳۵۰۲) و ابن ماجه (۲۱۹۲-۲۱۹۳)۔

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۳۸۲) ☆ شيخ من بني تميم: مجهول، كما قال الخطابي وغيره والحديث ضعفه البغوي۔ ❊ **صحيح**، رواه الترمذي (۱۲۷۴) وقال: حسن غريب۔ ❊ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۲۳۲-۱۲۳۳) وقال: حسن) و أبو داود (۳۵۰۳) والنسائي (۷/۲۸۹ ح ۴۷۱۷) والرواية الثانية في مصابيح السنة (۲۱۰۱)۔ ❊ **إسناده حسن**، رواه مالك (۲/۶۶۳ ح ۱۴۰۴) و الترمذي (۱۲۳۱) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۳۴۶۱) والنسائي (۷/۲۹۶-۲۹۷ ح ۴۶۳۶)۔

۲۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا۔

۲۸۶۹: وَعَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي صَفَقَةٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۲۸۶۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی مرتبہ دو بیع سے منع فرمایا۔

۲۸۷۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ، وَلَا رِبْعٌ مَالِكٌ يَضْمَنُ، وَلَا بَيْعٌ مَالِيَسٍ عِنْدَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ❁

۲۸۷۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرض اور بیع (ایک ساتھ) جائز ہے نہ ایک بیع میں دو شرطیں، اور نہ ہی اس چیز کا منافع جائز ہے جس کا ضامن نہیں اور اس چیز کی بیع بھی جائز نہیں جو تیرے پاس نہیں۔“ ترمذی، ابو داؤد، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۷۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ بِالدَّنَائِيرِ فَأَخَذَ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَابْتِيعُ بِالدَّرَاهِمِ فَأَخَذَ مَكَانَهَا الدَّنَائِيرَ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِبِعْسٍ يَوْمَهَا مَالٌ تَفْتَرِقَا وَيَبْنِكُمَا شَيْءٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۲۸۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں مقام نقیع پر اونٹوں کو دیناروں کے بدلے بیچا کرتا تھا اور ان کی جگہ درہم وصول کرتا تھا، اور کبھی درہم میں بیچتا تھا اور ان کی جگہ دینار وصول کرتا تھا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اسی روز کی قیمت وصول کرو، اور جب تم دونوں جدا ہو تو تمہارے درمیان لین دین باقی نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“

۲۸۷۲: وَعَنِ الْعَدَاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْرَجَ كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَأَدَاءٍ وَلَا غَائِلَةً وَلَا خَبْنَةً بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❁

۲۸۷۲: عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے ایک تحریر نکالی، (جس کی عبارت یوں تھی) یہ تحریر اس چیز سے متعلق ہے جو عداء بن خالد بن ہوذہ نے اللہ کے رسول، محمد ﷺ سے غلام یا لونڈی خریدی، اس میں کوئی بیماری ہے نہ اسے کوئی بُری عادت ہے اور نہ کوئی اخلاقی برائی، اور یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔“ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❁ إسناده حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۸/ ۱۴۴ ح ۲۱۱۲) [والبيهقي ۵/ ۳۴۳] وانظر الحديث الآتي:  
۲۸۷۰۔ ❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۱۲۳۴) و أبو داود (۳۵۰۴) والنسائي (۷/ ۲۸۸ ح ۶۶۱۵)۔  
❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۲۴۲) و أبو داود (۳۳۵۴) والنسائي (۷/ ۲۸۱-۲۸۲ ح ۴۵۸۶) والدارمي (۲/ ۲۵۹ ح ۲۵۸۴)۔ ❁ حسن، رواه الترمذي (۱۲۱۶)۔

۲۸۷۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاعَ جِلْسًا وَقَدْ خَا فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْجِلْسَ وَالْقَدَحَ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَخِذْهُمَا بِدَرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ يَزِيدُ عَلَيَّ دَرْهَمًا؟)) فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۸۷۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کبل اور پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ”اس کبل اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟“ ایک آدمی نے عرض کیا، میں ان دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟“ چنانچہ ایک آدمی نے دو درہم کے عوض انہیں آپ ﷺ سے خرید لیا۔

## الْفَضِيلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۸۷۴: عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَاعَ عِيَالًا يَنْبَهُ، لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ، أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَا نِكَةً تُلْعَنُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۸۷۴: وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص کوئی عیب و نقص والی چیز بیچتا ہے اور اس کے متعلق بتاتا نہیں تو وہ اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے یا فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔“

❁ !سنادہ حسن، رواہ الترمذی (۱۲۱۸) وقال: حسن) و أبو داود (۱۶۴۱) وابن ماجہ (۲۱۹۸)۔

❁ !سنادہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۲۲۴۷) ☆ بقیہ مدلس و عنعن و له علة أخرى۔



## بَابُ [فِي الْبَيْعِ الْمَشْرُوطِ]

### مشروط تجارت کا بیان

#### الفَصْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۸۷۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَشَمَرَ تَهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْمَغْنَى الْأَوَّلَ وَحَدَهُ. ❀

۲۸۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تائیر (پیوند) کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اگر خریدار شرط قائم نہ کرے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے، اور جو شخص کوئی غلام بیچے اور اس کا کچھ مال ہو تو وہ مال بیچنے والے کا ہے، الا یہ کہ خریدار اس کی شرط قائم کر لے۔“ مسلم، اور امام بخاری رحمہ اللہ نے صرف پہلا حصہ ہی بیان کیا ہے۔

۲۸۷۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَغْنَى فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِهِ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سِيرًا لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((بِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ)) قَالَ: فَبِغْتُهُ فَاسْتَشْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: أَنَّهُ قَالَ لِبِلَالٍ: ((اقْضِهِمْ وَرَدَّهُ)) فَأَعْطَاهُ وَزَادَهُ قِيرَاطًا. ❀

۲۸۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ وہ ایک ذاتی اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو کہ تھک چکا تھا، اسی اثنا میں نبی ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے مارا تو وہ یوں چلنے لگا کہ وہ پہلے کبھی ایسے نہیں چلتا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ایک اوقیہ کے بدلے میں مجھے بیچ دو۔“ جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں نے اسے بیچ دیا البتہ میں نے اپنے اہل و عیال تک پہنچنے کی مہلت لے لی، جب میں مدینہ پہنچا تو میں اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کی قیمت مجھے ادا کر دی۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی اور وہ اونٹ بھی واپس کر دیا۔ بخاری، مسلم۔ اور صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”اسے قیمت ادا کر دو اور زیادہ بھی دو۔“ انہوں نے مجھے قیمت بھی ادا کی اور ایک قیراط مزید عطا کیا۔

❀ رواہ مسلم (۱۵۴۳/۸۰) و البخاری (۲۳۷۹)۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۱۸، ۲۹۶۷) و مسلم (۱۰۹-۱۱۱/۷۱۵)۔

۲۸۷۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةً فَأَعِينَنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ أَعْدَّ هَالَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأَعْتَقَكَ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَا يَكُونُ لِي فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْوَلَاءَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا)) ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ. مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةً شَرْطٍ. فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۸۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، بریرہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انہوں نے کہا: میں نے نو اوقیہ پر (آزادی حاصل کرنے کے لیے) کتابت کی ہے۔ اور ہر سال ایک اوقیہ دینا ہے، لہذا آپ (ﷺ) میری مدد فرمائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یہ رقم ایک ہی مرتبہ ادا کر دیتی ہوں، اور تمہیں آزاد کر دیتی ہوں، لیکن تمہاری ولا (وراثت) میری ہوگی، وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ولا ان کے لیے ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے خرید کر آزاد کر دو۔“ پھر آپ لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: ”اما بعد! لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں، اور جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو، خواہ وہ سو شرطیں ہوں، تو وہ باطل ہیں، اللہ کی قضا زیادہ حق رکھتی ہے، اور اللہ کی شرط زیادہ معتبر ہے، اور ولا آزاد کرنے والے کا حق ہے۔“

۲۸۷۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۸۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ولا کو فروخت کرنے اور اسے بہہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۸۷۹: عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ: ابْتِغْتُ غَلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَامِهِ فَاتَّيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: أَرْوُحُ إِلَيْهِ الْعِشِيَّةَ فَأَخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ بَنِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَّاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةَ فَقَضَى لِي أَنْ أَخْذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ. ❁

۲۸۷۹: مخلد بن خفاف بیان کرتے ہیں، میں نے ایک غلام خرید تو میں نے اس سے آمدنی حاصل کی، پھر مجھے اس کے ایک نقص کا

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۱۶۸) و مسلم (۱۵۰۴/۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۳۵) و مسلم (۱۵۰۶/۱۶)۔ ❁ حسن، رواہ البغوی فی شرح السنة (۱۶۴/۸)۔

بعد ح (۲۱۱۹) [و أبو داود (۳۵۰۸) و الترمذی (۱۲۸۵-۱۲۸۶) و ابن ماجہ (۲۲۴۲)]۔

پتہ چلا تو میں اس کا مقدمہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا تو انہوں نے اسے واپس کرنے کا فیصلہ میرے حق میں کیا اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی واپس لوٹانے کا فیصلہ میرے خلاف کیا، میں عروہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور انہیں سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: میں پچھلے پہران کے پاس جاؤں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے معاملے کا فیصلہ کیا کہ خراج، ضمان کے بدلے میں ہے، عروہ رضی اللہ عنہ پچھلے پہران کے پاس گئے (اور انہیں بتایا) تو انہوں نے میرے حق میں فیصلہ کیا کہ میں اس شخص سے وہ خراج کی رقم واپس لے لوں جو انہوں نے مجھ سے لے کر اسے دلائی تھی۔

۲۸۸۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ؛ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ، وَالْمُبْتَاعِ بِالْخِيَارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ رحمہ اللہ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالْدَّارِمِيِّ قَالَ: ((الْبَيْعَانِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمُبْتَاعِ قَائِمٌ بَعْنِهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَأَّدَانِ الْبَيْعَ)).

۲۸۸۰: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کی بات معتبر ہوگی، جبکہ خریدار کو اختیار حاصل ہوگا۔ ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے۔ فرمایا: ”جب خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے جبکہ فروخت شدہ چیز ویسے ہی موجود ہو اور ان دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو بیچنے والے کی بات معتبر ہوگی، یا پھر وہ بیع واپس کر دیں گے۔“

۲۸۸۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَ اللَّهُ عَشْرَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ رحمہما اللہ

وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ عَنْ شُرَيْحِ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا.

۲۸۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کر دے تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی لغزشیں معاف فرما دے گا۔“ ابوداؤد، ابن ماجہ۔ جبکہ شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ شرح شامی رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۸۸۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ أَبْتَغِ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ: إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَا كَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ

حسن، رواه الترمذي (۱۲۷۰) وابن ماجه (۲۱۸۶) والدارمي (۲/ ۲۵۰ ح ۲۵۵۲)۔

سندہ ضعیف، رواه أبو داود (۳۴۶۰) وابن مساجه (۲۱۹۹) والبغوي في شرح السنة (۸/ ۱۶۱ ح ۲۱۱۷)۔

☆ الأعمش مدلس وعنن وللحديث شواهد ضعيفة۔

الَّذِي تَحَاكَمَ إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ: لِيْ جَارِيَةٌ. فَقَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقُوا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۸۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پہلے زمانے میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی تو جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا، جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے اسے کہا: تم اپنا سونا مجھ سے لے لو کیونکہ میں نے تو تم سے صرف زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ زمین بیچنے والے نے کہا: میں نے زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب تمہیں بیچ دیا تھا، وہ دونوں اپنا مقدمہ ایک آدمی کے پاس لے گئے، تو جس آدمی کے پاس وہ مقدمہ لے کر گئے تھے، اس نے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے، تو اس آدمی نے کہا: لڑکے کی لڑکی سے شادی کر دو، اور اس (مال) کو ان دونوں پر خرچ کر دو اور اس میں سے کچھ صدقہ کر دو۔“

## بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

### بیع سلم اور رہن کا بیان

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

### فصل اول

۲۸۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَسْلِفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۸۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں کے بارے میں، سال، دو سال اور تین سال کے لیے بیع سلم کیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے تو وہ طے شدہ ناپ و وزن اور طے شدہ مدت کے لیے بیع سلم (کسی چیز کی پیشگی رقم دے کر) کرے۔

۲۸۸۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعَالَهُ مِنْ حَدِيدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت کے لیے غلہ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

۲۸۸۵: وَعَنْهَا قَالَتْ: تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۲۸۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی زرہ میں صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔

۲۸۸۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَكِنْ الدَّرُّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يُرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۲۸۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب سواری کا جانور گروی ہو تو بقدر خرچ اس پر سواری کی جاسکتی ہے، اور اگر دودھ والا جانور گروی ہو تو بقدر خرچ اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے، اور جو شخص سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے، اسی کے ذمہ خرچہ ہے۔“

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۳۹) و مسلم (۱۶۰۴ / ۱۲۷)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۰۶۸) و مسلم (۱۶۰۳ / ۱۲۶)۔

\* رواہ البخاری (۲۹۱۶)۔ \* رواہ البخاری (۲۵۱۲)۔

## الفصل الثانی

## فصل ثانی

۲۸۸۷: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهْنَهُ، لَهُ غَنَمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا ❊

۲۸۸۷: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رہن، مرہونہ چیز کو اس کے مالک سے، جس نے اسے رہن رکھا ہے، نہیں روک سکتا، اس کا فائدہ بھی اسی (مالک) کو ہوگا اور اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔“ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۲۸۸۸: وَرَوَى مِثْلُهُ أَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُتَّصِلًا. ❊

۲۸۸۸: اس روایت کی مثل یا اس کے معنی کا مثل جو اس کے مخالف نہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل روایت بھی ہے۔

۲۸۸۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ)) وَالْمِيزَانُ مِيزَانُ أَهْلِ مَكَّةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ ❊

۲۸۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ناپ اہل مدینہ کا معتبر ہے جبکہ وزن اہل مکہ کا معتبر ہے۔“

۲۸۹۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْكَفِيلِ وَالْمِيزَانِ: ((أَنْتُمْ قَدْ وَلَّيْتُمْ أَمْرَيْنِ، هَلَكَتْ فِيهِمَا الْأُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۲۸۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ناپ تول والوں کو فرمایا: ”بلاشبہ دو کام تمہارے ذمہ ایسے لگائے گئے ہیں، جن (میں کی بیشی) کی وجہ سے تم سے پہلی قومیں ہلاکت کا شکار ہوئیں۔“

## الفصل الثالث

## فصل ثالث

۲۸۹۱: عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۸۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی چیز کے بارے میں بیع سلم کرے تو وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے کسی اور کو نہ دے۔“

❊ سندہ ضعیف، رواہ الشافعی فی الأم (۱۶۷-۱۸۶/۳) ☆ السند مرسل وانظر الحديث الآتي (۲۸۸۸)۔

❊ سندہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۲۴۴۱) ☆ الزہری مدلس وعنن فالسند غیر متصل وانظر الحديث السابق (۲۸۸۷)۔

❊ إسناده ضعیف، رواہ أبو داود (۳۳۴۰) و التَّسَائِيُّ (۵/۵۴ ح ۲۵۲۱، ۴۵۹۸) ☆ سفیان الثوری مدلس وعنن

وتابعه المدلس الوليد بن مسلم وعنن - ❊ إسناده ضعیف جدًا، رواہ الترمذی (۱۲۱۷) ☆ فیہ حسین بن قیس

الواسطي: متروک - ❊ إسناده ضعیف، رواہ أبو داود (۳۴۶۸) وابن ماجہ (۲۸۸۳) ☆ عطیة العوفي ضعیف ومدلس۔

## بَابُ الْإِحْتِكَارِ ذخیرہ اندوزی کا بیان

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۸۹۲: عَنْ مَعْمَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ احْتَكَرَ، فَهُوَ خَاطِيٌّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ✽ وَسَنَدُكَرْ حَدِيثُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: ((كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ)) فِي بَابِ الْفَقْيَاءِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۲۸۹۳: معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ گناہ گار ہے۔“ اور، ہم عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”بنو نضیر کے اموال“ کو ان شاء اللہ تعالیٰ باب الفیاء میں ذکر کریں گے۔

### الْفَضْلُ الثَّانِي

#### فصل ثانی

۲۸۹۳: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ، وَالْمَحْكِرُ مَلْعُونٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ✽

۲۸۹۳: عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(بازار میں) غلہ لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے، جبکہ ذخیرہ اندوز ملعون ہے۔“

۲۸۹۴: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَعَرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسْعِرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ بَدَمَ وَلَا مَالٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ✽

۲۸۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے زمانے میں قیمتیں چڑھ گئیں تو صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے قیمتیں مقرر فرمادیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ ہی قیمتیں مقرر کرنے والا ہے، وہی تنگی و کشادگی کا مالک اور رزق دینے والا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ میں اس حال میں اپنے رب سے ملاقات کروں کہ تم میں سے کوئی خون اور مال کے متعلق مجھ سے مطالبہ نہ کرتا ہو۔“

✽ رواہ مسلم (۱۶۰۵/۱۲۹) ۵ حدیث عمر یاتی (۴۰۵۶)۔

✽ !سندہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۲۱۵۳) والدارمی (۲/۲۴۹) ح (۲۵۴۸) ☆ علی بن سالم: ضعیف وعلی بن زید بن جعدان ضعیف مشہور۔ ✽ !سندہ صحیح، رواہ الترمذی (۱۳۱۴) وقال: حسن صحیح) و أبو داود (۳۴۵۱) وابن ماجہ (۲۲۰۰) والدارمی (۲/۲۴۹) ح (۲۵۴۸)۔

## الفصل الثالث

## فصل ثالث

۲۸۹۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((مَنْ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجَذَامِ وَالْإِفْلَاسِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينُ فِي كِتَابِهِ \*  
 ۲۸۹۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص مسلمانوں پر غلہ روک دے (ذخیرہ اندوزی کرے) تو اللہ اس پر جذام کا مرض اور افلاس مسلط کر دیتا ہے۔“ ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان، اور رزین نے اسے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

۲۸۹۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يُرِيدُ بِهِ الْعَلَاءَ، فَقَدْ بَرَّيَ مِنَ اللَّهِ وَبَرَّيَ اللَّهُ مِنْهُ)). رَوَاهُ رَزِينُ \*  
 ۲۸۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص قیت بڑھانے کے لیے چالیس روز تک ذخیرہ اندوزی کرتا ہے تو وہ اللہ سے لائق ہوا، اور اللہ تعالیٰ اس سے لائق ہوا۔“

۲۸۹۷: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ: إِنْ أَرْحَصَ اللَّهُ الْأَسْعَارَ حَزَنَ، وَإِنْ أَغْلَاَهَا فَرِحَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينُ فِي كِتَابِهِ \*  
 ۲۸۹۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”ذخیرہ اندوز شخص بہت برا ہے، اگر اللہ قیمتیں کم کر دیتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے، اور اگر وہ انہیں بڑھا دیتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے۔“ بیہقی فی شعب الایمان، اور رزین نے اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

۲۸۹۸: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ، لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةٌ)). رَوَاهُ رَزِينُ \*  
 ۲۸۹۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص چالیس روز تک غلہ ذخیرہ کرے اور پھر وہ اسے صدقہ بھی کر دے تو وہ اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔“

\* **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۲۱۵۵) و البيهقي في شعب الإيمان (۱۱۲۱۸) و رزین (لم أجده) ☆ و صححه البوصيري و المنذري: ”هذا إسناده جيد متصل و رواه ثقات“ و حسنه ابن حجر في الفتح (۳/۴۸۸)۔

\* **إسناده ضعيف**، رواه رزین (لم أجده) [و أحمد ۲/۳۳ بلفظ مختلف نحو المعنى] ☆ فيه أبو بشر (الأملاكي) صاحب أبي الزاهرية: ضعيف - \* **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۱۲۱۵) و رزین (لم أجده) ☆ السند منقطع وفيه عطية بن بقة عن أبيه عن ثور بن يزيد به و بقية لم يصرح بالسماع۔

\* **لم أجده**، رواه رزین (لم أجده) ☆ و للحدیث طریق موضوع لا یستشهد به، فيه محمد بن مروان السدي كذاب، إنما ذكرته لأرد عليه (انظر الضعيفة للشيخ الألباني رحمه الله: ۸۵۹)۔



## بَابُ الْإِفْلَاسِ وَالْإِنْظَارِ

افلاس اور مہلت دینے کا بیان

الْفَضْلُ الْإِقْوَلُ

فصل اول

۲۸۹۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بَعْنَهُ؛ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مفلس ہو جائے اور کوئی آدمی اپنا مال بالکل اسی صورت میں پالے تو یہ (مال والا) شخص دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حق دار ہے۔“

۲۹۰۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ))، فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَنْلُحْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَغَرْمَاتِهِ: ((خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے دور میں ایک آدمی کو پھلوں کی تجارت میں خسارہ ہوا تو اس کا قرض بہت زیادہ ہو گیا، اس صورت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر صدقہ کرو۔“ لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن وہ اس کے قرض کی ادائیگی کے برابر نہ ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: ”جو ملتا ہے لے لو، تمہارے لیے بس یہی کچھ ہے۔“

۲۹۰۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْكَ قَالَ: فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۹۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی قرض دیا کرتا تھا، وہ اپنے ملازم سے کہا کرتا تھا: جب تم کسی تنگ دست کے پاس جاؤ تو اس کو (قرض) معاف کر دیا کرو، شاید کہ اللہ ہمیں معاف فرمادے۔ فرمایا: اس نے اللہ سے ملاقات کی تو اس نے اسے معاف فرمادیا۔“

۲۹۰۲: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنَجِّهَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۴۰۲) و مسلم (۱۵۵۹/۲۲)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۵۶/۱۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۰۷۸) و مسلم (۱۵۶۲/۳۱)۔

فَلْيَنْفُسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۰۲: ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ اسے روز قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے دے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے (قرض) معاف کر دے۔“

۲۹۰۳: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَنْجَاهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۰۳: ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کر دے تو اللہ اسے روز قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے دے گا۔“

۲۹۰۴: وَعَنْ أَبِي الْيَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۰۴: ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کر دے تو اللہ اسے اپنے (عرش کے) سایہ میں سایہ عطا فرمائے گا۔“

۲۹۰۵: وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا فَجَاءَهُ تَهْ إِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَةً فَقُلْتُ: لَا أَجِدُ إِلَّا جَمَلًا خِيَارًا أَرْبَاعِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۰۵: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک نو عمر اونٹ قرض لیا، آپ ﷺ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس آدمی کو اس کے نو عمر اونٹ کا قرض اتار دوں، میں نے عرض کیا: تمام اونٹ بہترین قسم کے سات سال کی عمر کے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے یہی دے دو، کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔“

۲۹۰۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَغْلَطَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: ((دَعُوهُ؛ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، فَاسْتَرَوْا لَهُ بَعِيرًا، فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ)). قَالُوا: لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِبْهِ. قَالَ: ((اسْتَرَوْهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ؛ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۹۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے قرض کی واپسی کا تقاضہ کیا تو اس نے آپ ﷺ پر سختی کی تو آپ کے صحابہ نے اسے مارنے کا ارادہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، کیونکہ صاحب حق

❁ رواہ مسلم (۱۵۶۳/۳۲)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۶۳/۳۲)۔

❁ رواہ مسلم (۳۰۰۶/۷۴)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۰۰/۱۱۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۰۶) و مسلم (۱۶۰۱/۱۲۰)۔

(قرض خواہ) باتیں کرنے کا حق رکھتا ہے، تم ایک اونٹ خرید کر اسے دے دو۔“ صحابہ نے عرض کیا: اس سے بڑی عمر کا اونٹ ملتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو تم میں سے قرض ادا کرنے میں بہتر ہے۔“

۲۹۰۷: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ)). \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۲۹۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مال دار شخص (قرض کی ادائیگی میں) ٹال منول کرنا ظلم ہے، اگر تم میں سے کسی کو کسی مال دار شخص (یعنی ضامن) کے پیچھے لگا دیا جائے (کہ اس سے قرض وصول کرلو) تو لگ جانا چاہیے۔“

۲۹۰۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذْرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سَجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: ((يَا كَعْبُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((قُمْ فَاقْضِهِ)). \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۲۹۰۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ابن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا مطالبہ کیا تو ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے گھر میں سن لیا، رسول اللہ ﷺ ان دونوں کی طرف آئے حتیٰ کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی، فرمایا: ”کعب!“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس کا آدھا قرض معاف کر دو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے کر دیا، آپ ﷺ نے (ابن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ”کھڑا ہو اور اس کا قرض ادا کر۔“

۲۹۰۹: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: لَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ. قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)). قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَعَلَى دَيْنِهِ. فَصَلَّى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \* ۲۹۰۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کی نماز جنازہ پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس پر کوئی قرض ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر آپ کے پاس ایک اور جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس پر کوئی قرض ہے؟“ عرض کیا گیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس نے کوئی چیز ترک کر چھوڑی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: تین دینار، آپ نے اُس کی نماز جنازہ

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۸۷) و مسلم (۱۵۶۴/۳۳)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۵۷) و مسلم (۱۵۵۸/۲۰)۔

\* رواہ البخاری (۲۲۸۹)۔

پڑھی، پھر تیسرا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس پر کوئی قرض ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: تین دینار، آپ ﷺ فرمایا: ”کیا اس نے کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: ”اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو“۔ ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کا قرض میرے ذمہ رہا (میں ادا کروں گا) تب آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۲۹۱۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ آدَاءَهَا، آذَى اللَّهُ عَنْهُ. وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ اتْلَافَهَا، اتْلَفَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۹۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بطور قرض لوگوں کا مال حاصل کرتا ہے اور وہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی توفیق سے نوازتا ہے، اور جو شخص اسے تلف کرنے کے لیے حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تلف فرما دے گا۔“

۲۹۱۱: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُخْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُذْبِرٍ يُكْفَرُ اللَّهُ عَنْيَ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) فَلَمَّا أَذْبَرَ نَادَاهُ، فَقَالَ: ((نَعَمْ، إِلَّا الدِّينَ، كَذَلِكَ قَالَ جَبْرِيلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۱۱: ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میں ثابت قدمی سے ثواب کی امید سے اللہ کی راہ میں دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ میرے گناہ معاف فرما دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ جب وہ واپس چلا گیا تو آپ ﷺ نے اسے آواز دی، فرمایا: ”ہاں، البتہ قرض معاف نہیں ہوگا، جبریل علیہ السلام نے اسی طرح کہا ہے۔“

۲۹۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدِّينَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۱۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرض کے سوا شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

۲۹۱۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدِّينَ فَيَسْأَلُ: ((هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ قَضَاءً؟)) فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَلَا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)). فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ قَامَ فَقَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دِينًا، فَعَلَى قَضَاءِهِ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لَوَرَثَتِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ البخاری (۲۳۸۷)۔

❁ رواہ مسلم (۱۱۷ / ۱۸۸۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۹۸) و مسلم (۱۶ / ۱۶۱۹)۔

۲۹۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی مقرض کا جنازہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: ”کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟“ اگر آپ کو بتایا جاتا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا ہے اس سے قرض ادا ہو جائے گا تو آپ نماز جنازہ پڑھاتے، ورنہ (نہ پڑھاتے) مسلمانوں سے کہتے: ”اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔“ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتوحات نصیب فرمائیں تو آپ ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”میں مومنوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق دار ہوں، جو مومن فوت ہو جائے اور وہ مقرض ہو تو اس کا قرض میرے ذمہ ہے، اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اُس کے ورثا کے لیے ہے۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۹۱۴: عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزُّرْقِيِّ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ قَدْ أَفْلَسْنَا فَقَالَ: هَذَا الَّذِي قَضَىٰ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَارُ جُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❊

۲۹۱۴: ابوخلدہ زرقی بیان کرتے ہیں، ہم اپنے ایک ساتھی، جو کہ مفلس ہو گیا تھا، کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: یہ اس طرح کا معاملہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا: ”جو شخص فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو مال کا مالک اس مال کا زیادہ حق دار ہے جبکہ وہ اس مال کو بالکل اسی حالت میں پائے۔“

۲۹۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدِينِهِ حَتَّىٰ يُقْضَىٰ عَنْهُ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ. ❊

۲۹۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی روح اپنے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے حتیٰ کہ وہ (قرض) اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔“

۲۹۱۶: وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَاحِبُ الدَّيْنِ مَأْسُورٌ بِدِينِهِ، يَشْكُو إِلَىٰ رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ. ❊

۲۹۱۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مقرض شخص اپنے قرض کی وجہ سے مجبوس ہے، وہ روز قیامت اپنے رب سے تنہائی کی شکایت کرے گا۔“

۲۹۱۷: وَرَوَىٰ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانُ، فَأَتَىٰ غُرْمَاوَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَاعَ النَّبِيُّ ﷺ مَالَهُ كُلَّهُ فِي دِينِهِ حَتَّىٰ

❊ **إسناده حسن**، رواه الشافعي في الأم (۲۷۹/۱، ۲۱۲/۳) وأحمد (۴۴۰/۲، ۹۶۷۷، ۴۷۶/۲، ۱۰۱۵۹) والترمذي (۱۰۷۸-۱۰۷۹) وابن ماجه (۲۴۱۳) والدارمي (۲۶۲/۲، ۲۵۹۴). ❊ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۲۰۳/۸) ح (۲۱۴۸) ☆ مبارك بن فضالة مدلس و عنن وله شاهد عند أبي داود (۳۳۴۱) و سنده ضعيف.

قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ . مُرْسَلٌ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الْأُصُولِ إِلَّا فِي الْمُتَنَقِّی . ❊

۲۹۱۷: مروی ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ قرض لیا کرتے تھے، ان کے قرض خواہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئے (اور قرض کا مطالبہ کیا) تو نبی ﷺ نے ان کے قرض کی ادائیگی میں ان کا سارا مال فروخت کر دیا حتیٰ کہ معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی چیز باقی نہ رہی۔ روایت مرسل ہے۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں۔ میں نے متقی کے سوا اسے اصول کی کتابوں میں نہیں پایا۔

۲۹۱۸: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتَّى أَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدِّينِ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غَرَمَاءَهُ فَلَوْ تَرَكَوْا لِأَحَدٍ لَتَرَكَوْا الْمُعَاذَ لِأَجْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُمْ مَالَهُ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ . رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ مُرْسَلًا . ❊

۲۹۱۸: عبد الرحمن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بڑے صابر اور سخی انسان تھے، وہ کوئی چیز پاس نہیں رکھتے تھے اور ہمیشہ مقروض رہتے تھے حتیٰ کہ ان کا سارا مال قرض کی ادائیگی میں جاتا رہا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ آپ اس کے قرض خواہوں سے سفارش کریں، اگر وہ (قرض خواہ) کسی کو چھوڑتے تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خاطر معاذ کو چھوڑتے، رسول اللہ ﷺ نے ان (قرض خواہوں) کی خاطر معاذ رضی اللہ عنہ کا سارا مال بیچ دیا، حتیٰ کہ معاذ کے پاس کوئی چیز نہ بچی۔ سنن سعید بن منصور، یہ روایت مرسل ہے۔

۲۹۱۹: وَعَنِ الشَّرِيدِ الشَّيْخِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْوَاحِدُ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ)). قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يُحِلُّ عِرْضَهُ يَخْلُطُ وَعُقُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۲۹۱۹: شریذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قرض کی ادائیگی میں) مال مٹول کرنے والے مال دار شخص کی بے عزتی کرنا اور اسے سزا دینا جائز ہے۔“ ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی بے عزتی کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس سے سخت کلامی کرنا جائز ہے، اور اس کو سزا دینے سے مراد ہے کہ اسے قید کرنا جائز ہے۔

۲۹۲۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وَقَآءٍ؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((صَلُّوْا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ: ((فَكَ اللَّهُ رَهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكَتْ رَهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَ اللَّهُ رَهَانَهُ يَوْمَ

❊ ضعیف، انظر الحديث الآتي، ذكره في مصابيح السنة (۲/ ۳۴۵ ح ۲۱۴۵) ومنتقى الأخبار (۲/ ۳۶۵ ح ۲۹۹۶)۔

❊ إسناده ضعيف، ذكره في منتقى الأخبار (۲۹۹۶) ☆ السند مرسل ورواه الحاكم (۲/ ۵۸ ح ۲۳۴۸، ۳/ ۲۷۳ ح ۵۱۹۲) من حديث الزهري عن عبد الرحمن بن كعب عن أبيه وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، قلت: فيه الزهري مدلس وعنن والصواب فيه أنه مرسل۔

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۳۶۲۸) والنسائي (۷/ ۳۱۶-۳۱۷ ح ۴۶۹۳-۴۶۹۴)۔

الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۲۹۲۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے ساتھی پر قرض ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لیے کوئی مال چھوڑا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: ”تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔“ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس کا قرض میرے ذمے رہا، تو پھر آپ آگے بڑھے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی، اور ایک دوسری روایت میں اسی کا ہم معنی مفہوم روایت کیا گیا ہے، اور فرمایا: ”اللہ نے تمہاری گردن کو آگ سے آزاد کر دیا جیسے تم نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن کو آزاد کر دیا۔ جو کوئی مسلمان بندہ اپنے بھائی کی طرف سے اس کا قرض ادا کرتا ہے تو روز قیامت اللہ اس کی گردن کو (آگ سے) آزاد فرمائے گا۔“

۲۹۲۱: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْعُلُولِ وَالذَّيْنِ؛ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۲۹۲۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ کبر و خبیات اور قرض سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

۲۹۲۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يُلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا، أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدْعُ لَهُ قَصَّاءً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۲۹۲۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کبیرہ گناہوں کے بعد، اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ بندہ مرنے کے بعد اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ذمہ قرض ہو اور وہ اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑے۔“

۲۹۲۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صَلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا، أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَنْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ ((عَلَى شُرُوطِهِمْ)). ❁

۲۹۲۳: عمرو بن عوف مزی رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے، ایسی صلح کے سوا جو کسی حلال کو حرام کر دے یا کسی حرام کو حلال کر دے، اور اس شرط کے سوا جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البخاري في شرح السنة (۸/۲۱۳-۲۱۴ ح ۲۱۵۵) [والدارقطني (۳/۷۸ ح ۳۰۶۳) والبيهقي (۶/۷۳)] فيه عبيد الله بن الوليد الوصافي (ضعيف) عن عطية بن سعد العوفي (ضعيف مدلس) عن أبي سعيد به وقال البيهقي في عبيد الله: ”هو ضعيف جدًا“ ❁ **صحيح**، رواه الترمذي (۱۵۷۲) وابن ماجه (۲۴۱۲) والدارمي (۲/۲۶۲ ح ۲۵۹۵) ❁ **إِسْنَادُهُ صحيح**، رواه أحمد (۴/۳۹۲ ح ۱۹۷۲۴) وأبو داود (۲۳۴۲)۔ ❁ **صحيح**، رواه الترمذي (۱۳۵۲) وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (۲۳۵۳) [وَأَبُو دَاوُدَ (۳۵۹۴) مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ] ❁ **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا** وَلِلْحَدِيثِ شَوَاهِدٌ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَغَيْرِهِ وَهُوَ بِهَا صَحِيحٌ -

کردے، مسلمان اپنی شرطوں پر ثابت ہیں۔“ ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد اور ان کی روایت ((علی شروطہم)) تک ہے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۲۹۲۴: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَرَّامِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بَسْرًا وَبَلَغَنَا وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((زِنْ وَارْجِعْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. \*

۲۹۲۳: سويد بن قيس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور مخرفہ عبدی تجارت کے لیے ہجر سے کپڑا لے کر مکہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چلتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک شلوار کے کپڑے کی ہم سے قیمت طے کی تو ہم نے آپ کو فروخت کر دیا، وہاں ایک آدمی تھا جو اجرت پر وزن کیا کرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”وزن کر اور جھکنا وزن کر۔“ (یعنی پورے سے کچھ زیادہ)۔ احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۲۵: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. \*

۲۹۲۵: جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرض تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے ادا کیا اور مجھے مزید عطا کیا۔

۲۹۲۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْبَعِينَ أَلْفَ فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ: ((بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْإِدَاءُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. \*

۲۹۲۶: عبد اللہ بن ابی ربیعہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آیا تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا، اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت فرمائے، قرض کی جزا ہی شکریہ ادا کرنا اور قرض ادا کرنا ہے۔“

۲۹۲۷: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ أَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ. \*

۲۹۲۷: عمران بن حصین بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی کا کسی شخص پر کوئی حق ہو، اور وہ (حق لینے والا) اسے مہلت دے تو ہر روز کے بدلے اسے صدقہ کا ثواب ملے گا۔“

✓ صحیح، رواہ أحمد (۳۵۲/۴ ح ۱۹۳۰۸) و أبو داود (۳۳۳۶) و الترمذی (۱۳۰۵) و ابن ماجہ (۲۲۲۰) و الدارمی (۲/۲۶۰ ح ۲۵۸۸)۔ ✓ صحیح، رواہ أبو داود (۳۳۴۷) و البخاری (۴۴۳، ۲۳۹۴) و مسلم (۷۱۵)۔

✓ حسن، رواہ النسائي (۳۱۴/۷ ح ۴۶۸۷) و ابن ماجہ (۲۴۲۴)۔ ✓ إسناده ضعيف جدًا، رواہ أحمد (۴/۴۴۲، ۴۴۳ ح ۲۰۲۱۹) ☆ فيه الأعمش (ثقة مدلس) عن أبي داود (الأعمش: كذاب) عن عمران به، و حديث بریده: ”من أنظر معسرًا فله بكل يوم مثله صدقة“ يغني عنه، رواہ أحمد (۵/۳۶۰ ح ۲۳۴۳۴) و سندہ صحیح و صححه الحاکم علی شرط الشيخین (۲/۲۹) و وافقه الذہبی۔



۲۹۲۸: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطْوَلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَاتَ أَخِي وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخَاكَ مَحْبُوسٌ بِيَدَيْنِهِ، فَافْضِ عَنْهُ)). قَالَ: فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ إِلَّا امْرَأَةٌ تَدْعِي دِينَارَيْنِ وَكَيْسَتْ لَهَا بَيْتَةٌ قَالَ: ((أَعْطِهَا فَإِنَّهَا صَادِقَةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❀

۲۹۲۸: سعد بن اطول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا بھائی فوت ہو گیا اور اس نے تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے، میں نے ارادہ کیا کہ میں (یہ رقم) ان پر خرچ کروں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تیرا بھائی اپنے قرض کی وجہ سے محبوس ہے، (پہلے) اس کی طرف سے قرض ادا کرو۔“ وہ بیان کرتے ہیں۔ میں گیا اور اس کی طرف سے قرض ادا کیا، پھر میں واپس آیا تو عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اس کی طرف سے سارا قرض ادا کر دیا ہے، صرف ایک عورت باقی رہ گئی ہے جو دو دینار کا مطالبہ کرتی ہے۔ جبکہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے دے دو کیونکہ وہ سچی ہے۔“

۲۹۲۹: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوَضَّعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَصَرَهُ قَبْلَ السَّمَاءِ فَظَفَرْتُ ثُمَّ طَأَطَأْتُ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ ((سُبْحَانَ اللَّهِ! سُبْحَانَ اللَّهِ! مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ؟)) قَالَ فَسَكَنَّا يَوْمَنَا وَكَلِّتَنَا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ؟ قَالَ: ((فِي الدِّينِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَغَلَّخَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضَى دَيْنُهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ نَحْوُهُ ❀

۲۹۲۹: محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، جہاں جنازے رکھے جاتے تھے، جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر کو جھکایا اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر (تعجب سے) فرمایا: ”سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیسی سختی نازل ہوئی۔“ راوی بیان کرتے ہیں، ہم دن بھر اور پوری رات خاموش رہے، اور ہم نے خیر ہی خیر دیکھی، حتیٰ کہ صبح ہو گئی، محمد (راوی) بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، وہ کون سا عذاب ہے جو نازل ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قرض کے بارے میں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے، وہ پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے، پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے، پھر زندہ ہو تو وہ جنت میں نہیں جائے گا، حتیٰ کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔“ احمد۔ اور شرح السنہ میں اس کی مثل ہے۔

❀ سندہ ضعیف ، رواہ أحمد (۵/۷ ح ۲۰۳۳۶-۲۰۳۳۷، ۴/۱۳۶ ح ۱۷۳۵۹ واللفظ له) [وابن ماجہ: ۲۴۳۳]  
☆ عبد الملك أبو جعفر مجهول الحال وللحديث شاهد صحيح عند أحمد (۵/۷) وغيره دون قوله: "وترك ثلاثمائة".  
❀ إسناده صحيح ، رواہ أحمد (۵/۲۸۹-۲۹۰ ح ۲۲۸۶۰) والبغوي في شرح السنة (۸/۲۰۱ ح ۲۱۴۵)  
[والنسائي ۷/۳۱۴، ۳۱۵ ح ۴۶۸۸]-

## بَابُ الشِّرْكََةِ وَالْوَكَالَةِ

## شراکت اور وکالت کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۲۹۳۰: عَنْ زُهْرَةَ بِنِ مَعْبَدٍ، أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيُلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ، فَيَقُولَانِ لَهُ: أَشْرَكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبِيعُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ. وَكَانَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۹۳۰: زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ انہیں بازار لے جاتے اور غلہ خریدتے، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما انہیں ملتے تو وہ انہیں (عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے) کہتے: ہمیں بھی شریک کرلو، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی ہے، وہ انہیں شریک کر لیتے، بسا اوقات انہیں پورے اونٹ کے سامان کا نفع ہو جاتا تو وہ اسے اپنے گھر کی طرف بھیج دیتے، اور عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئی تھیں تو آپ نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا، اور اس کے لیے برکت کی دعا کی تھی۔

۲۹۳۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اُقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلِ قَالَ: ((لَا، تَكُونُنَا الْمُؤَوَّنَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ)). قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۹۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمارے اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرمادیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں،“ (انہوں نے مہاجرین سے کہا) تم محنت کرو، ہم تمہیں پیداوار میں شریک کر لیں گے۔ انہوں (مہاجرین) نے کہا: ہم نے سن لیا اور ہم نے مان لیا۔

۲۹۳۲: وَعَنْ عُرْوَةَ بِنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبِيعَهُ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى ثَرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

❁ رواه البخاري (۲۵۰۱)۔

❁ رواه البخاري (۲۳۲۵)۔

❁ رواه البخاري (۳۶۴۲)۔

۲۹۳۲: عروہ بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا تاکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری خریدے۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو بکریاں خریدیں، اور پھر ان میں سے ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر دی، اور ایک بکری اور ایک دینار آپ کی خدمت میں پیش کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیع میں برکت کی دعا فرمائی، پس اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس میں نفع کماتے تھے۔

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۹۳۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، رَفَعَهُ، قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا قَالْتُ الشَّرِيكِينَ مَالٌ يَخُنُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ رَزِينٌ: ((وَجَاءَ الشَّيْطَانُ)) ❊

۲۹۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”جب دو شراکت داروں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہیں کرتا تو میں ان کا تیسرا ہوتا ہوں، جب وہ اس سے خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں میں سے نکل جاتا ہوں۔“ ابو داؤد۔ اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”اور شیطان آ جاتا ہے۔“

۲۹۳۴: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مَنِ انْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْدَّارِمِيُّ ❊

۲۹۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے تو تم امانت واپس کر دو، اور جو شخص تم سے خیانت کرے تو تم اس سے خیانت نہ کرو۔“

۲۹۳۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ: ((إِذَا آتَيْتَ وَكِيلِي فَخُذْ مِنْهُ خُمْسَةَ عَشْرٍ وَسُقْفَانِ ابْتَغِ مِنْكَ آيَةً فَصَعِّ يَدَكَ عَلَى تَرَفُوقِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۲۹۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میرے وکیل کے پاس جاؤ تو اس سے پندرہ وسق کھجوریں لے لینا، اور اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی طلب کرے تو اپنا ہاتھ اس کے حلق پر رکھ دینا۔“

❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۳۸۳) و رزین (لم أجده، و زيادته "وجاء الشيطان": لم أجده)۔

❊ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذي (۱۲۶۴) وقال: (حسن غريب) و أبو داود (۳۵۳۵) و الدارمي (۲/ ۲۶۴ ح ۲۶۰۰)

☆ شريك القاضي مدلس و عنن و قيس بن الربيع ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة۔

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۶۳۲) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و لم أجده تصريح سماعه۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فصل ثالث

۲۹۳۶: عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ فِيهِنَّ الْبَرَكَةُ: الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ، وَإِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۹۳۶: صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزوں میں برکت ہے، ایک مدت تک (ادھار) بیع کرنا، مضاربہ کرنا، اور گندم میں جو ملانا گھر میں استعمال کے لیے تجارت کے لیے نہیں۔“

۲۹۳۷: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِدِينَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ أَضْحِيَّةً فَاشْتَرَى كَبْشًا بِدِينَارٍ وَبَاعَهُ بِدِينَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرَى أَضْحِيَّةً بِدِينَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّينَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْآخَرَى فَتَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالدِّينَارِ فَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۲۹۳۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک دینار دے کر بھیجا تا کہ وہ اس سے آپ کے لیے قربانی خریدے، اس نے ایک دینار کا مینڈھا خریدا اور دو دینار میں بیچ دیا، وہ پھر واپس گیا اور ایک دینار کی قربانی خریدی، اور وہ قربانی کا جانور اور وہ دینار جو منافع ہوا تھا لے کر حاضر ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ دینار صدقہ کر دیا اور اس کے لیے دعا فرمائی، کہ اس کی تجارت میں برکت ڈال دی جائے۔

❊ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (۲۲۸۹) ☆ فيه نصر بن القاسم: مجهول وصالح: مجهول الحال وقال

العقيلي في عبد الرحيم: "مجهول بالقل، حديثه غير محفوظ" فالسند مظلم وقال الذهبي: "إسناده مظلم والمتن باطل" وأورده ابن الجوزي في الموضوعات (۲/ ۲۴۸-۲۴۹). ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۲۵۷) [وأبو داود: ۳۳۸۶] ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنن وهو "شيخ من أهل المدينة" في رواية أبي داود (۳۳۸۶)۔

## بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِيَةِ

غصب کرنے اور مستعار لینے کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۹۳۸: عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۹۳۸: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ظلم سے بالشت برابر زمین حاصل کرتا ہے تو روز قیامت سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔“

۲۹۳۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحْلِبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةً أَمْرِي بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَوْ يَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتَى مَشْرُبَتَهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيَنْتَقِلَ طَعَامُهُ وَانَّمَا يَخْزَنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمَاتِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص کسی آدمی کی اجازت کے بغیر اس کے جانور کا دودھ نہ دھوئے، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے کمرے میں جا کر گودام کا تالا توڑ دیا جائے اور اس کا اناج وغیرہ نکال لیا جائے، اسی طرح ان کے جانوروں کے تھن ان کے کھانے کو جمع و محفوظ رکھتے ہیں۔“

۲۹۴۰: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَأَنْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقَّ الصَّحْفَةَ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ: ((عَارَتْ أُمَّكُمْ)) ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أَتَى بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى النَّبِيِّ كَسَرَتْ صَحْفَتَهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كَسَرَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۹۴۰: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تھے تو آپ کی کسی زوجہ محترمہ نے پلیٹ میں کھانا بھیجا تو جن کے گھر نبی ﷺ تشریف فرما تھے انہوں نے خادم کے ہاتھ پر مارا تو وہ پلیٹ گر کر ٹوٹ گئی، نبی ﷺ نے پلیٹ کے ٹکڑے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۹۸) و مسلم (۱۴۰/۱۶۱۰)۔

❁ رواہ مسلم (۱۷۲۶/۱۳)۔

❁ رواہ البخاری (۵۲۲۵)۔

اکٹھے کیے، اور بکھرے ہوئے کھانے کو اٹھایا، ساتھ میں کہنے لگے: ”تمہاری ماں نے غیرت کھائی۔“ پھر آپ نے خادم کو روکا حتیٰ کہ اسے اس زوجہ محترمہ کے گھر سے، جن کے گھر آپ تشریف فرما تھے، صحیح پلیٹ دی اور وہ ٹوٹی ہوئی پلیٹ اس زوجہ محترمہ کے گھر رکھ دی جنہوں نے توڑی تھی۔

۲۹۴۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْيَةِ وَالْمُثْلَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۹۴۱: عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاکہ ڈالنے اور مثلہ کرنے (میت کے اعضا کاٹنے) سے منع فرمایا۔

۲۹۴۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَأَنْصَرَفَ وَقَدْ أَضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعِدُونَهُ إِلَّا قَدَرْتُمُوهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ، لَقَدْ جِئْتُ بِالنَّارِ، وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا، وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمُحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ يَسْرُقُ الْحَاجَّ بِمُحْجِنِهِ، فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: إِنَّمَا تَعْلَقُ بِمُحْجِنِي، وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ. حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهَرَّةِ الَّتِي رَبَطْتُهَا، فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جَوْعًا. ثُمَّ جِئْتُ بِالْحِنَةِ وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقْدَمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي، وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِنَظُرُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۴۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا تو آپ نے چھ رکوعوں اور چار سجدوں سے صحابہ کو (دور رکعت) نماز پڑھائی، آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج اپنی اصلی (چمک دار) حالت پر آچکا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا میں نے اپنی اس نماز میں اسے دیکھ لیا، جہنم میرے سامنے لائی گئی اور یہ اس وقت تھی جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں، اس اندیشے کے پیش نظر کہ کہیں اس کی حرارت مجھے اپنی پلیٹ میں نہ لے لے، پیچھے ہٹ گیا، حتیٰ کہ میں نے کھونڈی والے شخص کو آگ میں اپنی انتریاں گھسیٹے ہوئے دیکھا، وہ اپنی کھونڈی سے حاجیوں کی چیزیں چرایا کرتا تھا اگر پتہ چل جاتا تو کہتا: یہ چیزیں کھونڈی سے لٹک گئی تھیں، اور اگر پتہ نہ چلتا تو وہ اسے لے جاتا، اور حتیٰ کہ میں نے اس میں بلی والی خاتون بھی دیکھی جس نے اسے باندھ رکھا تھا، وہ اسے خود کھلاتی نہ اسے چھوڑ دیتی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، حتیٰ کہ وہ بھوک سے مر گئی، پھر جنت پیش کی گئی، اور یہ اس وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، حتیٰ کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں اس کا پھل لینا چاہتا تھا کہ تم اسے دیکھ لو، لیکن پھر مجھے ظاہر ہوا کہ میں (ایسے) نہ کروں۔“

❁ رواہ البخاري (۲۴۷۴)۔

❁ رواہ مسلم (۹۰۴/۱۰)۔

۲۹۴۳: وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ الْمُنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّارَجَعَ قَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۹۴۳: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: مدینہ میں (دشمن کی آمد کا) شور سا اٹھا تو نبی ﷺ نے ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مندوب نامی گھوڑا مستعار لیا اور اس پر سوار ہو گئے، جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ”ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی، البتہ ہم نے (تیز رفتاری میں) اسے سمندر پایا۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۹۴۴: عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۲۹۴۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بجز زمین کو آباد کرے تو وہ اسی کی ہے جبکہ رگ ظالم کا کوئی حق نہیں۔“ (غیر کی زمین میں کاشتکاری کا کوئی حق نہیں)

۲۹۴۵: وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مَرْسَلًا. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۲۹۴۵: امام مالک نے عروہ سے مرسل روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۴۶: وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَّاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا لَا تَظْلُمُوا، أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالْدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبَى. ❁

۲۹۴۶: ابوہرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! ظلم نہ کرو، کسی مسلمان کا مال اس کی خوشی کے بغیر حلال نہیں۔“

۲۹۴۷: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا جَلْبَ، وَلَا جَنْبَ، وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۲۹۴۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام میں جلب، جنب اور شغار نہیں

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۲۷) و مسلم (۲۳۰۷/۴۹)۔

❁ إسناده حسن، رواہ أحمد (۳۵۶/۳ ح ۱۴۹۰) و الترمذی (۱۳۷۸) و أبو داود (۳۰۷۳)۔

❁ حسن، رواہ مالک (۷۴۳/۲ ح ۱۴۹۵) [و الحديث السابق (۲۹۴۴) شاهد له]۔

❁ حسن، رواہ البیہقی فی شعب الإيمان (۵۴۹۲)، نسخة محققة ۵۱۰۵ و السنن الکبریٰ (۱۸۲/۸) و الدارقطنی

(۲۶/۳) [و أحمد (۷۲/۵ ح ۷۳-۲۰۶۹۵)] ☆ فیہ علی بن زید بن جدعان: ضعیف مشہور و للحديث شواهد عند

ابن حبان (۱۱۶۶) و غیرہ و هو بها حسن۔ ❁ صحیح، رواہ الترمذی (۱۱۲۳) و قال: حسن صحیح۔

اور جو شخص کوئی لوٹ مار کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔“

۲۹۴۸: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَا عِجًا جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيُرْكَهَا إِلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَرَوَيْتُهُ إِلَى قَوْلِهِ: ((جَادًّا)). ❀

۲۹۴۸: سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاشی ہنسی مذاق کے طور پر اسے غصہ دلانے کے لیے نہ لے، جو شخص اپنے بھائی کی لاشی لے لے تو وہ اسے واپس کر دے۔“ ترمذی، ابوداؤد، اور ابوداؤد کی روایت ((جَادًّا)) تک ہے۔

۲۹۴۹: وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيْعُ مَنْ بَاعَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❀

۲۹۴۹: سمرہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنا مال مسروقہ بالکل اسی حالت میں کسی شخص کے پاس پائے تو وہ شخص اس (کو حاصل کرنے) کا زیادہ حق دار ہے، اور خریدار اس بیچنے والے کا پیچھا کرے گا۔“

۲۹۵۰: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتُ حَتَّى تَوَدِّي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❀

۲۹۵۰: سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاتھ پر واجب ہے کہ اس نے جو لیا ہے وہ واپس کرے۔“

۲۹۵۱: وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاقَةَ لِبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❀

۲۹۵۱: حرام بن سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہو گئی تو اس نے وہاں نقصان کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: ”باغبانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دن کے وقت ان کی حفاظت کریں، البتہ جو جانور رات کے وقت نقصان کر دیں تو پھر اس (نقصان) کے ذمہ دار اس کے مالک ہیں۔“

۲۹۵۲: وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرَّجُلُ جُبَّارٌ)) وَقَالَ: ((النَّارُ جُبَّارٌ)). رَوَاهُ ابُودَاوُدَ ❀

۲۹۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”(جانور کے) پاؤں سے ہونے والا نقصان ضائع ہے (اس کا)

❀ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۱۶۰ وقال: حسن غريب) و أبو داود (۵۰۰۳)۔

❀ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱۳/۵ ح ۲۰۴۱۰) و أبو داود (۳۵۳۱) والنسائي (۷/۳۱۴ ح ۴۶۸۵) ☆ قتادة مدلس وعنعن وللحديث طريق آخر ضعيف عند أحمد (۲۰۴۰۸) فيه حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنعن وحديث النسائي (۷/۳۱۳ ح ۴۶۸۴) يخالفه وسنده صحيح - ❀ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۲۶۶) وقال: حسن صحيح (رواه أبو داود (۳۵۶۱) وابن ماجه (۲۴۰۰) ☆ قتادة مدلس وعنعن - ❀ **سندہ ضعيف**، رواه مالك

(۷۴۸-۷۴۷/۲ ح ۱۵۰۵) و أبو داود (۳۵۷۰) وابن ماجه (۲۳۳۲) ☆ الزهري مدلس وعنعن۔

❀ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۴۵۹۴) وأعل بما لا يقدح۔



کوئی معاوضہ نہیں)۔“ اور فرمایا: ”آگ (کسی نے اپنی جگہ میں آگ جلائی، اور پھر آندھی اس آگ کو اڑا کر کسی اور جگہ لے گئی اور وہاں آگ لگ گئی تو اس) کا نقصان ہے۔“

۲۹۵۳: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ۞ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ، فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيَصَوِّتْ ثَلَاثًا، فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۞

۲۹۵۳: حسن، سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جانوروں کے پاس آئے اور اگر وہاں ان کے مالک کو پائے تو اس سے اجازت طلب کرے اور اگر وہ وہاں نہ ہو تو تین دفعہ آواز دے، اگر کوئی شخص اسے جواب دے تو اس سے اجازت طلب کرے اور اگر کوئی اسے جواب نہ دے تو وہ خود دودھ دھو کر پی لے لیکن وہ اپنے ساتھ نہ لائے۔“

۲۹۵۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ۞ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۞ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۞

۲۹۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی باغ میں جائے تو ضرورت کے تحت وہاں سے کھا لے لیکن کپڑے مین ڈال کر ساتھ نہ لائے۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۹۵۵: وَعَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَذْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ: أَغْضَبِيَا مُحَمَّدًا! قَالَ: ((بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۞

۲۹۵۵: امیہ بن صفوان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر اس سے کچھ زریں مستعار لیں تو اس نے کہا: محمد (ﷺ)! غصب کے طور پر لینا چاہتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ قابل واپسی، ادھار کے طور پر۔“

۲۹۵۶: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ۞ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاءَةٌ، وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ، وَالذِّينُ مَقْضِيٌّ، وَالزَّرْعُ عِمٌّ غَارِمٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ ۞

۲۹۵۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عاریت“ کی ہوئی چیز واپس کی جائے، عطا کے طور پر ملی ہوئی چیز (دودھ دینے والا جانور) واپس لوٹا دی جائے، قرض ادا کیا جائے اور ضامن تاوان بھرنے والا ہے۔“

۲۹۵۷: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْعِفَارِيِّ ۞ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ؟)) قُلْتُ: أَكُلُ قَالَ: ((فَلَا تَرْمِ، وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا)). ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ:

۞ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۶۱۹) [والترمذي (۱۲۹۶)] ☆ قتادة مدلس وعنن وأما الحسن البصري فروايت عن سمره صحيحة لأنه كان يروي عن كتاب سمره والرواية عن الكتاب صحيحة ما لم يثبت الجرح القادح فيه۔  
۞ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذي (۱۲۸۷) و ابن ماجه (۲۳۰۱) ☆ يحيى بن سليم الطائفي صدوق، ضعيف عن عبيد الله وصحيح الحديث عن غيره۔ ۞ **سندہ ضعیف**، رواه أبو داود (۳۵۶۲) ☆ شريك القاضي عنن وللحديث شواهد ضعيفة۔ و حديث الحاكم (۴۷/۲) يخالفه و سندہ حسن۔  
۞ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۲۶۵) و أبو داود (۳۵۶۵)۔

((اللَّهُمَّ اشْبِعْ بَطْنَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۲۹۵۷: رافع بن عمر وغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں چھوٹا سا لڑکا تھا اور میں انصار کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر پھینک رہا تھا، تو مجھے (پکڑ کر) نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لڑکے! تم نے کھجور کے درختوں پر پتھر کیوں پھینکے؟“ میں نے عرض کیا، کھجوریں کھانے کے لیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پتھر نہ مارو، جو نیچے گری ہوں ان میں سے کھاؤ۔“ پھر آپ ﷺ نے میرے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور دعا کی: ”اے اللہ! اس کے پیٹ کو بھر دے۔“  
وَسَنَدُ كُرْحَدِثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي بَابِ اللَّقْطَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.  
اور عمرو بن شعیب کی حدیث کو ہم انشاء اللہ ”باب اللقطة“ میں ذکر کریں گے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۲۹۵۸: عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊  
۲۹۵۸: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تھوڑی سی بھی زمین ناحق واصل کرے گا تو روز قیامت اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔“  
۲۹۵۹: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كَلَّفَ أَنْ يَحْمِلَ تَرَابَهَا الْمَحْشَرُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❊  
۲۹۵۹: یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص ناحق کچھ زمین حاصل کرتا ہے تو اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ حشر کے میدان میں اس کی مٹی اٹھائے رکھے۔“

۲۹۶۰: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّ مَارِجَلٍ طَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفَرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِينَ ثُمَّ يَطْوِقَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❊

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۲۸۸) وقال: (حسن صحيح غريب) و أبو داود (۲۶۲۲) و ابن ماجه (۲۲۹۹)  
☆ فيه ابن أبي الحكم: لم يوثقه غير الترمذي فهو ”مستور“ كما قال صاحب التقریب - ۵ حدیث عمرو بن شعیب يأتي (۳۰۳۶)۔ ❊ رواه البخاري (۳۱۹۶)۔ ❊ **إسناده حسن**، رواه أحمد ۱۷۲/۴، ۱۷۳، ۱۷۷۰۱ ح [و عبد بن حميد: ۴۰۶]۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱۷۳/۴ ح ۱۷۷۱۴) [و عبد بن حميد (۴۰۷) و ابن حبان (الموارد: ۱۱۶۷)] ☆ فيه الربيع بن عبد الله: وثقه ابن حبان (۲۹۹/۶) وحده، انظر تعجيل المنفعة (۱/۱۲۵) وقال ابن حبان: ”يشبه أن يكون هذا هو ابن خطاف الأحذب“ و ابن خطاف: صدوق ولكن صنيع الحافظ ابن حجر يدل على ان الربيع بن عبد الله غير ابن خطاف والله أعلم وللحديث شاهد عند الطبراني في الكبير (۲۷۱/۲۲ ح ۶۹۳) والصغير (۱۰۳/۲) ولم يذكر ”ان يحفره“ إلخ و سنده ضعيف، فيه إسماعيل بن أبي خالد: مدلس وعنعن۔

۲۹۶۰: یعلیٰ بن مُرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے ناحق بالشت برابر زمین پر قبضہ کیا تو اللہ عز و جل اسے حکم دے گا کہ وہ ساتوں زمینوں تک اسے کھودے، پھر روز قیامت تک، حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جانے تک، اسے اس کا طوق پہنا دیا جائے گا۔“

## بَابُ الشُّفْعَةِ

## شفعہ کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۲۹۶۱: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ يُقْسَمُ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۹۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر منقسم چیز کے متعلق شفعہ کا فیصلہ فرمایا، اور جب حد بندی ہو جائے اور راستے مختلف ہو جائیں تو پھر کوئی شفعہ نہیں۔“

۲۹۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكََةٍ لَمْ تُقْسَمِ رُبْعَةً أَوْ حَائِطًا: ((لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهٗ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۶۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر منقسم ہر مشترکہ چیز میں شفعہ کا فیصلہ دیا، وہ مکان ہو یا باغ: ”اس شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے شراکت دار کو اطلاع کیے بغیر اسے فروخت کر دے، پھر اگر وہ چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو ترک کر دے، پھر اگر وہ فروخت کرتے وقت اسے اطلاع نہ کرے تو وہ (دوسرا شراکت دار) اس کا زیادہ حق دار ہے۔“

۲۹۶۳: وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۹۶۳: ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے (شفعہ کا) زیادہ حق دار ہے۔“

۲۹۶۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَةً أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۹۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے۔“

❁ رواہ البخاري (۲۲۱۳)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۰۸/۱۳۴)۔

❁ رواہ البخاري (۲۲۵۸)۔

❁ متفق عليه، رواہ البخاري (۲۴۶۳) و مسلم (۱۶۰۹/۱۳۶)۔

۲۹۶۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
 ۲۹۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب راستے (کے عرض) کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو پھر اس کا عرض سات ہاتھ رکھا جائے گا۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۹۶۶: عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا، فَمِنْ أَنْ لَا يَبَارَكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ \*  
 ۲۹۶۶: سعید بن حرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے جو شخص کوئی گھریا کوئی زمین فروخت کرے تو ممکن ہے کہ اس (کی بیع) کے لیے برکت نہ رکھی جائے الا یہ کہ وہ (رقم) کو اسی طرح کی چیز میں لگائے۔“

۲۹۶۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ يَنْتَظِرُ لَهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ \*  
 ۲۹۶۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پڑوسی اپنے شفیع کا زیادہ حق دار ہے۔ اگر وہ کہیں گیا ہو ہے تو اس کا انتظار کیا جائے گا جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہی ہو۔“

۲۹۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*  
 ۲۹۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شرکت دار شفیع کر سکتا ہے اور شفیع ہر چیز میں ہو سکتا ہے۔“

۲۹۶۹: قَالَ: وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ. \*  
 ۲۹۶۹: ابن ابی ملیکہ کی سند سے نبی ﷺ سے مرسل مروی ہے اور وہ زیادہ صحیح ہے۔  
 ۲۹۷۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِي: ((مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ

\* رواه مسلم (۱۶۱۳/۱۴۳)۔

\* حسن، رواه ابن ماجه (۳۴۹۰) والدارمي (۲۷۳/۲) ح ۲۶۲۸۔

\* إسناده حسن، رواه أحمد (۳۰۳/۳) ح ۱۴۳۰۳) والترمذي (۱۳۶۹) وقال: حسن غريب) و أبو داود (۳۵۱۸)

وابن ماجه (۲۴۹۴) والدارمي (۲۷۳/۲) ح ۲۶۳۰۔

\* إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۳۷۱)۔ \* حسن، انظر الحديث السابق (۲۹۶۸)۔

وَالْبَهَائِمُ عَشْمًا وَظُلْمًا بَغِيرَ حَقِّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ)۔ ❁

۲۹۷۰: عبد اللہ بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پیری کا درخت کاٹ ڈالے تو اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔“ ابو داؤد۔ اور فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے، یعنی: ”جس نے ناحق طور پر کسی جنگل سے پیری کا درخت کاٹ ڈالا جس کے نیچے مسافر اور جانور سایہ حاصل کرتے ہوں، تو اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔“

## الْفَضْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۲۹۷۱: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فِي الْأَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا وَلَا شُفْعَةَ فِي بَنِي وَلَا فَحْلَ النَّخْلِ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❁

۲۹۷۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب زمین کی حدود متعین ہو جائیں تو پھر اس میں شفعہ نہیں، اور اسی طرح کنوئیں اور پیوندگی کھجور میں شفعہ نہیں۔

❁ حسن، رواہ ابو داؤد (۵۲۳۹)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ مالک (۷۱۷/۲) ح ۱۴۵۹ ☆ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ولد بعد شہادۃ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فالسند منقطع و فی الباب عن عمر رضی اللہ عنہ (انظر السنن الكبرى للبيهقي ۱۰۵/۶)۔

## بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمَزَارَعَةِ

### مساقات اور مزارعت کا بیان

مساقات: کسی کام کرنے والے کو باغ وغیرہ کا قبضہ دینا اور کہنا کہ ان کی دیکھ بھال کر اور پانی لگا، اس کی آمدنی میں سے اتنا حصہ تیرا ہوگا۔  
مزارعت: ایک شخص اپنا رقبہ زمین دوسرے کو دیتا ہے کہ وہ اس میں کاشت کرے اور وہ آمدنی میں سے اتنے متعین حصہ کا مستحق ہوگا۔

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۲۹۷۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا إِلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. ❊

۲۹۷۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود کو خیبر کے نخلستان اور اس کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اپنے اموال سے ان میں کام کریں، اور اس کی پیداوار کا نصف رسول اللہ ﷺ کے لیے ہوگا۔ اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر یہودیوں کو دیا کہ وہ وہاں کام کریں اور کاشت کاری کریں اور اس کی پیداوار کا نصف انہیں ملے گا۔

۲۹۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهَا فَبَرَكْنَا مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❊

۲۹۷۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم مخاطبت کیا کرتے تھے اور ہم اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے، حتیٰ کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے اسے منع فرمایا ہے۔ لہذا ہم نے اس وجہ سے ترک کر دیا۔

۲۹۷۴: وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمَّا أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرَوْنَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَتْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَهَنَّا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالْدَّرَاهِمِ وَالْدَنَانِيرِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَكَانَ الَّذِي نَهَى عَنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ دَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يَجِزْهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمَخَاطَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

❊ رواہ مسلم (۱۵۰۱/۵) والبخاری (۲۲۸۵)۔

❊ رواہ مسلم (۱۵۴۷/۱۰۶)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۴۶) و مسلم (۱۵۴۷/۱۱۵)۔

۲۹۷۴: حنظلہ بن قیس، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، میرے دو چچا نبی ﷺ کے دور میں زمین کرائے پر دیا کرتے تھے، لیکن وہ برساتی نالے کے آس پاس اگنے والی کھیتی یا کوئی اور چیز مستثنیٰ کر لیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا، میں نے رافع رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ درہم و دینار کے بدلے دینے میں کیا حکم رکھتی ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں، اور جس وجہ سے ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اگر حلال و حرام کے متعلق جاننے والا صاحب فہم و فراست اس کا جائزہ لے تو وہ بھی اس میں موجود دھوکے کے پیش نظر اسے جائز قرار دے۔

۲۹۷۵: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِئُ أَرْضَهُ فَيَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ فَرَبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرَجْ ذِهِ فَفَنَهَا هُمُ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۹۷۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اہل مدینہ زیادہ تر کاشتکار تھے، ہم میں سے کوئی اپنی زمین کرائے پر دیتا تو یوں کہتا: یہ قطعہ زمین میرا ہے اور یہ تیرا، بسا اوقات یہ قطعہ زمین پیداوار دیتا اور یہ نہ دیتا، لہذا نبی ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔

۲۹۷۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ لَطَاؤُوسٍ: لَوْ تَرَكْتُ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُ. قَالَ: أَيْ عَمَرُوا! إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعِينُهُمْ وَإِنْ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي- يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا- أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ: ((أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۹۷۶: عمرو بیان کرتے ہیں، میں نے طاؤس سے کہا: کاش کہ آپ مخابرہ چھوڑ دیں، کیونکہ عام گمان یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، انہوں نے فرمایا: عمرو! میں انہیں زمین دیتا ہوں اور ان کی مدد بھی کرتا ہوں، اور بے شک ان میں بڑے عالم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا: لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو بطور احسان مفت زمین دے دے تو وہ اس کے لیے معین مقدار میں اجرت لینے سے بہتر ہے۔“

۲۹۷۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنَّ أَبِي لَيُؤْتِيكَ أَرْضَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۲۹۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی زمین ہو تو وہ اسے کاشت کرے یا بطور احسان اسے اپنے بھائی کو دے دے، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔“

۲۹۷۸: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنَ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا دَخَلَهُ اللَّهُ الدَّلُّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۲۹۷۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بل یا کوئی آلہ زراعت دیکھا تو کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کسی قوم کے جس گھر میں یہ چیزیں گھس آتی ہیں، تو اللہ انہیں زلت سے دوچار کر دیتا ہے۔“

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۳۲) و مسلم (۱۵۴۷/۱۱۷)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۳۰) و مسلم (۱۲۰-۱۲۱/۱۵۵۰)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۴۰) و مسلم (۱۵۳۶/۹۶)۔ \* رواہ البخاری (۲۳۲۱)۔



## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۲۹۷۹: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضٍ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ، وَلَكِنَّهُ نَقَفْتُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ \*  
 ۲۹۷۹: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو زرعی پیداوار سے اسے کچھ نہیں ملے گا، وہ صرف خرچے کا حق دار ہے۔“ ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فصل ثالث

۲۹۸۰: عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةَ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ. وَزَارَعَ عَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَالْقَاسِمُ، وَعُرْوَةُ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَأَلُّ عَلِيٍّ، وَأَبْنُ سَيْرِينَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ: كُنْتُ أَشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ. وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى أَنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشُّطْرُوَانِ جَاءَ وَالْبَذْرُ فَلَهُمْ كَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۲۹۸۰: قیس بن مسلم، ابو جعفر سے بیان کرتے ہیں، تمام مہاجر مدینہ میں تہائی یا چوتھائی حصے پر زراعت کرتے تھے، علی، سعد بن مالک، عبد اللہ بن مسعود، عمر بن عبد العزیز، قاسم، عروہ، آل ابوبکر، آل عمر اور آل علی اور ابن سیرین نے زراعت کی، اور عبد الرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں، میں زراعت میں عبد الرحمن بن یزید کے ساتھ شراکت کیا کرتا تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے معاملہ کیا کہ اگر عمر بیج مہیا کرے گا تو نصف پیداوار وہ لے گا اور اگر وہ بیج نہ مہیا کریں گے تو ان کے لیے اتنا حصہ ہوگا۔

\* سندہ ضعیف ، رواہ الترمذی (۱۳۶۶) و أبو داود (۳۴۰۳) [وابن ماجہ: ۲۴۶۶] ☆ أبو إسحاق عن عطاء  
 لم يسمع من رافع بن خديج رضي الله عنه - \* رواه البخاري (كتاب الحرث والمزارعة باب: ۸ قبل ح ۲۳۲۸  
 تعليقاً) [وعبدالرزاق في المصنف (۸/ ۱۰۰ ح ۱۴۴۷۶) وابن حجر في تغليق التعليق (۳/ ۳۰۰)]۔

## بَابُ الْإِجَارَةِ

## اجارہ کا بیان

اجارہ: معلوم مدت کے لیے کام کرنے اور اس کی نقد رقم کی صورت میں اجرت ادا کرنے کے معاہدے کا نام ”اجارہ“ ہے۔

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۲۹۸۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَا جَرَةٍ وَقَالَ: ((لَا بُاسَ بِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۲۹۸۱: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ثابت بن ضحاک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا اور مؤاجرت (ٹھیکے) پر کام کرنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: ”اس میں کوئی حرج نہیں۔“

۲۹۸۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم احْتَجَمَ فَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۹۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپے لگوائے تو چھپنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈلوائی۔

۲۹۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ)) فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَى عَلَى قَرَارِيطٍ لِأَهْلِ مَكَّةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۹۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔“ آپ کے صحابہ نے عرض کیا: آپ نے بھی؟ فرمایا: ”ہاں! میں بھی چند قیراط پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔“

۲۹۸۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطِيَ بِيْ ثَمًّا عَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۲۹۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ روز قیامت میں خود ان سے جھگڑوں گا: ایک وہ آدمی جو میرا نام لے کر عہد کرے پھر اسے توڑ ڈالے، وہ شخص جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جائے اور ایک وہ آدمی جو کسی مزدور کو اجرت پر رکھے تو اس سے پورا کام لے لیکن اسے اجرت نہ دے۔“

❁ رواہ مسلم (۱۵۴۹ / ۱۱۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۶۹۱) و مسلم (۱۲۰۲ / ۶۵)۔

❁ رواہ البخاری (۲۲۶۲)۔ ❁ رواہ البخاری (۲۲۲۷)۔

۲۹۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدَيْغٌ - أَوْ سَلِيمٌ - فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَّاقٍ؟ إِنْ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدَيْغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَفَّرَ هُوَذَا ذَٰلِكَ، وَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَصَبْتُمْ أَقْسَمُوا وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْمًا)). ❁

۲۹۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کا پانی (کے گھاٹ) کے پاس سے گزر رہا تو وہاں ایک آدمی تھا جسے بچھو یا سانپ نے ڈس لیا تھا، اس پانی پر آباد لوگوں میں سے ایک آدمی آیا تو اس نے کہا: کیا تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے؟ کیونکہ ہماری آبادی میں ایک آدمی ہے جسے بچھو یا سانپ نے ڈس لیا ہے، ان (صحابہ کرام) میں سے ایک آدمی گیا اور کچھ بکریوں کے عوض اس پر سورہ فاتحہ پڑھی اور بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا، اور کہا: کیا تم نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی؟ حتیٰ کہ وہ مدینہ پہنچ گئے، تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس چیز پر تم اجرت لینے کے سب سے زیادہ حق دار ہو، وہ اللہ کی کتاب ہے۔“ اور ایک دوسری حدیث میں ہے: ”تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۲۹۸۶: عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا: إِنَّا أَنْبَيْنَا أَنْكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقِيَّةٍ فَإِنْ عِنْدَنَا مَعْتُوهُا فِي الْقِيُودِ فَقُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَجَاءَ وَابْمَعْتُوهُ فِي الْقِيُودِ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بَزَاقِي ثُمَّ أَتَقَلَّ قَالَ: فَكَأَنَّمَا أَنْشِطُ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطُونِي جُعَلًا فَقُلْتُ: لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((كُلْ، فَلَعُمْرِي، لَمَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ، لَقَدْ أَكَلْتُ بِرُقِيَّةٍ حَقٍّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۲۹۸۶: خارجہ بن الصلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آ رہے تھے، تو ہم ایک عرب قبیلے کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ہمیں پتہ چلا کہ تم اس آدمی سے خیر (یعنی قرآن) لے کر آ رہے ہو، کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک مجنون شخص جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، وہ اس جکڑے ہوئے دیوانے کو لے آئے تو میں نے تین روز صبح و شام اس پر سورہ فاتحہ کا دم کیا، میں اپنی تھوک (منہ میں) جمع کر لیتا پھر اسے (اس مجنون پر) تھوک دیتا، راوی بیان کرتے ہیں، اس کی بیماری اور دیوانگی جاتی رہی تو انہوں نے مجھے اجرت دی تو میں نے کہا: نہیں، (میں اسے نہیں لوں گا)

❁ رواہ البخاری (۵۷۳۷)۔

❁ إسناده حسن، رواہ أحمد (۵/ ۲۱۰-۲۱۱ ح ۲۲۱۷۹-۲۲۱۸۰) و أبو داود (۳۴۲۰)۔

حتیٰ کہ میں نبی ﷺ سے پوچھ لوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری عمر کی قسم! کھاؤ، کچھ ایسے ہیں جو جھوٹے دم کے ذریعے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے اچھے دم سے کھایا۔“

۲۹۸۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرْقُهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۹۸۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مزدور کو اس کی اجرت، اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔“

۲۹۸۸: وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَفِي الْمَصَابِيحِ مُرْسَلٌ ❁

۲۹۸۸: حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سائل کا حق ہے خواہ وہ گھوڑے پر آئے۔“ احمد، ابوداؤد۔ اور مصابیح میں مرسل روایت ہے۔

## الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۲۹۸۹: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ: ((طَسَمَ)) حَتَّى بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَى قَالَ: ((إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِ سِنِينَ، أَوْ عَشْرًا عَلَى عِفَّةٍ فَرَجِهَ وَطَعَامِ بَطْنِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۹۸۹: عتبہ بن منذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے ”سورہ طسم“ تلاوت فرمائی حتیٰ کہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت اور شکم سیری کی خاطر اپنے آپ کو آٹھ یا دس سال مزدوری پر لگائے رکھا۔“

۲۹۹۰: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَأَرْمِي عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَأَقْبِلْهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۲۹۹۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک آدمی نے ایک کمان مجھے بطور ہدیہ دی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ میں اسے کتاب اور قرآن کی تعلیم دیا کرتا تھا، اور وہ کوئی مال نہیں، میں اس سے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو پسند کرتا ہے کہ تجھے آگ کا طوق ڈال دیا جائے تو پھر اسے قبول کر لے۔“

❁ صحیح، رواہ ابن ماجہ (۲۴۴۳) - ❁ حسن، رواہ احمد (۲۰۱/۱) و ابوداؤد (۱۶۶۵) [وابن

خزيمة: ۲۴۶۸] ☆ وللحديث شواهد وهو بها حسن، انظر تلخيص نيل المقيود (ص ۳۳۴ ح ۱۶۶۵)۔

❁ !سندہ ضعیف جداً، رواہ احمد (لم أجده) و ابن ماجہ (۲۴۴۴) ☆ فيه مسلمة بن علي: متروك والحديث

ضعفه البوصيري - ❁ !سندہ حسن، رواہ ابو داؤد (۳۴۱۶) و ابن ماجہ (۲۱۵۷)۔

## بَابُ أَحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشَّرْبِ

نجر زمین کو آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۹۹۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ)). قَالَ عُرْوَةُ: قَضَى بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۲۹۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی نجر (بے آباد) زمین کو، جو کہ کسی کی ملکیت نہ ہو، آباد کرے تو وہ (اس کا) زیادہ حق دار ہے۔“ عروہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

۲۹۹۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۲۹۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”چراگاہ تو صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔“

۲۹۹۳: وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَاصِمَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ)). فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ أَحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ، ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ)). فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لُهُمَا فِيهِ سَعَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۲۹۹۳: عروہ بیان کرتے ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ کا رہ کے برساتی نالے کے بارے میں ایک انصاری آدمی سے جھگڑا ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”زبیر! پہلے تم سیراب کرلو، پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو۔“ انصاری بولنے لگا: کیونکہ وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے! آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا، پھر فرمایا: ”زبیر! پہلے تم سیراب کرو، پھر پانی روک رکھو حتیٰ کہ وہ منڈیر تک پہنچ جائے، پھر اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دے۔“ یوں نبی ﷺ نے صریح حکم میں (فی الحقیقت) زبیر رضی اللہ عنہ کو پورا پورا حق دے دیا۔ جبکہ انصاری نے (قول فیصل پر معترض ہو کر) آپ ﷺ کو غصہ دلایا، حالانکہ آپ نے پہلے ایسا حکم دیا تھا جس میں دونوں کے لیے وسعت تھی۔

❊ رواہ البخاري (۲۳۳۵)۔

❊ رواہ البخاري (۲۳۷۰)۔

❊ متفق عليه، رواہ البخاري (۲۳۵۹) و مسلم (۱۳۹/۲۳۵۷)۔

۲۹۹۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ، لَتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَالِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۹۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زائد از ضرورت گھاس روکنے کے لیے زائد از ضرورت پانی مت روکو۔“

۲۹۹۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سَلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لَيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ، فَيَقُولُ اللَّهُ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۲۹۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص ایسے ہیں، جن سے اللہ روز قیامت کلام کرے گا نہ نظر رحمت سے ان کی طرف دیکھے گا: وہ آدمی جس نے مال پر قسم اٹھائی ہو کہ اسے تو اس سے، جتنی تم دے رہے ہو، زیادہ قیمت ملتی ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے، دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہڑپ کر جائے، اور تیسرا وہ شخص جس نے زائد از ضرورت پانی روک رکھا ہو، اللہ فرمائے گا: آج میں تجھے اپنے فضل سے محروم رکھوں گا جیسا کہ تو نے زائد از ضرورت پانی روک لیا تھا۔ حالانکہ اسے تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔“

وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي "بَابِ الْمَنْهِي عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ".  
اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت باب المنہی عنہا من البیوع میں ذکر کی جا چکی ہے۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۲۹۹۶: عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَاطَ حَاطِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهُوَ لَهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۲۹۹۶: حسن رضی اللہ عنہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی (نجر) زمین پر چار دیواری کر لے تو وہ قطعہ زمین اس کا ہے۔“

۲۹۹۷: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيلًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۲۹۹۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جاگیر میں کچھ کھجوروں کے درخت عطا

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۵۴) و مسلم (۱۵۶۶/۳۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۶۹) و مسلم (۱۷۳ / ۱۰۸) حدیث جابر تقدم: ۲۸۵۸۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۳۰۷۷) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۳۰۶۹)۔

فرمائے۔

۲۹۹۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ حُضْرَ فَرَسِهِ، فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ: ((أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۲۹۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے ان کے گھوڑے کی دوڑ تک مسافت کا رقبہ جاگیر میں عطا کیا، انہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا حتیٰ کہ وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہاں تک کوڑا پہنچا ہے وہاں تک رقبہ اسے عطا کر دو۔“

۲۹۹۹: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَ مَوْتٍ قَالَ: فَأَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: ((أَعْطُهَا يَا هُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ \*

۲۹۹۹: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موت (یمین) کے علاقے میں انہیں جاگیر دی، وہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیجا اور فرمایا: ”وہ انہیں دے آؤ۔“

۳۰۰۰: وَعَنْ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ الْمَارَبِيِّ أَنَّهُ وَقَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِي بِمَارِبٍ فَاقْطَعَهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ: فَرَجَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَ سَأَلَهُ مَاذَا يُحْمِي مِنَ الْأَرَاكِ؟ قَالَ: ((مَالَمْ تَنْلُهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ \*

۳۰۰۰: ابیض بن حمال ماربی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ سے مارب کی نمک کی کان بطور جاگیر طلب کی تو آپ نے وہ اسے عطا کر دی، جب وہ آدمی واپس مڑا تو ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے تو اسے دائمی چیز عطا فرمادی، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس سے واپس لے لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پیلو کے درختوں کی زمین کس قدر دروہ جا کر گھیر لی جائے؟ فرمایا: ”جہاں اونٹ نہ پہنچ پائیں۔“

۳۰۰۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۳۰۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان تین چیزوں: پانی، گھاس اور آگ میں، حصہ دار ہیں۔“

۳۰۰۲: وَعَنْ أَسْمَرَ بْنِ مُضَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ: ((مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

\* **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۰۷۲) ☆ عبدالله العمري حسن الحديث عن نافع وضعيف الحديث عن غيره۔

\* **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۳۸۱) وقال: حسن صحيح) و الدارمي (۲/ ۲۶۹ ح ۲۶۱۲)۔

\* **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۳۸۰) وقال: حسن غريب) وابن ماجه (۲۴۷۵) و الدارمي (۲/ ۲۶۹ ح ۲۶۱۱)۔

\* **صحيح**، رواه أبو داود (۳۴۷۷) وسنده صحيح) وابن ماجه (۲۴۷۲) وسنده ضعيف جدًا)۔

\* **حسن**، رواه أبو داود (۳۰۷۱)۔

۳۰۰۲: اسمر بن مُغَرَس رَضِيَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کی بیعت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی ایسے پانی (چشے) پر، جہاں کوئی مسلمان نہ پہنچا ہو، پہلے پہنچ جائے تو وہ پانی اسی کا ہے۔“

۳۰۰۳: وَعَنْ طَاوُسٍ، مُرْسَلًا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْيَا مَوَاتًا مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ وَعَادِي الْأَرْضِ لِلَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِثِّي)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❊

۳۰۰۳: طاؤس رَضِيَ اللہُ عَنْہُ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نجر زمین کو آباد کر لے تو وہ اسی کی ہے۔ اور قدیم نجر زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، پھر وہ میری طرف سے تمہارے لیے ہے۔“

۳۰۰۴: وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْطَعَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الدُّورَ بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرِ أَيْ عِمَارَةِ الْأَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُو عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ: نَكَّبَ عَنَّا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَلِمَ انْبَغَثِي اللَّهَ إِذَا إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْدُسُ أُمَّةٌ لَا يُوْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيهِمْ حَقُّهُ)). ❊

۳۰۰۴: شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللہُ عَنْہُ کو مدینہ میں کچھ گھر بطور جاگیر عطا کیے، وہ انصار کے گھروں اور نخلستان کے درمیان تھے، بنو عبد بن زہرہ نے کہا: ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللہُ عَنْہُ) کو ہم سے دور کر دیں، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”تب اللہ نے مجھے مبعوث ہی کیوں کیا ہے، بے شک اللہ اس امت کو پاک نہیں کرتا جس میں ان کے ضعیف شخص کو اس کا حق نہ دلایا جائے۔“

۳۰۰۵: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمَسَّكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۰۰۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سیل مہزور کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس کو روکا جائے حتیٰ کہ وہ (پانی) ٹخنوں تک پہنچ جائے، پھر بالائی حصے سے نشبی حصے کو پانی چھوڑا جائے۔

۳۰۰۶: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عِضْدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ، فَكَانَ سَمُرَةُ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَأَذَى بِهِ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيَبْعَهُ فَابْنَى فَطَلَبَ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَابْنَى قَالَ: ((فَهَبْ لَهُ وَلَكَ كَذَا)) أَمْرًا رَغَبَهُ فِيهِ، فَابْنَى فَقَالَ: ((أَنْتَ مُضَارٌّ)) فَقَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ: ((إِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊ وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ: ((مَنْ أَحْيَا أَرْضًا)) فِي بَابِ

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الشافعي في الأم (٤٥/٤) عن سفيان (بن عيينة) عن طاؤس رحمه الله به - ☆ السند مرسل - ❊ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٢٧١/٨) بعد (٢١٨٩) [والشافعي في الأم (٤٥/٤)، ٥٠ وسنده مرسل أي ضعيف لإرساله] ☆ وله شاهد ضعيف عند الطبراني في المعجم الكبير، فيه عبد الرحمن بن سلام عن سفيان عن يحيى بن جعدة عن هبيرة بن بريم عن ابن مسعود، وشاهد آخر ضعيف عند الخطيب (٤/١٨٨).

❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (٣٦٣٩) وابن ماجه (٢٤٨٢). ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (٣٦٣٦). ☆ قال ابن الترمذاني: ”ذكر ابن حزم أنه منقطع لأن محمد بن علي لا سماع له من سمرة“ (الجوهر النقي ٦/١٥٧) حديث جابر تقدم (١٩١٦) وحديث سعيد بن زيد تقدم (٢٩٤٤) وحديث أبي صرمة يأتي (٥٠٤٢).



الْغَضَبِ بِرِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ . وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي صِرْمَةَ رضی اللہ عنہ : ((مَنْ صَارَ أَصْرًا لِلَّهِ بِهِ)) فِي بَابِ مَا يَنْهَى مِنَ التَّهَاجُرِ .

۳۰۰۶: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے کھجوروں کے کچھ درخت ایک انصاری شخص کے باغ میں تھے، اور اس کے بچے بھی اس شخص کے ساتھ (باغ میں) تھے، سمرہ رضی اللہ عنہ جب اس شخص کے پاس جاتے تو وہ ان سے تکلیف محسوس کرتا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ساری بات بتائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تاکہ وہ اسے فروخت کر دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا، آپ نے مطالبہ کیا کہ ان درختوں کے بدلہ میں کسی اور جگہ لے لو، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، فرمایا: ”اسے بہہ کر دو“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب کے انداز میں فرمایا کہ ”تمہیں (جنت میں) یہ کچھ ملے گا۔“ انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم تکلیف پہنچانے والے ہو۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری شخص سے فرمایا: ”جاؤ اور اس کے کھجوروں کے درخت کاٹ دو۔“ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”جس نے نجر زمین کو آباد کیا۔“ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ”باب الغصب“ میں ذکر کی گئی ہے۔ اور ہم ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”جس نے کسی کو تکلیف پہنچائی تو اللہ اسے تکلیف پہنچائے گا۔“ ”باب ما ينهى عن التهاجر“ میں ذکر کریں گے۔

## الْفَضْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۰۰۷: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَجِلُّ مَنَعُهُ؟ قَالَ: ((الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَ النَّارُ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بِالْمِلْحِ وَالنَّارِ؟ قَالَ: ((يَا حُمَيْرَاءُ! مَنْ أُعْطِيَ نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْصَبَتْ تِلْكَ النَّارُ، وَمَنْ أُعْطِيَ مِلْحًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا طَبِيتَ تِلْكَ الْمِلْحُ، وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً، وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاهَا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۰۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانی، نمک اور آگ۔“ وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پانی کی اہمیت و ضرورت کا تو ہمیں پتہ ہے، لیکن نمک اور آگ کی تو وہ صورت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حمیراء! جس شخص نے آگ دی تو گویا اس نے اس آگ سے پکنے والی تمام چیزیں، صدقہ کیں۔ اور جس نے نمک دیا تو گویا اس نمک نے جن چیزوں کو لذیذ بنایا وہ تمام چیزیں اس نے صدقہ کیں۔ جس شخص نے پانی کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا، اور جس نے پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں کسی مسلمان کو پانی کا گھونٹ پلا دیا تو گویا اس نے اسے زندگی عطا کر دی۔“

❊ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲۴۷۴) ☆ علی بن زید بن جدعان: ضعيف وزهير بن مرزوق: مجهول، وعلي بن غراب: مدلس، وللحديث شاهدان ضعيفان۔

## بَابُ الْعَطَايَا

## عطیات کا بیان

## الْفِضْلِ الْأَوَّلِ

## فصل اول

۳۰۰۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْرٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْرٍ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنفُسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)). فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ لَا يَسَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جَنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مَتَمَوْلٍ. قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۰۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کی کچھ زمین عمر رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے خیبر کی جو زمین ملی ہے اس سے پہلے اتنا نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ اس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو اس کا اصل مال تم رکھ لو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اسے صدقہ کیا کہ اس کے اصل کو بیچا جائے گا نہ ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی وراثت میں تقسیم ہوگا اور اس کی پیداوار کو فقراء، رشتہ داروں، غلاموں کو آزاد کرانے، اللہ کی راہ میں، مسافر پر اور مہمانوں پر خرچ کیا جائے گا، اور اس کی سرپرستی و نگرانی کرنے والے پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اس میں سے بھلے طریقے سے کھائے یا ذخیرہ نہ کرتے ہوئے دوسروں (اہل خانہ وغیرہ) کو بھی کھلائے۔“ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

۳۰۰۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْعُمْرَى جَائِزَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۰۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمری (عمر بھر کا عطیہ) جائز ہے۔“

۳۰۱۰: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۰۱۰: جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمری، عمری لینے والے کے وارثوں کی میراث ہے۔“

۳۰۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمْرَى لَهُ وَلَعَقِيهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا يَرْجِعُ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۳۷) و مسلم (۱۶۳۲/۱۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۲۶) و مسلم (۱۶۲۶/۳۲)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۲۵/۳۱)۔

إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁  
 ۳۰۱۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص اور اس کی اولاد کو عمری دیا گیا تو وہ انہی کا ہے جن کو دیا گیا، وہ دینے والے کو واپس نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث واقع ہوگئی ہے۔“  
 ۳۰۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا الْعُمَرَى الَّتِي آجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁  
 ۳۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمری جسے رسول اللہ ﷺ نے نافذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کہے: یہ (عمری) تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے ہے، اور اگر وہ کہے کہ جب تک تو زندہ رہے یہ چیز تیری ہے، تو پھر (اس کی وفات کے بعد) یہ اس کے مالک کو واپس مل جائے گی۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۰۱۳: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا قَمَنَ أَرْقَبَ شَيْئًا أَوْ أَعْمَرَ فَهِيَ لَوَرَثَتِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁  
 ۳۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم قحی کے طور پر کوئی چیز نہ عمری کے طور پر، جس شخص کو قحی کے طور پر کوئی چیز دی گئی یا عمری کے طور پر تو وہ اس کے وارثوں کی ہے۔“  
 ۳۰۱۴: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا، وَالرَّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁  
 ۳۰۱۴: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمری، جس شخص کو عمری دیا جائے اس کے اہل خانہ کے لیے نافذ ہوگا اور قحی، جس شخص کو قحی دیا جائے وہ اس کے اہل خانہ کے لیے نافذ ہوگا۔“

## الْفَصْلُ الثَّالثُ

### فصل ثالث

۳۰۱۵: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمْسِكُوا أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى فَهِيَ لِلَّذِي أَعْمَرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁  
 ۳۰۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے اموال کی حفاظت کرو اور انہیں خراب نہ کرو، کیونکہ جس شخص نے عمری دیا تو وہ اسی شخص کا ہے جس کو عمری دیا گیا اس کی زندگی میں بھی، اس کے مرنے کے بعد بھی اور اس کے ورثا کا ہے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۲۵) و مسلم (۱۶۲۵/۲۰)۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۲۵) و مسلم (۱۶۲۵/۲۳)۔  
 ❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۳۵۵۶)۔ صحيح، رواه أحمد (۳۰۳/۳ ح ۱۴۳۰۴) والترمذي (۱۳۵۱) وقال: حسن) و أبو داود (۳۵۵۸)۔  
 ❁ رواه مسلم (۱۶۲۵/۲۶)۔

## بَابُ

## گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

## الْفَضْلُ الْإِلَهِيُّ

## فصل اول

۳۰۱۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَرِضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرَّيْحِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۰۱۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ وہ ہلکا سا احسان اور اچھی خوشبو ہے۔“

۳۰۱۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم ﷺ خوشبو (کے تھنے) کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

۳۰۱۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَانِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ، لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوءِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۰۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہبہ واپس لینے والا، قے کر کے اسے چاٹنے والے کتے کی طرح ہے۔ ہمارے لیے بری مثال نہیں؟“

۳۰۱۹: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ: ((أَكُلْ وَلَدَكَ نَحَلْتُ مِثْلَهُ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَارْجِعْهُ)) وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهُ قَالَ: ((أَيْسُرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟)) قَالَ: بَلَى. قَالَ: ((فَلَا إِذَنْ)). وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ)). قَالَ: فَارْجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: ((لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ مسلم (۲۰/۲۵۳)۔

❁ رواہ البخاری (۵۹۲۹)۔

❁ رواہ البخاری (۲۶۲۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۸۶) و مسلم (۱۳/۱۶۲۳)۔

۳۰۱۹: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا، میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو (برابر) اس طرح کا ہبہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے واپس لے لو۔“ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم پسند کرتے ہو کہ وہ سارے تیرے ساتھ مساوی حسن سلوک کریں؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر تم ایسے کیوں نہیں کرتے؟“

ایک روایت میں ہے، انہوں نے کہا: میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (میری والدہ) نے کہا: میں راضی نہیں حتیٰ کہ تم رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا لو۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو عرض کیا: میں نے عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا سے اپنے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے اور اللہ کے رسول! اس نے کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنی باقی اولاد کو بھی اسی طرح کا عطیہ دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، وہ واپس آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۰۲۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هَبْتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۰۲۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص ہبہ کر کے واپس نہیں لے سکتا، البتہ والدین اپنی اولاد کو کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لے سکتے ہیں۔“

۳۰۲۱: وَعَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ. وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ فِيهَا، كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءً، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۳۰۲۱: ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ عطیہ دے کر واپس لے، مگر والد جو اپنی اولاد کو عطیہ دیتا ہے، اور اس شخص کی مثال جو عطیہ دے کر واپس لے کتے کی طرح ہے جو کھا تارہتا ہے، حتیٰ کہ شکم سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے، پھر اسے کھانے لگتا ہے۔“ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

❁ صحیح، رواہ النسائي (۶/ ۲۶۶ ح ۳۷۱۹) وابن ماجه (۲۳۷۸)۔ ❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۳۵۳۹) و الترمذي (۲۱۳۲) والنسائي (۶/ ۲۶۵ ح ۳۷۲۰) وابن ماجه (۲۲۷۷)۔

۳۰۲۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَكْرَةً، فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَتَسَخَّطَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً، فَعَوَّضْتُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَطُلَّ سَاحِخًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ، أَوْ دَوْسِيٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❀

۳۰۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے ایک نوعمر اونٹ رسول اللہ ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اس کے عوض اسے چھ نوعمر اونٹیاں دیں، لیکن وہ راضی نہ ہوا۔ جب نبی ﷺ کو اس کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ”فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹ بطور ہدیہ پیش کیا تو میں نے اس کے عوض اسے چھ اونٹیاں دیں لیکن وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا۔ اب میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں صرف کسی قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی شخص کا ہدیہ ہی قبول کروں گا۔“

۳۰۲۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فُلَيْحُزْبَهُ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فُلَيْحُزْبَهُ، فَإِنَّ مَنْ أَتَى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَّاسٍ ثَوْبِي زُورٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❀

۳۰۲۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو کوئی عطیہ دیا جائے اور وہ کشائش پائے تو اس کا بدلہ دے اور جو شخص کشائش نہ پائے تو وہ اس کی تعریف کرے، کیونکہ جس نے تعریف کی تو اس نے شکر یہ ادا کیا، اور جس نے (احسان کو) چھپایا تو اس نے ناشکری کی، اور جو شخص ایسی چیز ظاہر کرنے کی کوشش کرے جو اسے نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کے دوسوٹ پہننے والے کی طرح ہے (دہرا جھوٹ بولنے والے کی طرح ہے)۔“

۳۰۲۴: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّانِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۳۰۲۴: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے کہا: ((جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا)) ”اللہ تمہیں بہتر بدلہ دے“ تو اس نے اس کی بہت اچھی تعریف کی۔“

۳۰۲۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❀

۳۰۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا، اس نے اللہ کا بھی شکریہ ادا نہ کیا۔“

۳۰۲۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَأَيْنَا

❀ حسن، رواه الترمذي (۳۹۴۵ وقال: حسن صحيح، وسنده حسن ولفظ له) و أبو داود (۳۵۳۷) والنسائي (۲۸۰/ح ۳۷۹۰)۔ ❀ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۰۳۴) بلون آخر وقال: حسن غريب، وسنده ضعيف) وأبو داود (۴۸۱۳) وسنده ضعيف) ☆ فيه شرحيل بن سعد الأنصاري، شيخ عمارة: ”وقفه ابن حبان و ضعفه جمهور الأئمة“ (مجمع الزوائد ۴/ ۱۱۵)۔ ❀ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۰۳۵) ☆ سليمان التيمي مدلس وعن بعض الحديث شواهد۔ ❀ صحيح، رواه أحمد (۳۲/۳) ۱۱۳۰۰) والترمذي (۱۹۵۵) وقال: حسن)۔

قَوْمًا أَبَدَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مَنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤَنَّةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَةِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ: ((لَا، مَا دَعَوْتُمْ اللَّهَ لَهُمْ وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ❁

۳۰۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مہاجر صحابہ کرام آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم جس قوم کے ہاں قیام پذیر ہیں وہ مال کثیر ہونے کی صورت میں بہت زیادہ خرچ کرنے والے اور مال قلیل ہونے کی صورت میں بہترین غم خوار ہونے میں اپنی مثال نہیں رکھتے، انہوں نے ہمیں کام کرنے سے روک رکھا ہے اور منفعت میں برابر شریک کر رکھا ہے۔ حتیٰ کہ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ سارا اجر وہی لے جائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک تم ان کے لیے اللہ سے دعائیں کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے تو ایسے نہیں ہوگا۔“ ترمذی اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۲۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَهَادُوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ الصَّغَائِنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁  
۳۰۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”باہم تحائف دیا کرو، کیونکہ تحفہ عداوت دور کر دیتا ہے۔“  
۳۰۲۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَهَادُوا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ وَحَرَّ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِحَارَتِهَا وَلَوْ شَقَّ فَرْسِنٌ شَاةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۰۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”باہم تحائف دیا کرو، کیونکہ تحفہ سینے کا کینہ دور کر دیتا ہے، اور پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کے گھر کا ایک حصہ ہی ہو۔“

۳۰۲۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ، وَالذَّهْنُ، وَاللَّبَنُ)). ❁  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قِيلَ: أَرَادَ بِالذَّهْنِ الطَّيِّبَ.

۳۰۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں واپس نہیں کی جانی چاہئیں، تکیہ، تیل اور دودھ۔“ ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ کہا گیا کہ تیل سے خوشبو مراد ہے۔

۳۰۳۰: وَعَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانُ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا ❁

۳۰۳۰: ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے، کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے۔“ ترمذی، روایت مرسل ہے۔

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۲۴۸۷)۔ ❁ إسناده موضوع، [رواہ القضاء فی مسند الشہاب (۱/۳۸۳) ح

۶۶۰] وفيه أبو يوسف يعقوب بن محمد بن عبيد الكوفي الأعشي: كذاب رجل سوء، وفي السند علل أخرى۔

❁ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۲۱۳۰) وقال: (غريب) ☆ فيه أبو معشر نجيب السندي: ضعيف۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۲۷۹۰)۔

❁ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۲۷۹۱) ☆ السند مرسل وفيه علل أخرى۔

## الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

## فصل ثالث

۳۰۳۱: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتْ امْرَأَةٌ بِشِيرٍ: اِنْحَلْ ابْنِي غُلَامَكَ وَاشْهَدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّ ابْنَتَهُ فَلَانٍ سَأَلْتَنِي اَنْ اَنْحَلْ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ: اَشْهَدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَلَهُ اخْوَةٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((اَفْكَلَّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا، وَاِنِّي لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلَى حَقِّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۳۰۳۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا: میرے بیٹے کو اپنا غلام بہہ کر دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بناؤ۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو عرض کیا: فلاں کی بیٹی (یعنی میری اہلیہ) نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام بہہ کروں اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے اور بھی بھائی ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم نے جو اس لڑکے کو دیا ہے وہ ان سب کو بھی دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تو مناسب نہیں، اور میں تو صرف حق بات پر ہی گواہی دیتا ہوں۔“

۳۰۳۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَتَى بِسَاكُورَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ)). ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصَّبِيَّانِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى. ❀

۳۰۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب پہلا پہلا پھل آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر لگاتے اور دعا فرماتے: ”اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں اس کا آغاز دکھایا ہے اسی طرح ہمیں اس کا اختتام بھی دکھانا۔ پھر آپ اسے اپنے پاس بیٹھے ہوئے کسی بچے کو دے دیتے۔“

❀ رواہ مسلم (۱۶۲۴/۱۹)۔ ❀ ضعیف، رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر (۲/۲۳۴ ح ۴۶۳) ☆ فیہ عبدالرحمن

بن یحییٰ بن سعید العذری: متروک فالسند ضعیف جداً، وخالفه عبد الله بن وهب فرواه عن یونس بن یزید الأیلی عن الزهري مرسلًا وهو الصواب۔



## بَابُ اللَّقْطَةِ

## لُقْطَةُ كَابِيَان

لُقْطَةُ: ایسی چیز کو کہتے ہیں جو ایسی جگہ سے ملے جو کسی شخصی ملکیت میں نہ ہو۔ مثلاً: راستے میں پیسے وغیرہ مل جائیں اور ان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو اسے اٹھا لینا۔

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۰۳۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَالْأَفْشَانُكَ بِهَا)). قَالَ: فَضَالَةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((هِيَ لَكَ أَوْ لَا خِيكَ، أَوَّلِ الذَّنْبِ)). قَالَ: فَضَالَةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: ((مَالُكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحَذَاءُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وَكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)). ❀

۳۰۳۳: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے لُقْطہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس (ملنے والی چیز) کی تھیلی اور اسے باندھنے والی رسی کی پہچان رکھ، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر، اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ تو اسے اپنے استعمال میں لے آ۔“ اس نے گم شدہ بکری کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا: ”(اسے پکڑ لے) وہ تیرے لیے ہے یا تیرے کسی بھائی کے لیے یا پھر بھیڑیے کے لیے۔“ اس نے گم شدہ اونٹ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے اس سے کیا سروکار؟ (پانی کا) مشکیزہ اس کے پاس اور پاؤں اس کے مضبوط ہیں (پاس لگنے پر) گھاٹ پر آئے گا اور درخت کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے: ”آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک سال تک اس کا اعلان کر۔ پھر اس چیز کو باندھنے والی رسی اور اس کی تھیلی کی پہچان رکھ، پھر اسے استعمال میں لا۔ البتہ اگر اس کا مالک آجائے تو پھر اسے اتنی قیمت ادا کر۔“

۳۰۳۴: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعْرِفْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۳۰۳۴: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی گم شدہ چیز کو پناہ دے اور اس کا اعلان نہ کرے تو وہ خود گمراہ ہے۔“

۳۰۳۵: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ \* رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
 ۳۰۳۵: عبد الرحمن بن عثمان تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۰۳۶: عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمْرِ الْمُعْلَقِ فَقَالَ: ((مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ حُسْبَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْحَجْرَيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِحْنِ فَعَلَيْهِ الْقُطْعُ)) وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالنَّعَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ: ((مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيقِ الْمَيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرَفْتُهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعُهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ، وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِي فِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ: وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ إِلَى آخِرِهِ \*.

۳۰۳۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ سے درخت پر لٹکے ہوئے پھل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی ضرورت مند شخص، جو کہ کپڑے میں ڈال کر لے جانے والا نہ ہو، وہاں سے کھالے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں، اور جو شخص وہاں سے کچھ ساتھ لے آئے تو اس پر دو گناہ تاوان اور سزا ہے، اور جو شخص جنس کے ڈھیر لگ جانے کے بعد وہاں سے ڈھال کی قیمت کے برابر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔“ اور گم شدہ اونٹ اور گم شدہ بکری کے بارے میں بھی دوسری چیزوں کی طرح ہی ذکر کیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، آپ سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ شارع عام اور بڑی بستی سے ملے تو پھر تو ایک سال تک اس کا اعلان کر، اگر اس کا مالک آجائے تو وہ اس کے حوالے کر، اور اگر کوئی مالک نہ آئے تو پھر وہ تیری ہے۔ اور اگر وہ کسی بے آباد قدیم جگہ سے ملے تو پھر اس میں اور مدفون خزینے میں پانچواں حصہ ہے۔“ نسائی۔ ابو داؤد رحمہ اللہ نے بھی انہی سے روایت کیا ہے اور وہ حدیث: سُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ سے آخر تک مروی ہے۔

۳۰۳۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا رِزْقُ اللَّهِ)) فَآكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَتْ امْرَأَةً تَشُدُّ الدِّينَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ! إِذَا الدِّينَارُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

\* رواہ مسلم (۱۱/۱۷۲۴)۔

\* إسناده صحيح، رواہ النسائي (۸/۸۵ ح ۴۹۶۱) و أبو داود (۱۷۱۰)۔

\* إسناده صحيح، رواہ أبو داود (۱۷۱۴)۔

۳۰۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک دینار ملا وہ اسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تو اللہ کا رزق ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس میں سے کھایا۔ جب اگلا روز ہوا تو ایک عورت دینار کا اعلان کرتی ہوئی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علی! دینار واپس کرو۔“

۳۰۳۸: وَعَنِ الْجَارُودِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَالَةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁  
۳۰۳۸: جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان کی گم شدہ چیز (اگر وہ اعلان کیے بغیر اٹھالی جائے تو وہ) آگ کا شعلہ ہے۔“

۳۰۳۹: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْيُشْهَدْ ذَاعِدُلٍ - أَوْ ذَوْى عَدُلٍ - وَلَا يَكْتُمُ وَلَا يَغِيبُ، فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ، وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْدارِمِيُّ ❁

۳۰۳۹: عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص گری پڑی چیز پائے تو وہ ایک یا دو عادل شخص گواہ بنا لے۔ اور وہ اسے چھپائے نہ اسے غائب کرے، اگر اس کا مالک پالے تو وہ چیز اسے واپس کرے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔“

۳۰۴۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْعَصَا، وَالسَّوْطِ، وَالْحَبْلِ، وَأَشْبَاهِهِ، يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۰۴۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاشی، کوڑے، رسی اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کے بارے میں ہمیں رخصت عنایت فرمائی کہ آدمی اس طرح کی گری پڑی چیز کو اٹھا کر استعمال کر لے۔

وَذَكَرَ حَدِيثُ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ: ((أَلَا لَا يَحِلُّ)) فِي بَابِ الْإِعْتِصَامِ  
اور مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((أَلَا لَا يَحِلُّ.....)) باب الاعتصام میں ذکر کی گئی ہے۔

❁ صحیح، رواہ الدارمی (۲/۲۶۶ ح ۲۶۰۴، نسخة محققة: ۲۶۴۳ وسنده حسن لذاته) [و احمد (۵/۸۰) والنسائي في الكبرى (۵۷۹۲)] ☆ وللحديث طرق كثيرة. ❁ إسناده صحيح، رواه أحمد (۴/۱۶۱-۱۶۲ ح ۱۶۲۰) و أبو داود (۱۷۰۹) و الدارمي (لم أجده) [و النسائي في الكبرى (۵۸۰۸) و ابن ماجه (۲۵۰۵)].  
❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۱۷۱۷) ☆ محمد بن شعيب: سمعه من رجل عن المغيرة بن زياد به (الكامل لابن عدي ۶/۳۵۶) و الرجل: مجهول و أبو الزبير مدلس و عنعن - ۵ حديث مقدام بن معدی کرب تقدم (۱۶۳)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتاب الفرائض

## میراث کا بیان

فصل اول

الفرائض الاول

۳۰۴۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَقَاءً فَعَلَى قَضَاؤِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَيْنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۰۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں مومنوں کا ان کے نفوس سے بھی زیادہ حقدار ہوں، جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو اور اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز بھی نہ چھوڑی ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا ہو تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔“

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”جو شخص قرض یا پسماندگان چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئیں میں ان کا حامی و مددگار ہوں۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”جس نے مال چھوڑا تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جو شخص بوجھ (یعنی قرض یا اولاد) چھوڑ جائے تو وہ ہماری طرف آئیں۔“

۳۰۴۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۰۴۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مقررہ حصے ان کے مستحقین کو دو اور جو باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتہ دار) کا حصہ ہے۔“

۳۰۴۳: وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۰۴۳: اسماعیل بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔“

۳۰۴۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۶۳) و مسلم (۱۷/۱۶۱۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۳۲) و مسلم (۲/۱۶۱۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۶۴) و مسلم (۱/۱۶۱۴)۔ ❁ رواہ البخاری (۶۷۶۱)۔

۳۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔“

۳۰۴۵: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۰۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا بھانجا انہی میں شمار ہوتا ہے۔“

وَذَكَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ((أَتَمَّا الْوَلَاءُ.....)) فِي بَابِ قَبْلِ بَابِ السَّلَامِ وَسَنَذَكُرُ حَدِيثَ الْبَرَاءِ: ((الْحَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ)) فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَضَانَتِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ((أَتَمَّا الْوَلَاءُ.....)) باب السلم سے پہلے باب میں ذکر ہو چکی ہے، اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”خالہ، ماں کے مقام پر ہوتی ہے۔“ ہم باب بلوغ الصغیر و حضانتہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۰۴۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ الْمِلَتَيْنِ شَتَّى)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۰۴۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”و مختلف دین کے حامل افراد باہم وارث نہیں ہو سکتے۔“

۳۰۴۷: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ. ❁

۳۰۴۷: امام ترمذی نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۰۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۰۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل (مقتول کا) وارث نہیں ہو سکتا۔“

۳۰۴۹: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۰۴۹: بُریدہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (میت کی) ماں نہ ہونے کی صورت میں دادی رنائی کے لیے چھٹا حصہ مقرر فرمایا۔

۳۰۵۰: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَهَلَ الصَّبِيُّ، صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوُزِّتَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۶۲) و مسلم (۱۰۵۹ / ۱۳۳) ۵ حدیث عائشہ تقدم (۲۸۷۷) و حدیث البراء یأتی (۳۳۷۷)۔ ❁ إسناده حسن، و أبو داود (۲۹۱۱) و ابن ماجه (۲۷۳۱)۔

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۲۱۰۸) و قال: غریب۔ ❁ حسن، رواہ الترمذی (۲۱۰۹) و ابن ماجه (۲۷۳۵) [ولہ شواہد]۔ ❁ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۲۸۹۵)۔ ❁ إسناده ضعیف جدًا و الحدیث ضعیف، رواہ ابن ماجه (۲۷۵۰) و الدارمی (۳۹۲ / ۲ ح ۳۱۳۰) ☆ الربیع بن بدر: متروک، و تابعہ سفیان بن سعید الثوری و هو مدلس و عنعن و تابعہما إسماعیل بن مسلم المکی (الترمذی: ۱۰۳۲) و هو ضعیف و أبو الزبیر مدلس و عنعن۔

۳۰۵۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بچہ پیدائش کے وقت آواز نکالے (چیخے اور پھر فوت ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کی وراثت بھی تقسیم ہوگی۔“

۳۰۵۱: وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❀

۳۰۵۱: کثیر بن عبد اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا آزاد کردہ غلام انہیں میں سے ہے، قوم کا حلیف انہی میں سے ہے اور قوم کا بھانجا انہی میں سے ہے۔“

۳۰۵۲: وَعَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، فَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيعَةً فَلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ. وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثَ مَالَهُ، وَأَفْكَ عَانَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفْكَ عَانَهُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، أَعْقِلُ عَنْهُ، وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ، يَعْقِلُ عَنْهُ، وَيَرِثُهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۳۰۵۲: مقدم بن سلیم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ہر مومن سے خود اس سے بھی زیادہ تعلق رکھتا ہوں، جو شخص قرض یا پسماندگان چھوڑ جائے تو ان کا خیال رکھنا ہماری ذمہ داری ہے، اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ اور جس کا کوئی مولیٰ (حمایتی و مددگار) نہ ہو۔ اس کا میں مولیٰ ہوں، اس کے مال کا میں وارث بنوں گا، اس کے قیدی کو میں چھڑاؤں گا، جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث ماموں ہے، وہ اس کے مال کا وارث ہوگا اور اس کے قیدی کو چھڑائے گا۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا میں وارث ہوں، اس کی طرف سے دیت بھی دوں گا اور اس کا وارث بھی بنوں گا، اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہے، وہ اس کی طرف سے دیت دے گا اور اس کا وارث بنے گا۔“

۳۰۵۳: وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَحْوزُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَا عَتَتْ عَنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❀

۳۰۵۳: وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت تین وراثتیں پاسکتی ہے، اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی، اپنے پالے ہوئے بچے کی اور اپنے اس بچے کی جس کے متعلق اس نے لعان کیا ہو۔“

۳۰۵۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَلَوْلَدٌ

❀ صحیح، رواه الدارمي (۲/ ۲۴۳ ح ۲۵۳۱) ☆ سندہ ضعیف جدًا و لكن لمتون الحديث شواهد صحيحة ، مولى القوم منهم (البخاري: ۶۷۶۱-۶۷۶۲) حليف القوم منهم (البخاري في الأدب المفرد: ۷۵ وسنده حسن، وأحمد ۴/ ۳۴۰ وصححه الحاكم ۲/ ۳۲۸ ووافقه الذهبي) ابن أخت القوم منهم (البخاري: ۳۵۲۸ و مسلم: ۱۰۵۹/۱۳۳) فالحديث صحيح عن رسول الله ﷺ و أماجد كثير فلا أعلم إليه سندًا قويًا لأن كثير بن عبد الله متروك كذاب ، و أحيانًا أصحح المتن بمتن آخر قوي فافهمه فإنه مهم - ❀ حسن، رواه أبو داود (۲۸۹۹-۲۹۰۰) -

❀ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۲۱۱۵) وقال: (حسن غريب) و أبو داود (۲۹۰۶) و ابن ماجه (۲۷۴۲) ☆ عمر بن ربيعة: ضعفه البخاري والجمهور و قال ابن عدي: ”إنما أنكروا عليه أحاديثه عن عبد الواحد النصري“ وهذا منها -

وَلَكَدْ زَنَا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۰۵۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی آزاد یا غلام عورت سے زنا کیا، (اور بچہ پیدا ہوا) تو وہ بچہ، ولد زنا ہے، وہ (اپنے زانی باپ کا) وارث ہوگا نہ اس کا باپ اس کا وارث ہوگا۔“

۳۰۵۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مَوْلَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَوْمِهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۳۰۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا، اور اس نے کچھ مال چھوڑا، اور اس نے کوئی قریبی رشتہ دار چھوڑا نہ اولاد، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی میراث اس کی ہستی کے کسی آدمی کو دے دو۔“

۳۰۵۶: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خِزَاعَةِ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ بِمِيرَاثِهِ، فَقَالَ: ((الْتِمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَارِجًا)) فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَارِجًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خِزَاعَةٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: ((انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خِزَاعَةٍ)). ❁

۳۰۵۶: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خزامہ قبیلہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس کی میراث نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا کوئی وارث یا کوئی رشتہ دار تلاش کرو۔“ انہوں نے اس کا کوئی وارث پایا نہ کوئی رشتہ دار، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خزامہ قبیلہ کے کسی عمر رسیدہ شخص کو دے دو۔“ ابو داؤد اور ابوداؤد ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ”خزامہ قبیلہ کا کوئی بڑا آدمی دیکھو۔“

۳۰۵۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَوْنَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دِينٍ﴾ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنْ أَعْيَانُ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبْنِهِ وَأُمَّهُ دُونَ أَخِيهِ لِأَبْنِهِ. ❁ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ: ((الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ .....)) إِلَى آخِرِهِ.

۳۰۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو: ”وصیت پوری کرنے کے بعد جو تم وصیت کرتے ہو یا قرض کی ادائیگی کے بعد۔“ بے شک رسول اللہ ﷺ نے قرض کو وصیت سے پہلے ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا، اور سگے بھائی وارث ہوتے ہیں، سوتیلے بھائی وارث نہیں ہوتے، آدمی اپنے سگے بھائی کا وارث ہوگا سوتیلے بھائی کا وارث نہیں ہوگا۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔

❁ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۱۱۳) ☆ عبد اللہ بن لہیعہ ضعیف مدلس وللحدیث شاہد ضعیف عند ابن حبان فی صحیحہ (۵۹۶۴)۔ ❁ اسنادہ حسن، رواہ ابو داؤد (۲۹۰۲) و الترمذی (۲۱۰۶) وقال: حسن۔

❁ حسن، رواہ ابو داؤد (۲۹۰۴) [النسائی فی الکبری (۶۳۹۵) وسندہ حسن] ☆ شریک القاضي مدلس وعنعن ولكن تابعه عباد بن العوام فی السنن الکبری للنسائی فالحدیث حسن۔

❁ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۰۹۴) وابن ماجہ (۲۷۳۹) والدارمی (۳۶۸/۲ ح ۲۹۸۸) ☆ الحارث الأعور ضعیف ولمفہوم الحدیث شاہد حسن عند ابن ماجہ (۲۴۳۳) و هو یغنی عنہ۔

اور داری کی روایت میں ہے، فرمایا: ”سگے بھائی (ایک ہی ماں کی اولاد) وارث ہوں گے اور مختلف ماؤں کی اولاد (یعنی سوتیلی بھائی) وارث نہیں ہوں گے۔“

۳۰۵۸: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ سَعْدَ بْنَ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ: ((يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ)) فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَمَّهُمَا فَقَالَ: ((أَعْطِي لَابْنَتَيْ سَعْدِ الثَّلَاثِينَ وَأَعْطِي أُمَّهُمَا الثَّمَنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❀

۳۰۵۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سعد بن ربیع سے اپنی دونوں بیٹیاں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی تو عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ دونوں سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں ہیں، ان کا والد غزوہ احد میں آپ کے ساتھ شریک ہو کر شہید ہو گیا۔ ان دونوں کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا، اگر مال ہوگا تو ان کی شادی ہو جائے گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے متعلق اللہ فیصلہ فرمائے گا۔“ پس آیت میراث نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کو پیغام بھیجا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دو اور ان دونوں کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو، اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔“ احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۵۹: وَعَنْ هُدَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنَةِ وَبْنَتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَابْنُ ابْنٍ مَسْعُودٍ فَسَيَتَابِعُنِي فَسَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَخْبَرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا مَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضَى فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ: ((لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ)). فَاتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرَنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونَنِي مَا دَامَ هَذَا الْجَبْرُ فَيُكْمَلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. ❀

۳۰۵۹: ہدیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے حصے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف، بہن کے لیے نصف ہے، اور تم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی میرے موافق فتویٰ دیں گے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ فتویٰ دیا ہے، تو انہوں نے فرمایا: تب میں تو گمراہ ہو گیا، اور میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں ہوں، میں اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا، بیٹی کے لیے نصف، پوتی کے لیے چھٹا حصہ اسی طرح دو تہائی مکمل ہوا اور جو باقی بچے وہ بہن کے لیے ہے، ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہے مجھ سے

❀ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۳/۳۵۲ ح ۱۴۸۵۸) و الترمذی (۲۰۹۲) و أبو داود (۲۸۹۱-۲۸۹۲) وابن ماجه (۲۷۲۰) ☆ عبد الله بن محمد بن عقيل: ضعيف مشهور، ضعفه الجمهور - ❀ رواه البخاري (۶۷۳۶)۔



مسئلہ نہ پوچھا کرو۔

۳۰۶۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَالِي مِنْ مِيرَاثِهِ؟ قَالَ: ((لَكَ السُّدُسُ)) فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ: ((لَكَ سُدُسٌ آخَرُ)) فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ: ((إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ❊

۳۰۶۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میرا پوتا فوت ہو گیا ہے، اس کی میراث میں میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے چھٹا حصہ ہے۔“ جب وہ واپس مڑا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”تمہارے لیے ایک اور چھٹا حصہ ہے۔“ جب وہ واپس مڑا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”دوسرا چھٹا حصہ (زیادہ حق دار نہ ہونے کی وجہ سے) تمہارے لیے رزق ہے۔“ احمد، ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶۱: وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنْتُ ذُوَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. فَقَالَ لَهَا: مَالِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ، وَمَالِكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ، فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ الْمَغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمَغِيرَةُ: فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْآخَرَى إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا. فَقَالَ: هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ، فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَإِن تَكُتُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۰۶۱: قبیصہ بن ذویب بیان کرتے ہیں، دادی رنانی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے اپنی میراث کے بارے میں آپ سے مسئلہ دریافت کیا، تو انہوں نے اسے کہا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ ہے نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں، آپ جائیں حتیٰ کہ میں لوگوں سے پوچھ لوں: انہوں نے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے اسے (یعنی دادی رنانی کو) چھٹا حصہ دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ تو محمد بن مسلمہ نے بھی ویسے ہی کہا جیسے مغیرہ نے کہا تھا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس (دادی رنانی) کے متعلق اسے نافذ کر دیا، پھر ایک اور دادی رنانی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: وہ چھٹا حصہ ہی ہے، اگر تم دونوں اکٹھی ہوں تو وہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور تم دونوں میں سے جو بھی اکیلی ہوگی تو وہ حصہ اسے ملے گا۔“

۳۰۶۲: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنَيْهَا: أَنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ

❊ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۴/۴۲۸، ۴۲۹ ح ۲۰۰۸۸) و الترمذی (۲۰۹۹) و أبو داود (۲۸۹۶) ☆ قتادة مدلس وعنعن وفيه علة أخرى وهي عنعنة الحسن بصري رحمه الله۔

❊ صحیح، رواه مالك (۲/۵۱۳ ح ۱۱۱۹) و أحمد (۴/۲۲۵ ح ۱۸۱۴۳) و الترمذی (۲۱۰۱) وقال: حسن صحیح) و أبو داود (۲۸۹۴) و ابن ماجه (۲۷۲۴) [و الدارمی (۲/۳۵۹ ح ۲۹۴۹) عن الزهري منقطعاً] ☆ قبیصہ صحابی صغیر رضی اللہ عنہ و هذا من مراسیل الصحابة و مراسیل الصحابة مقبولة۔

ابنہا وابنہا حی۔ رواہ الترمذی والداری والترمذی ضعفہ ❊

۳۰۶۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس دادی کے بارے میں جسے اپنے بیٹے کے ساتھ حصہ ملا، فرمایا: وہ پہلی دادی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصہ عطا کیا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔ ترمذی، داری۔ امام ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۰۶۳: وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سَفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِ: ((أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضُّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا)). رواه الترمذی، و أبو داود، و قَالَ الترمذی: هذا حديث حسن صحيح ❊

۳۰۶۳: ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے نام خط لکھا کہ اَشِیم الضبابی کی اہلیہ کو اس کے خاوند کی دیت سے میراث دو۔ ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶۴: وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشَّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: ((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)). رواه الترمذی وابن ماجه والداری ❊

۳۰۶۴: تميم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اہل شرک میں سے اس آدمی کے بارے میں، جو کسی مسلمان شخص کے ہاتھوں پر اسلام قبول کر لے، شرعی حکم کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اس کی حیات و ممات کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔“

۳۰۶۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَهُ أَحَدٌ؟)) قَالُوا: لَا، إِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِيرَاثَهُ لَهُ. رواه أبو داود والترمذی وابن ماجه ❊

۳۰۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس نے صرف ایک غلام چھوڑا جس کو اس نے آزاد کیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس کا کوئی وارث ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، صرف وہ ایک غلام ہے جسے اس نے آزاد کیا تھا، تو نبی ﷺ نے اس کی میراث اس کو دے دی۔

۳۰۶۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَرِثُ الْوَلَاءُ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ)). رواه الترمذی، و قَالَ: هذا حديث إسناده ليس بالقوي. ❊

❊ **إسناده ضعیف**، رواہ الترمذی (۲۱۰۲) ☆ محمد بن سالم: ضعیف وروی الدارمی (۲/۳۵۸ ح ۲۹۳۵) من قول ابن مسعود: ”إن أول جدة أطعمت في الإسلام سهما أم أب وابنها حي“ و سنده ضعیف، محمد بن سیرین: لم يدرك ابن مسعود رضي الله عنه و أشعث بن سوار: ضعیف و للأثر شواهد ضعیفة عند البيهقي (۶/۲۲۶) وغیره۔

❊ **صحیح**، رواہ الترمذی (۲۱۱۰) و أبو داود (۲۹۲۷)۔ ❊ **حسن**، رواہ الترمذی (۲۱۱۲) و ابن ماجه (۲۷۵۲) والداری (۲/۳۷۷ ح ۳۰۳۷)۔ ❊ **إسناده حسن**، رواہ أبو داود (۲۹۰۵) و الترمذی (۲۱۰۶) وقال: حسن (و ابن ماجه (۲۷۴۱) ☆ عوسجة: حسن الحديث۔ ❊ **سندہ ضعیف**، رواہ الترمذی (۲۱۱۴) ☆ عبد الله بن لهيعة ضعیف لا اختلاطه و له شاهد عند أحمد (۱/۲۲ ح ۱۴۷) و سندہ معلل بالإقطاع۔

۳۰۶۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو مال کا وارث ہو سکتا ہے وہ ولاء کا وارث ہوگا۔“ ترمذی اور فرمایا: اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۰۶۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى فِئْسَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى فِئْسَةِ الْإِسْلَامِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۰۶۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میراث دور جاہلیت میں تقسیم کی گئی تو وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہے، اور جو میراث دور اسلام میں ہوئی تو وہ اسلام کی تقسیم کے مطابق ہے۔“

۳۰۶۸: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيرًا يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تَوَرَّثَتْ وَلَا تَرِثُ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❁

۳۰۶۸: محمد بن ابی بکر بن حزم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کئی مرتبہ سنا وہ کہا کرتے تھے: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پھوپھی کے متعلق تعجب سے کہا کرتے تھے کہ: بھیجا تو اس کا وارث بنتا ہے جبکہ وہ اس کی وارث نہیں بنتی۔

۳۰۶۹: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَعْلَمُوا الْفَرَائِضَ. وَزَادَ ابْنُ مَسْعُودٍ: وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ. قَالَا: فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۳۰۶۹: عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرائض (میراث کا علم) سیکھو۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اتنا اضافہ کیا، طلاق اور حج (کے متعلق بھی سیکھو) ان دونوں نے کہا: کیونکہ یہ تمہارے اہم دینی امور میں سے ہیں۔

❁ حسن، رواہ ابن ماجہ (۲۷۴۹) ☆ وللحديث شاهد حسن عند ابن ماجه (۲۴۸۵)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه مالك (۵۱۷/۲ ح ۱۱۲۴) ☆ أبو بكر بن أبي حزم عن عمر رضي الله عنه منقطع، انظر جامع التحصيل للعلائي (ص ۲۸۸) والجوهر النقي (۶/۲۱۳)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الدارمي (۲/ ۳۴۱ ح ۲۸۵۳ - ۲۸۵۴، نسخة محققة: ۲۸۹۲ - ۲۸۹۳، ۲۸۵۳ عن عمر، السند منقطع، فيه مرق العجلي عن عمر ولم يدرکه، ۲۸۵۴ عن عمر، السند منقطع، إبراهيم عن عمر ولم يدرکه، والسند إلى إبراهيم ضعيف، الثوري والأعمش مدلسان وعنها وحديث ابن مسعود: ضعيف: ۲۸۵۹، السند منقطع، قاسم بن الوليد الهمداني لم يدرک من روی عنه)۔

## بَابُ الْوَصَايَا

## وصیتوں کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۰۷۰: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا حَقَّ امْرُءٌ مُسْلِمٌ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لِيَلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۰۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان وصیت کرنا چاہتا ہے اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ دو راتیں بھی یوں گزار دے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔“

۳۰۷۱: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ، فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرْتِنِي إِلَّا ابْنَتِي، أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَثُلُثِي مَالِي؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالْشُّطْرُ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالْثُلُثُ؟ قَالَ: ((الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرُوا ثَلَاثَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللَّقْمَةُ تَرْفَعَهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۰۷۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے سال میں شدید بیمار ہو گیا حتیٰ کہ میں موت کے کنارے پہنچ گیا، رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے پاس مال بہت زیادہ ہے۔ اور میری صرف ایک بیٹی اس کی وارث ہے، کیا میں اپنے سارے مال کے متعلق وصیت کر دوں؟ فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے عرض کیا، اپنے مال کا دو تہائی؟ فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے عرض کیا: نصف؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے عرض کیا، تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تہائی، جبکہ تہائی بھی زیادہ ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ دیا اس سے بہتر ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم اللہ کی رضا کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس پر تمہیں اجر دیا جائے گا، حتیٰ کہ وہ لقمہ جو تم اپنی اہلیہ کے منہ تک پہنچاتے ہو۔“

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۳۸) و مسلم (۱/۱۶۳۷)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۴۲) و مسلم (۵/۱۶۲۸)۔

## الفصل الثانی

## فصل ثانی

۳۰۷۲: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ: ((أَوْصَيْتُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِكَمْ؟)) قُلْتُ: بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. قَالَ: ((فَمَا تَرَكْتَ لَوْلِكَ؟)) قُلْتُ: هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ. فَقَالَ: ((أَوْصِ بِالْعَشْرِ)) فَمَا زِلْتُ أَنَا قِصَّةُ حَتَّى قَالَ: ((أَوْصِ بِالثَّلَاثِ، وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۰۷۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مریض تھا رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے وصیت کی ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کتنے مال کی؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کی راہ میں اپنے سارے مال کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟“ میں نے عرض کیا: وہ کافی مال دار ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دسویں حصے کی وصیت کر۔“ میں اصرار کرتا رہا، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے حکم دیا: ”تہائی کی وصیت کر، جبکہ تہائی بھی زیادہ ہے۔“

۳۰۷۳: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِرِثٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ)). ❁

۳۰۷۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا، وارث کے لیے وصیت کرنے کا کوئی حق نہیں۔“ ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے یہ اضافہ نقل کیا: ”بچہ بیوی کے مالک کا ہے جبکہ زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔“

۳۰۷۴: وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا وَصِيَّةَ لِرِثٍ، إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرِثَةُ)). مُنْقَطِعٌ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِ قُطْنِيِّ قَالَ: ((لَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ لِرِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرِثَةُ)). ❁

۳۰۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے نبی ﷺ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”وارث کو وصیت کا حق نہیں الا یہ کہ وارث چاہیں۔“ یہ روایت منقطع ہے۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں، اور دارقطنی کی روایت میں ہے: ”وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں، مگر یہ کہ ورثاء چاہیں۔“

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۹۷۵) و قال: حسن صحیح۔

❁ صحیح، رواہ أبو داود (۲۸۷۰) و ابن ماجہ (۲۷۱۳) و الترمذی (۲۱۲۰) و قال: حسن۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الدارقطني (۹۸/۴) و الطبراني في مسند الشاميين (۳/۳۲۵-۳۲۶ ح ۲۴۱۰)

☆ فيه عطاء الخراساني صدوق حسن الحديث وثقه الجمهور ولكنه مدلس و عنعن و باقى السند حسن لذاته فالسند

ضعيف من أجل عننته و قال الذهبي: "جيد الإسناد" (ميزان الاعتدال ۴/ ۴۸۱) !!

۳۰۷۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ)) ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: «مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ ذَيْنَ غَيْرِ مُضَارٍّ» إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۰۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک آدمی اور عورت ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت میں نیک عمل کرتے رہتے ہیں، پھر انہیں موت آتی ہے تو وہ وصیت میں کسی کو نقصان پہنچا جاتے ہیں، تو ان دونوں کے لیے جہنم کی آگ واجب ہو جاتی ہے۔“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”وراثت کی تقسیم وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہے اور وہ وصیت نقصان پہنچانے والی نہ ہو..... اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

### الفصل الثالث

#### فصل ثالث

۳۰۷۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ، وَمَاتَ عَلَى تَقَى وَشَهَادَةٍ، وَمَاتَ مَغْفُورًا لَّهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۰۷۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وصیت پر فوت ہوا تو وہ سیدھی راہ اور سنت پر فوت ہوا، وہ اطاعت گزاری اور شہادت پر فوت ہوا، اور وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اس کی مغفرت کر دی گئی۔“

۳۰۷۷: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامُ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرُو أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ: حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبِي أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنْ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً فَأَعْتَقْتُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَبَجْتُمْ عَنْهُ بَلَّغَهُ ذَلِكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۰۷۷: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں، ان کے بیٹے ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کیے، اور ان کے بیٹے عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو کہا: حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کر لوں، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والد نے وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں، ہشام نے ان کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور باقی پچاس رہ گئے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے

❊ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/۲۷۸ ح ۷۷۲۸) والترمذي (۲۱۱۷) وقال: حسن غريب) و أبو داود (۲۸۶۷) وابن ماجه (۲۷۰۴)۔ ❊ **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (۲۷۰۱) ☆ فيه يزيد: مجهول، و عمر بن صبح: متروك كذب ابن راهويه، و أسقطه المدلس محمد بن المصنف من السند و الصواب إثباته بين يزيد و أبي الزبير، انظر الكامل لابن عدي (۵/۱۶۸۵)۔ ❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۸۸۳)۔

فرمایا: ”اگر وہ مسلمان مرتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے، یا تم اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا تم اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کا اسے ثواب پہنچتا۔“

۳۰۷۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَطَعَ مِيرَاثَ وَارِثِهِ؛ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۰۷۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے وارث کی میراث کاٹی تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی جنت کی میراث کاٹ دے گا۔“

۳۰۷۹: وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁

۳۰۷۹: امام بیہقی نے اسے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

❁ **إسناده ضعيف جدًا موضوع** ، رواه ابن ماجه (۲۷۰۳ بلفظ: ”من فر من ميراث وارثه“ إلخ) ☆ قال البوصيري: ”هذا إسناده ضعيف لضعف زيد العمي و ابنه عبد الرحيم“ عبد الرحيم: كذاب فالسند موضوع -  
❁ **لم أجده**، رواه البيهقي في شعب الإيمان: لم أجده ولعله يشير إلى حديث: ”من قطع ميراثاً فرضه الله ورسوله قطع الله ميراثاً من الجنة“ رواه البيهقي في شعب الإيمان (نسخة محققة: ۷۵۹۴) وسنده ضعيف فيه سلم بن سليمان شيخ بالبصرة ولم أجده من وثقه -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ النِّكَاحِ

## نکاح کا بیان

فصل اول

الفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۰۸۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۰۸۰: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص جماع اور نکاح کے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ شادی کرے، کیونکہ وہ نگاہوں کو نیچا رکھنے اور عفت و عصمت کی حفاظت کے لیے زیادہ مؤثر ہے، اور جو شخص (عقد نکاح کی) استطاعت نہ رکھے تو وہ روزہ رکھے، کیونکہ یہ اس کی شہوت کم کرنے کا باعث ہے۔“

۳۰۸۱: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَدِنَ لَهُ لَأَخْتَصَمْنَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۰۸۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مطعون رضی اللہ عنہ کی ترک نکاح کی سوچ کو رد فرمایا، اور اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خسی ہو جاتے۔

۳۰۸۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ لِرَبْعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاطْفَرُ بَذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۰۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت سے چار چیزوں، اس کے مال، اس کے حسب و نسب، اس کے حسن و جمال اور اس کے دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار کے ساتھ نکاح کر کے کامیابی حاصل کرو۔“

۳۰۸۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۰۶۶) و مسلم (۱/۱۴۰۰)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۰۷۳) و مسلم (۶/۱۴۰۲)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۰۹۰) و مسلم (۵۳/۱۴۶۶)۔

\* رواہ مسلم (۶۴/۱۴۶۷)۔



۳۰۸۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا مکمل طور پر متاع ہے، اور بہترین متاع دنیا نیک بیوی ہے۔“

۳۰۸۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۰۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اونٹوں پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں سے، قریش کی صالحہ خواتین بہتر ہیں۔ وہ اپنے چھوٹے بچوں پر نہایت شفیق اور شوہر کے مال کی انتہائی محافظ ہوتی ہیں۔“

۳۰۸۵: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۰۸۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ مضر کوئی فتنہ خیال نہیں کرتا۔“

۳۰۸۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَصِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَنَى إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۰۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے، بے شک اللہ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے، وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، تم دنیا اور عورتوں کے فتنے سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے رونما ہوا۔“

۳۰۸۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ، وَالذَّارِ، وَالْفَرَسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: ((الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرْأَةِ، وَالْمُسْكِنِ وَالذَّابَّةِ)) \*

۳۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت، گھر اور گھوڑے میں نحوست (یعنی بے برکتی) ہے۔“ بخاری، مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے: ”تین چیزوں میں نحوست ہے عورت، گھر اور جانور۔“

۳۰۸۸: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بِعُرْسٍ قَالَ: ((تَزَوَّجْتُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَبَكْرُ أَمْ تَيْبٌ؟)) قُلْتُ: بَلْ تَيْبٌ. قَالَ: ((فَهَلَّا بِكُرًا تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ)). فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: ((أَمْهَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا)) أَيْ عِشَاءَ ((لِكَيْ تَمْتَشِطَ

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۰۸۲) و مسلم (۲۰۲/۲۵۲۷)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۰۹۶) و مسلم (۹۷/۲۷۴۰)۔

\* رواہ مسلم (۹۹/۲۷۴۲)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۰۹۳) و مسلم (۱۱۵/۲۲۲۵)۔

الشَّعْنَةُ وَتَسْتَحِدُّ الْمُغِيْبَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۰۸۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، جب ہم واپس آئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے نئی نئی شادی کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے شادی کر لی؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”کنواری سے یا بیوہ سے؟“ میں نے عرض کیا: جی! بیوہ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔“ جب ہم (مدینہ کے) قریب پہنچ گئے اور اس میں داخل ہونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھہر جاؤ حتیٰ کہ ہم رات یعنی عشاء کے وقت داخل ہوں گے تاکہ منتشر بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا خاوند غائب رہا ہو وہ زیر ناف بال صاف کر لے۔“

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۰۸۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ حَقُّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ: الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاسِكُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَقَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۰۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگوں، مکاتب جو کہ ادائیگی چاہتا ہو، عفت و پاک دامنی کی خاطر نکاح کرنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی اللہ ضرور مدد کرتا ہے۔“

۳۰۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرَضَّوْنَ دِينَهُ وَخَلَقَهُ فَرَوْجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِضٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۰۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا پیغام نکاح آئے جس کا دین اور اخلاق وعادات تمہیں پسند ہوں تو اسے بچی کا رشتہ دے دو، اگر ایسا نہ کرو گے تو پھر زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا۔“

۳۰۹۱: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَرَوُجُوا الْوُدُودَ الْوُلُودَ فَإِنِّي مُكَاتِبُكُمْ الْأَمَمَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۰۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شوہر سے زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورتوں سے شادی کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔“

۳۰۹۲: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ بْنِ عَثْبَةَ بْنِ عُوَيْمٍ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۴۷) و مسلم (۱۴۶۶/۵۷)۔

❁ إسناده صحيح، رواہ الترمذی (۱۶۵۵) و قال: (حسن) و النسائی (۳۲۲۰ ح ۶۱/۶) و ابن ماجہ (۲۵۱۸)۔

❁ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۱۰۸۴) ☆ محمد بن عجلان مدلس و عنعن و عبد الحمید بن سلیمان ضعيف

وله شاهد عند الترمذی (۱۰۸۶) و سندہ ضعيف۔

❁ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۲۰۵۰) و النسائی (۳۲۲۹ ح ۶۶/۶)۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ، فَإِنَّهُنَّ أَعَذَّبَ أَفْوَهاً، وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا، وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا. ❊

۳۰۹۲: عبد الرحمن بن سالم بن عتبہ بن عوفیم بن ساعدہ انصاری اپنے والد (سالم) سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم کنواری لڑکیوں سے شادی کرو، کیونکہ وہ شیریں گفتار، زیادہ بچوں کو جننے والی اور بہت کم چیز پر راضی ہو جانے والی ہیں۔“ ابن ماجہ، روایت مرسل ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۰۹۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمْ تَرَ لِمُتَحَابِّينِ مِثْلَ النِّكَاحِ)). ❊

۳۰۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے نکاح (یعنی خاوند بیوی) کی مثل دوباہم محبت کرنے والے نہیں دیکھے ہوں گے۔“

۳۰۹۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ أَنْ يُلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ)). ❊

۳۰۹۴: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَّانٌ كَرْتِے هِیں، رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِے فرمایا: ”جو شخص پاکیزہ حالت میں اللہ سے ملاقات کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے آزاد عورتوں سے شادی کرنی چاہیے۔“

۳۰۹۵: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ: ((مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبْرَتْهُ وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا)). رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْآحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ. ❊

۳۰۹۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مومن نے اللہ کے تقویٰ کے بعد اپنے لیے جس خیر سے استفادہ کیا، وہ صالحہ بیوی ہے، اگر اس (مومن) نے اسے حکم دیا تو اس (بیوی) نے اس کی اطاعت کی، اگر اس نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اسے خوش کر دیا، اگر اس نے اسے قسم دے دی تو اس نے اسے پورا کیا اور اگر وہ اس کے پاس سے چلا گیا تو اس نے اپنی جان اور اس کے مال میں اس سے خیر خواہی کی۔“ تینوں احادیث ابن ماجہ نے روایت کیں ہیں۔

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه ابن ماجه (۱۸۶۱) ☆ الحديث مرسل مع جهالة عبد الرحمن هذا وله شواهد ضعيفة، انظر التلخيص الحبير (۳/ ۱۴۵)، إن شئت الوقوف على تلك الشواهد۔ ❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه ابن ماجه (۱۸۴۷)۔

❊ **ضَعِيفٌ**، رواه ابن ماجه (۱۸۶۲) ☆ سلام بن سوار: ضعیف، و کثیر بن سلیم: ضعیف جداً، وقال ابن حبان: ”یروی عن أنس ما ليس منه حديثه و يضع عليه“ وأورده ابن الجوزي في الموضوعات (۲/ ۲۶۱) فالسند ضعيف جداً وله شاهد عند البخاري في التاريخ الكبير (۸/ ۴۰۴) بدون سند والله أعلم بحاله۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا**، رواه ابن ماجه (۱۸۵۷) ☆ علي بن يزيد: ضعیف جداً متروك، و عثمان بن أبي العاتكة ضعیف۔

۳۰۹۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي)). ❁

۳۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو وہ نصف دین مکمل کر لیتا ہے، اسے نصف باقی میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔“

۳۰۹۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَهً أَيْسَرُهُ مُؤْنَةً)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. ❁

۳۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ نکاح سب سے زیادہ بابرکت ہے، جس میں اخراجات کم ہوں۔“ امام بیہقی رحمہ اللہ نے دونوں احادیث کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٤٨٦، نسخة محققة: ٥١٠٠) ☆ فيه خليل بن مرة: ضعيف منكر الحديث، عن يزيد الرقاشي: ضعيف، عن أنس رضي الله عنه وللحديث شواهد ضعيفة -

❁ **سندہ ضعیف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥٦٦، والسنن الكبرى ٢٣٥/٧) J وأحمد (٨٢/٦، ١٤٥) وصححه الحاكم على شرط مسلم (١٧٨/٢) ووافقه الذهبي، فيه ابن سخيرة اختلفوا في تعيينه فالسند ضعيف ويغني عنه حديث أحمد (٧٧/٦) وابن حبان (الموارد: ١٢٥٦) والحاكم (١٨١/٢) وغيرهم بلفظ: ”إن من يمن المرأة تيسير خطبتها وتيسير صداقها وتيسير رحمها“ وسنده حسن -

## بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ وَبَيَانِ الْعُورَاتِ

### جس کو پیغام نکاح دیا جائے اسے دیکھنے اور پردہ کی چیزوں کا بیان

#### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۳۰۹۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: ((فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْنًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۰۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے۔“

۳۰۹۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعِثَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۰۹۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت، عورت کے جسم کے ساتھ جسم نہ ملائے، پھر وہ اس کے متعلق اپنے خاوند سے بیان کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔“

۳۱۰۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تَفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی، آدمی کی شرم گاہ کی طرف دیکھے نہ عورت، عورت کی شرم گاہ کی طرف دیکھے اور نہ ہی مرد، مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ ہی عورت، عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔“

۳۱۰۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلَا، لَا يَيْتَسَّرُ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثِيْبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سن لو! کوئی آدمی کسی بیوہ عورت کے ہاں رات بسر نہ کرے مگر یہ کہ وہ (اس کا) شوہر ہو یا محرم ہو۔“

❁ رواہ مسلم (۱۶۲۴/۷۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۴۰-۵۲۴۱) و مسلم (لم أجده)۔

❁ رواہ مسلم (۲۳۸/۷۴)۔

❁ رواہ مسلم (۲۱۷۱/۱۹)۔

۳۱۰۲: وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالذَّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ الْحَمُوَ قَالَ: ((الْحَمُوُ: الْمَوْتُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۱۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! دیور کے بارے میں بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دیور موت ہے۔“

۳۱۰۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجَمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا مَالِمَ يَحْتَلِمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے چھپنے لگوانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ابوطیبہ کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں چھپنے لگائے، راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ (ابوطیبہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

۳۱۰۴: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۰۴: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اچانک اٹھ جانے والی نظر کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنی نظر ہٹا لوں۔

۳۱۰۵: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ. إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيَوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں مڑتی ہے، جب کوئی عورت تم میں سے کسی کو بھلی لگے اور وہ اس کے دل میں گھر کر جائے تو وہ آدمی اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے جماع کرے، کیونکہ یہ چیز (جماع) اس (گناہ کے خیال) کو دور کر دے گی جو اس کے دل میں ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۱۰۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۳۲) و مسلم (۲۰/۲۱۷۲)۔

❁ رواہ مسلم (۷۲/۲۲۰۶)۔

❁ رواہ مسلم (۴۵/۲۱۵۹)۔

❁ رواہ مسلم (۹/۱۴۰۳)۔

يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۱۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی عورت کو پیغام نکاح بھیجے تو پھر اگر وہ اس سے داعیہ نکاح (عورت کی شکل و صورت وغیرہ) کو دیکھ سکے تو دیکھ لے۔“

۳۱۰۷: وَعَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟)) قُلْتُ: لَا. قَالَ: ((فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۳۱۰۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟“ میں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے دیکھ لو، کیونکہ وہ زیادہ مناسب ہے کہ تم دونوں کے درمیان محبت ڈال دی جائے۔“

۳۱۰۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَآتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طَبِيبًا وَهِيَ نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنِي فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ مَعَهَا لَدَيْنِي مَعَهَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❊

۳۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی عورت کو دیکھا تو وہ آپ کو اچھی لگی، آپ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت خوشبو تیار کر رہی تھیں اور ان کے پاس کچھ عورتیں تھیں، آپ ﷺ نے انہیں علیحدہ کیا اور اپنی حاجت پوری کی پھر فرمایا: ”کوئی آدمی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے خوش لگے تو وہ آدمی اپنی اہلیہ کے پاس آئے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔“

۳۱۰۹: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ، اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۳۱۰۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پردہ ہے، جب وہ (بے پردہ) نکلتی ہے تو شیطان اسے مزین کر کے دکھاتا ہے۔“

۳۱۱۰: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((يَا عَلِيُّ! لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۰۸۲)۔ ❊ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۲۴۶/۴ ح ۱۸۳۳۵-۱۸۳۳۶) والترمذي (۱۰۸۷ وقال: حسن) والنسائي (۶/۶۹-۷۰ ح ۳۲۳۷) وابن ماجه (۱۸۶۵) والدارمي (۲/۱۳۴ ح ۲۱۷۸)۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۲/۱۴۶ ح ۲۲۲۱، نسخة محققة: ۲۲۶۱) ☆ وأبو إسحاق عنعن وعبد الله بن حلام: لا يعرف، مجهول الحال وثقه ابن حبان وحده وحديث مسلم (۱۴۰۳) يغني عنه وفيه "أتى زينب" بدل "سودة" وهو الصحيح۔ ❊ **سندہ ضعيف**، رواه الترمذي (۱۱۷۳) وقال: حسن صحيح غريب ☆ قتادة مدلس وعنعن۔ ❊ **سندہ ضعيف**، وأحمد (۵/۳۵۱، ۳۵۳ ح ۲۳۳۷۹، ۲۳۳۶۲) والترمذي (۲۷۷۷) وقال: حسن غريب) وأبو داود (۲۱۴۹) والدارمي (لم أجده) وروى الدارمي (۲/۲۹۸ ح ۲۷۱۲) من حديث علي رضي الله عنه نحو المعنى ☆ شريك القاضي وعنعن وللحديث شاهد عند الحاكم (۳/۱۲۳) ☆ شريك القاضي وعنعن وللحديث شاهد عند الحاكم (۳/۱۲۳)۔

۳۱۱۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”علی! (کسی اجنبی عورت کو) لگا تا نہ دیکھ، کیونکہ تم (غیر ارادی طور پر) پہلی بار دیکھ سکتے ہو جبکہ دوسری مرتبہ دیکھنے کا تمہیں حق حاصل نہیں۔“

۳۱۱۱: وَعَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونِ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۱۱۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کی شادی، اپنی لونڈی سے کر دے تو پھر وہ اس (لونڈی) کے پردہ کی جگہ کو نہ دیکھے۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ زیناف اور گھٹنوں کے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔“

۳۱۱۲: وَعَنْ جَرِّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ \*

۳۱۱۲: جرید بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران، پردہ (یعنی ستر) ہے۔“

۳۱۱۳: وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ! لَا تَبْرِزْ فِخْذَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فِخْذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۳۱۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”علی! تم اپنی ران ظاہر کرو نہ کسی زندہ و مردہ کی ران کو دیکھو۔“

۳۱۱۴: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ فَقَالَ: ((يَا مَعْمَرُ! عَطِّ فِخْذَيْكَ إِنْ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ \*

۳۱۱۴: محمد بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کی دونوں رانیں نکلی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمر! اپنی رانیں ڈھانپو، کیونکہ رانیں ستر ہیں۔“

۳۱۱۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَاكُمْ وَالتَّعْرَى، فَإِنْ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ، وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۳۱۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نگے ہونے سے بچو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو تمہارے ساتھ ہی رہتے ہیں، اور وہ صرف اس وقت جدا ہوتے ہیں جب آدمی بیت الخلا جاتا ہے اور جب اپنی اہلیہ سے تعلق زن و شوقا قائم کرتا ہے، تم ان سے حیا کرو اور ان کی تکریم کرو۔“

۳۱۱۶: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِمْوَنَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ

✱ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۴۱۱۴)۔ ✱ **حَسَنٌ**، رواه الترمذي (۲۷۹۵) و أبو داود (۴۰۱۴)۔

✱ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا**، رواه أبو داود (۳۱۴۰) و ابن ماجہ (۱۴۶۰) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن والواسطة بينه وبين شيخه: عمرو بن خالد الواسطي وهو متروك متهم بالكذب۔

✱ **حَسَنٌ**، رواه البغوي في شرح السنة (۲۱/۹ ح ۲۲۵۱) و أحمد (۲۹۰/۵) وسنده حسن لذاته والحاكم

(۱۸۰/۴) ☆ وللحديث شواهد كثيرة عند الترمذي (۲۷۹۸) وغيره وهو بها حسن۔

✱ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۲۸۰۰) وقال: (غريب) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف۔



عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((احْتَجِبَا مِنْهُ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَقْعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا تُبْصِرَانِ؟)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ ❁

۳۱۱۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں کہ اتنے میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم دونوں اس سے پردہ کرو۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا وہ نابینا نہیں؟ وہ ہمیں دیکھ نہیں سکتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم دونوں نابینا ہو! تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔“

۳۱۱۷: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا؟ قَالَ: ((فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۱۱۷: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا (معاویہ بن حیوہ) سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی اہلیہ یا اپنی لونڈی کے علاوہ اپنے ستر کی حفاظت کر۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ جب آدمی تنہائی میں ہو (پھر بھی)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔“

۳۱۱۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحْلُونَ رَجُلٌ بِأَمْرٍ إِلَّا كَانَ ثَلَاثُهُمَا الشَّيْطَانُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۱۱۸: عمر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“

۳۱۱۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَلْجُوا عَلَى الْمَغِيبَاتِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ)) قُلْنَا: وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَمِنِّْي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْلَمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۱۱۹: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جن (اجنبی) عورتوں کے خاندان موجود نہ ہوں تم ان کے پاس نہ جاؤ، کیونکہ شیطان تم میں دوران خون کی طرح گردش کرتا ہے۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ میں بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(ہاں) اور مجھ میں بھی، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی تو وہ مطیع ہو گیا! میں محفوظ رہتا ہوں۔“

۳۱۲۰: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بَعْبِدَ قَذْوَهَبَةَ لَهَا وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَعَتْ بِهِ رَأْسَهَا

❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أحمد (۶/۲۹۶ ح ۲۷۰۷۲) و الترمذي (۲۷۷۸) وقال: (حسن صحيح) و أبو داود (۴۱۱۲)

☆ **نہان:** وثقه الذهبي في الكاشف و الترمذي و ابن حبان و الحاكم بتصحیح حدیثہ فحدیثہ لا ینزل عن درجۃ الحسن۔

❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذي (۲۷۹۴) وقال: (حسن) و أبو داود (۴۰۱۷) و ابن ماجه (۱۹۲۰) ☆ و علقه

البخاري في كتاب الغسل باب من اغتسل عرياناً و حده في خلوة قبل ح ۲۷۸۔

❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذي (۱۱۷۱، ۲۱۶۹) وقال: (حسن صحيح)۔

❁ **حسن**، رواه الترمذي (۱۱۷۲) وقال: (غريب) [وللحديث شواهد]۔

لَمْ يَلْبَغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا عَظَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَلْبَغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ: ((أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكَ وَغُلَامُكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۳۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک غلام لے کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے جسے آپ نے انہیں بہہ کر دیا تھا، فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایک کپڑا تھا، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے اپنا سر ڈھانپتیں تو وہ آپ کے پاؤں تک نہ پہنچتا، اور جب وہ اس سے اپنے پاؤں ڈھانپتیں تو وہ ان کے سر تک نہ پہنچتا، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی اس پریشانی اور تکلیف کو دیکھا تو فرمایا: ”تم پر کوئی حرج نہیں، ان میں سے ایک تمہارے والد ہیں اور دوسرا تمہارا غلام ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۱۲۱: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُحَنَّتٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ غَدَا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَذْكَ عَلَى ابْنَةِ غِيلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبَرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَدْخُلَنَّ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۳۱۲۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف فرما تھے جبکہ گھر میں ایک محنت تھا، اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے کہا: عبداللہ! اگر اللہ نے کل تمہیں طائف میں فتح عطا کی تو میں تمہیں غیلان کی ایک لڑکی بتاؤں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل پڑتے ہیں اور جب مڑتی ہے تو اس پر آٹھ بل پڑتے ہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ (محنت) لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔“

۳۱۲۲: وَعَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ حَجْرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَنَا أَمْسِي سَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَخْذَهُ فَأَرَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عَوْرَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۳۱۲۲: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک بھاری پتھر اٹھایا ہوا تھا اور اسی حالت میں میں چل رہا تھا کہ میرا کپڑا گر گیا (جس سے سر کھل گیا)، میں اسے اٹھانے لگا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ”اپنے اوپر کپڑا لٹا دیا اور عریاں حالت میں نہ چلو۔“

۳۱۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❀

۳۱۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی شرم گاہ کبھی نہیں دیکھی۔

❀ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۱۰۶)۔

❀ متفق عليه، رواه البخاري (۴۳۲۴) و مسلم (۲۱۸۰)۔ ❀ رواه مسلم (۳۴۱/۷۸)۔

❀ إسناده ضعيف، رواه ابن ماجه (۱۹۲۲، ۶۶۲) ☆ قال البوصيري: ”هذا إسناده ضعيف، مولى عائشة لم يسم“ ولم أجد من وثقه۔

۳۱۲۴: وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوْ لَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغْضُ بَصَرَهُ إِلَّا أَحَدَّثَ اللَّهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❊

۳۱۲۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان پہلی مرتبہ کسی عورت کے حسن و جمال پر نظر ڈالتا ہے اور پھر وہ اپنی نظر جھکا لیتا ہے تو اللہ اسے ایک ایسی عبادت کی توفیق عطا فرماتا ہے جس کی وہ حلاوت محسوس کرتا ہے۔“  
۳۱۲۵: وَعَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا، قَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ النَّاطِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊

۳۱۲۵: حسن بصری رحمہ اللہ مرسل روایت کرتے ہیں کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ستر دیکھنے والے اور ستر دکھانے والے پر لعنت فرمائے۔“

❊ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (۲۶۴/۵ ح ۲۲۶۳۴) ☆ فيه علي بن يزيد ضعيف جدًا و عنه عبيد الله بن زحر: ضعيف - ❊ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۷۸۸)، نسخة محققة: ۷۳۹۹، والسنن الكبرى (۹۹/۷) ☆ **السند مع ضعفه مرسل**، رواه عبد الرحمن بن سلمان الرعيصي المصري (ضعيف) عن عمرو مولى المطلب عن الحسن به -

## بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ

نکاح میں ”ولی“ ہونے اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۳۱۲۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: ((أَنْ تُسْكَتَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۱۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائیج تک اس سے مشاورت نہ کر لی جائے، اور کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اور اس کی اجازت کس طرح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا خاموش رہنا اجازت ہے۔“

۳۱۲۷: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صَمَاتُهَا)). وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: ((الْثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا)). وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: ((الْثَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يُسْتَأْذَنُ أَبْوْهَا فِي نَفْسِهَا، وَإِذْنُهَا صَمَاتُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۱۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے۔ جبکہ کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت طلب کی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔“ ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے جبکہ کنواری سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے، جبکہ کنواری کے متعلق اس کا والد اس سے اجازت طلب کرے گا اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔“

۳۱۲۸: وَعَنْ خُنْسَاءَ بِنْتِ خَدَّامٍ رضی اللہ عنہا أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: نِكَاحَ ابْنَيْهَا. \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۶۸) و مسلم (۱۴۱۹/۶۴)۔

\* رواہ مسلم (۱۴۲۱/۶۶)۔

\* رواہ البخاری (۵۱۳۸) و ابن ماجہ (۱۸۷۳)۔

۳۱۲۸: خنساء بنت خزام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی شادی کر دی۔ خنساء نے اسے ناپسند کیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں تو آپ ﷺ نے ان کا نکاح فسخ کر دیا۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے: اس کے والد کا کیا ہوا نکاح فسخ کر دیا۔

۳۱۲۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزَفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلَعُبَهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے شادی کی تو ان کی عمر سات برس تھی، آپ ﷺ کے گھر ان کی رخصتی ہوئی تب ان کی عمر نو برس تھی اور ان کے کھلونے ان کے ساتھ تھے، اور جب آپ ﷺ نے وفات پائی تو ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۱۳۰: عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

۳۱۳۰: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ولی کے بغیر نکاح نہیں۔“

۳۱۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالْسلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَ لَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

۳۱۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر اس (مرد) نے اس سے جماع کیا ہے تو وہ مہر کی حق دار ہے کیونکہ اس نے اس سے مباشرت کی ہے، اگر وہ (ولی) اختلاف کریں تو جس کا ولی نہ ہو تو سلطان (بادشاہ) اس کا ولی ہے۔“

۳۱۳۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْبُعَايَا اللَّائِي يَنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ)). وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳۱۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”زانیہ وہ ہیں جو گواہ کے بغیر اپنا نکاح کریں۔“ درست بات یہ ہے کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

رواہ مسلم (۱۴۲۳/۷۱)۔ صحیح، رواہ أحمد (۳۹۴/۴ ح ۱۹۷۴۷) و الترمذی (۱۱۰۱) و أبو داود (۲۰۸۵) و ابن ماجہ (۱۸۸۱) و الدارمی (۱۳۷/۱ ح ۲۱۸۸-۲۱۸۹)۔ إسناده حسن، رواہ أحمد (۶۶/۶ ح ۲۴۸۷۶) و الترمذی (۱۱۰۲) و قال (حسن) و أبو داود (۲۰۸۳) و ابن ماجہ (۱۸۷۹) و الدارمی (۱۳۷/۱ ح ۲۱۹۰)۔ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۱۱۰۳) ☆ سعيد بن أبي عروبة و قتادة مدلسان و عننا۔

۳۱۳۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ ❁

۳۱۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو پھر یہی اس کی اجازت ہے، اور اگر وہ انکار کر دے تو پھر اس پر زیادتی نہ کی جائے۔"

۳۱۳۴: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ ❁

۳۱۳۴: امام دارمی نے اسے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۱۳۵: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❁

۳۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے تو وہ زانی ہے۔"

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۱۳۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ جَارِيَةً بَخْرًا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۱۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابالغ لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کی شادی کر دی ہے جب کہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (شادی برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار دیا۔

۳۱۳۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَزَوِّجُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ وَلَا تَزَوِّجُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تَزَوِّجُ نَفْسَهَا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۱۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرائے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح کرائے کیونکہ وہ زانیہ ہے جو اپنا نکاح خود کرتی ہے۔"

۳۱۳۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اسْمَهُ

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۱۱۰۹)، وقال: حسن) و أبو داود (۲۰۹۳) و النسائي (۸۷/۶ ح ۳۲۷۲) وسنده حسن) وله شواهد صحيحة - ❁ إسناده صحيح، رواه الدارمي (۱۳۸/۲ ح ۲۱۹۱، نسخة محققة: ۲۲۳۱) [وأحمد ۳۹۴/۴ ح ۱۹۷۴۵، ۴/۱۱ ح ۱۹۹۲۴ وسنده صحيح) و صححه ابن حبان (الموارد: ۱۲۳۸)]۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۱۱۱۱)، وقال: حسن) و أبو داود (۲۰۷۸) والدارمي (۱۵۲/۱ ح ۲۲۳۹) ☆ فيہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل: ضعیف، ضعفہ الجمهور۔

❁ حسن، رواہ أبو داود (۲۰۹۶)۔ ❁ صحیح، رواہ ابن ماجہ (۱۸۸۲)۔

وَأَذِيَّةٌ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ)۔ ❁

۳۱۳۸: ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے، اسے ادب سکھائے اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے، اگر وہ بالغ ہو جائے اور وہ (والد) اس کی شادی نہ کرے اور وہ کسی گناہ (زنا وغیرہ) کا ارتکاب کر لے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہے۔“

۳۱۳۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَآنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبٌ مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهُ عَشْرَةَ سَنَةٍ وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ إِثْمًا فَإِثْمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. ❁

۳۱۳۹: عمر بن خطاب اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”تورات میں لکھا ہوا ہے، جس شخص کی بیٹی بارہ برس کی ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے اور وہ (لڑکی) کسی گناہ کا ارتکاب کر لے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہے۔“ بیہقی نے یہ دونوں روایتیں شعب الایمان میں بیان کیں ہیں۔

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٦٦٦ ، نسخة محققة : ٨٢٩٩) ☆ سعيد بن إياس الجريدي اختلط ولم يعلم سماع شداد بن سعيد منه ، هل قبل اختلاطه أم بعد ؟ وباقي السند صحيح -

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٦٦٩ ، أبو بكر بن أبي مریم [ضعيف] عن [أبي] المجاشع الأزدي [!]) عن عمر ، و : ٨٦٧٠ عن أنس ، فيه أحمد بن بشر بن سعد المرثدي محقق يعني أحقق فهو علة الخبر وخبره شاذ مرة۔

## بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

اعلان نکاح، خطبہ/منگنی اور شرط کا بیان

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۱۴۰: عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَخَلَ حِينَ بَنَى عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسْتُ مَتَى فَجَعَلْتُ جُؤَيْرِيَّاتٍ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالْذِفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اَبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ: ((دَعِي هَٰذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۱۴۰: رَبِيعَةُ بنتِ معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب مجھے شادی کے بعد میرے خاوند کے گھر لایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح آپ (حدیث کے راوی خالد بن ذکوان) مجھ سے (دور) بیٹھے ہیں، پس انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیاں دف بجا کر میرے ان آباء، جو غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے، کے محاسن بیان کرنے لگیں، کہ اچانک ان میں سے ایک نے کہہ دیا: ہم میں ایک نبی ہیں، جو مستقبل کے واقعات جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے چھوڑو، اور جو تم پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو۔“

۳۱۴۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رُفِّتْ امْرَأَةً اِلَى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوًا اِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۱۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت کی ایک انصاری صحابی کے ساتھ رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کھیل کود کا سامان نہیں تھا؟ کیونکہ انصار کو دف اور اشعار کہنا اچھا لگتا ہے۔“

۳۱۴۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَآتَى نِسَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اَخْطَى عِنْدَهُ مَتَى؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۱۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں مجھ سے شادی کی اور شوال میں مجھے اپنے گھر لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کون سی وہ بیوی ہے جسے آپ کے ہاں مجھ سے اہم مقام حاصل تھا؟

\* رواہ البخاری (۵۱۴۷)۔

\* رواہ البخاری (۵۱۶۲)۔

\* رواہ مسلم (۱۴۲۳/۷۳)۔



۳۱۴۳: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تَوْفُوا بِهِ مَا اسْتَحَلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۱۴۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جن شروط کے ساتھ تم نے شرم گاہوں کو حلال بنایا ہے، وہ (شروط) زیادہ حق رکھتی ہیں کہ انہیں پورا کیا جائے۔“

۳۱۴۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۳۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ بھیجے حتیٰ کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔“

۳۱۴۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلِتَنْكِحَ فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۳۱۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اسے اس کا رزق بھی مل جائے اسے چاہے کہ وہ اس مرد سے خود شادی کر لے، حالانکہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ اسے مل جائے گا۔“

۳۱۴۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّعَارِ وَالشَّعَارِ: أَنْ تَزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: ((لَا شِعَارَ فِي الْإِسْلَامِ)). ❹

۳۱۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ”نکاح شعار“ سے منع فرمایا ہے۔ اور شعاریہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرے کہ دوسرا آدمی اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دے اور ان دونوں کے درمیان مہر نہ ہو۔“ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام میں شعار (بٹے کا نکاح) نہیں۔“

۳۱۴۷: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۳۱۴۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۱۴۸: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ أُوطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى

❶ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۵۱) و مسلم (۱۴۱۸/۶۳)۔

❷ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۴۴) و مسلم (۱۴۱۳/۵۲)۔

❸ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۶۰۱) و مسلم (۱۴۱۳/۵۲)۔

❹ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۱۲) و مسلم (۱۴۱۵/۵۷ و ۱۴۱۵/۶۰) و ذکرہ البغوی فی مصابیح السنۃ (۲۳۳۷)۔

❺ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۲۱۶) و مسلم (۱۴۰۷/۲۹)۔

عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۴۸: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ اوطاس کے موقع پر تین روز کے لیے متعدی اجازت دی پھر اس سے منع فرمادیا۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۱۴۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ: التَّشَهُدُ فِي الصَّلَاةِ: ((الْتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). وَالتَّشَهُدُ فِي الْحَاجَةِ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾، ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾، ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ: إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ: نَحْمَدُهُ وَبَعْدَ قَوْلِهِ: مَنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا: وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا. وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ: ﴿عَظِيمًا﴾ ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهِ ❁

۳۱۴۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھائی اور حاجت (نکاح وغیرہ) میں تشہد سکھائی، راوی بیان کرتے ہیں، نماز میں تشہد کے الفاظ یہ ہیں:

((الْتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.))

”قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور

❁ رواہ مسلم (۱۸/۱۴۰۵)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۱/۳۹۲-۳۹۳ ح ۳۷۲۰-۳۷۲۱) و الترمذی (۱۱۰۵) و أبو داود (۲۱۱۸) و النسائي (۶/۸۹ ح ۳۲۷۹) و ابن ماجه (۱۸۹۲) و الدارمي (۲/۱۴۲ ح ۲۲۰۸) و البغوي في شرح السنة (۹/۴۹-۵۰ ح ۲۲۶۸) ☆ أبو عبيدة عن أبيه منقطع و أبو إسحاق السبيعي مدلس و عن ابن ماجة و عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عند أحمد مبرراً فسنده معلول۔

اس کے رسول ہیں۔“ اور کسی حاجت و ضرورت کے وقت پڑھا جانے والا شہد یہ ہے:

((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.))

”بے شک ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اسی سے مدد چاہتے اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہم اپنے نفوس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جس کو اللہ ہدایت عطا فرمادے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

اور آپ ﷺ یہ تین آیات تلاوت فرماتے:

((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ.))

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تم اس حال میں مرو کہ تم مسلمان ہو۔“

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا.))

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک شخص (حضرت آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا، پھر ان دونوں سے بڑی تعداد میں مرد اور عورتیں پیدا کر کے انہیں روئے زمین پر پھیلا دیا اور ڈرو اللہ سے جس کے ذریعے تم اپنی ضروریات زندگی پوری کرتے ہو، اور قطع رحمی سے بچو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔“

((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا.))

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بات کرو، وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے وہ بہت بڑی کامیابی حاصل کر لے گا۔“

اور جامع ترمذی میں ہے۔ سفیان ثوری نے تینوں آیات کی وضاحت کی۔ اور ابن ماجہ نے ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ)) کے بعد ((نَحْمَدُهُ)) اور ((مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا)) کے بعد ((وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا)) کا اضافہ نقل کیا اور دارمی نے ((عَظِيمًا)) کے بعد اضافہ نقل کیا ہے کہ پھر اپنی حاجت و ضرورت کا تذکرہ کرے۔ اور شرح السنہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس شہد کو نکاح کے خطبہ حاجت یا کسی دوسرے خطبہ میں پڑھے۔

۳۱۵۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُدُ فِيهَا كَالْيَدِ الْجَدْمَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❀

۳۱۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر وہ خطبہ جس میں تشہد (حمد و ثنا) نہ ہو تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۱۵۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ امْرِئٍ بَالٍ لَا يَدْفِئُهُ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ فَهُوَ أَقْطَعُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ \*  
۳۱۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر اہم کام جس کا آغاز اللہ کی حمد سے نہ کیا جائے وہ (کام) برکت سے خالی ہے۔“

۳۱۵۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ، وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالذُّفُوفِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. \*  
۳۱۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجد میں کرو، اور اس موقع پر دف بجائو۔“ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۵۳: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجَمْعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَالِلِ وَالْحَرَامِ: الصَّوْتُ وَالذُّفُوفُ فِي النِّكَاحِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*  
۳۱۵۳: محمد بن حاطب رحمہ اللہ عن نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نکاح کے موقع پر (نکاح کی) تشہیر اور دف بجانا (نکاح) حلال اور حرام میں فرق کرتا ہے۔“

۳۱۵۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! أَلَا تَغْنَيْنِ؟ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ)). رَوَاهُ ابْنُ جَبَانَ فِي صَحِيحِهِ. \*  
۳۱۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے پاس انصار کی ایک لڑکی تھی، میں نے اس کی شادی کر دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! تم اشعار کا انتظام کیوں نہیں کرتی، کیونکہ انصار کا یہ قبیلہ اشعار پسند کرتا ہے۔“

۳۱۵۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَاتَ قُرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((أُرْسَلْتُمْ مَعَهَا مِنْ تَغْنِي؟)) قَالَتْ: لَا. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزْلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ: آتَيْنَاكُمْ آتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّائَكُمْ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ \*  
.....

\* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه ابن ماجه (۱۸۹۴) [و أبو داود (۴۸۴۰)] ☆ الزهري مدلس وعنعن و قرة متكلم فيه وخالفه الثقات الجبال الحفاظ فالقول قولهم - \* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۱۰۸۹) ☆ فيه عيسى بن ميمون: ضعيف وللحديث طريق عند ابن ماجه (۱۸۹۵) فيه متروك - \* **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أحمد (۴۱۸/۳) ح (۱۵۵۳۰) والترمذي (۱۰۸۸) والنسائي (۱۷۲/۶) ح (۳۳۷۱-۳۳۷۲) وابن ماجه (۱۸۹۶)۔

\* **حَسَنٌ**، [رواه ابن حبان (الموارد: ۲۰۱۶) والإحسان: ۵۸۴۵] فيه إسحاق بن سهل بن أبي حثمة (و للحدیث شواهد عند البخاري (۵۱۶۲) و ابن ماجه (۱۹۰۰) وغيرهما]۔ \* **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه ابن ماجه (۱۹۰۰) ☆ أبو الزبير عنعن و أصل الحديث عند البخاري في صحيحه (۵۱۶۲)۔

۳۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار میں سے اپنی ایک عزیزہ کی شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ”کیا تم نے لڑکی کو بھیج دیا؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم نے اشعار پڑھنے والوں کو اس کے ساتھ بھیجا ہے؟“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انصار ایسے لوگ ہیں جو گانے کا رجحان رکھتے ہیں، اگر تم اس کے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجتی جو کہتا:

اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے  
ہمیں بھی مبارک ہو اور تمہیں بھی مبارک ہو“

۳۱۵۶: وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلَيَّانٌ، فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الدَّارِمِيُّ \*  
۳۱۵۶: سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس عورت کی شادی دو ولی کر دیں تو وہ ان دونوں میں سے پہلی والے کے نکاح میں ہوگی۔ اور جو شخص دو آدمیوں سے بیع کرے تو وہ ان میں سے پہلے کے لیے ہے۔“

## الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۱۵۷: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَعْزُزُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: أَلَا نَخْتَصِمُ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ فَكَانَ أَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوتی تھیں، ہم نے عرض کیا: کیا ہم خسی نہ ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا، پھر آپ نے ہمیں متعہ کرنے کی رخصت عطا فرمائی، ہم میں سے کوئی شخص کپڑے کے عوض ایک مدت تک کسی عورت سے نکاح کرتا، پھر عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اے مومنو! پاکیزہ چیزوں کو، جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں، حرام قرار نہ دو۔“

۳۱۵۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدَرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يُقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْءَ حَتَّى إِذَا نَزَلَتْ الْآيَةُ: ﴿إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

\* إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۱۱۰) وقال: حسن (۲۰۸۸) وأبو داود (۳۱۴/۷) والنسائي (۴۶۸۶)

والدارمي (۱۳۹/۲ ح ۲۲۰۰)۔ \* متفق عليه، رواه البخاري (۴۶۱۵) ومسلم (۱۴۰۴/۱۱)۔

\* إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۱۲۲) ☆ موسى بن عبيدة: ضعيف۔

۳۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، متعہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا وہ اس طرح کہ آدمی شہر میں جاتا، اس کی وہاں جان پہچان نہ ہوتی تو وہ وہاں اپنے قیام کے اندازے کے مطابق عورت سے شادی کر لیتا تو وہ اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے لیے کھانا تیار کرتی حتیٰ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈیوں پر۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”ان دونوں (بیوی اور لونڈی) کی شرم گاہ کے سوا ہر شرم گاہ حرام ہے۔“

۳۱۵۹: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى قَرْظَةَ بِنِ كَعْبٍ وَأَبْنَى مَسْعُودِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَيِّنُ فَقُلْتُ: أَيْ صَاحِبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلَ بَدْرٍ! يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا، وَإِنْ شِئْتَ فَادْهَبْ، فَإِنَّهُ قَدْ رُحِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❁

۳۱۵۹: عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک شادی کے موقع پر قرقظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو دیکھا کہ چھوٹی بچیاں گارہی تھیں، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھیو اور بدر کے غازیو! تمہارے پاس یہ ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہمارے پاس بیٹھ کر سنو اور اگر تم چاہو تو جاؤ، کیونکہ شادی کے موقع پر گانے کے متعلق ہمیں اجازت دی گئی ہے۔

## بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

### محرمات کا بیان

### الفصل الأول

### فصل اول

۳۱۶۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت اور اس کی پھوپھی نیز عورت اور اس کی خالہ کو نکاح میں اکٹھا نہ کیا جائے۔“ (یعنی پھوپھی، بھتیجی اور خالہ بھانجی، ایک وقت میں ایک آدمی کی بیویاں نہیں ہو سکتیں)

۳۱۶۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۱۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔“

۳۱۶۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: ((إِنَّهُ عَمُّكَ فَأُذِنِي لَهُ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضَعْنِي الرَّجُلُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ)) وَذَلِكَ بَعْدَ مَا ضَرَبَ عَلَيْنَا الْحِجَابَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۱۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے رضاعی چچا آئے، انہوں نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر لوں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ وہ تمہارا چچا ہے لہذا اسے اجازت دے دو۔“ وہ بیان کرتی ہیں، میں نے آپ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ وہ تمہارا چچا ہے۔ لہذا وہ تمہارے پاس آ سکتا ہے۔“ اور یہ ہم پر پردہ کے احکام نازل ہونے سے بعد کا واقعہ ہے۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۰۹) و مسلم (۱۴۰۸/۳۳)۔

❁ رواہ البخاری (۵۲۳۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۳۹) و مسلم (۱۴۴۵/۷)۔

- ۳۱۶۳: وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ حَمْرَةٌ؟ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فِتْنَةٍ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْرَةَ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ؟ وَأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁
- ۳۱۶۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں رغبت رکھتے ہیں؟ وہ قریش کی سب سے زیادہ حسین و جمیل لڑکی ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں، اور اللہ نے رضاعت کی وجہ سے وہ رشتے حرام کیے ہیں، جو اس نے نسب کی وجہ سے حرام کیے ہیں۔“
- ۳۱۶۴: وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الرِّضْعَةُ أَوْ الرِّضْعَتَانِ)). ❁
- ۳۱۶۴: ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پینا حرمت ثابت نہیں کرتا۔“
- ۳۱۶۵: وَفِي رِوَايَةٍ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمُصَّةُ وَالْمُصَّتَانِ)). ❁
- ۳۱۶۵: اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے: ”ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔“
- ۳۱۶۶: وَفِي أُخْرَى لَأُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)). هَذِهِ رِوَايَاتُ لِمُسْلِمٍ. ❁
- ۳۱۶۶: اور ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی دوسری حدیث میں ہے: ”ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔“ تینوں روایات صحیح مسلم کی ہیں۔

۳۱۶۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ فِيْمَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ)) ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ فِيْمَا يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، قرآن میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس مرتبہ دودھ پینے سے حرمت واقع ہوتی ہے۔ پھر وہ حکم پانچ مرتبہ پینے کی قید کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے جس وقت وفات پائی تو اس وقت تک (پانچ مرتبہ دودھ پینے والی آیت) قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔

۳۱۶۸: وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَانَتْ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ: أَنَّهُ أَخِي فَقَالَ: ((انْظُرْنَ مِنْ إِخْوَانِكُنَّ! فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۱۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس ایک آدمی تھا، گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یہ تو میرا بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھو کہ تمہارے بھائی کون ہیں، رضاعت تو صرف

❁ رواہ مسلم (۱۴۴۶/۱۱)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۵۱/۲۱)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۵۰/۱۷)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۵۱/۱۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۵۲/۲۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۰۲) و مسلم (۱۴۵۵/۲۲)۔



وہ دودھ ہے جسے بھوک دور کرنے کے لیے پیا گیا ہو۔“ (بچے کو صغریٰ کی عمر میں بھوک لگی ہو اور وہ کسی عورت کا دودھ پی لے)

۳۱۶۹: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ لِابْنِ إِيَّابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالتَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ قَدْ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي إِيَّابٍ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟)) فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

۳۱۶۹: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے شادی کر لی تو ایک عورت آئی، اس نے کہا: میں نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ (یعنی یہ آپس میں رضاعی بہن بھائی ہیں) عقبہ نے اس عورت سے کہا: مجھے تو معلوم نہیں کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تم نے مجھے بتایا ہے۔ انہوں نے ابواہاب کے گھر والوں کے پاس کسی آدمی کو بھیجا تو اس نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ہمیں تو معلوم نہیں کہ اس نے ہماری اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے، وہ مدینہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(تم اس کے ساتھ) کس طرح (تعلق زن و شو قرار کر سکتے ہو) حالانکہ یہ کہہ دیا گیا (کہ تم اس کے رضاعی بھائی ہو)۔“ عقبہ رضی اللہ عنہ نے اسے الگ کر دیا اور اس نے ان کے علاوہ کسی اور سے نکاح کیا۔

۳۱۷۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غَشْيَانِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَرْوَاجِهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ أَيْ فَهِنَّ لَهُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۳۱۷۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن اوطاس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو ان کا دشمن سے آنا سامنا ہوا، انہوں نے ان سے قتال کیا اور وہ ان پر غالب آ گئے اور انہوں نے کچھ خواتین گرفتار کر لیں، نبی ﷺ کے بعض صحابہ نے ان لونڈیوں سے ان کے مشرک خاندانوں کے موجود ہونے کی وجہ سے، جماع کرنے میں حرج محسوس کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ”اور شادی شدہ عورتیں (تم پر حرام کی گئی ہیں) مگر تمہاری لونڈیاں۔“ یعنی جب ان کی عدت مکمل ہو جائے تو پھر وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔

## الْفَضِيلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۱۷۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَالْمَرْأَةُ عَلَى خَالَئِهَا أَوْ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أَخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى.

❀ رواه البخاري (۲۶۴۰) ❀ رواه مسلم (۱۴۵۶/۳۳)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَيْتُهُ إِلَى قَوْلِهِ: بِنْتُ أُخْتِهَا. ❊

۳۱۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ایسی عورت سے نکاح کیا جائے جس کی پھوپھی اس کے نکاح میں پہلے سے ہو یا پھوپھی سے اس کی بھتیجی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے، اسی طرح خالہ اور بھانجی کو یا بھانجی اور خالہ کو ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح میں جمع نہ کیا جائے نیز (رشتے میں) چھوٹی (مثلاً: بھتیجی، بھانجی) کا بڑی پر اور بڑی کا چھوٹی پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ ترمذی، ابو داؤد، دارمی، نسائی۔ اور ان کی روایت ((بنت اختہا)) تک ہے۔

۳۱۷۲: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَعَهُ لَوَاءٌ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ فَقَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ابْنَتَهُ بِرَأْسِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ: فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عَقَقَهُ وَأَخْذَ مَالَهُ وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: عَمِيَ بَدَلُ خَالِي. ❊

۳۱۷۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ پر چم اٹھائے میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے، جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کی ہے، تاکہ میں اس کا سر آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ اسے ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا مال لے لوں۔ اور اس روایت میں ”میرے ماموں“ کے بجائے ”میرے چچا“ کا لفظ ہے۔

۳۱۷۳: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأُمْعَاءُ فِي الشَّدِيِّ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. ❊

۳۱۷۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ رضاعت باعث حرمت ہے، جو براہ راست چھاتیوں سے دودھ پی کر (بھوک مٹا کر) انتڑیاں کھول دے، اور یہ (رضاعت) دودھ چھڑانے سے پہلے ہو۔“

۳۱۷۴: وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذْمَةُ الرِّضَاعِ؟ فَقَالَ: ((غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. ❊

۳۱۷۴: حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھ سے کس طرح حق رضاعت ادا ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رضاعی ماں کو غلام یا لونڈی دینے سے۔“

۳۱۷۵: وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا قُبِلَتْ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ ﷺ

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذی (۱۱۲۶) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۰۶۵) و الدارمی (۱۳۶/۲ ح ۲۱۸۴) و النسائی (۹۸/۶ ح ۳۲۹۸ مختصراً وعندہ: ”بنت أخيها“ / مذكر)۔ ❊ صحيح، رواه الترمذی (۱۳۶۲) وقال: حسن غريب) و أبو داود (۴۴۵۶) و الرواية الثانية له: (۴۴۵۷) و النسائی (۱۱۰/۶ ح ۳۳۳۴) و ابن ماجه (۲۶۰۷) و الدارمی (۱۵۳/۲ ح ۲۲۴۵)۔ ❊ صحيح، رواه الترمذی (۱۱۵۲) وقال: حسن صحيح)۔

❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذی (۱۱۵۳) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۰۶۴) و النسائی (۱۰۸/۶ ح ۳۳۳۱) و الدارمی (۱۵۷/۲ ح ۲۲۵۹)۔

رَدَاءُ هَ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ هَذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*  
 ۳۱۷۵: ابو طفیل غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی۔ نبی ﷺ نے اپنی چادر بچھائی حتیٰ کہ وہ اس پر بیٹھ گئی، جب وہ چلی گئی تو بتایا گیا کہ اس خاتون نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا تھا (آپ ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں)۔

۳۱۷۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غِيلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاسْلَمْنَ مَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمْسِكُ أَرْبَعًا وَفَارِقُ سَائِرَهُنَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*  
 ۳۱۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کی دور جاہلیت میں دس بیویاں تھیں، وہ بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”چار رکھ لو اور باقی فارغ کر دو۔“

۳۱۷۷: وَعَنْ نُوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((فَارِقُ وَاحِدَةً، وَأَمْسِكُ أَرْبَعًا)) فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِيهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي عَاقِرٌ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ \*  
 ۳۱۷۷: نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت میری پانچ بیویاں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک کو چھوڑ دو اور چار رکھ لو۔“ میں نے ان میں سے اپنی سب سے پہلی بیوی کو، جو باندھ تھی اور ساٹھ سال سے میری رفیقہ حیات تھی، خود سے جدا کر دیا۔

۳۱۷۸: وَعَنِ الضُّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدِّيلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ: ((اخْتَرَايْتَهُمَا شِئْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ \*  
 ۳۱۷۸: ضحاک بن فیروز دلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور دو بہنیں میرے نکاح میں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو (دوسری چھوڑ دو)۔“

۳۱۷۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ، فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، وَعَلِمْتُ بِإِسْلَامِي فَأَنْتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ، وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ. وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِي، فَردَّهَا عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*  
 ۳۱۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت نے اسلام قبول کیا اور اس نے شادی کر لی، اتنے میں اس کا (پہلا) خاوند

\* **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۱۴۴) ☆ عمارۃ بن ثوبان: مستور وجعفر بن یحیی مثله۔

\* **سندہ ضعیف**، رواه أحمد (۴۴/۲ ح ۵۰۲۷) و الترمذی (۱۱۲۸) و ابن ماجہ (۱۹۵۳) ☆ الزہری مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔ \* **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۹/۹۰-۹۱ ح ۲۲۸۹۹) [والشافعي ۳/۵۱: أخبرنا بعض أصحابنا عن أبي الزناد إلخ و من طريقه البيهقي (۷/۱۸۴) و هذا البعض مجهول۔]

\* **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۱۱۳۰) و أبو داود (۲۲۴۳) و ابن ماجہ (۱۹۵۱)۔

\* **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۲۳۸-۲۲۳۹) ☆ سماک بن حرب: ضعيف الحديث عن عكرمة، صحيح الحديث عن غيره، إذا حدث قبل الاختلاط كما حققته في رسالة خاصة و الحمد لله۔

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور اس (عورت) کو میرے اسلام قبول کرنے کا علم ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس (عورت) کو اس کے دوسرے خاوند سے لے کر اس کے پہلے خاوند کو واپس کر دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: اس (عورت) نے میرے ساتھ ہی اسلام قبول کیا ہے، آپ ﷺ نے اس (عورت) کو اس کے حوالے کر دیا۔

۳۱۸۰: وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَّةِ: أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَدَّهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَاجْتِمَاعِ الْإِسْلَامِ بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّينِ وَالْدَّارِ، مِنْهُنَّ: بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ مُغِيرَةَ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةٍ فَاسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِ ابْنَ عَمِّهِ وَهَبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرَدِّهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْيِيرَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ حَتَّى اسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ وَاسْلَمَتْ أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَأَةً عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَاسْلَمَ فَتَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا. ❀

۳۱۸۰: شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کئی ہی عورتوں کو پہلے نکاح پر ہی ان کے خاوندوں کی طرف لوٹا دیا جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا اگرچہ ایک وقت تک ان کا دین اور رہن سہن ایک دوسرے سے الگ رہا، ان میں ولید بن مغیرہ کی بیٹی ہیں جو کہ صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں، فتح مکہ کے روز وہ تو مسلمان ہو گئیں جبکہ ان کا خاوند اسلام قبول کرنے سے بھاگ گیا، آپ ﷺ نے اس کے چچا زاد وہب بن عمیر کو صفوان کی امان کے لیے اپنی چادر دے کر بھیجا، جب وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے چار ماہ گھومنے پھرنے کی مہلت عطا کی حتیٰ کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تو وہ (ولید بن مغیرہ کی بیٹی) اس کے نکاح میں رہیں، اور (اسی طرح) عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام نے فتح مکہ کے روز اسلام قبول کر لیا جبکہ اس کا خاوند اسلام سے بھاگ کر یمن چلا گیا تو ام حکیم نے بھی کوچ کیا حتیٰ کہ اس کے پاس یمن پہنچ گئیں اور اسے اسلام کی دعوت پیش کی تو اس نے اسلام قبول کر لیا، اور دونوں کا نکاح برقرار رہا۔ امام مالک نے ابن شہاب سے مرسل روایت کیا ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۱۸۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصُّبْهِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾ الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

❀ سندہ ضعیف، مالک فی الموطأ (۲/۵۴۳-۵۴۵ ح ۱۱۸۱) والبخاری فی شرح السنہ (۹/۹۶ بعد ح ۲۲۹۰ بدون سند) ☆ سندہ ضعیف لأن الزهري قال أنه بلغه وحديث مسلم (۲۳۱۳) يغني عنه۔ ❀ رواه البخاري (۵۱۰۵)۔

۳۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سات رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہیں اور سات نکاح کی وجہ سے۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”تم پر تمہاری مائیں حرام قرار دی گئی ہیں.....“

۳۱۸۲: وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَُا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ وَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهْيَعَةَ وَالْمُنْثَى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ. ❊

۳۱۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس سے صحبت کی تو پھر اس کے لیے اس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہیں، اور اگر اس نے اس کے ساتھ تعلق زن و شوquam نہیں کیا تو پھر وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔ اور جس آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا تو پھر اب اس کے لیے اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں خواہ اس نے اس سے تعلق زن و شوquam کیا ہو یا نہ کیا ہو۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث اسناد کے حوالے سے صحیح نہیں، ابن لہیعہ اور ثنی بن صباح نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے، اور ان دونوں کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

## بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

### مباشرت کا بیان

#### الفصل الأول

#### فصل اول

۳۱۸۳: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبْرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَاءُكُمْ حُرْمٌ لَكُمْ فَاتُوا حُرْمَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہود کہا کرتے تھے، جب آدمی اپنی بیوی سے اس کی پچھلی جانب سے اس کی اندام نہانی میں جماع کرے تو بچہ بھیگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، تم جیسے چاہو اپنی کھیتی کو آؤ۔“

۳۱۸۴: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَنْهِنَا. ❊  
۳۱۸۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔ بخاری، مسلم۔ اور امام مسلم نے مزید یہ بھی روایت کیا ہے کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔

۳۱۸۵: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ: ((اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا)) فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبَلَتْ فَقَالَ: ((قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قَدَّرَ لَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۱۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری ایک لونڈی ہے وہ ہماری خادمہ ہے اور میں اس سے جماع کرتا ہوں جبکہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو اس سے عزل کرو، کیونکہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ اسے مل کر رہے گا۔“ کچھ مدت گزری تو وہ آدمی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: لونڈی تو حاملہ ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ اس کے مقدر میں جو کچھ ہے وہ اسے مل کر رہے گا۔“

۳۱۸۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا: نَعْزِلُ

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۵۲۸) و مسلم (۱۱۷/۱۴۳۵)۔

❊ رواہ مسلم (۱۳۸/۱۴۴۰)۔

❊ رواہ مسلم (۱۳۹/۱۴۳۹)۔

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَانَتْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۱۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوہ بنی مصطلق میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے تو کچھ عرب لونڈیاں ہمارے ہاتھ لگیں، ہمیں عورتوں کی رغبت ہوئی اور عورتوں سے الگ رہنا ہمارے لیے دشوار ہو گیا اور ہم نے عزل کرنا پسند کیا، ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور ہم نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ سے دریافت کئے بغیر عزل کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود ہیں، ہم نے اس کے متعلق آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا حرج ہے! اگر تم ایسے نہ کرو؟ کیونکہ جس جان نے قیامت تک آنا ہے اس نے آنا ہی ہے۔“

۳۱۸۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: ((مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۸۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر پانی (منی) سے بچ نہیں ہوتا، اور جب اللہ کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو پھر کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔“

۳۱۸۸: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَغْزِلُ عَنْ أَمْرَاتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمْ تَفْعَلْ ذَلِكَ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ ذَلِكَ صَارًا صَرًا قَارِسَ وَالرُّومَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۸۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”تم یہ کیوں کرتے ہو؟“ اس آدمی نے عرض کیا: مجھے اس کے بچے (حمل یا شیر خوار) کے متعلق اندیشہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ (جماع) مضر ہوتا تو یہ فارسیوں اور رومیوں کے لیے مضر ہوتا۔“

۳۱۸۹: وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَنْاسٍ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَقَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَصُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا)). ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ «وَإِذَا الْمَوءُ ذَةَ سَيْلَتِ»)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۱۸۹: جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ ”میں نے ”غیلہ“ (حالت حمل میں دودھ پلانے) سے منع کرنے کا ارادہ کیا، پھر میں نے رومیوں

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۱۳۸) و مسلم (۱۲۵ / ۱۴۳۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۳۳ / ۱۴۳۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۳ / ۱۴۴۳)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۱ / ۱۴۴۲)۔

اور فارسیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی اولاد کو حالت حمل میں دودھ پلاتے رہتے ہیں، اور یہ ان کی اولاد کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔“ پھر انہوں نے آپ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ (عزل کرنا) انسان کو زندہ درگور کرنا ہے۔ اور یہ (عزل کرنا) اللہ کے اس فرمان: ”جب زندہ درگور کی گئی بچی سے پوچھا جائے گا۔“ کے زمرہ میں آتا ہے۔

۳۱۹۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۳۱۹۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت اللہ کے ہاں سب سے بڑی امانت“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”روز قیامت اللہ کے نزدیک اس آدمی کا مقام سب سے برا ہوگا جو اپنی اہلیہ کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کے پاس جاتی ہے، پھر وہ آدمی اس (اہلیہ) کے راز افشاں کر دیتا ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۱۹۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوْحَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «نَسَاؤُكُمْ حَرْثُكُمْ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ» الْآيَةُ: ((أَقْبِلْ وَأَذْبِرْ، وَاتَّقِ الذُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❀

۳۱۹۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی گئی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، تم اپنی کھیتی کو آؤ۔“ ”سامنے سے آؤ یا پچھلی طرف سے آؤ لیکن پیٹھ میں (لواطت) اور حالت حیض میں جماع کرنے سے بچو۔“

۳۱۹۲: وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❀

۳۱۹۲: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ بیان حق سے نہیں شرماتا، تم عورتوں سے ان کی پیٹھ میں مباشرت نہ کرو۔“

۳۱۹۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ ❀

۳۱۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی اہلیہ کے پاس مقعد میں آئے وہ ملعون ہے۔“

❀ رواہ مسلم (۱۴۳۷/۱۲۴)

❀ صحیح، رواہ الترمذی (۲۹۸۰) و ابن ماجہ (۱۹۲۵)۔

❀ صحیح، رواہ أحمد (۲۱۳/۵ ح ۲۲۱۹۴) و الترمذی (۱۱۶۴، وقال: حسن) و ابن ماجہ (۱۹۲۴) و الدارمی

(۲/۱۴۵ ح ۲۲۱۹)۔ ❀ إسناده حسن، رواہ أحمد (۲/۴۴۴ ح ۹۷۳۱) و أبو داود (۲۱۶۲)۔



۳۱۹۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْأَذَى يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِي دُبْرِهَا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❀

۳۱۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی اہلیہ سے اس کی دُبر سے آتا ہے تو اللہ اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔“

۳۱۹۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۳۱۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس شخص کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا کسی عورت سے لواطت کرتا ہے۔“

۳۱۹۶: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يَدْرِكُ الْفَارِسَ فَيَذَعُهُ عَنْ قَرَسِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۳۱۹۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو، کیونکہ حاملہ عورت کا دودھ اچھا گھوڑ سوار نہیں بنے دیتا اور اسے اس کے گھوڑے سے پچھاڑ دیتا ہے۔“

## الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۱۹۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❀

۳۱۹۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا۔

❀ **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۰۷/۹ ح ۲۲۹۷) [وابن ماجه (۱۹۲۳) وابن حبان (الموارد: ۱۳۰۲)] وهو حديث صحيح بالشواهد. ❀ **حسن**، رواه الترمذي (۱۱۶۵) وقال: (حسن غريب). ❀ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۸۸۱) [وابن ماجه (۲۰۱۲) وصححه ابن حبان (الموارد: ۱۳۰۴)] ☆ **مهاجر بن أبي مسلم الأنصاري** مجهول الحال: وثقه ابن حبان وحده. ❀ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۱۹۲۸) ☆ وقال البوصيري: ”هذا إسناده ضعيف لضعف ابن لهيعة“ والزهرى مدلس وعنعن: إن صح السند إليه.

## بَابُ

## گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۱۹۸: عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي بَرِيرَةَ: ((حُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا)) وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيْرَ هَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۱۹۸: عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں انہیں فرمایا: ”اسے (اس کے مالکوں سے) لے کر آزاد کر دو۔“ اور اس کا خاوند غلام تھا لہذا رسول اللہ ﷺ نے (نکاح برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اسے اختیار دیا تو اس نے اپنے نکاح کو فسخ کر دیا، اور اگر وہ (بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند) آزاد ہوتا تو آپ ﷺ اس کو اختیار نہ دیتے۔

۳۱۹۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي وَذُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَبَّاسُ! أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ رَأَيْتَهُ)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((إِنَّمَا أَشْفَعُ)) قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۱۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند سیاہ فام غلام تھے انہیں مغیث کے نام سے یاد کیا جاتا تھا، اب بھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اسے مدینہ کی گلیوں میں اس (بریرہ) کے پیچھے پیچھے چکر کاٹتا دیکھ رہا ہوں، اس کے آنسو اس کی داڑھی پر رواں ہیں، (یہ صورت حال دیکھ کر) نبی ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”عباس! کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت سے تعجب نہیں ہو رہا؟“ نبی ﷺ نے (بریرہ سے) فرمایا: ”اگر تم اس کے نکاح میں رہنے کا دوبارہ فیصلہ کر لو؟“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تو محض سفارش کرتا ہوں۔“ اس نے کہا: مجھے اس میں کوئی رغبت نہیں۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۶۳) و مسلم (۸/۱۵۰۴)۔

❁ رواہ البخاری (۵۲۸۳)۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۳۲۰۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ، لَهَا زَوْجٌ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۲۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دو غلام، جو کہ میاں بیوی تھے، آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا، آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ مرد کو عورت سے پہلے آزاد کرو۔

۳۲۰۱: وَعَنْهَا: أَنَّ بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَهَا: ((إِنْ قَرَبَكَ فَلَا خِيَارَ لَكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۲۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئی تو وہ اس وقت مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دیا اور اسے فرمایا: ”اگر اس نے تم سے (آزادی کے دوران) جماع کر لیا تو پھر تیرا اختیار ختم ہو جائے گا۔“

[اس باب میں تیسری فصل موجود نہیں ہے]

❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۲۳۷) والنسائي (۱۶۱/۶ ح ۳۴۷۶)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۲۲۳۶) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس وعنعن وله متابعة مردودة [وفي

سند المتابعة محمد بن إبراهيم الشامي: كذاب] وانظر فتح الباري (۹/۴۱۳) لتحقيق المسئلة۔

## بَابُ الصَّدَاقِ

مہر کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۲۰۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا؟)) قَالَ: مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا. قَالَ: ((فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)) فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ، سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا فَقَالَ: ((زَوِّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)). وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((انْطَلِقْ فَقَدْ زَوِّجْتُكَهَا، فَعَلِمَهَا مِنَ الْقُرْآنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۲۰۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اپنے آپ کو آپ ﷺ کے لیے بہہ کیا، وہ دیر تک کھڑی رہی، تو ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ اس میں رغبت نہیں رکھتے تو پھر اس سے میری شادی کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اسے مہر دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ ہے؟“ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔“ اس نے تلاش کیا لیکن اس نے کچھ نہ پایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہیں قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، فلاں فلاں سورت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے قرآن کے اس حصے کے ذریعے جو تمہیں یاد ہے تمہاری اس سے شادی کر دی۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”جاؤ! میں نے تمہاری اس سے شادی کر دی، اسے قرآن (کا وہ حصہ جو تمہیں یاد ہے) سکھا دو۔“

۳۲۰۳: وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَتَيْ عَشْرَةِ أُوقِيَّةٍ وَنَشٌّ قَالَتْ: أَتَذَرُنِي مَا لِنَشٍّ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَّةٍ، فَبَلَكَ خَمْسُمِائَةٍ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي جَمِيعِ الْأُصُولِ. \*

۳۲۰۳: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا نبی ﷺ کے حق مہر کی مقدار کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے حق مہر کی مقدار بارہ اوقیہ اور ایک نش تھی۔ پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ”نش“ کیا

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۳۵) و مسلم (۱۴۲۵/۷۷)۔

\* رواہ مسلم (۱۴۲۶/۷۸) والبعثی فی شرح السنة (۱۲۳/۹ ح ۲۳۰۴)۔

ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: نصف اوقیہ، اور یہ (بارہ اوقیہ اور نش) پانچ سودرہم ہیں۔ مسلم، اور نش، شرح السنہ اور دیگر تمام مصادر میں رفع کے ساتھ ہے۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۲۰۴: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَلَا لَا تُعَالُوا صَدَقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَا كُمْ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَوْقِيَّةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ \*  
۳۲۰۳: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سن لو! عورتوں کا حق مہر زیادہ مقرر نہ کرو، کیونکہ اگر وہ دنیا میں قابل عزت اور اللہ کے ہاں باعث تقویٰ ہوتا تو تمہاری نسبت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حق دار تھے، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے نکاح کیا ہو یا اپنی بیٹیوں کا نکاح کیا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ حق مہر مقرر کیا ہو۔  
۳۲۰۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ فِي صَدَاقِ امْرَأَتِهِ مِْلَةً كَفَّيْهِ سَوِيْقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدْ اسْتَحْلَى)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۲۰۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنی اہلیہ کو دونوں ہاتھ بھر کر ستویا کھجور بطور مہر ادا کیا تو اس نے (اس عورت کو) اپنے لیے جائز کر لیا۔“

۳۲۰۶: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَرْضَيْتِ مِنْ نَفْسِكَ وَمَالِكَ بِنَعْلَيْنِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَجَازَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۳۲۰۶: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو فزارہ قبیلہ کی ایک عورت نے جوتوں کے جوڑے کے عوض شادی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ”کیا تم خود کو اور اپنے مال کو جوتوں کے جوڑے کے عوض دیئے پر راضی ہو؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (نکاح) کو نافذ فرمادیا۔

۳۲۰۷: وَعَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا شَيْئًا، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقِ امْرَأَةً مِنَّا

\* حسن، رواه أحمد (۱/ ۴۰-۴۱ ح ۲۸۵) و الترمذي (۱۱۴ ب و قال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۱۰۶) و النسائي (۱۱۷-۱۱۸ ح ۳۳۵) و ابن ماجه (۱۸۸۷) و الدارمي (۱۴۱/۲ ح ۲۲۰۶)۔

\* إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۲۱۱۰) ابن رومان: مستور، وثقه ابن حبان و حده و فيه علة أخرى۔

\* إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۱۱۳) و قال: حسن صحيح) ☆ عاصم بن عبيد الله: ضعيف۔

بِغُلِّ مَاقَضَيْتَ. فَفَرَحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْدَّارِمِيُّ ❊  
 ۳۲۰۷: علقمہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت سے شادی کی اور اس نے اس کا حق مہر مقرر نہیں کیا اور نہ اس سے جماع کیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو اس کے خاندان کی عورتوں کی مثل حق مہر ملے گا اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی، وہ عدت گزارے گی اور میراث حاصل کرے گی۔ (یہ سن کر) معقل بن سنان اشجعی کھڑے ہوئے اور کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خاندان کی بروء بنت واشق نامی ایک عورت کے متعلق اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جیسے آپ نے فیصلہ فرمایا، تو اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔

## الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۲۰۸: عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ۙ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَرَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيُّ ۖ وَأَمَّهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَفِي رِوَايَةٍ: أَرْبَعَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۲۰۸: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ بن جحش ☆ کے نکاح میں تھیں، وہ سرزمین حبشہ میں انتقال کر گئے تو نجاشی نے ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر دیا اور انہیں اپنی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں ہے: چار ہزار درہم حق مہر ادا کیا اور انہیں شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔

۳۲۰۹: وَعَنْ أَنَسٍ ۙ قَالَ: تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ ۙ، أُمُّ سَلِيمٍ ۙ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامُ، أَسْلَمَتْ أُمُّ سَلِيمٍ ۙ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ ۙ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ. فَاسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❊

۳۲۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو ان دونوں کے درمیان حق مہر اسلام تھا، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کر لیا تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا جس پر انہوں نے کہا: میں نے تو اسلام قبول کر لیا ہے، اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو میں تم سے نکاح کر لوں گی۔ (اور میں حق مہر نہیں لوں گی) انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہی ان دونوں کے درمیان حق مہر تھا۔

❊ صحیح، رواہ الترمذی (۱۱۴۵ و قال: حسن صحیح) و أبو داود (۲۱۱۴-۲۱۱۵) والنسائی (۱۲۲/۶)  
 ح (۳۳۵۸) والدارمی (۲/۱۵۵ ح ۲۲۵۲)۔ ❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۲۱۰۷-۲۱۰۸ [۲۰۸۶]) والنسائی (۶/۱۱۹ ح ۲۳۵۲) ☆ ابن شہاب الزہری مدلس وعنعن۔  
 ❊ إسناده صحیح، رواہ النسائی (۶/۱۱۴ ح ۳۳۴۳)۔

## بَابُ الْوَلِيمَةِ

## ولیمہ کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۲۱۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: مَا هَذَا قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَافٍ مِنْ دَهَبٍ قَالَ: ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَمَ وَلَوْ بِشَاةٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۲۱۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے بدن یا کپڑے) پر زعفران کا نشان دیکھا تو فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: میں نے پانچ درہم کے عوض ایک عورت سے شادی کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔“

۳۲۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۲۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کی شادی پر جیسا ولیمہ کیا ویسا ولیمہ اپنی کسی زوجہ محترمہ کی شادی پر نہیں کیا، آپ ﷺ نے ایک بکری سے ولیمہ کیا۔

۳۲۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَنَى بَزِيزَ بِنْتُ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*  
 ۳۲۱۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے تعلق زن و شوقا تم کیا تو آپ ﷺ نے ولیمہ کیا اور لوگوں کو گوشت روٹی سے شکم سیر کر دیا۔

۳۲۱۳: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا وَ أَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَنَسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۲۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان سے شادی کی اور ان کی آزادی کو ان کا حق مہر مقرر کیا اور حنس (کھجور، پنیر اور گھی سے تیار شدہ حلوا) سے ان کا ولیمہ کیا۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۴۸) و مسلم (۱۴۲۷/۷۹)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۶۸) و مسلم (۱۴۲۸/۹۰)۔

\* رواہ البخاری (۴۷۹۴)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۶۹) و مسلم (۱۳۶۵/۸۴)۔

۳۲۱۴: وَعَنْهُ، قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرِ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَفِطُ وَالسَّمْنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۲۱۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے خيبر و مدینہ کے درمیان تین راتیں قیام فرمایا، آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تعلق زن و شوقا تم کیا تو میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت دی، اس میں روٹی تھی نہ گوشت، بس آپ ﷺ نے چمڑے کی ایک چٹائی منگائی، اسے بچھا دیا گیا اور اس (دستر خوان) پر کھجور، پنیر اور گھی چھن دیا گیا۔

۳۲۱۵: وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمَدْيَنَ مِنْ شَعِيرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۲۱۵: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کا فقط دو منہ جو سے ولیمہ کیا۔

۳۲۱۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَلْيَجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۲۱۶: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو دعوت ولیمہ دی جائے تو وہ اسے قبول کر لے۔“ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ”چاہیے کہ وہ دعوت قبول کرے خواہ شادی کی دعوت ہو یا کوئی دوسری دعوت۔“

۳۲۱۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ، فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۲۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں ضرور شرکت کرے، دل چاہے تو کھالے ورنہ چھوڑ دے۔“

۳۲۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۲۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بُرا کھانا، ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں مال داروں کو مدعو کیا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے، اور جس نے دعوت ترک کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

۳۲۱۹: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ

❁ رواہ البخاری (۴۲۱۳)۔

❁ رواہ البخاری (۵۱۷۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۷۳) و مسلم (۱۴۲۹/۹۶، ۱۴۲۹/۱۰۰)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۳۰/۱۰۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۷۷) و مسلم (۱۴۳۲/۱۰۷)۔



فَقَالَ: اضْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ لَعْلَى اَدْعُو النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةِ فَصْنَعَ لَهُ طُعِيمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا اَبَا شُعَيْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنِي فَاِنْ شِئْتَ اِذْنْتُ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتُهُ)) قَالَ: لَا، بَلْ اِذْنْتُ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۲۱۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار کا ایک آدمی تھا جس کی کنیت ابو شعیب تھی، اس کا ایک غلام قصاب تھا، اس نے کہا: میرے لیے کھانا تیار کرو جو کہ پانچ افراد کے لیے کافی ہو، تاکہ میں نبی ﷺ کو دعوت دوں کہ آپ ان میں سے پانچویں ہوں، اس نے اس کے لیے مختصر سا کھانا تیار کیا، پھر وہ (ابو شعیب) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دعوت دی، تو ایک اور (چھٹا) آدمی ان کے ساتھ آنے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابو شعیب! ایک اور آدمی ہمارے ساتھ آ رہا ہے، اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔“ اس نے عرض کیا: کوئی نہیں! اسے بھی اجازت ہے۔

## الفصل الثانی فصل ثانی

۳۲۲۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوْنِقٍ وَ تَمْرٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ستوا اور کھجور سے ولیمہ کیا۔

۳۲۲۱: وَعَنْ سَفِينَةَ أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصْنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْ مَعَنَا فَدَعَا فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عِصَا دَتِي الْبَابِ فَرَأَى الْقَرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِي نَاحِيَةِ النَّيْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَدَّكَ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْلِيَّيَّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مَرُوءًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۲۲۱: سفینہ (ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ ایک آدمی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا تو انہوں نے اس کے لیے کھانا تیار کیا، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو بھی مدعو کر لیں تاکہ وہ ہمارے ساتھ تناول فرمائیں؟ انہوں نے آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ تشریف لائے اور آپ نے اپنے ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھے تھے کہ گھر کی ایک جانب لگے ہوئے منقش پردے کو دیکھا تو آپ واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں آپ کے پیچھے گئی اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کس چیز نے آپ کو واپس کر دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے یا کسی نبی کے لیے لائق نہیں کہ وہ کسی مزرین گھر میں داخل ہو۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۶۱) و مسلم (۲۰۳۶/۱۳۸)۔ ❁ حسن، رواہ أحمد (۱۱۰/۳) ح ۱۲۱۰۲

و الترمذی (۱۰۹۵) وقال حسن غریب) و أبو داود (۲۷۴۴) و ابن ماجه (۱۹۰۹)۔

❁ إسناده حسن، رواه أحمد (۲۲۰-۲۲۱ ح ۲۲۲۶۷، ۲۲۲۷۱) و ابن ماجه (۴۳۶۰)۔

۳۲۲۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۲۲۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے چلا آئے تو وہ چور کی حیثیت سے داخل ہوا اور ڈاکو کی حیثیت سے خارج ہوا۔“

۳۲۲۳: وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاجِبُ أَقْرَبَهُمَا أَبًا، وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَاجِبُ الَّذِي سَبَقَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ \*

۳۲۲۳: رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دعوت دینے والے دو افراد اکٹھے ہو جائیں تو پھر ان میں سے جو ہمसाہیگی کے لحاظ سے زیادہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو، اور اگر ان میں سے کوئی ایک سبقت لے جائے تو پھر اس سبقت لے جانے والے کی دعوت قبول کرو۔“

۳۲۲۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ، وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سُمْعَةٌ، وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۳۲۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلے روز (ولیمہ) کا کھانا حق (واجب) ہے، دوسرے روز دعوت کرنا سنت ہے جبکہ تیسرے روز دعوت کرنا شہرت و ریا کاری ہے اور جو کوئی دکھلاوا کرتا ہے تو اللہ (قیامت کے دن) اسے رسوا کر دے گا۔“

۳۲۲۵: وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِكَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. \*

۳۲۲۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے باہم فخر کرنے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد، اور محی السنہ نے فرمایا: صحیح یہ ہے کہ عکرمہ کی نبی ﷺ سے یہ مرسل روایت ہے۔

☆ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۳۷۴۱) ☆ درست بن زیاد: ضعیف، و أبان بن طارق: مجهول وقال ابن عدي: "هذا حديث منكر" - ☆ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أحمد (۴۰۸/۵ ح ۲۳۸۶۰) و أبو داود (۳۷۵۶) ☆ أبو خالد الدالاني مدلس وعنعن و الحديث ضعفه الحافظ في التلخيص الحبير (۱۹۶/۳).

☆ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۱۰۹۷) ☆ عطاء بن السائب اختلط و للحديث شواهد ضعيفة عند أبي داود (۳۷۴۵) وغيره - ☆ **صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۳۷۵۴) و ذكره محيي السنة في شرح السنة (۹/۱۴۴) بعد (۲۳۱۹) [وصححه الحاكم (۱۲۸-۱۲۹) ووافقه الذهبي و للحديث شواهد]۔

## الفصل الثالث

## فصل ثالث

۳۲۲۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُتَبَارِكُ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا)). قَالَ  
الْإِمَامُ أَحْمَدُ: يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخَرًا وَرِيَاءً. \*

۳۲۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو باہم فخر کرنے والوں کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ان دونوں کا کھانا کھایا جائے۔“ امام احمد نے فرمایا: یعنی وہ دو آدمی جو فخر و ریا کی خاطر ضیافت کرتے ہیں۔

۳۲۲۷: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ إِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِينَ. \*

۳۲۲۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۲۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْ)). \* رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ: هَذَا إِنْ صَحَّ فَلَا نَ الظَّاهِرَ أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهُ وَلَا يَسْقِيهِ إِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهُ.

۳۲۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ایک اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو وہ اس کے کھانے سے کھائے اور سوال نہ کرے (کہ یہ کہاں سے آیا ہے) اور وہ اس کے مشروب سے پیئے اور کچھ دریافت نہ کرے۔“ امام بیہقی نے یہ تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں، اور فرمایا: اگر یہ صحیح ہے، تو ظاہر ہے کہ مسلمان اسے صرف وہی چیز کھلاتا پلاتا ہے جو اس کے نزدیک حلال ہوتی ہے۔

\*\*\*\*\*  
حسن، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٠٦٨)، نسخة محققة: (٥٦٦٧) فائدة: قوله قال الإمام أحمد: يعني الإمام أحمد بن الحسين البيهقي رحمه الله والقاتل: زاهر بن طاهر الشحامي، الراوي عن البيهقي رحمه الله - الأعمش مدلس وعن فالسند ضعيف والحديث حسن بالشاهد المتقدم (٣٢٢٥).

ضعيف جدًا، رواه البيهقي في شعب الإيمان: (٥٨٠٣)، نسخة محققة: (٥٤٢٠) ☆ فيه أبو عبد الرحمن السلمي: ضعيف جدًا ومحمد بن عبد الله بن (محمد بن همام بن) المطلب الشيباني مجروح كذاب فالسند موضوع ولكن رواه الطبراني في الكبير (١٦٨/١٨ ح ٣٧٦) بسند مظلم عن (أبي) مروان الواسطي (يحيى بن أبي زكريا الغساني) عن هشام بن حسان به وأبو مروان الغساني هذا ضعيف كما في تقريب التهذيب (٧٥٥٠).

☆ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٨٠١)، نسخة محققة: (٥٤١٩) [وصححه الحاكم (١٢٦/٤) ح ٧١٦٠] ووافقه الذهبي! ☆ فيه مسلم بن خالد: ضعيف وللحديث شاهد عند الحاكم (ح ٧١٦١) فيه محمد بن عجلان مدلس وعنن -

## بَابُ الْقِسْمِ

### باری کی تقسیم کا بیان

### الْفَضْلُ الْاَوَّلُ

#### فصل اول

۳۲۲۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لَثَمَانٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۲۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو اس وقت آپ کی نوازاوج مطہرات تھیں، اور آپ نے ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر کی تھی۔

۳۲۳۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ سَوْدَةَ رضی اللہ عنہا لَمَّا كَبُرَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۲۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سودہ رضی اللہ عنہا عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی طرف سے جو میری باری کا دن تھا وہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا، لہذا رسول اللہ ﷺ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے دو دن تقسیم فرمایا کرتے تھے، ایک ان کا اپنا اور دوسرا سودہ رضی اللہ عنہا کا دن تھا۔

۳۲۳۱: وَعَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ((أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟)) يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَإِذَا لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*  
 ۳۲۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں دریافت کیا کرتے تھے، میں کل کہاں ہوں گا؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ آپ (اس سوال سے) عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن پوچھنا چاہتے تھے، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں رہیں، آپ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے حتیٰ کہ آپ نے ان کے ہاں ہی وفات پائی۔  
 ۳۲۳۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتَهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۲۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ فرمایا کرتے تھے تو آپ اپنی ازواج کے درمیان قرعہ

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۰۶۷) و مسلم (۱۴۶۵/۵۱)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۱۲) و مسلم (۱۴۶۳/۴۷)۔

\* رواہ البخاری (۵۲۱۷) و مسلم (۲۴۴۳/۸۴۰)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۸۸) و مسلم (۲۷۷۰/۵۶)۔

اندازی کیا کرتے تھے، جس کے نام قرعہ نکلتا تو وہ آپ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوتی تھیں۔

۳۲۳۳: وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبُكَرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ. قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

۳۲۳۳: ابو قلابہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب آدمی مطلقہ بیوہ کے ہوتے ہوئے کسی کنواری سے شادی کرے تو وہ اس (کنواری) کے ہاں سات راتیں قیام کرے اور پھر باری تقسیم کرے، اور جب بیوہ مطلقہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں تین راتیں قیام کرے اور پھر باری تقسیم کرے۔ ابو قلابہ نے کہا: اگر میں چاہوں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اسے نبی ﷺ سے مرفوع روایت کیا ہے۔

۳۲۳۴: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا: ((لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتَ سَبَعْتَ عِنْدَكَ وَ سَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتَ ثَلَاثُ عِنْدَكَ وَ دُرْتُ)). قَالَتْ: ثَلَاثُ. وَ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهَا: ((لِلْبُكَرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❊

۳۲۳۴: ابو بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور وہ آپ کے ہاں اقامت گزیں ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”ایسی بات نہیں ہے کہ تیری میرے ہاں عزت نہیں ہے بلکہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات راتیں قیام کرتا ہوں اور پھر میں ان کے ہاں بھی سات راتیں قیام کروں گا، اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں تین راتیں قیام کرتا ہوں اور پھر باقیوں کے پاس جاتا ہوں۔“ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا، آپ تین راتیں قیام کریں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”کنواری کے لیے سات راتیں ہیں اور بیوہ مطلقہ کے لیے تین راتیں ہیں۔“

## الفصل الثانی

### فصل نافی

۳۲۳۵: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ هَذَا قَسَمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلْمِزْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ. ❊

۳۲۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے درمیان باری تقسیم فرمایا کرتے تھے اور آپ عدل کیا

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۱۴) و مسلم (۱۴۶۱/۴۴)۔

❊ رواہ مسلم (۱۴۶۰/۴۲-۴۱)۔

❊ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۱۴۰) و أبو داود (۲۱۳۴) والنسائی (۳۳۹۵) وابن ماجه (۱۹۷۱)

والدارمی (۱۴۴/۲ ح ۲۲۱۳)۔

کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اے اللہ! میں نے اپنی بساط کے مطابق باری تقسیم کر رکھی ہیں، آپ مجھے اس چیز (یعنی دلی محبت) کے بارے میں ملامت نہ کرنا جس کا تجھے اختیار ہے اور مجھے کوئی اختیار نہیں۔“

۳۲۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَقَّةُ سَاقِطٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۳۲۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے مابین عدل نہ کرے تو وہ روز قیامت اس حال میں ہوگا کہ اس کا ایک پہلو (نصف دھڑ) مفقود ہوگا۔“

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۳۲۳۷: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرَ نَامِعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِسَرَفٍ فَقَالَ: هَذِهِ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تَزْغِرْ عَوْهَا وَلَا تَزْلِزْ لَوْهَا وَارْفُقُوا بِهَا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَفْقِسُ مِنْهُنَّ لِثْمَانٍ وَلَا يَفْقِسُ لَوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْقِسُ لَهَا بَلَّغْنَا أَنَّهَا صَفِيَّةٌ وَكَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

وَقَالَ رَزِينٌ: قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ: هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ أَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِينَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهُ: أَمْسِكْنِي قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ لَعَلِّي أَلْأَكُونُ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ.

۳۲۳۷: عطاء بیان کرتے ہیں، ہم مقام سرف پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں شریک تھے، تو انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، انہیں جھٹکے سے نہیں اٹھانا اور نہ چلتے وقت جھٹکے دینا اور بلکہ اسے آرام سے لے کر چلنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں، آپ ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر کرتے تھے اور ایک کے لیے باری مقرر نہیں فرماتے تھے، عطاء بیان کرتے ہیں، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس زوجہ محترمہ کے لیے باری مقرر نہیں فرمایا کرتے تھے وہ صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں، اور انہوں نے ان میں سے سب سے آخر میں مدینہ میں وفات پائی۔

رزین نے فرمایا: عطاء کے علاوہ دیگر محدثین نے فرمایا: وہ (جن کی باری مقرر نہیں تھی) سودہ رضی اللہ عنہا تھیں، اور یہی بات زیادہ صحیح ہے، کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہہ کر دی تھی، اور انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں نے اپنی باری عائشہ کو بہہ کر دی، تاکہ میں جنت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہوں۔

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۱۴۱) و أبو داود (۲۱۳۳) والنسائي (۷/۶۳ ح ۳۳۹۴) وابن ماجه (۱۹۶۹) والدارمي (۲/۱۴۳ ح ۲۲۱۲) ☆ قتاده مدلس و عنعن و للحديث شاهد ضعيف عند أبي نعيم في أخبار أصبهان (۲/۳۰۰) فيه محمد بن الحارث الحارثي: ضعيف - ❊ متفق عليه، رواه البخاري (۵۰۶۷) و مسلم (۵۱/۱۴۶۵) و رزین (لم أجده) ☆ لقوله سودة: انظر صحيح مسلم (۴۷-۴۸ / ۱۴۶۳) وغيره -

## بَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَ مَالِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوقِ

بیویوں کے ساتھ رہن سہن اور ہر ایک کے حقوق کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

### فصل اول

۳۲۳۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلُقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ كَسَرَتْهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
۳۲۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی سے پیش آؤ، کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں، اور پسلی کا اوپر والا حصہ سب سے زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے، اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھا رہے گا، تم عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی کا خیال رکھو۔“

۳۲۳۹: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ وَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسَرُهَا طَلَا فَهِيَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
۳۲۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، وہ آپ کے ساتھ کبھی ایک انداز پر گزار بسر نہیں کرے گی، اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو تم اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی اس سے فائدہ حاصل کرو، اور اگر تم نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی تو تم اسے توڑ دو گے، اور اسے توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔“

۳۲۴۰: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَفْرُقُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
۳۲۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی مومن (شوہر) کسی مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی ایک عادت اسے ناپسند ہے تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہے۔“

۳۲۴۱: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ لَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْ لَا حَوَاءُ لَمْ تَخْنُ انْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۱۸۶) و مسلم (۱۴۶۸/۶۰)۔

\* رواہ مسلم (۱۴۶۸/۵۹)۔

\* رواہ مسلم (۱۴۶۹/۶۱)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۳۹۹) و مسلم (۱۴۷۰/۶۳)۔

۳۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔“

۳۲۴۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يَجْمَعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّه يَصْطَفِيهَا فِي آخِرِ يَوْمِهِ)). ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضُحْبِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: ((لَمْ يَضْحَكْ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۲۴۳: عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو غلام کی طرح نہ مارے اور پھر وہ دن کے آخری پہر اس سے جماعت کرے۔“ اور دوسری روایت میں ہے: ”تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے تو اپنی عورت کو غلام کی طرح مارتا ہے، اور پھر ممکن ہے کہ وہ اسی روز آخری پہر اس سے جماعت کرے۔“ پھر آپ ﷺ نے انہیں گوز مارنے (رتح کی آواز) پر ہنسنے کے متعلق نصیحت کی تو فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسی چیز پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔“

۳۲۴۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِيَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَنْقِمِعْنَ مِنْهُ فَيَسْرِبُهُنَّ إِلَى فَيْلَعِبْنَ مَعِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۲۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی ﷺ کے ہاں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلتی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو وہ آپ سے چھپ جاتیں، آپ ﷺ انہیں میری طرف بھیجتے تو پھر وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

۳۲۴۶: وَعَنْهَا، قَالَتْ: وَاللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْجِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أَذْنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَأَقْدُرُ وَقَادِرُ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۲۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! میں نے نبی ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا جبکہ حبشی مسجد میں چھوٹے نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی چادر سے مجھے چھپا رہے تھے تاکہ میں آپ کے کان اور گردن کے بیچ سے ان کے کھیل کو دیکھ سکوں، پھر آپ میری خاطر کھڑے رہتے حتیٰ کہ میں ہی وہاں سے ہٹتی تھی، تم نو عمر، کھیل سے شغف رکھنے والی، لڑکی کے کھڑے ہونے کا اندازہ کر لو۔ (کہ وہ کتنی دیکھ رہی ہو سکتی ہے۔)

۳۲۴۸: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي)) فَقُلْتُ مَنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ. فَقَالَ: ((إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكَ تَقُولِينَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي قُلْتُ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ)). قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلٌ وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۹۴۲) و مسلم (۱۴۷۰/۶۳)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۳۰) و مسلم (۲۴۴۰/۸۱)۔

\* رواہ البخاری (۵۲۳۶) و مسلم (۸۹۲/۱۸)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۲۸) و مسلم (۲۴۳۹/۸۰)۔



۳۲۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو مجھے پتہ چل جاتا ہے اور اسی طرح جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تب بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: آپ یہ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: محمد (ﷺ) کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: ابراہیم (علیہ السلام) کے رب کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! بالکل ٹھیک ہے، میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

۳۲۴۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضَبًا لَعْنَتَهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبِي عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاحِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا)). ❁

۳۲۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے اور وہ (خاوند) ناراضی میں سو جائے تو صبح ہونے تک فرشتے اس (عورت) پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔“ بخاری، مسلم۔

اور صحیحین کی ہی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کوئی آدمی اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ اس پر انکار کر دے تو آسمان والی ذات (اللہ تعالیٰ) اس پر ناراض ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہ (خاوند) اس سے راضی ہو جائے۔“

۳۲۴۷: وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِيسُ ثَوْبِي زُورٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۲۴۷: اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک سوتن ہے، تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ میں اپنے خاوند کی طرف سے کسی ایسی چیز کا اظہار کروں جو اس نے مجھے نہ دی ہو؟ (تاکہ میری سوتن تنگ ہو) آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسی چیز ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے (یعنی دھوکے باز) کی طرح ہے۔“

۳۲۴۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتْ أَنْفَكَتْ رَجُلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَتَ شَهْرًا فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ ایلاء فرمایا۔ آپ کے پاؤں میں موج آگئی تھی، آپ ﷺ نے انتیس راتیں بالا خانہ میں قیام فرمایا پھر آپ نیچے تشریف لے آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے ایک ماہ کے لیے قسم اٹھائی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۲۳۷) و مسلم (۱۴۳۶/۱۲۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۱۹) و مسلم (۲۱۳۰/۱۲۷)۔

❁ رواہ البخاری (۵۲۰۱)۔

۳۲۴۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ لَمْ يُوَدَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَالَ: فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءً وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ: فَقُلْتُ: لَا قَوْلَنَّا شَيْئًا أَضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَّاتُ عَنْقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((هَنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى، يَسْأَلُنِي النَّفَقَةَ)) فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَجَأُ عَنْقَهَا وَقَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَجَأُ عَنْقَهَا كِلَا هُمَا يَقُولُ: تَسْأَلِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَا: وَاللَّهِ! لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ثُمَّ اغْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أَحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكَ)). قَالَ: وَمَاهُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ. قَالَتْ: أَفَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ؟ بَلْ اخْتَارَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ وَاسْأَلْكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ. قَالَ: ((لَا تَسْأَلْنِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَعْثُبْنِي مَعْنَتًا وَلَا مَتَّعْنِي وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مَيْسَرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۲۴۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا چاہی تو انہوں نے لوگوں کو دروازے پر بیٹھے ہوئے پایا جن میں سے کسی کو اجازت نہ ملی تھی، راوی بیان کرتے ہیں: ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مل گئی تو وہ اندر چلے گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے اجازت طلب کی تو انہیں بھی اجازت مل گئی، انہوں نے نبی ﷺ کو پریشانی کے عالم میں خاموش بیٹھا ہوا پایا جبکہ آپ کی ازواج مطہرات آپ کے ارد گرد تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے (یعنی عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں کوئی ایسی بات کہوں گا جس سے نبی ﷺ کو ہنسائیں گا۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر خارجہ کی بیٹی مجھ سے خرچہ مانگتی تو میں اس کی گردن مروڑ دیتا، رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا: ”انہوں نے میرے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، اور مجھ سے خرچہ مانگ رہی ہیں۔“ (یہ سن کر) ابو بکر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھے اور ان کی سرزنش کی، اور عمر رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا کی گردن کو ٹٹنے لگے، اور وہ دونوں کہہ رہے تھے: تم رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز کا مطالبہ کرتی ہو، جو ان کے پاس نہیں ہے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ ﷺ سے کبھی ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہو، پھر آپ ایک ماہ یا انتیس دن ان سے الگ رہے، اور پھر یہ آیت نازل ہوئی: ”اے نبی! اپنی ازواج سے فرمائیں..... تم میں سے محسنات کے لیے اجر عظیم ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابتدا فرمائی تو فرمایا: ”عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں، اور میں پسند کرتا ہوں کہ تجھے اس بارے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے جب تک تم اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لو۔“

انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ کیا بات ہے؟ آپ نے انہیں وہ آیت سنائی تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی نہیں، بلکہ میں اللہ، اس کے رسول اور دارِ آخرت کو اختیار کرتی ہوں، اور میں آپ سے مطالبہ کرتی ہوں کہ میں نے آپ سے جو بات کی ہے وہ آپ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی ایک کو مت بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے تو جو بھی پوچھے گی میں اسے ضرور بتاؤں گا، کیونکہ اللہ نے مجھے (لوگوں کو) رنج و مشقت میں مبتلا کرنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس نے مجھے آسانی پیدا کرنے والا معلم بنا کر بھیجا ہے۔“

۳۲۵۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّائِي وَهَبَنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿تُرْجَى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوَى إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ قُلْتُ: مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يَسَارُعُ فِي هَوَاكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۲۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں ان عورتوں کی مذمت کیا کرتی تھی جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کیا تھا، میں نے کہا: کیا عورت اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آپ ان میں سے جسے چاہیں دُور کریں اور جسے چاہیں اپنی طرف ٹھکانا دیں اور جن کو الگ کیا ان میں سے جسے چاہیں طلب فرمائیں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں۔“ تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں آپ کے رب کو دیکھتی ہوں کہ وہ آپ کی خواہش کو جلد پورا کرتا ہے۔

وَحَدِيثُ جَابِرٍ: ((اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ)) ذَكَرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ”عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو“ حجۃ الوداع کے قصہ میں ذکر کی گئی ہے۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۲۵۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلِي، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ، سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي، قَالَ: ((هَذِهِ بَيْتُكَ السَّبْقِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۲۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے آپ سے مقابلہ کیا تو میں دوڑ میں آپ سے آگے بڑھ گئی، جب میں فرہ ہو گئی تو میں نے آپ ﷺ سے مقابلہ کیا، تب آپ مجھ سے آگے نکل گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس سبقت کا بدلہ ہو گیا۔“

۳۲۵۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۷۸۸) و مسلم (۱۴۶۴/۴۹) حدیث جابر تقدم (۲۵۵۵) فی حدیث طویل۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۵۷۸)۔

❁ صحيح، رواه الترمذي (۳۸۹۵) وقال: (حسن صحيح) والدارمي (۱۵۹/۲ ح ۲۲۶۵)۔

۳۲۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں، اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو (اس کی برائیاں بیان نہ کرو)۔“

۳۲۵۳: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى قَوْلِهِ: ((لَا هُلَى)). ❁

۳۲۵۳: ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ((لَا هُلَى)) تک روایت کیا ہے۔

۳۲۵۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خُمُسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)). رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحَلِيَةِ. ❁

۳۲۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت پانچوں نمازیں پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو پھر وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔“

۳۲۵۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَا مَرَّتُ الْمَرْأَةُ أَنْ تَسْجُدَ لِرَوْجِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۳۲۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو (بطور تعظیم) سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“

۳۲۵۶: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۳۲۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔“

۳۲۵۷: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ، فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❁

۳۲۵۷: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے خواہ وہ تنور پر ہو۔“

❁ حسن، رواہ ابن ماجہ (۱۹۷۷)۔ ❁ سندہ ضعیف، رواہ أبو نعیم فی حلیۃ الأولیاء (۶/۳۰۸) ☆ فیہ یزید الرقاشی: ضعیف و سفیان الثوری مدلس و عنعن و للحدیث شواہد ضعیفۃ عند ابن حبان (الموارد: ۱۲۹۶)، الإحسان: ۴۱۵۱/۴۱۶۳) و أحمد (۱/۱۹۱ ح ۱۶۶۱) و غیرہما۔ ❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۱۵۹) وقال: حسن غریب۔ ❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۱۶۱) وقال: حسن غریب۔ ❁ إسناده صحيح، رواہ الترمذی (۱۱۶۰) وقال: حسن غریب۔

۳۲۵۸: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ قَاتِلِكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوْشِكُ أَنْ يُقَارِكَ إِيْنَا)). \* رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۲۵۸: معاذ بن جعفر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بڑی بڑی آنکھوں والی جنتی بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے ہلاک کرے، اسے تکلیف نہ پہنچا، وہ تو تیرے پاس بس مہمان ہے، وہ عنقریب تجھے چھوڑ کر ہماری طرف چلا آئے گا۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۵۹: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تُضْرِبَ الْوَجْهَ، وَلَا تَقْبَحَ، وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۳۲۵۹: حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر مارو نہ اسے برا بھلا کہو اور (ناراضی پر) صرف گھر میں اس سے علیحدگی اختیار کرو۔“

۳۲۶۰: وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لِيْ امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَغْنِي الْبَدَاءَ. قَالَ: ((طَلَّقْهَا)) قُلْتُ: إِنْ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ: ((فَمُرْهَا)) يَقُولُ عِظْهَا ((فَإِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تُضْرِبَنَّ طَعْنَتَكَ ضَرْبَكَ أُمِّيَّتَكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۲۶۰: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک بیوی ہے اس کی زبان میں کچھ (نقص) ہے یعنی وہ فحش گو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے طلاق دے دو۔“ میں نے عرض کیا، میری اس سے اولاد ہے اور اس کے ساتھ ایک تعلق ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے وعظ و نصیحت کرو، اگر اس میں کوئی خیر و بھلائی ہوئی تو وہ نصیحت قبول کر لے گی، اور اپنی اہلیہ کو لونڈی کی طرح نہ مارو۔“

۳۲۶۱: وَعَنْ إِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ)) فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ذُبِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقَدْ طَافَ بِأَلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ \*

۳۲۶۱: ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی لونڈیوں (اپنی بیویوں) کو نہ مارو۔“

\* إسناده حسن، رواه الترمذی (۱۱۷۴) وابن ماجه (۲۰۱۴)۔

\* إسناده صحيح، رواه أحمد (۴/۴۴۶-۴۴۷ ح ۲۰۲۵۷، ۲۰۲۶۲) و أبو داود (۲۱۴۲) وابن ماجه (۱۸۵۰)۔

\* إسناده صحيح، رواه أبو داود (۱۴۲-۱۴۳)۔

\* صحيح، رواه أبو داود (۲۱۴۶) وابن ماجه (۱۹۸۵) و الدارمي (۲/۱۴۷ ح ۲۲۲۵)۔

عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: عورتیں اپنے خاوندوں پر جرات کرنے لگی ہیں، تب آپ نے انہیں مارنے کے متعلق رخصت عطا فرمائی تو بہت سی عورتیں محمد ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر محمد (ﷺ) کی ازواج کے پاس آئیں ہیں، ایسے لوگ (جو اپنی ازواج کو مارتے ہیں) تم میں سے بہتر نہیں ہیں۔“

۳۲۶۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَبَبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۳۲۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۲۶۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَالْأَطْفَهْمُ بِأَهْلِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۳۲۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومنوں میں سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے جو ان میں سے اچھے اخلاق والا اور اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ مہربان ہے۔“

۳۲۶۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ: ((خُلُقًا)). ❀

۳۲۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں سے اچھے اخلاق والا ہے، اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہے۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام ابوداؤد نے اسے ((خُلُقًا)) تک روایت کیا ہے۔

۳۲۶۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ حُنَيْنٍ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَعِبَ فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟ يَا عَائِشَةُ!)) قَالَتْ: بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ: ((مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسَطَهُنَّ؟)) قَالَتْ: فَرَسٌ قَالَ: ((وَمَا الَّذِي عَلَيْهِ؟)) قَالَتْ: جَنَاحَانِ. قَالَ: ((فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ!)) قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنَحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۳۲۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے، اور ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کی

❀ حسن، رواہ ابو داود (۵۱۷۰)۔ ❀ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۶۱۲) وقال: حسن) ☆ ابو قلابہ لم یسمع من عائشہ رضي الله عنها وللحديث شواهد كثيرة دون قوله: ”والطفهم...“ وانظر الحديث الآتي: ۳۲۶۴۔  
❀ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۱۶۲) و أبو داود (۴۶۸۲)۔  
❀ صحيح، رواہ ابو داود (۴۹۳۲)۔

الماری پر پردہ تھا، ہوا چلی تو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں اور کھلونوں سے پردہ ہٹا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! یہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: میری گڑیاں ہیں، آپ نے ان میں ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے سے بنے ہوئے دوپڑے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ان کے درمیان میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟“ انہوں نے عرض کیا: گھوڑا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور جو اس کے اوپر ہے، وہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: دوپڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑا اور اس کے دوپڑے!“ انہوں نے عرض کیا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کا ایک گھوڑا تھا جس کے پر تھے۔“ وہ بیان کرتی ہیں، یہ سن کر آپ مسکرا دیے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی داڑھیں دیکھیں۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۳۲۶۶: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْحَبِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَقُلْتُ: لَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي أَتَيْتُ الْحَبِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانَ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي: ((أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتُ بِقَبْرِى أَكُنْتُ تُسْجِدُ لَهُ؟)) فَقُلْتُ: لَا فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ يُسْجَدَ لِأَحَدٍ لَا مَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يُسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*  
۳۲۶۷: قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَّانُ كَرْتِهِ هِيَ، فِي حِرَّةٍ يَبْتَغِي تَوَاتُيْنِ فِي وَهَابٍ كَيْ بَاشِدُونَ كَوَافِئِهِ سَهْ سَالَارٍ كَوَسْجِدَةٍ كَرْتِهِ هِيَ دِيكْهَا تَوَاتُيْنِ فِي كَيْبَا: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَازِيَادِهِ حَقٌّ هِيَ كَهْ أَنْبِيَا سَجْدَةٍ كَيْبَا جَائِي. فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كِي خِدْمَتِ فِي حَاضِرٍ هَوَاتُو عَرْضُ كَيْبَا: فِي حِرَّةٍ كَيْبَا تَوَاتُيْنِ فِي وَهَابٍ كَيْ بَاشِدُونَ كَوَافِئِهِ سَهْ سَالَارٍ كَوَسْجِدَةٍ كَرْتِهِ هِيَ دِيكْهَا، آفَ زِيَادَةِ حَقٍّ دَارِ هِيَ كَهْ آفَ كَوَسْجِدَةٍ كَيْبَا جَائِي، آفَ ﷺ فِي كَرْتِهِ هِيَ: ”مَتَّ كَرُو، أَكْرِ فِي كِي كَوَحْكَمُ دِيكَا كَهْ كِي كَوَسْجِدَةٍ كَرْتِهِ هِيَ تَوَاتُيْنِ عَوْرَتُونَ كَوَحْكَمُ دِيكَا كَهْ كِي كَوَسْجِدَةٍ كَرْتِهِ هِيَ خَاوندُونَ كَوَسْجِدَةٍ كَرْتِهِ اسَ لِي كَهْ كِي أَنْبِيَا انَ بِرَحْمَتِ عَطَا كَيْبَا هِيَ۔“

۳۲۶۷: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*.

۳۲۶۷: إِمَامُ أَحْمَدُ فِي اسَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَ رَوَايَتِ كَيْبَا هِيَ۔

۳۲۶۸: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُسْئَلُ الرَّجُلُ فِيمَا صَرَبَ امْرَأَتُهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَأَبْنُ مَاجَةَ

\* إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۱۴۰) (و صححه الحاكم (۱۸۷/۲) ووافقه الذهبي) ☆ شريك القاضي صرح بالسماع عند البيهقي (۲۹۱/۷) وللحديث شواهد - حسن، رواه أحمد (۲۲۷/۵-۲۲۸ ح ۲۲۳۳۵) ☆ السند منقطع وله شواهد منها الحديث السابق (۳۲۶۶) - حسن، رواه أبو داود (۲۱۴۷) وابن ماجه (۱۹۸۶).

۳۲۶۸: عمر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”خاوند سے دریافت نہ کیا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے؟“

۳۲۶۹: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ: زَوْجِي صَفْوَانُ ابْنُ الْمُعْطَلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيَقْطُرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ: فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَتْ سُورَةٌ وَاحِدَةً لَكُفَّتِ النَّاسُ)) قَالَ: وَ أَمَا قَوْلُهَا: يَقْطُرُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) وَأَمَّا قَوْلُهَا: إِنِّي لَا أَصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ: ((فَإِذَا اسْتَقِظْتَ يَا صَفْوَانُ! فَصَلِّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۲۶۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک عورت آپ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا: میرا خاوند صفوان بن معطل، جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے، جب میں (نفل) روزہ رکھتی ہوں تو وہ مجھے افطار کرنے کا حکم دیتا ہے، اور وہ سورج طلوع ہونے پر نماز فجر پڑھتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، صفوان آپ ﷺ کے پاس ہی تھا، راوی نے کہا: آپ نے اس چیز کے متعلق جو اس (عورت) نے کہا تھا صفوان سے دریافت کیا، تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! رہا اس کا یہ کہنا کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دوسو تیس پڑھتی ہے۔ حالانکہ میں نے اسے منع کیا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صفوان سے فرمایا: ”اگر ایک ہی سورت ہوتی وہ لوگوں کے لیے کافی ہوتی۔ صفوان نے کہا: رہا اس کا یہ کہنا کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو وہ مجھے افطار کر دیتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے جبکہ میں نوجوان آدمی ہوں، میں (جماع سے) رُک نہیں سکتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (نفل) روزے نہ رکھے۔“ اور اس کا یہ کہنا کہ میں سورج طلوع ہونے پر نماز پڑھتا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے گھرانے کے متعلق مشہور ہے کہ ہم سورج طلوع ہونے پر ہی بیدار ہوتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”صفوان! جب تم بیدار ہو تب نماز پڑھ لیا کرو۔“

۳۲۷۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ، فَتَحْنُ أَحَقُّ أَنْ تَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ: ((اعْبُدُوا رَبَّكُمْ، وَاكْرُمُوا آخَاكُمْ، وَلَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لَزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❊

۳۲۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین و انصار کی جماعت میں تھے کہ اتنے میں ایک اونٹ آیا اور اس

❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۲۴۵۹) و ابن ماجہ (۱۷۶۲) ☆ الأعمش عن - ❊ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۷۶/۶ ح ۲۴۹۷۵) [و ابن ماجہ (۱۸۵۲) مختصراً] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف۔



نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! چوپائے اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں، جبکہ ہم تو زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو، اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، اور اگر وہ اسے حکم دے کہ وہ جبلِ اصف (زرد پہاڑ) سے جبلِ اسود (کالے پہاڑ) کی طرف اور جبلِ اسود کو جبلِ ایض کی طرف پتھر نقل کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے۔“

۳۲۷۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةُ: الْعَبْدُ الْأَبْقَى حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاحِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصْحُو)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۳۲۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے: مفروغلام حتی کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس آ جائے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دے، وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو، اور نشے والی حتی کہ وہ ہوش میں آ جائے۔“

۳۲۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا فِي مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۳۲۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سی عورت بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جو اپنے خاوند کو خوش کر دے جب وہ اسے دیکھے، اور جب اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنے مال و جان میں خاوند کی مرضی کے خلاف ایسا کام نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔“

۳۲۷۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ، فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيهِ خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۳۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار چیزیں ایسی ہیں جسے مل جائیں تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی، شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، تکلیفوں میں صبر کرنے والا بدن اور ایسی عورت جو اپنے خاوند سے اپنی ذات کے بارے میں اور اس کے مال کے بارے میں خیانت کی طالب نہ ہو۔“

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان ( ۸۷۲۷ ) ، نسخة محققة : ۸۳۵۳ ، والسنن الكبرى ۱ / ۳۸۹ ) ☆ الوليد بن مسلم مدلس لم يصرح بالسماع السلسل وهو شامي روى عن زهير بن محمد ورواية الشاميين عن زهير ضعيفة . ❁ **إسناده حسن** ، رواه النسائي ( ۶۸ / ۶۸ ح ۳۲۳۳ ) والبيهقي في شعب الإيمان ( ۸۷۳۷ ) .

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان ( ۴۴۲۹ ) ، نسخة محققة : ۴۱۱۵ ) ☆ حميد الطويل مدلس وعنعن وأما المؤمل بن إسماعيل فهو صحيح الحديث عن الثوري و حسن الحديث عن غيره ، على الراجح وللحديث شاهد ضعيف في تاريخ أصبهان ( ۱۶۷ / ۲ ) ولون آخر في الأوسط للطبراني ( ۷۲۰۸ ) وسنده ضعيف من أجل عنعنة حميد الطويل وجاء عنده موسى بن إسماعيل بدل مؤمل بن إسماعيل (۱) .

## بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

## خلع اور طلاق کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۲۷۴: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ آتَتْ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا آغْتَبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقِي وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اقْبَلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۲۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے ثابت بن قیس کی عادات اور دینداری پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں اسلام میں (خاندن کی) نافرمانی کو ناپسند کرتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم اس کا باغ واپس کر دو گی؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہا: ”باغ قبول کرو اور اسے ایک طلاق دے دو۔“

۳۲۷۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ: ((لِيرَاجِعْهَا ثُمَّ يَمْسُكُهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ فَتَطْهَرُ فَإِنْ بَدَّاهُ أَنْ يَطْلُقَهَا فَلْيُطْلِقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَهَا فَبِئْسَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطْلَقَ لَهَا النِّسَاءُ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((مُرَهُ فَلْيَرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطْلِقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۲۷۵: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ناراض ہوئے، اور فرمایا: ”اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرے، پھر انتظار کرے حتیٰ کہ وہ (ایام حیض گزرنے کے بعد) پاک ہو جائے، پھر حیض آئے، پھر پاک ہو، پھر اگر اسے طلاق دینا چاہے تو اسے حالت طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے، یہی وہ عدت ہے جس کے مطابق اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”اسے حکم دو کہ وہ رجوع کرے، پھر اسے حالت طہر یا حمل میں طلاق دے۔“

۳۲۷۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَلَمْ يَعْذِ دَالِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

\* رواه البخاري (۵۲۷۳)۔

\* متفق عليه، رواه البخاري (۴۹۰۸) و مسلم (۱/۱۴۷۱)۔

\* متفق عليه، رواه البخاري (۵۲۶۲) و مسلم (۲۴/۱۴۷۷)۔

۳۲۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو منتخب کیا، آپ نے اسے ہمارے متعلق کچھ بھی شمار نہ کیا۔

۳۲۷۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكْفَرُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊  
۳۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کسی چیز کو حرام قرار دینے پر کفارہ ادا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔“

۳۲۷۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ آيَتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ؟ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ، شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا)) يَتَّبِعُنِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِهِ فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ﴾ الْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۲۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد پیا کرتے تھے، پس میں اور حفصہ رضی اللہ عنہما نے طے کیا کہ نبی ﷺ جس کے پاس بھی تشریف لائیں تو وہ کہے: مجھے آپ سے مغافیر (کھانے کا گوند جو عرط پودے سے نکلتا ہے) کی بو آرہی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ آپ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ہاں تشریف لے گئے تو اس نے آپ سے یہی کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسی کوئی بات نہیں، میں نے تو زینب کے ہاں شہد پیا ہے، میں دوبارہ اسے نہیں پیوں گا، اور میں نے حلف اٹھالیا، تم کسی کو اس کے متعلق نہ بتانا۔“ آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے تھے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ”اے نبی آپ ﷺ نے اس چیز کو کیوں حرام قرار دیا جسے اللہ نے آپ کے لیے حلال قرار دیا ہے، آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے ہیں؟“

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۲۷۹: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلْتُ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ؛ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊  
۳۲۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۹۱۱) و مسلم (۱۸/۱۴۷۳)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۹۱۲) و مسلم (۲۰/۱۴۷۴)۔

❊ إسناده صحيح، رواه أحمد (۵/۲۷۷ ح ۲۲۷۳۸) و الترمذی (۱۱۸۷ و قال: حسن) و أبو داود (۲۲۲۶) وابن

ماجه (۲۰۵۵) و الدارمي (۲/۱۶۲ ح ۲۲۷۵)۔

پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے۔“

۳۲۸۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَبْغَضُ الْحَلَائِلِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۲۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حلال چیزوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔“

۳۲۸۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عَتَاقَ إِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ، وَلَا وَصَالَ فِي صِيَامٍ وَلَا يَتَمُّ بَعْدَ احْتِلَامٍ، وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ، وَلَا صَمْتُ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ \*

۳۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نکاح سے پہلے طلاق دینے، ملکیت سے پہلے آزاد کرنے، مسلسل روزے رکھنے، بالغ ہونے کے بعد یتیم، دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت اور صبح سے رات تک خاموشی اختیار کرنے کا کوئی جواز نہیں۔“

۳۲۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا نَذْرَ لِبْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَتَقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: ((وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ)). \*

۳۲۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انسان جس چیز کا مالک نہیں، اس میں اس کا نذر دینا، آزاد کرنا اور طلاق دینا معتبر نہیں ہے۔“ اور ابو داؤد نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں: ”انسان جس چیز کا مالک ہے اسی کی بیع کر سکتا ہے۔“

۳۲۸۳: وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَنَةَ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَقَالَ: وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً؟)) فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَطَلَقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا: الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ. \*

۳۲۸۳: رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ سہیمہ کو طلاق بتہ دی، انہوں نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا اور کہا: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک ہی کا ارادہ کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے صرف ایک ہی کا ارادہ کیا تھا؟“ رکانہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے ایک ہی کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیمہ کو رکانہ کی طرف لوٹا دیا، پھر انہوں نے

\* **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۲۱۷۸)۔ \* **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۹۸/۹) ح ۲۳۵۰ وسنده ضعيف جدًا [و أبو داود (۲۸۷۳) مختصرًا وسنده ضعيف] ☆ سفیان الثوري مدلس و عنعن ، روی ایوب بن سوید عنه ، وجویر : متروک و للحديث شواهد ، لا طلاق قبل نكاح و لا عتاق إلا بعد ملك (ابن ماجه : ۲۰۴۸-۲۰۴۷ حسن) و لا وصال في صيام (أحمد ۳/ ۶۲ ح ۱۱۶۱۹ ، صحيح) و لا يتم بعد احتلام (ضعيف) و لا رضاع بعد خطام (الترمذي: ۱۱۵۲ صحيح) و لا صمت يوم إلى الليل (ضعيف)۔

\* **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذي (۱۱۸۱) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۱۹۰)۔

\* **حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۲۲۰۶) و الترمذي (۱۱۷۷) و ابن ماجه (۲۰۵۱) و الدارمي (۱۶۲/۲ ح ۲۲۷۷)۔

دوسری طلاق عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں اور تیسری طلاق عثمان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں دی۔ ابو داؤد۔ اور ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، مگر انہوں نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

۳۲۸۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❊

۳۲۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں حقیقت میں بھی حقیقت ہیں اور مزاح میں بھی حقیقت ہیں: نکاح، طلاق اور رجوع۔“ ترمذی، ابو داؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۲۸۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ)). ❊ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيلَ مَعْنَى الْإِغْلَاقِ: الْإِكْرَاهُ.

۳۲۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جبر کی صورت میں نہ طلاق معتبر ہے اور نہ آزاد کرنا۔“ اور ”اغلاق“ کا معنی ”جبر“ ہے۔

۳۲۸۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمُعْتَوَةِ وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجَلَانَ الرَّأْوِيُّ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ. ❊

۳۲۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجنون اور مغلوب العقل کی طلاق کے سوا ہر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔“ ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے، وہ حدیث یاد رکھنے والا نہیں۔

۳۲۸۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ، وَعَنِ الْمُعْتَوَةِ حَتَّى يَعْقِلَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ ❊

۳۲۸۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص مرفوع القلم ہیں، سویا ہوا حتی کہ جاگ جائے، بچہ حتی کہ بالغ ہو جائے، اور مجنون حتی کہ وہ ہوش مند ہو جائے۔“

۳۲۸۸: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَاجَةَ عَنْهُمَا. ❊

۳۲۸۸: دارمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواہ الترمذی (۱۱۸۴) و أبو داؤد (۲۱۹۴)۔ ❊ **سندہ ضعیف**، رواہ أبو داؤد (۲۱۹۳)

وابن ماجہ (۲۰۴۶) [والنسائی (۲۰۴۶)] ☆ محمد بن عبید بن ابی صالح و ثقہ ابن حبان و الحاکم و ضعفہ أبو حاتم

الرازی و ابن حجر و ضعفہ راجح و للحدیث شواہد ضعیفہ۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا**، رواہ الترمذی (۱۱۹۱)

☆ عطاء بن عجلان: متروک بل أطلق علیہ ابن معین و الفلاس و غیرہما الکذب۔ ❊ **حَسَنٌ**، رواہ الترمذی (۱۴۲۳)

وقال: حسن غریب) و أبو داؤد (۴۴۰۳)۔ ❊ **سندہ ضعیف**، رواہ الدارمی (۱۷۱/۲ ح ۲۳۰۱) و ابن ماجہ

(۲۰۴۱) سندہ ضعیف، فیہ حماد بن أبی سلیمان و إبراهیم النخعی مدلسان و عنعنا، ۲۰۴۲ سندہ ضعیف، فیہ القاسم

بن یزید مجهول و لم یدرک علیاً رضی اللہ عنہ [و أبو داؤد (۴۳۹۸) و النسائی (۳۴۶۲)]۔

۳۲۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((طَلَا قُ الْأَمَةَ تَطْلِيقَتَيْنِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۳۲۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوٹڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔“

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۲۹۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❊

۳۲۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نافرمانی کرنے والیاں اور خلع طلب کرنے والیاں منافق ہیں۔“

۳۲۹۱: وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِّصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يَنْكِرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❊

۳۲۹۱: نافع، صفیہ بنت ابی عبید کی آزاد کردہ لوٹڈی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے اپنی ہر چیز کے بدلے اپنے خاوند (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے خلع لیا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار نہ کیا۔

۳۲۹۲: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضَبًا، ثُمَّ قَالَ: ((يَلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ؟)) حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَقْتُلُهُ؟ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❊

۳۲۹۲: محمود بن لبید بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دی ہیں، تو آپ ﷺ غصہ کی حالت میں کھڑے ہوئے پھر فرمایا: ”کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جا رہا ہے جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔“ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟

۳۲۹۳: وَعَنْ مَالِكٍ، بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ فَمَاذَا تَرَى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: طَلَقْتَ مِنْكَ ثَلَاثًا، وَسَبْعٌ وَتَسْعُونَ اتَّخَذَتْ بِهَا آيَاتُ اللَّهِ هُزُؤًا. رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ ❊

۳۲۹۳: امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے اپنی بیوی

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۱۱۸۲ وقال: غریب) و أبو داود (۲۱۸۹) و ابن ماجه (۲۰۸۰) و الدارمی (۲/ ۱۷۱-۱۷۰ ح ۲۲۹۹)۔ ❊ **صَحِيحٌ**، رواه النسائي (۱۶۸/۶ ح ۳۴۹۱)۔ ❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه مالك (۲/ ۵۶۵ ح ۱۲۲۹) ☆ مولاة صفیہ لا تعرف، و قول نافع: عن، بمعنى أن فلا علاقة لهذه المولاة بالسند والله أعلم۔ ❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه النسائي (۱۴۲-۱۴۳ ح ۳۴۳۰) وأعل بما لا يقدح۔ ❊ **حَسَنٌ**، رواه مالك (۲/ ۵۵۰ ح ۱۱۹۵) ☆ سندہ ضعیف و له شواہد عند البیہقی (۳۳۷/۷) و أبی داود (۲۱۹۷) و غیرہما۔

کو سوطلاق دی ہیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے تیری طرف سے تین طلاقیں تو واقع ہو گئیں، جبکہ ستانویں کے ذریعے تم نے اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق کیا۔

۳۲۹۴: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ❁

۳۲۹۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”معاذ! اللہ نے روئے زمین پر جو کچھ پیدا فرمایا ہے اس میں سے کسی (غلام) کو آزاد کرنا اسے سب سے زیادہ محبوب ہے، اور اس نے روئے زمین پر جو کچھ پیدا فرمایا ہے اس میں سے طلاق اسے انتہائی ناپسند ہے۔“

## بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا

جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اس کا بیان

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۳۲۹۵: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرْظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبِتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمَامَعَهُ الْأَمِثْلُ هَذِبَةُ الثَّوْبِ فَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ)). قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۲۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کر لی، لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح ہے (یعنی وہ جماع کے قابل نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم رفاعہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہو؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، حتیٰ کہ تم اس سے لطف اندوز ہو جاؤ اور وہ تم سے لطف اندوز ہو جائے۔“

### الْفَصْلُ الثَّانِي

#### فصل ثانی

۳۲۹۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحْلَلَ وَالْمُحْلَلَةَ لَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ \*

۳۲۹۶: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے دونوں پر لعنت فرمائی۔

۳۲۹۷: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ \*

۳۲۹۷: ابن ماجہ نے اسے علی، ابن عباس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۳۹) و مسلم (۱۴۳۳/۱۱۱)۔

\* صحیح، رواہ الدارمی (۱۵۸/۲ ح ۲۲۶۳) وانظر الحديث الآتي (۳۲۹۷)۔

\* صحیح، رواہ ابن ماجہ (۱۹۳۴)، عن علی، ۱۹۳۵ عن ابن عباس وسنده ضعيف، ۱۹۳۶ عن عقبه بن عامر)۔



۳۲۹۸: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَقُولُ: يُوقَفُ الْمُؤَلَّى. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❀

۳۲۹۸: سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے تقریباً دس صحابہ سے ملاقات کی وہ سب کہتے تھے کہ ایلاء کرنے والے کو پابند سلاسل کیا جائے گا۔

۳۲۹۹: وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ صَخْرٍ -وَيُقَالُ لَهُ: سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِي- جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمُضِيَ رَمَضَانَ فَلَمَّا مَضَى نِصْفُ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْتَقَ رَقَبَةً)). قَالَ: لَا أَحْجُهَا. قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: ((أَطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) قَالَ: لَا أَحْجُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفِرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو ((أَعْطِمْ ذَلِكَ الْعَرَقَ)) وَهُوَ مَكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا ((لِيُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

۳۲۹۹: ابوسلمہ سے روایت ہے کہ سلمان بن صخر، انہیں سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے، نے اپنی بیوی کو پورا رمضان اپنے اوپر اپنی ماں کی پشت کی طرح قرار دے لیا، جب نصف رمضان گزر گیا تو ایک رات اس نے اس سے جماع کر لیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ایک غلام آزاد کرو۔“ اس نے عرض کیا، میرے پاس کوئی غلام نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔“ اس نے عرض کیا: میں استطاعت نہیں رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔“ اس نے عرض کیا: میں طاقت نہیں رکھتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فروہ بن عمرو سے فرمایا: ”اسے پندرہ صاع یا سولہ (تقریباً چالیس کلو) والا کھجوروں کا ٹوکرا دے دو تا کہ وہ ساتھ مسکینوں کو کھلا دے۔“

۳۳۰۰: وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ: كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي وَفِي رِوَايَتِهِمَا، أَغْنَى أَبَا دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ: ((فَأَطْعِمُ وَسُقَّامُنْ تَمْرَيْنِ سِتِّينَ مِسْكِينًا)). ❀

۳۳۰۰: ابوداؤد ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار کے طریق سے سلمہ بن صخر سے اسی طرح روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: مجھے جس قدر عورتوں سے لگاؤ تھا اتنا لگاؤ میرے سوا کسی اور کو نہ تھا۔ اور ان دونوں یعنی ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں ہے: ”ایک وسق (ساتھ صاع) کھجوریں ساتھ مسکینوں کو کھلاؤ۔“

❀ سندہ صحیح، رواہ البغوي في شرح السنة (۲۳۷/۹ ح ۲۳۶۳) [والشافعي في الأم ۵/ ۲۶۵] ☆ وللحديث شواهد عند الدارقطني (۶۱/۲) وغيره. ❀ حسن، رواه الترمذي (۱۲۰۰) وقال: (حسن).  
❀ سندہ ضعیف، رواہ ابو داؤد (۲۲۱۳) وابن ماجہ (۲۰۶۲) والدارمی (۱۶۲/۲-۱۶۳ ح ۲۲۷۸) ☆ ابن إسحاق مدلس وعنعن۔

۳۳۰۱: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهَرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ قَالَ: ((كُفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۳۰۱: سلیمان بن یسار، سلمہ بن صخر کی سند سے نبی ﷺ سے، ظہار کرنے والے کے متعلق جو کفارہ دینے سے پہلے جماع کر لے، روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ہی کفارہ ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۳۰۲: عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ فَعَشِيهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُ بَيَاضَ حَجَلِيهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرُبَهَا حَتَّى يُكْفَرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ: الْمُرْسَلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ. ❊

۳۳۰۲: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تو اس نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے جماع کر لیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اس کے متعلق آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے چاندنی رات میں اس کی پازیب کی سفیدی دیکھی تو مجھ سے رہانہ گیا اور میں اس سے ہم بستر ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے اور اسے حکم فرمایا کہ وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے قریب نہ جائے۔ ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور امام ابو داؤد اور امام نسائی نے اسی مثل مسند اور مرسل روایت کیا ہے، اور امام نسائی نے فرمایا: مرسل، درست ہونے میں، مسند سے اولیٰ ہے۔

❊ **سندہ ضعیف**، رواہ الترمذی (۱۱۹۸) و قال: (حسن غریب) و ابن ماجہ (۲۰۶۴) ☆ سلیمان بن یسار لم یسمع من سلمة بن صخر رضي الله عنه - ❊ **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۲۰۶۵) و الترمذی (۱۱۹۹) و أبو داود (۲۲۲۱) و النسائي (۶/۱۶۷ ح ۳۴۸۷ مسنداً و ح ۳۴۸۸ مرسلًا)۔

## بَابُ

## گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

## الْفَضْلِ الْأَوَّلِ

## فصل اول

۳۳۰۳: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارِيَةً كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةَ مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ: أَكَلَهَا الذَّنْبُ فَاسْفُتْ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنَى آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَى رَقَبَةٍ أَفَاعُغْتُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيْنَ اللَّهُ؟)) فَقَالَتْ: فِي السَّمَاءِ فَقَالَ: ((مَنْ أَنَا؟)) فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعِنْتُهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ رحمہ اللہ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قَبْلَ أَحَدٍ وَالْجَوَانِيَّةُ، فَاطْلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنَى آدَمَ اسْفُتْ كَمَا يَأْسِفُونَ، لَكِنْ صَكَّكْتُهَا صَكَّةً، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَعِنْتُهَا؟ قَالَ: ((أَتَيْنِي بِهَا؟)) فَاتَيْتُهَا بِهَا. فَقَالَ لَهَا: ((أَيْنَ اللَّهُ؟)) قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: ((مَنْ أَنَا؟)) قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ. قَالَ: ((أَعِنْتُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)).

۳۳۰۳: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک لونڈی میری بکریاں چراتی تھی، میں اس کے پاس آیا تو میں نے ایک بکری نہ پائی، میں نے اس کے متعلق اس سے پوچھا تو اس نے کہا: اسے بھیڑیے نے کھالیا ہے، میں اس سے ناراض ہوا، چونکہ میں اولاد آدم سے ہوں، میں نے اس کے چہرے پر پھٹر مار دیا، (اور کسی وجہ سے) غلام آزاد کرنا مجھ پر واجب ہے، کیا میں اسے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے اس لونڈی سے پوچھا: ”اللہ کہاں ہے؟“ اس نے کہا: آسمان میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں کون ہوں؟“ اس نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے آزاد کر دو۔“ یہ مالک کی روایت ہے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: انہوں (معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ) نے کہا: میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جوانیہ کی طرف میری بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک روز میں نے دیکھا کہ بھیڑیا ہماری بکریوں میں سے ایک بکری لے گیا، چونکہ میں آدم کی اولاد سے ہوں، میں بھی ناراض ہوتا ہوں جیسے وہ ناراض ہوتے ہیں، اس لیے میں نے اسے ایک تھپر مار دیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور سارا واقعہ سنایا) آپ نے میری اس حرکت کو بڑا جرم قرار دیا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے میرے پاس لاؤ۔“ میں اسے آپ کے پاس لے آیا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”اللہ کہاں ہے؟“ اس نے عرض کیا: آسمان میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں کون ہوں؟“ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مسلمان ہے۔“

## بَابُ اللَّعَانِ

## لعان کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۳۰۴: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ عُيُومَرَ الْعَجَلَانِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتُهُ فَيَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَصَاحِبَتِكَ فَأَذْهَبْ فَأَتِ بِهَا)) قَالَ سَعْدٌ: فَتَلَا عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُيُومَرُ: كَذَبْتَ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انْظُرُوا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهَ اسْحَمَ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْإِلْتِيْنِ خَدَلَجَ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُيُومَرَ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهَ أَحْمِرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُيُومَرَ إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا)). فَجَاءَتْ بِهَ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِ عُيُومَرَ فَكَانَ بَعْدَ يَنْسَبُ إِلَى أَبِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۳۰۴: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں بتائیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کر دے، اس صورت میں وہ (مقتول کے ورثاء) اس کو قتل کر دیں گے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہو چکا ہے، تم اسے لے کر آؤ۔“ سہل بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا، اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں اسے رکھ لوں تو اس کا مطلب ہوگا میں نے اس پر جھوٹ باندھا، اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انتظار کرو اور دیکھو اگر وہ سیاہ رنگ، موٹی موٹی اور خوب سیاہ آنکھوں والے، سرین بڑے بڑے اور موٹی موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دے تو پھر میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اس کے متعلق سچ کہا ہے، اور اگر وہ سرخ رنگ کا ہوا، گویا کہ وہ زہریلی چھلکی ہے تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اس عورت پر جھوٹ باندھا ہے۔“ اس عورت نے اس طرح کے بچے کو جنم دیا جس طرح کی صفات رسول اللہ ﷺ نے عویمر کی تصدیق کے متعلق بیان فرمائی تھیں، اس کے بعد اس بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

۳۳۰۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا عَنْ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَقَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْمَرْأَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \* وَفِي حَدِيثِهِ لَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۷۴۵) و مسلم (۱/۱۴۹۲)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۳۱۵) و مسلم (۸/۱۴۹۴، ۴/۱۴۹۳)۔

۳۳۰۵: اہوُنْ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ ثُمَّ دَعَا هَا فَوَعَّظَهَا وَذَكَرَ هَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ۔  
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا، اس (آدمی) نے اس کے بچے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی اور بچے کو عورت کے حوالے کر دیا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیحین کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے شوہر کو وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے، پھر آپ ﷺ نے اس عورت کو بلایا اور اسے بھی وعظ و نصیحت کی اور اسے بھی بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔“

۳۳۰۶: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِمَتَلَا عَيْنِي: ((حَسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ أَحَدُ كَمَا كَذِبُ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَالِي، قَالَ: ((لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ قُرْحِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا))، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: ”تمہارا حساب اللہ کے ذمہ ہے، تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہارا اس (عورت) پر کوئی حق نہیں۔“ اس (آدمی) نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا مال (جو میری دیا تھا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں مال کا کوئی حق نہیں، اگر تم نے اس کے متعلق سچی بات کی ہے تو وہ (مال) اس کا بدل ہے جو تم نے اس سے ہم بستری کی ہے، اور اگر تم نے اس کے متعلق جھوٹی بات کی ہے تو پھر اس (مہر) کا لوٹنا تمہارے لیے بہت بعید ہے اور تیرا اس سے مطالبہ کرنا بھی بعید ہے۔“

۳۳۰۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((الْبَيِّنَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ)). فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلَيْزَلَنَّا اللَّهُ مَا يُبْرِئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَتَزَلَ جَبْرِيلُ وَانْزَلَ عَلَيْهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنْ كَانِ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ؟)) ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهَا وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّاتٌ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرَجُّعُ ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْصُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغِ الْإِثْنَيْنِ خَدْلَجِ السَّافِينَ فَهُوَ لَشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ)). فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ لَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ))، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۳۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی ﷺ کے پاس اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی

تہمت لگائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ثبوت پیش کرو، ورنہ تیری پشت پر حد قائم ہوگی۔“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو حالت زنا میں دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے چلا جائے؟ نبی ﷺ فرمایا: ”گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پشت پر حد قائم کی جائے گی۔“ ہلال بنی النضر نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں یقیناً سچا ہوں اللہ ایسا حکم ضرور نازل فرمائے گا جو مجھے حد سے بچالے گا۔ پس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں: ”جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں..... اگر وہ سچوں میں سے ہے۔“ ہلال بنی النضر آئے تو انہوں نے گواہی دی (یعنی لعان کیا) جبکہ نبی ﷺ فرما رہے تھے: ”یقیناً تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرنے کے لیے تیار ہے؟“ پھر عورت کھڑی ہوئی تو اس نے گواہی دی (لعان کیا) جب وہ پانچویں گواہی پر پہنچی تو انہوں نے اسے روکا اور انہوں نے کہا کہ یہ (پانچویں گواہی) واجب کرنے والی ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے توقف کیا اور خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ وہ (اپنے موقف سے) رجوع کر لے گی، پھر اس نے کہا: میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے دیکھو اگر یہ سرمئی آنکھوں والے، بڑے سرین والے اور موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دے تو پھر وہ شریک بن سحما کا ہے۔“ اس نے اسی طرح کے بچے کو جنم دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ کا حکم (کہ لعان کے بعد حد جاری نہیں کی جائے گی) پہلے سے نہ آیا ہوتا تو میں اسے ضرور سزا دیتا۔“

۳۳۰۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسَهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ: كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَوْرٌ، وَأَنَا أَعْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَعْيَرُ مِنِّي)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۳۳۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پاؤں تو کیا میں اس (آدمی) کو ہاتھ نہ لگاؤں حتیٰ کہ میں چار گواہ لاؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!“ انہوں نے عرض کیا، ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر میرے ساتھ ایسا ہوا تو میں اس (گواہی) سے پہلے ہی تلوار کے ذریعے اس کا کام تمام کر دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے سردار کی بات کو غور سے سنو، کیونکہ وہ غیور شخص ہے، اور میں اس سے زیادہ غیور ہوں جبکہ اللہ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔“

۳۳۰۹: وَعَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُضْضِعٍ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((اتَّعَجِبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَا نَأْغِيرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَعْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۳۳۰۹: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو (حالت زنا میں) دیکھ لوں

❀ رواہ مسلم (۱۶/۱۴۹۸)

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۴۱۶) و مسلم (۱۷/۱۴۹۹)

تو میں تلوار کی دھار کے ساتھ اسے قتل کر دوں۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے، اور اللہ نے اپنی غیرت ہی کے باعث ظاہری اور باطنی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ سے زیادہ کوئی شخص عذر پسند نہیں کرتا اسی لیے تو اس نے آگاہ کرنے والے اور خوشخبری سنانے والے (انبیاء علیہم السلام) مبعوث فرمائے، اور اللہ سے بڑھ کر کوئی شخص مدح کو پسند نہیں کرتا، اسی لیے تو اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔“

۳۳۱۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور بے شک مومن بھی غیرت مند ہے، اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اللہ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب نہ کرے۔“

۳۳۱۱: وَعَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَمَا أَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟)) قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ: ((فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا؟)) قَالَ: عَزَقُ نَزَعَهَا قَالَ: ((فَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ)) وَلَمْ يَرْخُصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میری بیوی نے ایک سیاہ بچے کو جنم دیا ہے، میں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟“ اس نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے رنگ کیسے ہیں؟“ اس نے عرض کیا: سرخ، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟“ اس نے عرض کیا: ان میں خاکی رنگ کا بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خیال میں یہ کہاں سے آگیا؟“ اس نے عرض کیا: (پرانی) رگ اسے لے آئی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ممکن ہے یہ بھی رگ ہو جو اسے لے آئی ہو۔“ اور آپ نے اسے اس بچے سے انکار کی اجازت نہیں دی۔

۳۳۱۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمَعَةَ مَتْنِي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنَّهُ ابْنُ أَخِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ: أَخِي فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَخِي كَانَ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ! أَلَوْلَاكَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ)) ثُمَّ قَالَ بِسُودَةَ بِنْتُ زَمَعَةَ: ((اِحْتَجِبِي مِنْهُ)) لَمَّا رَأَى مِنْ شَبْهِهِ بَعْتَبَةَ فَمَا رَاَهَا حَتَّى لَقِيَ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۲۲۳) و مسلم (۲۷۶۱/۳۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۳۱۴) و مسلم (۱۵۰۰)۔

اللَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((هُوَ أَحْوَكُ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلِدَ عَلِيَّ فِرَاشِ أَبِيهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۳۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ زعمہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے۔ تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ چنانچہ جب فتح مکہ کا سال ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے۔ اور عبد بن زعمہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے بھائی نے اس (بچے) کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی، اور عبد بن زعمہ نے عرض کیا، یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عبد بن زعمہ بچہ تمہیں ملے گا کیونکہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو، جبکہ زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے سودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”اس سے پردہ کیا کرو۔“ آپ ﷺ نے یہ تب فرمایا جب آپ نے اس لڑکے کی عتبہ سے مشابہت دیکھی۔ اس کے بعد اس نے سودہ رضی اللہ عنہا کو تادم زیت نہیں دیکھا۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ”عبد بن زعمہ! وہ تمہارا بھائی ہے، اس لیے کہ وہ اس کے والد کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔

۳۳۱۳: وَعَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: ((أَيُّ عَائِشَةَ! أَلَمْ تَرَيَا أَنِّ مُجْزَرًا مُدْلِجِي دَخَلَا فَلَمَّا رَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَفْدَامُهُمَا، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَفْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۳۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ بڑے خوش خوش میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجر زملی آیا ہوا ہے جب اس نے اسامہ اور زید رضی اللہ عنہما کو اس حال میں دیکھا کہ ان دونوں پر ایک چادر تھی اور انہوں نے اپنے سروں کو اس سے ڈھانپ رکھا تھا اور ان کے پاؤں ننگے تھے، اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔“

۳۳۱۴: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبْنَى بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۳۱۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جانے بوجھے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا تو ایسے شخص پر جنت حرام ہے۔“

۳۳۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۳۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے آباء سے بے رغبتی و اعراض نہ کرو، کیونکہ جس شخص

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۴۵، ۴۳۰۳) و مسلم (۱۴۵۷/۳۶)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۷۱) و مسلم (۱۴۵۹/۳۸)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۶۶) و مسلم (۶۳/۱۱۵)۔ ❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۶۸) و مسلم

(۱۱۳/۶۲) ۵ حدیث عائشہ: ما من أحد أغیر من الله، تقدم (۱۴۸۳)۔



نے اپنے باپ سے اعرض کیا (اور اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب کیا) اس نے کفر کیا۔“  
وَقَدْ ذَكَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ((مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ)) فِي بَابِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ.  
عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ”اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں۔“ صلاۃ الخسوف کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۳۱۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمَلَأَنَّهُ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلْتَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْدَّارِمِيُّ \*  
۳۳۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لعان کے متعلق آیت نازل ہوئی تو انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو عورت بچے کو ایسی قوم میں داخل کر دے جس سے اس کا ناطہ نہیں اللہ کے نزدیک اس عورت کی کوئی عزت نہیں اور وہ اسے جنت میں داخل نہیں فرمائے گا، اور جو شخص اپنے بچے کا انکار کر دے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ یہ بچہ اسی کا ہے، اللہ اس سے حجاب فرمائے گا اور اس کو تمام اول و آخر پوری مخلوق کے سامنے رسوا کر دے گا۔“

۳۳۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَا مِسٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((طَلِّقْهَا)) قَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُهَا. قَالَ: ((فَامْسِكْهَا إِذَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ: رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ: وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ. \*  
۳۳۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیوی ہے جو کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے طلاق دے دو۔“ اس نے عرض کیا: میں اس سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اسے اپنے نکاح میں رکھ۔“

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی راوی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع نقل کیا ہے اور کسی نے مرفوعاً ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ امام نسائی کہتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں۔

۳۳۱۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ أُسْتَلْحَقَ بَعْدَ آيَةِ الْاِذْيِ يُدْعَى لَهُ إِدْعَاؤُهُ وَرَثَتُهُ فَقَضَى أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنْ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قَسَمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقَسِّمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يُلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ

\* إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۲۶۳) والنسائي (۱۷۹/۶) (۳۵۱۱) والدارمي (۱۵۳/۲) ح (۲۲۴۴).

\* إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۰۴۹) والنسائي (۱۶۹/۶-۱۷۰) ح (۳۴۹۴-۳۴۹۵) ☆ سند المرفوع صحيح

وأعل بما لا يقدح -

الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرُهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ أَدْعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زَنِيَّةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أُمَّةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۳۱۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے اس بچے کی بابت فیصلہ صادر فرمایا جسے اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں میں شامل کیا گیا ہو۔ اگر وہ بچہ ایسی لونڈی کا ہے کہ مرنے والے شخص نے اس لونڈی سے اس وقت ہم بستر کی تھی جب وہ اس لونڈی کا مالک تھا تو وہ بچہ اس کے ورثہ میں شامل ہے اس کے پیدا ہونے سے پہلے جو وراثت تقسیم ہو چکی اس سے وہ محروم رہے گا البتہ پیدا ہونے کے وقت جو ترکہ موجود تھا اس میں سے اسے حصہ ملے گا۔ (جس بچے کو شامل کیا جا رہا ہے) اگر اس کے والد نے مرنے سے قبل اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا تو پھر اس بچے کو ورثہ میں شامل نہیں کیا جائے گا، اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے ہے جس کا وہ متوفی مالک نہیں تھا یا وہ ایسی آزاد عورت سے جو اس کے نکاح میں نہ تھی تو اس بچے کو متوفی کے نسب میں شامل نہیں کیا جائے گا لہذا وہ بچہ متوفی کا وارث نہیں بنے گا، اگرچہ اس بچے کو خود متوفی نے اپنا بیٹا ہی کیوں نہ قرار دیا ہو کیونکہ وہ زنا کی پیداوار ہے خواہ لونڈی سے ہو یا آزاد عورت سے ہو۔“

٣١٩: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ رضي الله عنه أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ الْغِيْرَةُ مَا يَحِبُّ اللَّهُ، وَمِنْهَا مَا يُغِصُّ اللَّهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللَّهُ فَالْغِيْرَةُ فِي الرِّبَّةِ وَأَمَّا الَّتِي يُغِصُّهَا اللَّهُ فَالْغِيْرَةُ فِي غَيْرِ رِبَّةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُغِصُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يَحِبُّ اللَّهُ فَأَمَّا الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُغِصُّ اللَّهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفُخْرِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((فِي الْبُعْيِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۳۱۹: جابر بن عتيق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”غیرت کی ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتا، رہی وہ جسے اللہ پسند فرماتا ہے، وہ ہے جو مقام شک میں ہو، اور رہی وہ جسے اللہ ناپسند فرمایا ہے وہ غیرت ہے جو غیر شک (گمان) میں ہو۔ اور فخر کی ایک ایسی قسم ہے جسے اللہ ناپسند کرتا ہے، اور ایک ایسی قسم ہے جسے اللہ پسند فرماتا ہے، رہا وہ فخر جسے اللہ پسند فرماتا ہے وہ آدمی کا قتال (جہاد) اور صدقہ کے وقت فخر کرنا ہے، اور رہا وہ جسے اللہ ناپسند فرماتا ہے تو وہ نسب میں فخر کرنا ہے۔“ اور دوسری روایت میں ہے: ”ظلم میں فخر کرنا۔“

الفصل الثالث  
فصل ثالث

٣٣٢٠: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فَلَانًا ابْنِي، عَاهَرْتُ بِأَمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا دُعَاةَ فِي الْإِسْلَامِ، ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

❖ **إسناده حسن، رواه أبو داود (٢٢٦٥).**

❁ حسن، رواه أحمد (٥/٤٤٦، ٤٤٨، ٢٤١٤٩، ٢٤١٥٣) وأبو داود (٢٦٥٩) والنسائي (٥/٥)

٧٨-٧٩ ح ٢٥٥٩ - ❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٢٧٤) -

۳۳۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! فلاں میرا بیٹا ہے، میں نے دور جاہلیت میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام میں (بچے کا) دعویٰ نہیں، جاہلیت کا معاملہ ختم ہو گیا، بچہ صاحبِ بستر کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر (رحم یا محرومی) ہے۔“

۳۳۲۱: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ: النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ، وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۳۲۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”چار قسم کی عورتوں کے درمیان کوئی لعان نہیں، نصرانی عورت مسلمان کے نکاح میں ہو، یہودی عورت مسلمان کے نکاح میں ہو، آزاد عورت مملوک کے نکاح میں ہو، اور مملوک عورت آزاد کے نکاح میں ہو۔“

۳۳۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا حِينِ أَمَرَ الْمُتَلَا عَيْنِي أَنْ يَتَلَا عَنَا أَنْ يَضَعَ يَدُهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ: ((أَنَّهَا مُوجِبَةٌ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❊

۳۳۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو اس وقت حکم فرمایا، جب آپ نے دو لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم دیا تھا کہ وہ (آدمی) پانچویں شہادت کے وقت اس (لعان کرنے والے) کے منہ پر ہاتھ رکھ دے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ وہ (پانچویں گواہی) واجب کرنے والی ہے۔“

۳۳۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ: فَعِزْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ: ((مَالِكُ يَا عَائِشَةُ! اغْرِي؟)) فَقُلْتُ: مَا لِي لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((نَعَمْ! وَلَكِنْ أَعَانَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۳۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات میرے پاس سے تشریف لے گئے آپ کے تشریف لے جانے پر میں جذباتی ہوئی، چنانچہ آپ تھوڑی دیر بعد تشریف لائے اور آپ ﷺ نے میری حالت دیکھی تو فرمایا: ”عائشہ! کیا ہوا، کیا تم جذباتی ہو گئی ہو؟“ میں نے عرض کیا: مجھے کیا ہے کہ مجھ جیسی کو آپ جیسے کی عدم موجودگی جذباتی نہ کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری اعانت فرمائی حتیٰ کہ میں اس سے محفوظ رہتا ہوں۔“

❊ إسناده ضعيف جدًا، رواه ابن ماجه (۲۰۷۱) ☆ فيه عثمان بن عطاء الخراساني قال فيه الدارقطني: ”هو ضعيف

الحديث جدًا“ (۱۶۳/۳-۱۶۴) وله متابعة مردودة۔

❊ صحيح، رواه النسائي (۱۷۵/۶) ح ۳۵۰۲۔ ❊ رواه مسلم (۷۰/۲۸۱۵)۔

## بَابُ الْعِدَّةِ

## عدت کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۳۲۴: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَارْسَلَهَا إِلَيْهَا وَكَيْلُهُ الشَّعِيرُ فَسَخَطَتْهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ! مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ قَالَ: ((تِلْكَ أَمْرٌ يُغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَصْعِقُ نِيَابِكَ فَإِذَا أَحْلَلْتَ فَإِذْنِي)). قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَآبَاءَهُمْ خَطَبَانِي فَقَالَ: ((أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُغْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ؛ إِنَّكِ حَيٌّ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ)) فَكَرِهَتْهُ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّكِ حَيٌّ أُسَامَةُ)) فَنَكَحَتْهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبَطَتْ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا: ((فَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَآتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا نَفَقَةَ لَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا)). ❀

۳۳۲۳: ابوسلمہ، فاطمہ بنت قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ابو عمرو بن حفص نے انہیں آخری طلاق اس وقت دی جب وہ مدینہ منورہ سے باہر تھے، چنانچہ ابو عمرو بن حفص کے وکیل نے وہ ”جو“ فاطمہ کے سپرد کر دیے جو ابو عمرو نے ان کے لیے بھیجے تھے وہ اس سے ناراض ہو گئیں، اس پر (اس کے وکیل) نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارا ہم پر کوئی حق نہیں، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے کوئی نفقہ نہیں، آپ ﷺ نے انہیں ام شریک کے گھر عدت گزارنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا: ”وہ ایسی خاتون ہیں، کہ میرے صحابہ اس کے پاس آتے جاتے ہیں، لہذا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارو، کیونکہ وہ نابینا شخص ہے، تم اپنے معمول کے کپڑے پہن کر رہ سکتی ہو، جب تم عدت گزار لو تو مجھے مطلع کرنا۔“ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب میں نے عدت گزار لی تو میں نے آپ کو بتایا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور ابو جہم رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو جہم وہ تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا (سخت مزاج ہے)، اور رہا معاویہ وہ تو فقیر آدمی ہے، اس کے پاس کوئی مال نہیں، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔“ میں نے اسے ناپسند کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسامہ سے نکاح کر لو۔“ میں نے اس سے نکاح کر لیا اللہ نے اس میں خیر فرمادی، اور میں قابل رشک بن گئی۔ اور انہی سے ایک روایت میں ہے: ”ابو جہم! وہ تو عورتوں کو بہت مارنے والا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوند نے جب اسے تین طلاقیں دے دیں تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں، تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”تمہارے لیے صرف حاملہ ہونے کی صورت میں نفقہ ہے، ویسے کوئی نفقہ نہیں۔“

۳۳۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا، فَلَذَاكَ رَحْصَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ تَعْنِي فِي الثُّقْلَةِ. وَفِي رَوَايَةٍ، قَالَتْ: مَا لِفَاطِمَةَ؟ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ؟ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا: لَا سَكُنِي وَلَا نَفَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۳۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ ایک بے آباد گھر میں تھیں، ان کے متعلق اندیشہ محسوس کیا گیا اسی لیے نبی ﷺ نے انہیں رخصت عنایت فرمائی، یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے کہ اس لیے آپ ﷺ نے انہیں (اپنے گھر سے) منتقل ہونے کی اجازت دی۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیا ہو گیا وہ اللہ سے کیوں نہیں ڈرتی، جب وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ تلاش کے لیے، سکونت ہے اور نہ خرچہ۔

۳۳۲۶: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: إِنَّمَا نُقِلْتُ فَاطِمَةُ لِطُولِ لِسَانِهَا عَلَى أَحْمَانِهَا. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۳۳۲۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں، فاطمہ (بنت قیس رضی اللہ عنہا) کو محض اس لیے منتقل کیا گیا کہ وہ اپنے (خاوند کے) اقارب پر زبان درازی کرتی تھیں۔

۳۳۲۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِي ثَلَاثًا فَأَرَادَتْ أَنْ تَجِدَ نَخْلَهَا فَرَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((بَلَى، فَجِدِّي نَخْلِكَ، فَإِنَّهُ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۳۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں، انہوں نے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا تو ایک آدمی نے انہیں گھر سے نکلنے سے منع کیا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں تم اپنی کھجوریں توڑو، کیونکہ امید ہے کہ تم صدقہ کروگی یا کوئی بھلائی و نیکی کا کام کروگی۔“

۳۳۲۸: وَعَنِ الْمُسَوْرِبِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلْيَالٍ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَادَّخَلَ لَهَا فَتَنَكَّحَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۳۲۸: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند دن بعد بچے کو جنم دیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کریں، آپ نے انہیں اجازت عطا فرمادی اور انہوں نے نکاح کر لیا۔

❁ رواہ البخاري (۵۳۲۵)۔

❁ إسناده ضعيف ، رواه البغوي في شرح السنة (۹/ ۲۹۴ بعد ح ۲۳۸۴ بلا سند) [و أبو داود (۲۲۹۶) وسنده ضعيف] (و الشافعي في الأم (۷/ ۴۷۴) ❁ سعید بن المسیب لم يذكر من حدثه بهذا فقولہ ہاہنا مردود۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۸۳/۵۵)۔ ❁ رواہ البخاري (۴۹۰۹)۔

۳۳۲۹: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بِنْتِي تُوفِّي عَنْهَا زَوْجَهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَتَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: ((لَا)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ أَحَدًا كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۲۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے، اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے، کیا میں اس کی آنکھ میں سرمہ لگا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ دو بار یا تین بار، آپ ﷺ ہر بار یہی فرماتے: ”نہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ (عدت) چار ماہ دس دن ہے، جبکہ دور جاہلیت میں تم میں سے ہر کوئی سال کے اختتام پر اونٹ کی میٹنی بھینکتی تھی۔“ (ایک سال بعد عدت ختم ہوتی تھی)

۳۳۳۰: وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۳۰: ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن کے سوگ کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زائد سوگ کرے۔“

۳۳۳۱: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طَبِيبًا إِلَّا إِذَا طَهَرَتْ بُدَّةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: ((وَلَا تَخْتَضِبُ)). ❁

۳۳۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ نہ کرے، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن کا سوگ کرے، اور وہ یمنی لکیر دار چادر کے سوار نگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنے، نہ سرمہ ڈالے اور نہ خوشبو لگائے، البتہ جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو پھر قسط یا اظفار کی معمولی سی خوشبو لگا لے۔“ بخاری، مسلم۔ اور ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”وہ مہندی نہ لگائے۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۳۳۲: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ: أَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۳۳۶) و مسلم (۱۴۸۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۳۳۴-۵۳۳۵) و مسلم (۱۴۸۶/۵۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۳۴۲) و مسلم (۹۳۸/۶۶) و أبو داود (۲۳۰۲)۔

أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْبِدِلَهُ أَبْقُوا فَقَتَلُوهُ قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةَ. فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) فَأَنْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي فَقَالَ: ((أُمْكِنِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ)) قَالَتْ: فَأَعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۳۳۳۲: زینب بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن فریجہ بنت مالک بن سنان نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ وہ اپنے قبیلے بنو خدرہ میں اپنے گھر چلی جائے، کیونکہ اس کا شوہر اپنے مفروضہ غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جسے ان غلاموں نے قتل کر دیا تھا، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ میرے شوہر نے نہ تو اپنا ذاتی گھر چھوڑا ہے اور نہ نفقہ۔ وہ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں واپس مڑی حتیٰ کہ جب حجرے میں تھی یا مسجد میں تھی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ”اپنے گھر میں رہو حتیٰ کہ عدت پوری ہو جائے۔“ وہ بیان کرتی ہیں، میں نے وہاں چار ماہ دس دن عدت گزار لی۔

۳۳۳۳: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى صَبْرٍ فَقَالَ: ((مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ؟)) قُلْتُ: إِنَّمَا هُوَ صَبْرٌ لَيْسَ فِيهِ طَيْبٌ فَقَالَ: ((إِنَّهُ يَشُبُّ الْوُجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ، وَتَنْزِعِيهِ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطَّيْبِ وَلَا بِالْحِنَاءِ فَإِنَّهُ حَضَابٌ)). قُلْتُ: يَا أَيَّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((بِالسِّدْرِ تَغْلِفِينَ بِهِ رَأْسَكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ایلوے کا عرق لگایا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام سلمہ! یہ کیا ہے؟“ میں نے عرض کیا: یہ تو ایلوے کا عرق ہے! اس میں کوئی خوشبو نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ چہرے کو چمکا دیتا ہے، اسے رات کے وقت لگا لیا کرو اور دن کے وقت صاف کر دیا کرو، خوشبو لگا کر کنگھی بھی نہ کرو اور نہ مہندی لگا کر کنگھی کرو، کیونکہ وہ خضاب ہے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کس چیز کے ساتھ کنگھی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیری (کے پتوں) کے ساتھ، تم اپنے سر پر ان کی لیپ کر لیا کرو۔“

۳۳۳۵: وَعَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعْصَفَرُ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَحْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۳۳۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ نہ تو زرد رنگ کے کپڑے پہنے اور نہ سرخ رنگ کے، اور نہ وہ زیور پہنے اور خضاب لگائے اور نہ ہی سرمہ لگائے۔“

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه مالك (۲/ ۵۹۱ ح ۱۲۹۰) والترمذي (۱۲۰۴) وقال: (حسن صحيح) وأبو داود (۲۳۰۰) والنسائي (۶/ ۱۹۹-۲۰۰ ح ۳۵۵۸-۳۵۶۰) وابن ماجه (۲۰۳۱) والدارمي (۲/ ۱۶۸ ح ۲۲۹۲) [وأخطأ من ضعفه].

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۲۳۰۵) والنسائي (۶/ ۲۰۴ ح ۳۵۶۷) ☆ أم حكيم: لا يعرف حالها والمغيرة بن الضحاك: مسنور۔ ❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۲۳۰۴) والنسائي (۶/ ۲۰۳ ح ۳۵۶۵)۔

## الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

## فصل ثالث

۳۳۳۵: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّ الْأَخْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتْ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرَى مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ \*

۳۳۳۵: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ اخوص نے شام میں اس وقت وفات پائی جب اس کی بیوی کو (طلاق کے بعد) تیسرا حیض شروع ہو چکا تھا، وہ اسے طلاق دے چکا تھا، معاویہ بن ابی سفیان نے اس بارے میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا تو زید نے انہیں جواب دیا کہ وہ تیسرے حیض میں داخل ہو چکی ہے، وہ (عورت) اس سے بری الذمہ ہے اور وہ اس سے بری الذمہ ہے، وہ اس کا وارث نہیں اور یہ اس کی وارث نہیں۔

۳۳۳۶: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ، فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَلِكَ، وَإِلَّا اعْتَدَتْ بَعْدَ التَّسْعَةِ الْأَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ \*

۳۳۳۶: سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو طلاق دی گئی اور اسے ایک یا دو حیض آ گئے اور پھر اس کا حیض موقوف ہو گیا تو وہ نو ماہ انتظار کرے گی، اگر اس کا حمل ظاہر ہو گیا تو پھر یہی (وضع حمل) ہے ورنہ وہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارے گی اور پھر حلال ہو جائے گی۔ (اور وہ دوسری جگہ نکاح کر سکے گی)

\* إسناده صحيح، رواه مالك (۲/ ۵۷۷ ح ۱۲۵۶)۔

\* صحيح، رواه مالك (۲/ ۵۸۲ ح ۱۲۷۰)۔



## بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ

### استبراء کا بیان

#### الفَصْلُ الْأَوَّلُ

##### فصل اول

۳۳۳۷: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِامْرَأَةٍ مُجَحَّ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا: أَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ: ((أَيُّلَهُمْ بِهَا؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ، كَيْفَ يَسْتَحْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۳۳۳۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو بچہ جننے کے قریب تھی تو آپ نے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ فلاں شخص کی لونڈی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ اس سے جماع کرتا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کہ میں اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر تک اس کے ساتھ جائے، وہ اس سے کیسے خدمت کا تقاضا کر سکتا ہے جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں، یا وہ اسے کیسے وارث بنا سکتا ہے جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔“

#### الفَصْلُ الثَّانِي

##### فصل ثانی

۳۳۳۸: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي سَبَايَا أَوْطَاسٍ: ((لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❀

۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے غزوہ اوطاس میں حاصل ہونے والی لونڈیوں کے بارے میں فرمایا: ”ضع حمل سے پہلے حاملہ (لونڈی) سے جماع نہ کیا جائے اور جو حاملہ نہیں اس سے بھی جماع نہ کیا جائے حتیٰ کہ اسے ایک حیض آجائے۔“

۳۳۳۹: وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: ((لَا يَحِلُّ لَامْرَأَةٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ)) يَعْنِي إِيثَانِ الْحَبَالِي ((وَلَا يَحِلُّ لَامْرَأَةٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرَأَ هَا، وَلَا يَحِلُّ لَامْرَأَةٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى

❀ رواہ مسلم (۱۴۱/۱۳۹)۔ ❀ سندہ ضعیف، رواہ احمد (۶۲/۳ ح ۱۱۶۱۸) و ابو داود (۲۱۵۷) والدارمی

(۲/۱۷۱ ح ۲۳۰۰) ☆ شريك القاضي عنعن و حديث أبي داود الطيالسي (۱۶۸۷) يغني عنه -

يُقَسِّمُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: ((زُرْعَ غَيْرِهِ)) ❊

۳۳۳۹: روایع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے روز فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنا پانی کسی اور کی کھیتی کودے، یعنی حاملہ سے جماع کرے، جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی لونڈی سے جماع کرے حتیٰ کہ اس کا رحم خالی ہو جائے، اور جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ مال غنیمت کو اس کی تقسیم سے پہلے فروخت کرے۔“ ابو داؤد۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ((زُرْعَ غَيْرِهِ)) تک روایت کیا ہے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۳۳۴۰: عَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْإِمَاءِ بِحَيْضَةٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيضُ وَثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيضُ وَيَنْهَى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ. ❊

۳۳۴۰: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لونڈیوں کو جنہیں حیض آتا تھا ایک حیض کے ذریعے اور جنہیں حیض نہیں آتا تھا تین ماہ کے ذریعے استبرائے رحم کا حکم فرمایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غیر کی کھیتی کو پانی دینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۳۴۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وَهَبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بَاعَتْ أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئِ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِئِ الْعَذْرَاءَ. رَوَاهُمَا رَزِينٌ. ❊

۳۳۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: جب ایسی لونڈی، جس سے جماع کیا جاتا ہو، بہہ کی جائے یا بیع کی جائے یا آزاد کی جائے، تو وہ ایک حیض کے ذریعے اپنے رحم کے خالی ہونے کا یقین کر لے، اور کنواری سے استبرائے رحم کا نہیں کہا جائے گا۔“ دونوں روایتیں رزین نے روایت کی ہیں۔

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۱۵۸) والترمذي (۱۱۳۱) وقال: غريب۔ ❊ لم أجده، فائدة: كل حديث، قلت فيه: لم أجده، فهو ضعيف باطل مردود، إلا أن يثبت بسند آخر أو صرح بخلافه۔  
❊ صحيح، رزين (لم أجده) ☆ وعلقه البخاري (قبل ح ۲۲۳۵، البيوع باب: ۱۱۱) وانظر تغليق التعليق (۲۷۲-۲۷۳) و تنقيح الرواة (۵۱/۲)۔

## بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ

نان نفقہ اور حق مملوک کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۳۴۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ ابْنَتَ عَتَبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہند بنت عتبہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اس قدر نہیں دیتا جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو، مگر میں اس سے اس طرح لے لیتی ہوں کہ اسے پتہ نہیں ہوتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس قدر لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تیرے اور تیری اولاد کے لیے کافی ہو۔“

۳۳۴۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۳۴۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تم میں سے کسی کو مال عطا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے اپنی ذات اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔“

۳۳۴۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يَكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۳۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مملوک کا کھانا اور لباس (دستور کے مطابق مالک پر واجب) ہے اور اس سے کام صرف اس کی طاقت کے مطابق ہی لیا جائے۔“

۳۳۴۵: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَكْلَفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ عَلَيْهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۳۶۴) و مسلم (۱۷۱۴/۷)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۲۲/۱۰)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۶۲/۴۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۵۰) و مسلم (۱۶۶۱/۳۸)۔

۳۳۳۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(غلام) تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے زیر تصرف کر دیا ہے، اللہ جس کے بھائی کو اس کے زیر تصرف کر دے تو وہ اسے ویسا ہی کھلائے جیسا خود کھائے اور ویسا ہی پہنائے جیسا خود پہنے اور اس سے کوئی ایسا کام نہ لے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو، اور اگر وہ اس کے ذمے کوئی ایسا کام لگا دے جو اس کی طاقت سے بڑھ کر ہو تو پھر وہ اس میں اس کی اعانت کرے۔“

۳۳۴۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَهُ قَهْرَ مَاءٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ: أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوَّتَهُمْ قَالَ: لَا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَفَى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوَّتَهُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۳۴۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ان کا نشی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے فرمایا: کیا تم نے غلاموں کو ان کے کھانے کا سامان دے دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: جاؤ اور انہیں (کھانے کا سامان) دو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مملوک کے کھانے کا سامان روک لے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جن کی خوراک اس کے ذمے ہے وہ اس کی روزی ضائع کر دے۔“

۳۳۴۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا صَنَعَ لَخْدِكُمْ خَادِمَهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلَّى حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوعًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۳۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارا خادم تمہارے لیے کھانا تیار کر کے لائے تو وہ (مالک) اسے اپنے ساتھ بٹھائے تاکہ وہ کھائے، کیونکہ اس نے آگ کی حرارت اور دھواں برداشت کیا ہے، اگر کھانا، کھانے والوں کے حساب سے کم ہو تو وہ اس میں ایک یا دو لقمے اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔“

۳۳۴۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۴۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب غلام اپنے آقا کے لیے مخلص و خیر خواہ ہو اور وہ اللہ کی عبادت بھی احسن انداز میں کرتا ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔“

۳۳۴۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نِعْمًا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَقَّاهُ اللَّهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ نِعْمًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مملوک کے لیے کیا خوب ہے کہ اللہ اسے اس حال میں فوت

❁ رواہ مسلم (۹۹۶/۴)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۶۳/۴۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۴۶) و مسلم (۱۶۶۴/۴۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۴۹) و مسلم (۱۶۶۷/۴۶)۔

کرے کہ وہ اپنے رب کی عبادت بھی اچھے انداز میں کرتا ہو اور اپنے آقا کی اطاعت بھی اچھے انداز میں کرتا ہو، کیا خوب ہے اس کے لیے۔“

۳۳۵۰: وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ)). وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ)). وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجَعَ إِلَيْهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۳۵۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب غلام فرار ہو جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔“ اور انہی سے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو غلام فرار ہو جاتا ہے تو اس سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔“ اور انہی سے ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو غلام اپنے مالکوں سے فرار ہو جائے تو اس نے کفر کیا حتیٰ کہ وہ ان کے پاس لوٹ آئے۔“

۳۳۵۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ؛ جِلْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اپنے مملوک پر بہتان باندھا جبکہ وہ اس سے بری ہو جو اس نے کہا تو روز قیامت اسے کوڑے مارے جائیں گے مگر یہ کہ وہ ویسے ہی ہو جیسے اس نے کہا۔“

۳۳۵۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْلَاطُهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتَقَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے اپنے غلام پر اس کے ناکردہ جرم پر حد قائم کی یا اس کو تھپڑ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔“

۳۳۵۳: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا مَالِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ! اللَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)). فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ حُرٌّ لَوْ جِئَهُ اللَّهُ فَقَالَ: ((أَمَّا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتِكَ النَّارُ. أَوْلَمَسْتِكَ النَّارُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۳۵۳: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اسی دوران میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: ”ابو مسعود! جان لو، اللہ تم پر اس سے کہیں زیادہ قدرت رکھتا ہے حتیٰ تم اس پر قدرت رکھتے ہو۔“ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ جلاتی“ یا (فرمایا): ”تمہیں آگ چھوتی۔“

❁ رواہ مسلم (۱۲۴/۷۰، ۱۲۲/۶۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۸۵۸) و مسلم (۳۷/۱۶۶۰)۔

❁ رواہ مسلم (۳۰/۶۵۷)۔

❁ رواہ مسلم (۳۵/۱۶۵۹)۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۳۳۵۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ لِي مَالًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ إِلَى مَالِي. قَالَ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنْ أَوْلَادُكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، كُلُّوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۳۵۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میرے پاس مال ہے، اور میرے والد کو میرے مال کی ضرورت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اور تمہارا مال تیرے والد کا ہے، کیونکہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، تم اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔“

۳۳۵۵: وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ فَقَالَ: ((كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۳۵۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میں فقیر آدمی ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں، اور میری زیر نگرانی ایک یتیم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یتیم کے مال سے اس طرح کھاؤ کہ اس میں اسراف نہ ہو، نہ جلد بازی ہو (کہ یتیم کے بڑا ہونے سے پہلے وہ مال ختم ہو جائے) اور نہ اس سے جائیداد بنانی چاہیے۔“

۳۳۵۶: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ: ((الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)). ❊ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

۳۳۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنی مرض الموت میں فرما رہے تھے: ”نماز اور اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔“

۳۳۵۷: وَرَوَى أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ. ❊

۳۳۵۷: امام احمد اور ابو داؤد نے علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۳۵۸: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ)). ❊ رَوَاهُ

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۳۵۳۰) وابن ماجه (۲۲۹۲)۔

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۸۷۲) والنسائي (۳۶۹۸ ح ۲۵۶/۶) وابن ماجه (۲۷۱۸)۔

❊ سندہ ضعیف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۸۵۵۳)، نسخة محققة ۸۱۹۳ و في دلائل النبوة (۲۰۵/۷) [وابن ماجه (۱۶۲۵)] ☆ قتادة عنعن و انظر الحديث الآتي (۳۳۵۷)۔

❊ سندہ حسن، رواه أحمد (۲۹۰/۶ ح ۲۷۰۱۶) و أبو داود (۵۱۵۶) [وابن ماجه (۲۶۹۸)]۔

❊ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۹۴۶) وقال: غريب) و ابن ماجه (۳۶۹۱) ☆ فقد السبخي: ضعيف مشهور۔

التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۳۳۵۸: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”غلاموں کے ساتھ بر اسلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

۳۳۵۹: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((حُسْنُ الْمَلَكََةِ يُمْنٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ سُوءٌ)). \* رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَرْفَعْ غَيْرَ الْمَصَابِيحِ مَا زَادَ عَلَيْهِ فِيهِ مِنْ قَوْلِهِ: ((وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ وَالْبِرُّ يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ)).

۳۳۵۹: رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”(غلاموں، رعایا سے) اچھا سلوک کرنے والا باعث برکت ہے جبکہ بُرے اخلاق والا باعث نحوست ہے۔“

اور میں (صاحب مشکوٰۃ) نے مصابیح کے علاوہ کسی اور نسخے میں یہ اضافہ نہیں دیکھا جو صاحب مصابیح نے نقل کیا ہے: ”صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کا باعث ہے۔“

۳۳۶۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ فَارْقَعُوا أَيْدِيَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ لَكِنْ عِنْدَهُ: ((فَلْيُمْسِكْ)) بَدَلُ: ((فَارْقَعُوا أَيْدِيَكُمْ)). \* ۳۳۶۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو تم اپنا ہاتھ اٹھا لو (نہ مارو)۔“ ترمذی بیہقی فی شعب الایمان، لیکن اس میں ”اپنا ہاتھ اٹھا لو“ کے بجائے ”روک لو“ کے الفاظ ہیں۔

۳۳۶۱: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَفَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ \*

۳۳۶۱: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے والدہ اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو روز قیامت اللہ اس کے اور اس کے چیتوں (والدین اور اولاد وغیرہ) کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔“

۳۳۶۲: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُلَامَيْنِ أَحَوَيْنِ فَبَعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ! مَا فَعَلَ غُلَامُكَ؟)) فَخَبَرْتُهُ فَقَالَ: ((رُدَّةٌ رُدَّةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۳۳۶۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دو غلام بھائی مجھے بہہ کیے تو میں نے ان میں سے ایک بیچ دیا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ”تیرا غلام کہاں گیا؟“ میں نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے واپس لاؤ، اسے واپس لاؤ۔“

\* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۵۱۶۲) ☆ عثمان بن زفر الدمشقي مجهول لم يوثقه غير ابن حبان۔

\* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا**، رواه الترمذی (۱۹۵۰) و البيهقي في شعب الإيمان (۸۵۸۴) ☆ أبو هارون العبدی متروك ومنهم من كذبه، شيعي - \* **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذی (۱۲۸۳) وقال: حسن غريب) و الدارمي (۲/ ۲۲۷۔

۲۲۸ ح (۲۴۸۲)۔ \* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۱۲۸۴) وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (۲۲۴۹) ☆ فيه ميمون بن أبي شبيب: لم يدرك علياً رضي الله عنه۔

۳۳۶۳: وَعَنْهُ، أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ، فَرَدَّ الْبَيْعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُنْقَطِعًا. ❊  
۳۳۶۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو نبی ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور بیع کو فسخ کر دیا۔ ابو داؤد نے اسے منقطع روایت کیا ہے۔

۳۳۶۴: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللَّهُ حَتْفَهُ، وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رَفَقَ بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَهُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاحْسَنَ إِلَى الْمَمْلُوكِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊  
۳۳۶۴: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص میں تین صفات ہوں گی اللہ اس کی موت آسان فرما دے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا: کمزور سے نرمی کرنا، والدین پر شفقت کرنا اور مملوک سے احسان کرنا۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۶۵: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ: ((لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي)). هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ. ❊

۳۳۶۵: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام ہبہ کیا تو فرمایا: ”اسے مارنا نہیں، کیونکہ نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے اور میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں۔

۳۳۶۶: وَفِي الْمُجْتَبَى لِلدَّارِ قُطْنِي: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ. ❊

۳۳۶۶: اور امام دارقطنی کی روایت المجتبى میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۳۶۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةَ قَالَ: ((أَعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❊

۳۳۶۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم خادم کو کتنی بار معاف کریں؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اس شخص نے پھر یہی کہا، آپ پھر خاموش رہے، جب تیسری بار دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے دن میں ستر بار درگزر کرو۔“

۳۳۶۸: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. ❊

❊ سندہ ضعیف، رواہ ابو داود (۲۶۹۶) ☆ سندہ منقطع کما بینہ الإمام ابو داود رحمہ اللہ و حدیث الترمذی (۱۲۸۳، ۱۵۶۶) یغنی عنہ۔ ❊ إسناده ضعیف جدا، رواہ الترمذی (۲۴۹۴) ☆ فیہ عبد اللہ بن إبرہیم الغفاری: متروک و نسبہ ابن حبان إلى الوضع و أبوه: مجهول۔ ❊ حسن، رواہ البغوي فی المصابيح (۲/ ۴۸۰ ح ۲۵۲۰) و أحمد (۵/ ۲۵۰، ۲۵۸) و الطبرانی (۸/ ۳۳۰ ح ۸۰۵۷)۔ ❊ حسن، رواہ الدارقطني (۲/ ۵۴ ح ۱۷۳۹) و سندہ ضعیف و هو حسن بالشواهد منها الحديث السابق (۳۳۶۵)۔

❊ إسناده حسن، رواہ ابو داود (۵۱۶۴)۔ ❊ حسن، رواہ الترمذی (۱۹۴۹)۔



۳۳۶۸: امام ترمذی نے اسے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۳۶۹: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَا نِمَ لَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِكُمْ، فَاطْعُمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَانْكُسُوهُ مِمَّا تَكْسُونَ وَمَنْ لَا يَلَا نِمَ لَكُمْ مِنْهُمْ فَيُعُوهُ وَلَا تَعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ \*

۳۳۶۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے غلاموں میں سے جو غلام تمہاری معاونت کرے تو جو تم کھاتے ہو اسے بھی وہی کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو اسے بھی وہی پہناؤ، اور ان میں سے جو تمہاری معاونت نہ کرے اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو سزا نہ دو۔“

۳۳۷۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوهَا صَالِحَةً)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۳۷۰: سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک لاغر اونٹ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان پر اس حال میں سواری کرو کہ وہ سواری کے قابل ہوں، اور انہیں اس حال میں چھوڑو کہ وہ اچھے ہوں (ابھی تھکے نہ ہوں)۔“

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۳۳۷۱: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا﴾ الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ مِنْ شَرَابِهِ فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيمِ وَشَرَابِهِ شَيْءٌ حَسَنَ لَهُ حَتَّى يَأْكُلَهُ أَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَارْحَمُوهُمْ﴾ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۳۳۷۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اسی کے ساتھ کہ وہ احسن ہو۔“ اس کا فرمان: ”بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ازراہ ظلم کھاتے ہیں۔“ نازل ہوا تو پھر جس شخص کے پاس یتیم تھا اس نے اس کا کھانا اپنے کھانے سے، اس کا پینا اپنے پینے سے الگ کر دیا، اور جب یتیم کے کھانے پینے سے کچھ بچ جاتا تو وہ اسی کے لیے رکھ دیتے حتیٰ کہ وہ اسے کھا لیتا یا وہ خراب ہو جاتا، یہ چیز ان پر بہت دشوار گزری تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، فرما دیجئے ان کے لیے اصلاح

\* إسناده صحيح، رواه أحمد (۵/ ۱۶۸ ح ۲۱۸۱۵) و أبو داود (۵۱۵۷)۔

\* إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۵۴۸)۔

\* سندہ ضعیف، رواه أبو داود (۲۸۷۱) و النسائي (۶/ ۲۵۶ ح ۳۶۹۹) ☆ عطاء بن السائب اختلط۔

کرنا بہتر ہے، اور اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔“ انہوں نے ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور پینا اپنے پینے کے ساتھ ملا لیا۔

۳۳۷۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ وَبَيْنَ الْإِخْوَةِ وَبَيْنَ أَخِيهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْدَّارُ قُطْنِيُّ ❁

۳۳۷۲: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے والد اور اس کے بچے کے درمیان، نیز بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے پر لعنت فرمائی۔

۳۳۷۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا كَرَاهِيَةً أَنْ يَفْرَقَ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۳۷۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کے پاس قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھر کے تمام افراد کسی ایک کو عطا فرما دیتے کیونکہ آپ کو ان میں جدائی ڈالنا پسند تھا۔

۳۳۷۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُبَشِّرُكُمْ بِشَرِّ رِجَالٍ؟ أَلَّذِي يَأْكُلُ وَحْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ)). رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

۳۳۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمہارے بُرے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں، وہ شخص ہے جو (بخل و تکبر کی وجہ سے) اکیلا کھاتا ہے، اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنا عطیہ اس کے مستحق کو نہیں دیتا۔“

۳۳۷۵: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَسَّ أَخْبَرْنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَأَمَّى قَالَ: ((نَعَمْ، فَأَكْرَمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ)) قَالُوا: فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْيَا قَالَ: ((فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تَقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ، فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخْوَكُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۳۷۵: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(مملوکوں سے) بُرا سلوک کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا کہ اس امت میں تمام امتوں سے زیادہ مملوک اور یتیم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، تم ان کی اپنی اولاد کی طرح نکمہ کر دو اور جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ۔“ انہوں نے عرض کیا: ہمیں دنیا میں کون سی چیز فائدہ دے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑا جسے تو تیار رکھے تاکہ تو اس پر اللہ کی راہ میں جہاد کرے، اور مملوک جو تجھے کفایت کرے، جب وہ نماز پڑھے تو وہ تمہارا بھائی ہے۔“

❁ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲۲۵۰) والدارقطني (۶۷/۳) ☆ إبراهيم بن إسماعيل بن مجمع الأنصاري: ضعيف - ❁ **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (۲۲۴۸) ☆ فيه جابر الجعفي ضعيف رافضي مدلس انهمه بعضهم، وفي السند علة أخرى - ❁ لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ قوله ”ويجلد عبده ويمنع رفته“ له شاهد عند الطبراني في الكبير (۱۰/۳۸۷ ح ۱۰۷۷۵) فيه ابن ميمون متروك، انظر مجمع الزوائد (۸/۱۸۳) فلا يستشهد به - ❁ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۳۶۹۱) [والترمذي ۱۹۴۶] ☆ فيه فرق ضعيف و تقدم طرفه (۳۳۵۸)۔

## بَابُ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَ حِصَانَتِهِ فِي الصِّغَرِ

چھوٹے لڑکے کی عمر بلوغت اور کم سنی میں اس کی تربیت کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۳۷۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِي ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَاجَازَنِي فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: هَذَا فَرْقٌ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۳۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوہ احد کے موقع پر چودہ سال کی عمر میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا، پھر غزوہ خندق کے موقع پر پندرہ سال کی عمر میں مجھے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے (جہاد کرنے کی) اجازت مرحمت فرمادی۔ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی عمر (پندرہ سال) لڑنے والے جوانوں اور لڑکوں (نابالغ) میں فرق کرنے والی ہے۔

۳۳۷۷: وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنْ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلَ خَرَجَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِي: يَا عَمَّ! يَا عَمَّ! فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ عَمِّي وَ خَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ أَخِي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَخَالَتِهَا وَقَالَ: ((الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ)). وَقَالَ لِعَلِيِّ: ((أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ)) وَقَالَ لَجَعْفَرٍ: ((أَشْبَهْتُ خَلْقِي وَخَلْقِي)) وَقَالَ لَزَيْدٍ: ((أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۳۷۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر تین اشیاء پر صلح فرمائی، کہ مشرکین میں سے جو شخص ان کی طرف آئے گا اسے ان (مشرکین) کی طرف واپس کیا جائے گا۔ اور جو مسلمانوں کی طرف سے ان کے پاس چلا جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ سال مکہ میں داخل ہوں گے۔ اور وہاں تین روز قیام کریں گے، جب آپ اس (مکہ) میں داخل ہوئے اور مدت پوری ہوگئی اور آپ نے واپس کا ارادہ فرمایا تو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بچا جان!

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۶۴) و مسلم (۱۸۶۸/۹۱)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۲۵۱) و مسلم (۱۷۸۳/۹۰)۔

چچا جان! کہہ کر آوازیں دینے لگی تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کر لیا اس کے ساتھ ہی حضرت علی، حضرت جعفر، اور حضرت زید رضی اللہ عنہم کے درمیان حمزہ کی بیٹی کے بارے میں تنازع شروع ہو گیا: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے پکڑا ہے اور وہ میرے چچا کی بیٹی ہے، جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے، اور زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھائی کی بیٹی ہے، نبی ﷺ نے اس کے متعلق اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا: ”خالہ ماں کی جگہ پر ہے۔“ اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔“ جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم خلق وخلق (سیرت و صورت) میں مجھ سے مشابہ ہو۔“ اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تم ہمارے بھائی اور ہمارے چہیتے ہو۔“

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۳۷۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ وَتُدْيِي لَهُ سِقَاءٌ وَحَجْرِي لَهُ حِوَاءٌ وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَارَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَالَهُمْ تَنْكِحِي)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۳۳۷۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا یہ بیٹا (کہ دوران حمل) میرا پیٹ اس کے لیے طرف تھا، (دوران رضاعت) میری چھاتی اس کے لیے مشیزہ (دودھ پینے کی جگہ) تھی۔ اور میری گود اس کے لیے ٹھکانا تھی، اور (اب) اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک تو (نئے خاوند سے) نکاح نہ کرے، اس وقت تک تم اس کی زیادہ حق دار ہو۔“

۳۳۷۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ غُلَامَيْنِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۳۳۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالغ لڑکے کو اس کے والد اور اس کی والدہ کے درمیان اختیار دیا۔  
۳۳۸۰: وَعَنْهُ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذِي بِيَدَيْهِمَا شِئْتَ)). فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَأَنْطَلَقَتْ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْدَّارِمِيُّ ❊

۳۳۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، میرا خاوند میرے اس بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، جبکہ وہ میرے لیے پانی لاتا ہے اور مجھے فائدہ پہنچاتا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ تمہارا والد

❊ اسنادہ حسن، رواہ أحمد (۱۸۲/۲ ح ۶۷۰۷) و أبو داود (۲۲۷۶)۔

❊ صحیح، رواہ الترمذی (۱۳۵۷) وقال: حسن صحیح۔

❊ اسنادہ صحیح، رواہ أبو داود (۲۲۷۷) و النسائي (۱۸۵/۶ ح ۳۵۲۶) و الدارمي (۱۷۰/۲ ح ۲۲۹۸)۔

ہے اور یہ تمہاری والدہ ہے، تم ان دونوں میں سے جس کا چاہو ہاتھ تھام لو۔“ اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ تھام لیا تو وہ اسے لے کر چلی گئی۔

## الْفَضْلِ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۳۸۱: عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَامَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلَى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ، مَعَهَا ابْنٌ لَهَا، وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، فَأَدَّ عِيَاهُ، فَرَطَنْتَ لَهُ تَقُولُ: يَا أَبَاهُ رَيْرَةَ! زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اسْتَهْمَا عَلَيْهِ رَطْنٌ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ: مَنْ يُحَاقِنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَللّٰهُمَّ اِنِّى لَا اَقُولُ هَذَا اِلَّا اَنِّى كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعْنِي وَسَقَانِي مِنْ بَثْرَابِي عِنَبَةً. وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اسْتَهْمَا عَلَيْهِ)) فَقَالَ زَوْجُهَا: مَنْ يُحَاقِنِي فِي وَلَدِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَذَا ابْنُكَ وَهَذِهِ امْرَأَتُكَ فَخُذْ بِدِيَّهِمَا شَيْئًا)) فَاخَذَ بِدِيَّ امْرَأَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ لَكِنَّهُ ذَكَرَ الْمُسْنَدُ. وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَامَةَ. ❊

۳۳۸۱: ہلال بن اسامہ اہل مدینہ کے آزاد کردہ غلام ابو میمونہ سلیمان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اس دوران کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک فارسی (عجمی) عورت، جس کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی تھی، اپنے بیٹے کو لے کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور وہ دونوں (والد اور والدہ) اس کا دعویٰ کرتے تھے، اس عورت نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فارسی میں بات کرتے ہوئے کہا: ابو ہریرہ! میرا خاوند میرے اس بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس کے متعلق قرعہ اندازی کرو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے متعلق اسے فارسی میں بتایا، جب اس کا خاوند آیا تو اس نے کہا: میرے بیٹے کے متعلق کون مجھ سے جھگڑتا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں یہ فیصلہ اس لیے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرا خاوند میرے اس بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، جبکہ وہ مجھے فائدہ پہنچاتا اور ابو عنبہ کے کنویں سے پانی لا کر مجھے پلاتا ہے، اور نسائی کی روایت میں ہے: بیٹھا پانی۔ رسول اللہ نے فرمایا: ”اس کے متعلق قرعہ اندازی کرو۔“ تو اس کے خاوند نے کہا: میرے بچے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے، لہذا تم ان میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو،“ اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ابو داؤد، نسائی، لیکن انہوں نے اسے مسند روایت کیا ہے۔ اور دارمی نے اسے ہلال بن اسامہ سے روایت کیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتاب العتق

## غلام کو آزاد کرنے کا بیان

### فصل اول

### الفصل الأول

۳۳۸۲: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْوٍ مِنْهُ عَصْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ فُرْجَهُ بِفَرْجِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے، اللہ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اس (آزاد کرنے والے) کے ایک ایک عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے، حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ کو اس کی شرم گاہ کے بدلے میں (آزاد کر دیتا ہے)۔“

۳۳۸۳: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ)). قَالَ: قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)). قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لَأُخْرَقَ)). قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۸۳: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا، کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔“ وہ (راوی) بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کی قیمت زیادہ ہو اور وہ اپنے اہل کے ہاں بہت پسندیدہ ہو۔“ میں نے عرض کیا، اگر میں ایسا نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی بھی کام کرنے والے کی مدد کر، یا جو شخص کوئی چیز بنانا نہیں جانتا تو اس کے لیے وہ چیز بنا دے۔“ میں نے عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ، یہ ایسا صدقہ ہے جس کے ذریعے تو اپنی جان پر صدقہ کرتا ہے۔“

### الفصل الثاني

### فصل ثانی

۳۳۸۴: عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عَلَّمَنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ:

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۷۱۵) و مسلم (۱۵۰۹ / ۲۳)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۵۱۸) و مسلم (۸۴ / ۱۳۶)۔

((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ أَعْتَقِ النَّسَمَةَ وَفَكَ الرِّقْبَةَ)). قَالَ: أَوْلَيْسَا وَاحِدًا؟ قَالَ: ((لَا، عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا. وَفَكَ الرِّقْبَةَ أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوُكُوفُ وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَاطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمَانَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

۳۳۸۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے کوئی ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ تم نے بات مختصر کی ہے لیکن بات بہت اہم دریافت کیے۔ ذی روح کو آزاد کر، اور گردن کو غلامی سے آزاد کر۔“ اس نے عرض کیا: کیا ان دونوں کا ایک ہی معنی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، عتق سے مراد ہے کہ تو اکیلا اسے آزاد کرے، جبکہ ”فک رقبة“ یہ ہے کہ تو اس کی قیمت ادا کرنے میں معاونت کر، زیادہ دودھ والا جانور بطور عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار پر مہربانی و احسان کر، اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو۔ اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر خیر و بھلائی کی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکو۔“

۳۳۸۵: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللَّهُ فِيهِ بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتُهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۳۳۸۵: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مسجد بناتا ہے تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو یہ اس کا جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے، اور جو شخص اللہ کی راہ میں (تحصیل علم یا جہاد کرتے ہوئے) بوڑھا ہو گیا تو روز قیامت (جب اندھیرے ہوں گے) اس کے لیے نور ہوگا۔“

## الْفَضْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۳۸۶: عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ عِيَّاشٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا وَائِلَةَ بَنِ الْأَسْقَعِ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَفْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا: إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْ جَبَّ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: ((اعْتَفُوا

❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٣٥)، نسخة محققة: ٤٠٢٦ والكبرى ١٠/٢٧٢-٢٧٣)

وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ (٧٣٩) وَأَحْمَدُ (٤/٢٩٩) وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ (وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَبَانَ (١٢٠٩) وَالْحَاكِمُ (٢/٢١٧) وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ) ☆ فِيهِ عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيُّ ثِقَةٌ، انظر تهذيب الكمال (١٤/٥٥٨) وذكر هذا الحديث.

❁ **صَحِيحٌ**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/٣٥٥ ح ٢٤٢٠) [وَأَحْمَدُ (٤/١١٣) وَابْنُ حَبَانَ (الموارد: ١٢٠٨)

وَالنَّسَائِيُّ (٢/٣١ ح ٦٨٩) ☆ وَلِلْحَدِيثِ شَوَاهِدٌ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ (١٦٣٥) وَأَبِي دَاوُدَ (٤٢٠٢)

وَابْنُ حَبَانَ (١٤٧٧، ١٤٧٩) (الموارد) وَغَيْرُهُمْ.

عَنْ يَعْنِقِ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْ النَّارِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۳۸۶: غریف بن عیاش دیلمی بیان کرتے ہیں، ہم واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے کہا: ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو، وہ (اس بات سے) ناراض ہو گئے اور کہا: تم قرآن کی تلاوت کرتے ہو، جبکہ اس کا مصحف اس کے گھر میں موجود ہوتا ہے اس کے باوجود وہ کمی بیشی کر لیتا ہے، ہم نے کہا: ہم نے تو صرف ایسی حدیث کا ارادہ کیا تھا جو آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے کہا: ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں، جس نے قتل کی وجہ سے جہنم کو واجب کر لیا تھا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی طرف سے غلام آزاد کرو اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔“

۳۳۸۷: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفْلَكُ الرَّقَبَةُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ. ❊

۳۳۸۷: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افضل صدقہ کسی کے لیے ایسی سفارش کرنا ہے جس کی وجہ سے کسی کی گردن آزاد کر دی جائے۔“

❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۹۶۴) والنسائي (۴۸۹۱) [وصححه ابن حبان (۱۲۰۶) والحاكم على شرط الشيخين (۲/۲۱۲) ووافقه الذهبي] ☆ (عبد اللہ) الغریف بن الدیلہ: حسن الحدیث، وثقه الحاكم وغيره. ❊ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۶۸۳)، نسخة محققة: ۷۲۷۹ نحو المعنى [والطبراني في الكبير (۷/۲۳۰) ح ۶۹۶۲] ☆ فيه أبو بكر الهذلي: متروك۔



## بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشَرِي الْقَرِيبِ وَالْعَتَقِ فِي الْمَرَضِ

### مشترک غلام کو آزاد کرنے، قریبی شخص کو خریدنے اور مرض

میں آزاد کرنے کا بیان

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۳۸۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اَعْتَقَ شُرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ، وَكَانَ لَهُ مَالٌ يُلْغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ الْعَبْدِ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدْلٍ فَأُعْطِيَ شُرْكَاءُ هُ حِصَصَهُمْ وَاعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَالْاَقْدَقُ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۳۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہے، تو غلام کی منصفانہ قیمت مقرر کی جائے گی اور وہ اس کے شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق دی جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا، ورنہ جتنا آزاد ہو گیا سو ہو گیا۔“

۳۳۸۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَعْتَقَ شِقْصَافِي عَبْدٍ اُعْتَقَ كُلُّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۳۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی غلام میں موجود اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اگر وہ شخص مال دار ہے تو غلام کو مکمل طور پر آزاد کر دیا جائے گا، اور اگر اس شخص کے پاس مال نہیں تو غلام سے مال کمانے کے لیے کہا جائے گا لیکن اس پر مشقت نہیں ڈالی جائے گی۔“

۳۳۹۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ خُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَزَأَهُمْ اَثَلًا ثَلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اَثْنَيْنِ وَاَرْقَ اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \* وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَذَكَرَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَصْلِيَ عَلَيْهِ)) بَدَل: وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ دَاوُدَ: قَالَ ((لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنَ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ)).

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۳۲) و مسلم (۱۰۱/۱)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۰۴) و مسلم (۱۰۰۳/۳)۔

\* رواہ مسلم (۱۶۶۸/۵۶) و النسائي (۱۶۶۰ ح ۶۴/۴) و أبو داود (۳۹۶۰)۔

۳۳۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے قریب اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے، اور اس کے پاس ان کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر ان کے مابین قرع اندازی کی تو دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا، اور آپ ﷺ نے اس کے متعلق سخت الفاظ فرمائے۔ انہی سے مروی نسائی کی ایک روایت میں ”اس کے متعلق سخت الفاظ فرمائے“ کی بجائے یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھوں۔“

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ”اگر میں اس کی تدفین سے پہلے موجود ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔“

۳۳۹۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجُزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۳۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ صرف اس صورت میں ادا کر سکتا ہے کہ اگر وہ باپ کو مملوک پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔“

۳۳۹۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَضَّلَ شَيْءٌ فَلَا هِلِكَ، فَإِنْ فَضَّلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلَيْدِي قَرَابَتِكَ، فَإِنْ فَضَّلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَلَهَا كَذَا وَهَكَذَا)) يَقُولُ: فَبَيَّنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَشِمَالِكَ.

۳۳۹۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے ایک غلام مدبر کیا (یوں کہا کہ میری موت کے بعد یہ غلام آزاد ہوگا)، اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی اور مال نہیں تھا، نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے اسے کون خریدتا ہے؟“ تو نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے بدلے میں اسے خرید لیا۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کے عوض اسے خرید لیا۔ اور اس آدمی نے یہ رقم نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو آپ ﷺ نے وہ اسے دے دی، پھر فرمایا: ”پہلے اپنی جان سے شروع کرو اور اس پر صدقہ کرو۔ اگر کچھ بچ جائے تو پھر تیرے گھر والوں کے لیے، اگر تیرے گھر والوں سے بچ جائے تو تیرے رشتہ داروں کے لیے، اگر تیرے رشتہ داروں سے بچ جائے تو پھر اس طرح اور اس طرح۔“ راوی بیان کرتے ہیں، اپنے سامنے اور اپنے دائیں بائیں تقسیم کر۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۱۰/۲۵)۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۱۶) و مسلم (۹۹۷/۵۸) بعد ح ۱۶۶۸ و قبل ح ۱۶۶۹ [والشافعی فی الأم (۱۵/۸)]۔

## الْفَضْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۳۳۹۳: عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَلَكَ ذَارِجِمَ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۳۹۳: حسن، سمرہ کی سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قرابت دار محرم کا مالک ہو جائے تو وہ (غلام) آزاد ہے۔“

۳۳۹۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَلَدَتْ أُمُّهُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ ذُبْرِ مِنْهُ أَوْ بَعْدَهُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۳۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی کی لونڈی اس کے بچے کو جنم دے تو وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہو جائے گی۔“

۳۳۹۵: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَغْنَا أُمَهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَابْنِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عَمْرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۳۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ام ولد (وہ لونڈی جس کے ساتھ اس کا مالک ہم بستر ہوا اور اس سے اولاد پیدا ہوگئی) کی بیع کیا کرتے تھے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے ہمیں اس سے منع کیا تو ہم رک گئے۔

۳۳۹۶: وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالَ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ السَّيِّدَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۳۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غلام آزاد کرے اور اس (غلام) کا مال ہو تو غلام کا مال غلام ہی کا ہے مگر یہ کہ آقا کوئی شرط طے کر لے۔“

۳۳۹۷: وَعَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكَ شَرِيكٌ فَأَجَارَ عِتْقَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۳۶۵) و أبو داود (۳۹۴۹) و ابن ماجه (۲۵۲۴)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۲۵۷/۲ ح ۲۵۷۷) [و ابن ماجه (۲۵۱۵)] ☆ فيه حسين بن عبد الله: ضعيف

و شريك القاضي مدلس و عنعن - ❁ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۹۵۴)۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۹۶۲) و ابن ماجه (۲۵۲۹)۔

❁ **صحيح**، رواه أبو داود (۳۹۴۴)۔

۳۳۹۷: ابولح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ کسی آدمی نے غلام میں موجود اپنے حصے کو آزاد کیا تو نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے لیے کوئی شریک نہیں۔“ آپ ﷺ نے اسے مکمل طور پر آزاد کرنے کی ترغیب دلائی۔

۳۳۹۸: وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: أُعِقِّكَ وَاشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاعِشْتَ فَقُلْتُ: إِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاعِشْتُ فَأَعْتَقْتَنِي وَاشْتَرَطْتَ عَلَيَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۳۹۸: سفینہ بیان کرتے ہیں، میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا، انہوں نے فرمایا: میں تمہیں آزاد کرتی ہوں اور تم پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تم زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرو گے، میں نے کہا: اگر آپ مجھ پر شرط نہ بھی عائد کریں تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ ﷺ سے الگ نہ ہوتا۔ انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھ پر شرط عائد کر دی۔

۳۳۹۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (( الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ )) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۳۹۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مکاتب پر جب تک مکاتب کا ایک درہم بھی باقی رہتا ہے تو وہ غلام ہے۔“

۳۴۰۰: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (( إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبٍ إِحْدَاكُنَّ وَقَاءً فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ )) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۴۰۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارے کسی مکاتب کے پاس اس قدر رقم ہو کہ وہ ادا کر سکے تو وہ (مالک) اس سے پردہ کرے۔“

۳۴۰۱: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (( مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا لِأَعَشْرَةِ أَوقِ - أَوْ قَالَ: عَشْرَةِ دَنَانِيرٍ - ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ )) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۴۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے غلام سے سو اوقیہ پر مکاتب کی، اس کے ذمے صرف دس اوقیہ یا فرمایا: دس دینار باقی رہ گئے اور وہ انہیں ادا نہ کر سکا تو وہ غلام ہی ہے۔“

۳۴۰۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (( إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيزَانًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ )) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ: (( يُؤَدَّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةٍ مَا أَدَّى دِيَّةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ عَبْدٍ )) وَضَعْفَهُ.

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۹۳۲) ومسلم (۲۵۲۶)۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۹۲۶)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۲۶۱) وقال: (حسن صحيح) و أبو داود (۳۹۲۸) وابن ماجه (۲۵۲۰)۔

❁ **حسن**، رواه الترمذي (۱۲۶۰) وقال: (غريب) و أبو داود (۳۹۲۷) وابن ماجه (۲۵۱۹)۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۴۵۸۲) و الترمذي (۱۲۵۹) وقال: (حسن) [و النسائي (۴۶/۸) ح ۴۸۱۵ ب ۱]

☆ قوله ”وضعه“ أي: ضعه البغوي في مصابيح السنة (۲/ ۴۹۰ ح ۲۵۴۷) وهذا الضعيف مردود۔

۳۴۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب مکاتب دیت یا میراث کا مستحق بنا ہے تو وہ اپنی آزادی کے حساب سے وارث بنے گا۔“  
اور ترمذی کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مکاتب کو اس حصہ کے مطابق دیت دی جائے گی جو اس نے دیت حر ادا کی ہے اور جو بیچ جائے وہ دیت عبد ہے۔“ اور امام ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۳۴۰۳: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّه أَرَادَتْ أَنْ تُعْتَقَ، فَأَخَّرَتْ ذَلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ، فَمَاتَتْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَيْنَعُهَا أَنْ أُعْتَقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: أَتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي هَلَكَتْ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتَقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ مَالِكٌ ❁

۳۴۰۳: عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اسے صبح تک مؤخر کر دیا، سو وہ فوت ہو گئیں، عبد الرحمن بیان کرتے ہیں، میں نے قاسم بن محمد سے کہا: اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟ قاسم نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۳۴۰۴: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: تَوَفَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَامَهُ فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُخْتَهُ رِقَابًا كَثِيرَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ ❁

۳۴۰۴: یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما حالت نیند ہی میں وفات پا گئے تو ان کی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف سے بہت سے غلام آزاد کیے۔

۳۴۰۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۳۴۰۵: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کوئی غلام خریدا اس (غلام) کے مال کی شرط قائم نہ کی تو اس (خریدنے والے) کے لیے (اس کے مال سے) کچھ بھی نہیں ملے گا۔“

❁ حسن، رواه مالك (۲/۷۷۹ ح ۱۵۵۵) ❁ قاسم بن محمد لم يدرك عبادة وللحديث شواهد عند البخاري (۲۷۶۱) و مسلم (۱۶۳۸) و النسائي (۳۶۸۹-۳۶۹۴) وغيرهم بألفاظ أخرى غير ذكر العتيق، وله شاهد تقدم (۳۰۷۷)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه مالك (۲/۷۷۹ ح ۱۵۵۶) ❁ السند منقطع۔

❁ صحيح، رواه الدارمي (۲/۲۵۳ ح ۲۵۶۴) ❁ الزهري مدلس وعنن وللحديث شواهد عند عبد الله بن أحمد (۳/۳۰۹) و أبي داود (۳۹۶۲، ۳۹۴۷) و البخاري و مسلم وغيرهم. و بها صح الحديث۔

## بَابُ الْإِيمَانِ وَالنُّذُورِ

قسموں اور نذروں کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۴۰۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْلِفُ: ((لَا وَمَقْلَبِ الْقَلُوبِ!)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*  
 ۳۴۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر ان الفاظ کے ساتھ قسم اٹھایا کرتے تھے: ”دلوں کے پھیرنے والے کی قسم!“  
 ۳۴۰۷: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ تمہیں اپنے باپ دادا کی قسمیں اٹھانے سے منع فرماتا ہے، جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔“

۳۴۰۸: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِأَبَائِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
 ۳۴۰۸: عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بتوں اور اپنے باپ دادا کے ناموں کی قسمیں مت اٹھاؤ۔“

۳۴۰۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى؛ فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۴۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے لات و عزی (بتوں) کی قسم اٹھائی تو اسے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ پڑھنا چاہیے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ میں تمہارے ساتھ جو اکیلوں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔“

۳۴۱۰: وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

\* رواه البخاري (۷۳۹۱)۔

\* متفق عليه، رواه البخاري (۶۶۴۶) و مسلم (۱۶۴۶/۳)۔

\* رواه مسلم (۱۶۴۸/۶)۔

\* متفق عليه، رواه البخاري (۶۶۵۰) و مسلم (۱۶۴۷/۵)۔

وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَفَرُهُ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَفَرُهُ، وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةٍ لِيَتَكْثَرُ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قَلَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۴۱۰: ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت پر جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا، اور ابن آدم پر ایسی چیز کی نذر پوری کرنا واجب نہیں جس کا وہ مالک نہیں، جس نے کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو دنیا میں قتل کیا تو روز قیامت اسے اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا، کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے جس نے کسی مومن شخص پر کفر کا بہتان لگایا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اسے قتل کر دیا اور جس نے مال بڑھانے کی خاطر جھوٹا دعویٰ کیا تو اللہ اس کی تنگ دستی میں اضافہ فرماتا ہے۔“

۳۴۱۱: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ قَارَى غَيْرَ هَاطِئِمْهَا، إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَآتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۴۱۱: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اگر میں کسی بات پر قسم اٹھا لوں اور پھر اس کا غیر اس سے بہتر جانوں تو ان شاء اللہ میں اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور اس سے بہتر کو اختیار کر لوں گا۔“

۳۴۱۲: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوْتِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتِ الْبَيْتَ، وَإِنْ أُوْتِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْثِرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأُتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((قَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكْثِرْ عَنْ يَمِينِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۴۱۲: عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عبدالرحمن بن سمرہ! امارت مت طلب کرنا، اگر وہ تمہیں تمہاری طلب پر دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر وہ طلب کیے بغیر تمہیں دے دے گی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی، اور جب تم کسی چیز پر قسم اٹھا لو اور پھر تم اس کے غیر کو بہتر جانو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو اور جو بہتر ہو اسے اختیار کر لو۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”جو بہتر ہے اسے اختیار کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔“

۳۴۱۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْثِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۴۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی چیز پر قسم اٹھائے اور وہ اس سے بہتر چیز جان لے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور جو بہتر چیز ہے وہ کرے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۴۷) و مسلم (۱۷۶/۱۱۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۱۸) و مسلم (۱۶۴۹/۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۴۶-۷۱۴۷) و مسلم (۱۶۵۲/۱۹)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۵۰/۱۲)۔

۳۴۱۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَاللَّهِ! لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ بِمَيْمِنِهِ فِي أَهْلِهِ اَتَمُّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۴۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! تمہارا اپنی اس قسم پر اصرار کرنا جو اپنے گھر والوں کے متعلق ہو، اللہ کے نزدیک قسم توڑنے سے زیادہ گناہ رکھتا ہے جس کا کفارہ ادا کرنا اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔“

۳۴۱۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَمِينُكَ عَلَى مَا يَصِدُّكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۴۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری قسم کا وہی مفہوم معتبر ہوگا جس پر تیرا ساتھی (قسم طلب کرنے والا) تمہیں سچا جانے۔“

۳۴۱۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْيَمِينُ عَلَى نَيْتِ الْمُسْتَحْلِفِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۴۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم، قسم طلب کرنے والے کی نیت پر معتبر ہوگی۔“

۳۴۱۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ! وَبَلَى وَاللَّهِ! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊ وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَقَالَ: رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

۳۴۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ آیت ”اللہ تم سے لغو قسم کا مواخذہ نہیں کرے گا، اس آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جو (عادت کے طور پر) کہتا ہے: لا واللہ! اور بلی واللہ! نہیں نہیں! اللہ کی قسم۔“ ”ہاں، ہاں! اللہ کی قسم۔“ اور شرح السنہ میں مصابیح کے یہی الفاظ ہیں اور امام بغوی نے فرمایا: بعض محدثین نے اسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع بیان کیا ہے۔

## الْفَضْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۴۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے باپ دادا اور اپنی ماؤں کی قسمیں مت اٹھاؤ اور نہ ہی اپنے بتوں کی، اور اللہ کی قسم بھی صرف اس صورت میں اٹھاؤ جب تم سچے ہو۔“

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۶۲۵) و مسلم (۱۶۵۵/۲۶)۔

❊ رواہ مسلم (۱۶۵۳/۲۰)۔

❊ رواہ مسلم (۱۶۵۳/۲۱)۔

❊ رواہ البخاری (۶۶۶۳) و البغوی فی شرح السنۃ (۱۱/۱۰ ح ۲۴۳۴)۔

❊ صحیح، رواہ أبو داود (۳۲۴۸) و النسائي (۷/۵ ح ۳۸۰۰)۔



- ۳۴۱۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ✽
- ۳۴۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ”جس نے اللہ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھائی، اس نے شرک کیا۔“
- ۳۴۲۰: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ✽
- ۳۴۲۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے امانت کی قسم اٹھائی تو وہ ہم میں سے نہیں۔“
- ۳۴۲۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ✽
- ۳۴۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قسم اٹھاتے وقت یہ کہتا ہے کہ معاملہ ایسا ہوا تو میں اسلام سے بیزار و لاتعلق ہوں اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا، اور اگر وہ سچا ہے تو وہ سالم طور پر اسلام کی طرف نہیں لوٹے گا۔“
- ۳۴۲۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ: ((لَا، وَاللَّيْئِ نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ✽
- ۳۴۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ تاکید کے ساتھ قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔“
- ۳۴۲۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ: ((لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ✽
- ۳۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: ”نہیں! اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“
- ۳۴۲۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حُنْتَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ ✽ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.
- ۳۴۲۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قسم اٹھائے اور ان شاء اللہ کہے تو اس پر کوئی گناہ

✽ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۵۳۵ وقال: حسن)۔ ✽ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۲۵۳)۔

✽ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۲۵۸) والنسائي (۶/۷ ح ۳۸۰۳) وابن ماجه (۲۱۰۰)۔

✽ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۲۶۴) ☆ عكرمة بن عمار عن عاصم بن شميخ حسن الحديث وثقه الإمام المعتدل العجلي وابن حبان۔ ✽ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۲۶۵) وابن ماجه (۲۰۹۳) ☆ هلال بن أبي

هلال المدني: مستور وثقه ابن حبان وحده وقال الذهبي: ”لا يعرف“۔

✽ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۵۳۱ وقال: حسن) و أبو داود (۳۲۶۱) والنسائي (۷/۲۵ ح ۳۸۵۹) وابن

ماجه (۲۱۰۵) و الدارمي (۲/۱۸۵ ح ۲۳۴۷-۲۳۴۸)۔

نہیں۔“ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے محدثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا جس نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۳۴۲۵: عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي أَتَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصْلُنِي، ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَأْتِينِي فَيَسْأَلُنِي، وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ؟ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأَكْفَرُ عَنْ يَمِينِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ ❁ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَأْتِينِي ابْنُ عَمِّي فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ قَالَ: ((كُفِّرُ عَنْ يَمِينِكَ)).

۳۳۲۵: ابوالاخوص عوف بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ میرا چچا زاد ہے، میں اس کے پاس جاتا ہوں اور اس سے کوئی چیز مانگتا ہوں تو وہ مجھے نہ تو چیز دیتا ہے اور نہ مجھ سے تعلق جوڑتا ہے، پھر اسے میری ضرورت پڑتی ہے تو وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے جبکہ میں قسم اٹھا چکا ہوں کہ میں اسے کوئی چیز نہیں دوں گا اور نہ اس سے صلہ رحمی کروں گا۔ آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ ”میں اس چیز کو اختیار کروں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں۔“

اور ایک روایت میں ہے، راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا چچا زاد میرے پاس آتا ہے، اور میں حلف اٹھاتا ہوں کہ میں اس کو کچھ نہیں دوں گا اور نہ اس سے صلہ رحمی کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔“

## بَابُ فِي النَّذْرِ

## نذروں کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۴۲۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَنْذَرُوا؛ فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا، وَأَنْتُمْ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَحْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۴۲۶: ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر کے معاملہ میں کوئی فائدہ نہیں دیتی، البتہ اس کے ذریعے بخیل سے (اس کا مال) نکالا جاتا ہے۔“

۳۴۲۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۴۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانتا ہے تو وہ اسے پورا کرے اور جو شخص اس کی نافرمانی کی نذر مانتا ہے تو وہ اسے پورا نہ کرے۔“

۳۴۲۸: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا وَقَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِي مَالٍ يَمْلِكُ الْعَبْدُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، \* وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ))

۳۴۲۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نافرمانی کی نذر پوری نہیں کرنی چاہیے اور نہ اس چیز کی جو انسان کے بس میں نہیں۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”اللہ کی نافرمانی میں کوئی نذر نہیں۔“

۳۴۲۹: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۴۲۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نذر کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔“

۳۴۳۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو اسْرَائِيلَ

\* متفق عليه، رواه البخاري (۶۶۰۹) و مسلم (۱۶۴۰/۵)۔

\* رواه البخاري (۶۶۹۶)۔

\* رواه مسلم (۱۶۴۱/۸)۔

\* رواه مسلم (۱۶۴۵/۱۳)۔

نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتِظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمَ وَلْيَسْتِظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَمِّمْ صَوْمَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک آدمی کھڑا کھائی دیا، آپ ﷺ نے اس کے متعلق دریافت کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ابواسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، وہ سایہ میں بیٹھے گا نہ کلام کرے گا اور وہ روزہ رکھے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے حکم دو کہ وہ کلام کرے، سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔“

۳۴۳۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يَهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ: ((مَبَالُ هَذَا)). قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَنْ تَعْدِيْبٍ هَذَا نَفْسَهُ لَعْنَى)). وَامْرَأَةٌ أَوْ يَرْكَبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۳۴۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عمر رسیدہ شخص کو دیکھا کہ اسے اپنے دو بیٹوں کے سہارے چلایا جا رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو کیا ہوا؟“ انہوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چل کر بیت اللہ جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالے۔“ اور آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

۳۴۳۲: وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ((رَكِبَ أَيُّهَا الشَّيْخُ إِيَّانَ اللَّهِ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ)). ❁

۳۴۳۲: اور مسلم کی روایت میں ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بزرگوار! سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تم سے اور تمہاری نذر سے بے نیاز ہے۔“

۳۴۳۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فُتُوْفِيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۳۴۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس نذر کے متعلق، جو ان کی والدہ کے ذمہ تھی لیکن وہ اسے پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئیں، مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے انہیں ان (کی والدہ) کی طرف سے اسے ادا کرنے کا فتویٰ دیا۔

۳۴۳۴: وَعَنْ كُتَيْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)). قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيثِ مُطَوَّلٍ. ❁

❁ رواہ البخاری (۶۷۰۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۶۵) و مسلم (۱۶۴۲/۹)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۴۳/۱۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۶۹۸) و مسلم (۱۶۳۸/۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۶۹۰) و مسلم (۲۷۶۹/۵۳)۔

۳۴۳۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری توبہ کا یہ تقاضا ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا کچھ مال رکھ لو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“ میں نے عرض کیا: میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔“ بخاری، مسلم، اور یہ ایک لمبی حدیث کا کچھ حصہ ہے۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۴۳۵: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معصیت میں کوئی نذر نہیں، اور اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے۔“

۳۴۳۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَطِيقُهُ؛ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلَيْفٍ بِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. ❁

۳۴۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی چیز کا نام لیے بغیر نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے، جس نے معصیت کی نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے، جس نے کسی ایسی چیز کی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے۔ اور جس نے کوئی ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت رکھتا ہے تو وہ اسے پورا کرے۔“ ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور بعض نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

۳۴۳۷: وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْحَرَّ إِبِلًا بَيُّوَانَةً فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ كَانَ فِيهَا وَثْنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟)) قَالُوا: لَا قَالَ: ((فَهَلْ كَانَ فِيهَا عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟)) قَالُوا: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهُ لَا وَقَاءَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۴۳۷: ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کو (اس کے متعلق) بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہاں دور جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے

❁ صحیح، رواہ أبو داود (۳۲۹۲) و الترمذی (۱۵۲۴) وقال: لا یصح) و النسائی (۲۶/۷ ح ۳۸۶۵) ☆ وللحدیث شواهد و هو بها صحیح - ❁ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۳۳۲۲) و ابن ماجہ (۲۱۲۸)۔

❁ إسناده صحیح، رواہ أبو داود (۳۳۱۳)۔

فرمایا: ”کیا وہاں ان کی عیدوں میں سے کوئی عید تھی؟“ انہوں نے عرض کیا، نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی نذر پوری کرو کیونکہ اللہ کی معصیت میں نذر پوری کرنا ضروری نہیں اور نہ اس میں جس کا انسان مالک نہیں۔“

۳۴۳۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِيكَ بِالذُّفِّ قَالَ: ((أَوْفِي بِنَذْرِكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ رَزِينٌ: قَالَتْ: وَنَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا مَكَانٍ يَذْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ: ((هَلْ كَانَ بِذَلِكَ الْمَكَانِ وَتَنْ مِنْ أَوْلِيَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟)) قَالَتْ: لَا. قَالَ: ((هَلْ كَانَ فِيهِ عَيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟)) قَالَتْ: لَا. قَالَ: ((أَوْفِي بِنَذْرِكَ)). ❀

۳۴۳۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کی موجودگی میں دف بجاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی نذر پوری کرو۔“

اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا، اس (عورت) نے عرض کیا: میں نے فلاں فلاں جگہ جہاں اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے، ذبح کرنے کی نذر مانی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس جگہ جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی؟“ اس نے عرض کیا، نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس جگہ ان کی کوئی عید تھی؟“ اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی نذر پوری کرو۔“

۳۴۳۹: وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجَرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَخْلَعَ مِنْ مَالِي كُلَّهُ صَدَقَةً قَالَ: ((يُجْزِي عَنْكَ الثُّلُثُ)). رَوَاهُ رَزِينٌ ❀

۳۴۳۹: ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا، میری توبہ (کے اتمام میں) سے ہے کہ میں اپنی آبائی جگہ سے ہجرت کر جاؤں جہاں میں نے گناہ کیا تھا اور میں اپنا سارا مال صدقہ کر دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری طرف سے ایک تہائی کافی ہے۔“

۳۴۴۰: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أَصْلِيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكَعَتَيْنِ. قَالَ: ((صَلِّ لَهُمَا)). ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((صَلِّ لَهُمَا)) ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((شَأْنُكَ إِذَا؟)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❀

۳۴۴۰: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اللہ عزوجل کے لیے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ ﷺ کو مکہ میں فتح عطا فرمائے تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہیں (بیت اللہ میں) پڑھ لو۔“ اس نے پھر یہی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہیں پڑھ لو۔“ اس نے پھر یہی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تب تیری مرضی ہے۔“

❀ **إسناده حسن**، رواه أبو دود (۳۳۱۲) و رزین (لم أجده) ☆ وأصله عند أبي داود باختصار و رواه أبو داود (۳۳۱۳) قريباً من لفظ المصنف عن ثابت بن الضحاك رضي الله عنه ، انظر الحديث السابق۔

❀ **حسن**، رواه رزین (لم أجده) ☆ وله شواهد عند أبي داود (۳۳۱۹) وغيره۔

❀ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۳۰۵) و الدارمي (۱۸۵-۱۸۴/۲ ح ۲۳۴۴)۔

۳۴۴۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ مَاشِيَةً وَأَنَّهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ أُخْتِكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتَهْدِ بَدَنَةً)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ✽ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكَبَ وَتَهْدِيَ هَدْيًا. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحْجَّ وَتُكْفِرَ بِمِنْهَآ)).

۳۴۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی جبکہ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، وہ سوار ہو اور قربانی کرے۔“ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے: نبی ﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ وہ سواری کرے اور قربانی کرے۔ اور انہی کی ایک روایت میں ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تیری بہن کو مشقت و تھکاوٹ میں ڈال کر کیا کرے گا، وہ سواری کرے، حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔“

۳۴۴۲: وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ: ((مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرُوا لَتَرْكَبْ وَلَتُصِمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ✽

۳۴۴۲: عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کے متعلق نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ اس نے ننگے پاؤں ننگے سر حج کرنے کی نذر مانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے حکم دو کہ وہ سر پر کپڑا لے، سواری کرے اور تین روزے رکھے۔“

۳۴۴۳: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَحْوَيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ: إِنْ عُدْتَ تَسْأَلْنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌ: إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلَّمَ أَخَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَمِينُ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرٌ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قِطْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ✽

۳۴۴۳: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے دو بھائیوں کے درمیان میراث تھی۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: اگر تم نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو میرا مال کعبہ کے اخراجات کے لیے وقف ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کعبہ کو تیرے مال کی ضرورت نہیں، اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی سے کلام کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”رب کی معصیت، قطع رحمی اور اس چیز کے بارے میں جس کا تو مالک نہیں تجھ پر نہ تو کوئی

✽ صحیح، رواہ أبو داود (۲۲۹۷) و الرواية الثانية له: ۳۲۹۲ الرواية الثالثة: ۳۲۹۵) و الدارمي (۱۸۳/۲ ح ۲۳۴۰)۔

✽ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۳۲۹۳) و الترمذي (۱۵۴۴) و قال: (حسن) و النسائي (۷/۲۰ ح ۳۸۴۶) وابن ماجه (۲۱۳۴) و الدارمي (۱۸۳/۲ ح ۲۳۳۹) ☆ عبد الله بن زحر: ضعفه الجمهور و تابعه بكر بن سواد عند أحمد (۱۴۷/۴) و في السند إليه ابن لهيعة وهو ضعيف لسوء حفظه بعد اختلاطه۔

✽ إسناده حسن، رواه أبو داود (۳۲۷۲) [و صححه الحاكم (۴/۳۰۰) و وافقه الذهبي]۔

نذر ہے اور نہ قسم۔“

## الفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۴۴۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((النَّذْرُ نَذْرَانِ: فَمَنْ كَانَ نَذْرٌ فِي طَاعَةٍ فَذَلِكَ لِلَّهِ فِيهِ الْوَفَاءُ، وَمَنْ كَانَ نَذْرٌ فِي مَعْصِيَةٍ فَذَلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيهِ، وَيُكَفِّرُهُ مَا يَكْفُرُ الْيَمِينُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❁

۳۴۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”نذر کی دو قسمیں ہیں، جو شخص اطاعت میں نذر مانے تو نذر اللہ کے لیے ہے اور اسے پورا کرنا ہے، اور جس نے معصیت میں نذر مانی تو وہ شیطان کے لیے ہے وہ پوری نہیں کرنی چاہیے، اور وہ اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی مثل ادا کرے۔“

۳۴۴۵: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّشِرِ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ إِنْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ: سَلْ مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَ إِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ إِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَادْبَحْهُ لِلْمَسَاكِينِ فَإِنَّ إِسْحَاقَ خَيْرٌ مِنْكَ وَ فِدَى بِكَبْشٍ فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: هَكَذَا كُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ أُفْتِيكَ. رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

۳۴۴۵: محمد بن منثور بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے اس کے دشمن سے نجات دی تو وہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسے فرمایا: مسروق سے پوچھو، اس نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اپنے آپ کو ذبح نہ کرو، کیونکہ اگر تم مومن ہو تو تم نے ایک مومن کی جان کو قتل کیا، اور اگر تم کافر ہو تو تم نے آگ میں جانے کی جلدی کی، ایک مینڈھا خریدو اور اسے مساکین کے لیے ذبح کرو، کیونکہ اسحاق (علیہ السلام) تم سے بہتر تھے اور ان کے فدیہ میں ایک مینڈھا دیا گیا، جب ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں بھی تمہیں اسی طرح کا فتویٰ دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

❁ صحیح، رواہ النسائي (۷/۲۸-۲۹ ح ۳۸۷۶)۔

❁ لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ ولأصل الحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني في الكبير (۱۱/۳۵۴ ح ۱۱۹۹۵) و عبد الرزاق (۱۱/۱۸۶ ح ۱۱۴۴۳، ۱۵۹۰۵) وغيرهما عن ابن عباس بغير هذا اللفظ مختصراً۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الْقِصَاصِ

## قصص کا بیان

فصل اول

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۴۴۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذَ ثَلَاثٌ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثِّبْتُ بِالزَّانِي وَالْمَارِقُ لِدِينِهِ النَّارُ لِلْجَمَاعَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۴۴۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان شخص یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون (یعنی قتل کرنا) فقط تین صورتوں کی وجہ سے حلال ہے، جان کے بدلے جان (قاتل کو قتل کرنا) شادی شدہ زانی اور دین سے مرتد ہو کر جماعت چھوڑنے والا۔“

۳۴۴۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصَبَّ دَمًا حَرَامًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۴۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن اپنے دین میں بڑھتا رہتا ہے جب تک کہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔“

۳۴۴۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۴۴۸: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔“

۳۴۴۹: وَعَنِ ابْنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَاقْتَلَنِي، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَا ذِمَّةَ لِي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسَلَمْتُ لِلَّهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لَا قَتْلَهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. أَاقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ: ((لَا تَقْتُلُهُ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ.

\* متفق عليه، رواه البخاري (۶۸۷۸) و مسلم (۱۶۷۶/۲۵)۔

\* رواه البخاري (۶۸۶۲)۔

\* متفق عليه، رواه البخاري (۶۸۶۴) و مسلم (۱۶۷۸/۲۸)۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّ قَتْلَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۴۴۹: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میرا کسی کا فرخض سے مقابلہ ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جائیں اور وہ تلوار کے ذریعے مجھ پر وار کرے اور میرے ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالے، پھر وہ مجھ سے بچنے کے لیے ایک درخت کے پیچھے چھپ جائے اور کہے میں اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں، اور ایک روایت میں ہے: جب میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: ”لا الہ الا اللہ“ تو کیا اس کے کلمہ پڑھنے کے بعد میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل نہ کرو۔“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا، (اس کا کیا بنے گا؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل نہ کرو اگر تم نے اسے قتل کیا تو وہ تیرے مقام و مرتبہ پر آ جائے گا جو کہ قتل کرنے سے پہلے تیرا تھا، اور تم اس کے مقام و مرتبہ پر ہو جاؤ گے جو کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔“

۳۴۵۰: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنَسِ بْنِ جُهَيْنَةَ فَاتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَمُهُ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((أَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ تَعَوُّذًا. قَالَ: ((فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ؟)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۴۵۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہینہ قبیلہ کی طرف روانہ فرمایا، میں ان کے ایک آدمی کے مقابل آیا تو میں نے اس پر نیزے کا وار کرنا چاہا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا، لیکن میں نے اس پر وار کر کے اسے قتل کر دیا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اسے قتل کر دیا حالانکہ اس نے گواہی دے دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حق نہیں۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے تو محض جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کیا اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟“

۳۴۵۱: وَفِي رِوَايَةٍ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) قَالَهُ مَرَارًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۴۵۱: اور جندب بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب وہ قیامت کے روز ”لا الہ الا اللہ“ کے ساتھ آئے گا تو تم اس کا سامنا کس طرح کرو گے؟ آپ ﷺ نے یہ بات کئی بار فرمائی۔“

۳۴۵۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ إِنْ رِيحَهَا نُوْجْدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۸۶۵) و مسلم (۹۵/۱۵۵)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۸۷۲) و مسلم (۹۶/۱۵۸)۔

❊ رواہ مسلم (۹۷/۱۶۰)۔

❊ رواہ البخاری (۳۱۶۶)۔

۳۳۵۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی معاہدہ (ذمی) کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔“

۳۴۵۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار لیا تو وہ جہنم میں گرتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جس نے زہر کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اور جس نے لوہے (کے کسی آلے) کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔“

۳۴۵۴: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُمُهَا يَطْعُمُهَا فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۳۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کی تو وہ جہنم میں بھی گلا گھونٹنے کا اور جو نیزہ مار کر خودکشی کرے گا تو وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔“

۳۴۵۵: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ فِي مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزَعُ فَآخَذَ سِكِّينًا فَحَزَبَهَا يَدَهُ فَمَارَقَ الدَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادِرْنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۵۵: جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو زخمی ہو گیا تو اس نے بے صبری کا مظاہرہ کیا، اس نے چھری پکڑی اور اپنا (زخمی) ہاتھ کاٹ ڈالا، اس کا خون بہتا رہا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میرے بندے نے خود کو قتل کرنے میں مجھ سے جلدی کی اس لیے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔“

۳۴۵۶: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَمَرِضٌ فَجَزَعُ فَآخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَأِجَهُ فَشَخِبَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ فَرَأَاهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَأَاهُ مُغْطِيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ: غَفَرْتُ لِي بِهَجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا لِي أَرَاكَ مُغْطِيًا يَدَيْكَ قَالَ: قِيلَ لِي: لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۵۷۷۸) و مسلم (۱۷۵ / ۱۰۹) ❁ رواه البخاري (۱۳۶۵).

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۴۶۳) و مسلم (۱۸۱ / ۱۱۳).

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ! وَلَيْدِيهِ فَاعْفِرْ)). \* رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۴۵۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک آدمی نے بھی ہجرت کی، وہ شخص بیمار ہو گیا اور اس نے بے صبری کا مظاہرہ کیا اور اس نے اپنی چھری لی اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا جس سے خون بہنے لگا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا۔ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کی ہیئت اچھی ہے اور اس نے اپنے ہاتھ ڈھانپ رکھے ہیں، انہوں نے اس سے پوچھا: تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو اس نے کہا: اس نے اپنے نبی ﷺ کی طرف میری ہجرت کی وجہ سے مجھے معاف فرمادیا، طفیل بن عمرو نے فرمایا: میں آپ کو ہاتھ ڈھانپے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا کہ ہم تمہارے اس حصے کو درست نہیں کریں گے جسے تم نے خود خراب کیا ہے، طفیل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ قصہ عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اور اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی معاف فرما۔“

۳۴۵۷: وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَنْعَبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثُمَّ أَنْتُمْ يَا خُرَاعَةُ! قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هَذَا بِلِ وَأَنَا وَاللَّهِ! عَاقِلُهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ حَيْرَتَيْنِ إِنْ أَحْبَبُوا قَتَلُوا وَإِنْ أَحْبَبُوا أَخَذُوا الْعُقْلَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ \* وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ بِإِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ.

۳۴۵۷: ابو شریح الکعبی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”خزاعہ (قبیلہ والو)! تم نے ہذیل کے اس مقتول کو قتل کیا، اور اللہ کی قسم! میں اس کی دیت ادا کر دیتا ہوں، جس نے اس کے بعد کسی کو قتل کیا تو اس کے وارثوں کو دو چیزوں کے درمیان اختیار ہے، اگر وہ پسند کریں تو اسے قتل کریں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔“ اسے ترمذی اور امام شافعی نے روایت کیا ہے اور امام بغوی نے شرح السنہ میں اپنی سند سے روایت کیا ہے اور انہوں نے صراحت کی کہ ابو شریح کی سند سے یہ حدیث صحیحین میں نہیں ہے۔

۳۴۵۸: وَقَالَ: وَآخَرُ جَاهٍ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَعْْنِي بِمَعْنَاهُ \*.

۳۴۵۸: اور انہوں (بغوی رحمہ اللہ) نے فرمایا: ان دونوں (امام بخاری اور امام مسلم) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔

۳۴۵۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا أَفْلَانٌ؟ أَفْلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاغْتَرَفَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَضَّ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

\* رواہ مسلم (۱۱۶/۱۸۴)۔ \* إسناده صحيح ، رواہ الترمذی (۱۴۰۶) والشافعی فی الأم (۹/۶) [وَأَبُو دَاوُدَ (۴۵۰۴) وَأَصْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، وَ الْبُخَارِيُّ (۱۰۴) وَ مُسْلِمٌ (۱۳۵۴) مُخْتَصَرًا وَلَمْ يَذْكُرَا هَذَا اللَّفْظَ] ☆ وَ رَوَاهُ الْبُغْوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَةِ (۳۰۱/۷) ح ۲۰۰۴ وَقَالَ: مُتَّفَقٌ عَلَى صَحْتِهِ ، أَخْرَجَاهُ جَمِيعًا "إِلْخ -

\* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱۱۲) وَ مُسْلِمٌ (۴۴۷/۱۳۵۵)۔

\* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۶۸۸۴) وَ مُسْلِمٌ (۱۶۷۲/۱۵)۔

۳۳۵۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سرو پتھروں کے درمیان کچل دیا، اس سے پوچھا گیا، تمہارے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں، اس یہودی کو پیش کیا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کے سر کو پتھر کے ساتھ کچل دیا گیا۔

۳۴۶۰: وَعَنْهُ، قَالَ: كَسَرَتِ الرَّبِيعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَيَّيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَوَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: عَمَّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللَّهِ! لَا تُكْسَرُ نَيَّيَّتَاهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ)) فَرَضَى الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِابْتِرَاءٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کی پھوپھی ربیعہ رضی اللہ عنہا نے انصار کی ایک لونڈی کے سامنے کے دانت توڑ دیے تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پھوپھا انس بن نصر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انس! اللہ کی کتاب میں قصاص کا حکم ہے۔“ وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دیتا ہے۔“

۳۴۶۱: وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ! مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَكَ الْأَسِيرُ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁ وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ: ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا)) فِي كِتَابِ الْعِلْمِ.

۳۳۶۱: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا! ہمارے پاس صرف وہی کچھ ہے جو قرآن میں ہے، البتہ دین کا وہ فہم ہے جو بندے کو اللہ کی کتاب سے عطا کیا جاتا ہے اور جو کچھ صحیفہ میں لکھا ہوا ہے (وہ ہمارے پاس ہے)۔ میں نے عرض کیا: صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”دیت، قیدی کے چھڑانے اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے، کے متعلق احکامات۔“

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ ”کسی جان کو ناحق قتل نہ کیا جائے۔“ کتاب العلم میں ذکر کی گئی ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۳۴۶۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ)). \* رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْأَصَحُّ.

۳۴۶۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں پوری دنیا کا تباہ و برباد ہو جانا ایک مسلمان آدمی کے قتل کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے۔“ ترمذی، نسائی، اور بعض نے اسے موقوف قرار دیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۳۴۶۳: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. \*

۳۴۶۳: ابن ماجہ نے اسے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۴۶۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكْبَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. \*

۳۴۶۴: ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر زمین و آسمان کے تمام باسی کسی ایک مومن کے قتل کرنے میں شریک پائے جائیں تو اللہ ان سب کو چہرے کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔“ ترمذی اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۶۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيئَةً وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَ أَوْ دَاجَهُ تَشْخَبُ دَمًا تَقُولُ: يَا رَبِّ افْتَلِنِي حَتَّى يُلْدِيَنِي مِنَ الْعَرْشِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. \*

۳۴۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت مقتول قاتل کو لے کر آئے گا اس (قاتل) کی پیشانی اور اس کا سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ اور وہ کہے گا: رب جی! اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ حتیٰ کہ وہ اسے عرش کے قریب لے جائے گا۔“

۳۴۶۶: وَعَنْ أَبِي أَسَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رضی اللہ عنہ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ: زَنًا بَعْدَ حَصَانٍ، أَوْ كُفْرٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ، أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بَغَيْرِ حَقٍّ فَقِيلَ بِهِ؟)) فَوَاللَّهِ! مَا زِنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا أَرْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونَنِي؟ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. \* وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيثِ.

\* حسن، رواه الترمذي (۱۳۹۵) والنسائي (۸۲/۷) ح ۳۹۹۱-۳۹۹۴۔ \* سندہ ضعیف، رواه ابن ماجه (۳۶۱۹) ☆ سفیان الثوری عنعن و الحدیث ضعیف من جمیع طرقه و لم یصب من صححه۔ \* ضعیف، رواه الترمذي (۱۳۹۸) ☆ یزید الرقاشی ضعیف و له شواهد ضعیفة عند البیهقی (۲۲/۸) وغیره۔

\* !سندہ صحیح، رواه الترمذي (۳۰۲۹) وقال: حسن) والنسائي (۸۷/۷) ح ۴۰۱۰) وابن ماجه (۲۶۲۱)۔

\* صحیح، رواه الترمذي (۲۱۵۸) وقال: حسن) والنسائي (۹۱-۹۲/۷) ح ۴۰۲۴) وابن ماجه (۲۵۳۳) والدارمي (۲/۱۷۱-۱۷۲ ح ۲۳۰۲ مختصراً)۔

۳۲۶۶: ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ”یوم الدار“ (جن دنوں باغیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر رکھا تھا) لوگوں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم اللہ کے رسول ﷺ کے اس فرمان سے آگاہ نہیں ہو؟ کہ ”کسی مسلمان شخص کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ پر درست ہے: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنا یا اسلام کے بعد کفر کرنا یا کسی جان کو ناحق قتل کرنا، اور وہ اس کے باعث قتل کیا جائے گا۔“ اللہ کی قسم! میں نے نہ تو دور جاہلیت میں زنا کیا اور نہ زمانہ اسلام میں، میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اس وقت سے آج تک کبھی مرتد نہیں ہوا، اور میں نے کسی ایسی جان کو قتل نہیں کیا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، تو پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور دارمی میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں۔

۳۴۶۷: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصَبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَغَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۲۶۷: ابو درداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک مومن کسی خون حرام کا ارتکاب نہیں کرتا تو وہ اطاعت گزاری اور اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں مستعد رہتا ہے اور جب وہ کسی خون حرام کا ارتکاب کر لیتا ہے تو وہ سستی و تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔“

۳۴۶۸: وَعَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۲۶۸: ابو درداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”امید ہے کہ اللہ ہر گناہ معاف فرما دے بجز اس شخص کے جو حالتِ شرک میں فوت ہو، اور جس نے عمدہ کسی مومن کو قتل کیا ہو۔“

۳۴۶۹: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*

۳۲۶۹: امام نسائی نے اسے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۴۷۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ \*

۳۲۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں اور نہ اولاد کا والد سے قصاص لیا جائے۔“

۳۴۷۱: وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا الَّذِي مَعَكَ؟)) قَالَ ابْنِي إِشْهَدُ بِهِ قَالَ: ((أَمَّا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَادَ فِي شَرْحِ

✽ إسناده صحيح، رواه أبو داود (٤٢٧٠)۔ ✽ إسناده صحيح، رواه أبو داود (٤٢٧٠)۔ ✽ صحيح، رواه النسائي (٨١/٧ ح ٣٩٨٩)۔ ✽ سنده ضعيف، رواه الترمذي (١٤٠١) والدارمي (٢/١٩٠ ح ٢٣٦٢) [وابن ماجه (٢٦٦١) ☆ إسماعيل بن مسلم ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة۔ ✽ صحيح، رواه أبو داود (٤٤٩٥) والنسائي (٨/٥٣ ح ٤٨٣٦) و البغوي في شرح السنة (١٠/١٨١ ح ٢٥٣٤) [من طريق الشافعي وهذا في الأم (٧/٩٥)۔]

السُّنَّةُ. فَمِنْ أَوَّلِهِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَأَى أَبِي الَّذِي بَطَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: دَعْنِي أَعَالِجُ الَّذِي بَطَّحَكَ فَإِنِّي طَيِّبٌ فَقَالَ: ((أَنْتَ رَفِيقٌ وَاللَّهُ طَيِّبٌ)).

۳۴۷۱: ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: میٹر بیٹا ہے۔ آپ اس کے متعلق گواہ رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! نہ تو میرے گناہ کا اس سے مواخذہ ہوگا نہ اس کے گناہ کا تجھ سے مواخذہ ہوگا۔“

اور شرح السنہ میں اس حدیث کے شروع میں مزید الفاظ ہیں: انہوں نے بیان کیا: میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر جو چیز (مہر نبوت) تھی وہ دیکھ لی تو عرض کیا مجھے اجازت دیں، میں اس چیز کا علاج کرتا ہوں جو آپ کی پشت پر ہے کیونکہ میں طیب ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم رفیق ہو اور اللہ طیب ہے۔“ ۳۴۷۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْبِذُ الْآبَ مِنْ ابْنِهِ وَلَا يَقْبِذُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَفَهُ ❊

۳۴۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ ﷺ نے باپ کو اس کے بیٹے سے قصاص دلویا اور بیٹے کا باپ سے قصاص نہیں دلویا۔ ترمذی اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۴۷۳: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلَنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ ❊. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى: ((وَمَنْ خَطَمَ عَبْدَهُ خَطَمْنَاهُ)).

۳۴۷۳: حسن بصری رحمہ اللہ، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کے اعضاء (ناک وغیرہ) کاٹے گا ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے۔“ ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی۔

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: ”جو اپنے غلام کو خسی کرے گا ہم اسے خسی کریں گے۔“ ۳۴۷۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَارْبَعُونَ خِلْفَةً وَمَا صَلَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

❊ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۳۹۹) ☆ مثنی بن الصباح: ضعيف۔

❊ إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۴۱۴) وقال: حسن غريب) و أبو داود (۴۵۱۵) و ابن ماجه (۲۶۶۴) والدارمي

(۲/ ۱۹۱ ح ۲۳۶۳) والنسائي (۸/ ۲۰-۲۱ ح ۴۷۴۰-۲۷۴۲)۔

❊ إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۳۸۷) وقال: حسن غريب)۔



۳۴۷۴: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے عہد اُقل کیا تو اسے مقتول کے ورثہ کے حوالے کیا جائے گا، اگر وہ چاہیں تو (اسے) قتل کر دیں اور اگر وہ چاہیں تو دیت لے لیں۔ اور وہ تیس ہفتہ (اونٹنی کا وہ بچہ جو تین سال مکمل کرنے کے بعد عمر کے چوتھے سال میں داخل ہو) تیس جزدہ (وہ اونٹنی جو پانچویں سال میں داخل ہو) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہے۔ اور وہ جس چیز پر مصالحت کر لیں تو وہ ان کے لیے ہے۔“

۳۴۷۵: وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ تَنَكَّفُوا دِمَاءَهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَذْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ إِلَّا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ \*

۳۴۷۵: علی رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے خون (قصاص و دیت میں) مساوی ہیں، اور ان کے عام آدمی کی امان کا بھی لحاظ رکھا جائے گا اور ان سے دور دراز والا شخص مال غنیمت ان کے نزدیک والے پر لوٹائے گا، اور وہ دشمن کے مقابلے میں باہم دستِ واحد کی طرح ہیں، ہن لو! کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی معاہدہ (ذمی) کو اس کے عہد میں قتل کیا جائے گا۔“

۳۴۷۶: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

۳۴۷۶: ابن ماجہ نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۴۷۷: وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أُصِيبَ بَدَنٌ أَوْ خَبَلٌ وَالْخَبْلُ الْجَرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَفْتَضَّ أَوْ يُعْفُو أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا تَمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا أَبَدًا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ \*

۳۴۷۷: ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے یا کوئی زخمی کر دیا جائے تو اسے تین میں سے ایک کا اختیار ہے، اگر وہ چوتھی چیز کا ارادہ کر لے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو، وہ قصاص لے لے، یا معاف کر دے یا دیت لے لے۔ اگر اس نے اس میں سے کوئی چیز لے لی اور پھر اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔“

۳۴۷۸: وَعَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عَمِيَّةٍ فِي رَمِي يَكُونُ بَيْنَهُمُ بِالْحِجَارَةِ، أَوْ جُلِدَ بِالسَّيَاطِ، أَوْ ضُرِبَ بِعَصَا، فَهُوَ خَطَا، وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَا. وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَعَظْبُهُ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ \*

\* صحیح، رواہ أبو داود (۵۵۳۰) و النسائي (۲۴/۸ ح ۴۷۴۹)۔

\* سندہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۲۶۶۰) ☆ حنش هو أبو علي الحسين بن قيس الرحيبي متروك وقوله: ”لا يقتل مؤمن بكافر“ صحيح بالشواهد وقوله: ”ولا ذو عهد في عهد“ ضعيف وله شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ۱۶۹۹) و أبي داود (۴۵۳۰) وغيرهما۔ \* إسناده ضعيف، رواه الدارمي (۱۸۸/۲ ح ۲۳۵۶) و ابن ماجہ (۲۶۲۳) و أبو داود (۴۴۹۶) ☆ سفیان بن أبی العوجاء: ضعيف و لبعض الحديث شاهد حسن عند أحمد (۳۲/۴ ح ۱۶۴۹۲)۔ \* صحیح، رواہ أبو داود (۴۵۳۹) و النسائي (۳۹/۸ ح ۴۷۹۳-۴۷۹۴)۔

۳۴۷۸: طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بلوے میں مارا جائے، مثلاً لڑنے والے ایک دوسرے پر پتھر پھینک رہے تھے یا کوڑے مار رہے تھے یا لاثھیاں برسار رہے تھے تو وہ قتلِ خطا ہے اور اس کی دیت، دیتِ خطا کی مثل ہوگی۔ اور جس نے عداوت کیا تو وہ (قاتل) قابلِ قصاص ہے، اور جو شخص اس (قصاص) کے درمیان حائل ہو جائے، اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے، اس سے نہ تو نفل قبول ہوگا اور نہ فرض۔“

۳۴۷۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا أُعْفَى مَنْ قُتِلَ بَعْدَ اخِذِ الدِّيَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*  
۳۴۷۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں، دیت لینے کے بعد قتل کرنے والے کو معاف نہیں کروں گا۔“

۳۴۸۰: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*  
۳۴۸۰: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کے جسم میں کوئی زخم لگ جائے اور وہ معاف کر دے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتا ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۴۸۱: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا. رَوَاهُ مَالِكٌ. \*  
۳۴۸۱: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے قتل کے بدلے میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا انہوں نے اسے دھوکے سے قتل کیا تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے قتل پر صنعاء کے تمام لوگ مجتمع ہوتے تو میں (اس کے بدلے میں) سب کو قتل کر دیتا۔“

۳۴۸۲: وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. \*  
۳۴۸۲: امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی کی مثل ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۴۸۳: وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بِجْنَى الْمَقْتُولِ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

\* **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۵۰۷) ☆ الحسن البصري مدلس و عنعن وفيه علة أخرى۔

\* **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۳۹۳) وقال: (غريب) وابن ماجه (۲۶۹۳) ☆ أبو السفر ثقة لكنه أرسل عن أبي الدرداء رضي الله عنه، كذا في التهذيب وغيره۔

\* **صحيح**، رواه مالك (۸۷۱/۲ ح ۱۶۸۸) ☆ رجاله ثقات وسعيد بن المسيب سمع من عمر رضي الله عنه۔

\* رواه البخاري (۶۸۹۶)۔

فَيَقُولُ: سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ فَيَقُولُ: قَتَلْتَهُ عَلَى مُلْكٍ فُلَانٍ)) قَالَ جُنْدُبٌ: فَاتَّقِيهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❊

۳۴۸۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فلاں شخص نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت مقتول اپنے قاتل کو لے کر آئے گا اور وہ کہے گا: (رب جی!) اس سے پوچھیں کہ اس نے مجھے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا: میں نے اسے فلاں کی سلطنت / فلاں کی نصرت پر قتل کیا۔“ جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ظالم کی اعانت سے بچو۔

۳۴۸۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطَرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۴۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی مومن کے قتل پر تھوڑی سی بات کے برابر بھی مدد کی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے مابین لکھا ہوگا: ”اللہ کی رحمت سے ناامید۔“

۳۴۸۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتْلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ❊

۳۴۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی کسی آدمی کو پکڑ کر رکھے اور دوسرا آدمی اسے قتل کر دے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔“

❊ صحیح، رواہ النسائي (۷/ ۸۴ ح ۴۰۰۳)۔ ❊ إسناده ضعيف، رواہ ابن ماجہ (۲۶۲۰) ☆ یزید الشامي: منکر الحديث، و للحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (۲۲/ ۸) وغيره۔ ❊ إسناده ضعيف، رواہ الدارقطني (۳/ ۱۴۰ ح ۳۲۴۳) و البيهقي (۸/ ۵۰ وقال: هذا غير محفوظ) ☆ سفیان الثوري مدلس و عنعن و فی السند علة أخرى۔

## بَابُ الدِّيَاتِ

## دیتوں کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۴۸۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَذِهِ سَوَاءُ يَعْْنَى الْخِنْصَرَوِ الْإِبْهَامَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*  
 ۳۴۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اور یہ یعنی چنگلی اور انگوٹھا (دیت میں) برابر ہیں۔“

۳۴۸۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بَغْرَةً عَبْدًا أَوْ امَةً ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوَفِّتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَرَوْجَهَا وَالْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۴۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بنو لحيان کی ایک عورت کے حمل کے مردہ حالت میں ساقط ہو جانے پر ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا تھا، پھر وہ عورت جس کے متعلق آپ ﷺ نے غلام کا فیصلہ کیا تھا وہ فوت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور اس کے شوہر کے لیے ہے جبکہ اس کی دیت اس کے عصبہ پر ہے۔

۳۴۸۸: وَعَنْهُ، قَالَ: اقْتَتَلَتْ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذِيلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَافِي بَطْنِهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدًا أَوْ لَيْدَةً وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۴۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہذیل قبیلے کی دو عورتیں لڑ پڑیں تو ان میں سے ایک نے دوسری پر پتھر مارا اور اسے اور اس کے جنین (پیٹ کے بچے) کو قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کے جنین کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے اور عورت کی دیت اس کے خاندان (عورت کے باپ کی طرف سے رشتہ دار عصبہ) پر ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس کی اولاد اور جو ان کے ساتھ ہیں ان کو اس کا وارث بنایا۔

۳۴۸۹: وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرْبَتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودٍ

\* رواہ البخاری (۶۸۹۵)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۰۹) و مسلم (۱۶۸۱/۳۹)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۱۰) و مسلم (۱۶۸۱/۳۶)۔

فُسْطَاطٍ فَالْقَتْلَ جَنَيْنَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَيْنِ غُرَّةً: عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ. هَذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: قَالَ: ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ ضَرْبَهَا بِعُمُودٍ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ: وَاحْدَهُمَا لِحَيَانِيَّةٍ قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا. \*  
۳۳۸۹: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں سوتن تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کا بانس مارا تو اس کا جنین (پیٹ کا بچہ) گر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے جنین کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ دیا اور اسے اس عورت کے عصبہ پر مقرر فرمایا۔ یہ ترمذی کی روایت ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: عورت نے اپنی سوتن کو جو کہ حاملہ تھی، خیمے کا بانس مارا تو اس نے اسے قتل کر دیا، اور کہا: ان میں سے ایک لِحَيَانِیَّة تھی، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ (رشتہ داروں) پر مقرر فرمائی اور جو اس (مقتولہ) کے پیٹ میں تھا اس کی دیت ایک غلام مقرر کی۔

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۴۹۰: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَا شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ \*  
۳۳۹۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! خطا کی دیت، شبہ عمد کی دیت کے مثل ہے، جو کوڑے اور لاشی سے ہو، اس کی (دیت) سواوٹ ہے، جن میں سے چالیس حاملہ ہوں گی۔“

۳۴۹۱: وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*  
۳۳۹۱: اور ابو داؤد نے ان (عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ صرف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں۔

۳۴۹۲: وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ: ((أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتَلًا فَإِنَّهُ قَوْدٌ بِيَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ)). وَفِيهِ: ((أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ)). وَفِيهِ: ((فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدُّهُ الدِّيَةُ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبُيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذِّكْرِ

\* صحیح، رواه الترمذی (۱۴۱۱) و مسلم (۱۶۸۲/۳۷)۔

\* حسن، رواه النسائي (۴۲/۸ ح ۴۷۹۷) و ابن ماجه (۲۶۲۸) مطولاً و سندہ ضعیف و الدارمی (۱۹۷/۲) ح (۲۳۸۸) [و أبو داود (۴۵۴۷) صحیح، (۴۵۴۸) و رواه البخاري (۶۸۹۵)۔

\* سندہ ضعیف، رواه أبو داود (۴۵۴۹) و البغوي في شرح السنه (۱۸۶/۱۰ ح ۲۵۳۶) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف و حديث أبي داود (۴۵۴۷) و البخاري (۶۸۹۵) يغني عنه۔

الدِّبَّةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّبَّةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّبَّةُ وَفِي الرَّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّبَّةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّبَّةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّبَّةِ وَفِي الْمُثْقَلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ أَصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْدارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: ((وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي الْمَوْضِحَةِ خَمْسٌ)). ❁

۳۴۹۲: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کے نام خط لکھا اور آپ ﷺ کے خط میں تھا: ”جس نے کسی مسلمان کو عمدًا ناحق قتل کیا تو اس کا قصاص اس کے ہاتھ کے عمل کی وجہ سے ہے، مگر یہ کہ مقتول کے اولیاء (ورثاء) راضی ہو جائیں۔“ اور اس (خط) میں یہ بھی تھا: ”آدمی کو عورت کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔“ اور اس میں تھا: ”کسی جان کی دیت سوانٹ ہے۔ اور سونے والوں پر ایک ہزار دینار، اور ناک کی دیت جب اسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے، سوانٹ ہے۔ دانتوں کے بارے میں دیت ہے، ہونٹوں کے بارے میں دیت ہے، فوطوں کے بارے میں دیت ہے، شرم گاہ کے بارے میں دیت ہے۔ کمر کے بارے میں دیت ہے۔ آنکھوں کے بارے میں دیت ہے۔ ایک پاؤں کی نصف دیت ہے، دماغ کی چھلی تک پہنچنے والے زخم پر ایک تہائی دیت ہے۔ پیٹ کے اندر پہنچنے والے زخم میں ایک تہائی دیت ہے۔ ہڈی کو جگہ سے ہٹا دینے والے زخم میں پندرہ اونٹ دیت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ دیت ہے۔ اور دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے۔“ نسائی، دارمی۔ اور امام مالک رحمہ اللہ کی روایت میں ہے: ”آنکھ میں پچاس، ہاتھ میں پچاس، پاؤں میں پچاس اور ہڈی ظاہر کرنے والے زخم پر پانچ اونٹ دیت ہے۔“

۳۴۹۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْدارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ: الْفَصْلُ الْأَوَّلُ. ❁

۳۴۹۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہڈی ظاہر کرنے والے زخم میں اور ہر دانت میں پانچ پانچ اونٹ دیت مقرر کی ہے۔“ ابوداؤد، نسائی، دارمی، جبکہ ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ نقل کیا ہے۔  
۳۴۹۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۳۴۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

۳۴۹۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا أَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ وَالْثَنِيَّةُ وَالضُّرْسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَهَذِهِ

❁ سندہ ضعیف، رواہ النسائي (۵۸-۵۷/۸ ح ۴۸۵۷) و الدارمي (۱۹۲/۲-۱۹۳ ح ۲۳۷۰ مختصرًا) و مالك (۸۴۹/۲ ح ۱۶۴۷) ☆ سليمان بن داود صوابه سليمان بن أرقم وهو ضعيف۔

❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۵۶۶) و النسائي (۵۷/۸ ح ۴۸۵۶ مختصرًا) و الدارمي (۱۹۵/۲ ح ۲۳۷۵) و الترمذي (۱۳۹۰) وقال: (حسن صحيح) و ابن ماجه (۲۶۵۵)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۴۵۶۱) و الترمذي (۱۳۹۱) وقال: (حسن صحيح غريب)۔

سواء))۔ رواہ أبو داود \*

۳۴۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(دیت کے بارے میں) تمام انگلیاں برابر ہیں، تمام دانت برابر ہیں، سامنے والے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں، یہ اور یہ (چھگی اور انگوٹھا) برابر ہیں۔“

۳۴۹۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً، الْكُفْرُ يَزِيدُهُ عَلَى مَنْ سَوَّاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَّةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا تَوْخُدُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ)). وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((دِيَّةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَّةِ الْحُرِّ)). رواه أبو داود \*

۳۴۹۶: عمرو بن شعيب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ”لوگو! اسلام میں کوئی نیا معاہدہ نہیں، اور دورِ جاہلیت میں جو معاہدہ تھا اسلام اس میں اضافہ نہیں کرتا البتہ اسے مضبوط کرتا ہے، مومن دشمن کے مقابلے میں باہم دستِ واحد کی طرح ہیں ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتا ہے اور ان میں سے جو دور دراز ہے وہ بھی ان تک پہنچاتا ہے، اور ان کے لشکرِ جہاد میں شریک نہ ہونے والوں کو بھی مالِ غنیمت میں شریک کرتے ہیں۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا، کافر کی دیت، مسلمان کی دیت سے نصف ہے، زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ اپنے پاس زکوٰۃ منگائے اور نہ زکوٰۃ دینے والے اپنا مال دور لے جائیں اور ان کے صدقات ان کے گھروں ہی سے وصول کیے جائیں۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”ذمی کی دیت، آزاد آدمی کی دیت کے نصف ہے۔“

۳۴۹۷: وَعَنْ خُشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَّةِ الْخَطَا عَشْرِينَ بَنَاتٍ مَخَاضٍ وَعَشْرِينَ ابْنِ مَخَاضٍ ذُكُورٍ وَعَشْرِينَ بَنَاتٍ لَبُونٍ وَعَشْرِينَ جَذَعَةً وَعَشْرِينَ حَقَّةً)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ \* وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَخُشْفٍ مَجْهُولٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى فِي شَرْحِ السَّنَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَى قَتِيلَ خَيْبَرَ بِمِائَةِ مِائِلٍ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِي أَسْنَانِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ إِنَّمَا فِيهَا ابْنُ لَبُونٍ.

۳۴۹۷: خُشْفِ بْنِ مَالِكٍ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خطا کی دیت میں ”بنتِ مخاض“، بیس ”ابنِ مخاض“، بیس ”بنتِ لبون“، بیس ”جذعہ“ اور بیس ”حقہ“ مقرر فرمائی۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ جبکہ خُشْفِ مجہول ہے۔ اس سے صرف یہی ایک روایت مروی ہے۔

\* إسناده صحيح، رواه أبو داود (۴۵۵۹)۔

\* حسن، رواه أحمد (۱۸۰/۲ ح ۶۶۹۲) وأبو داود (۴۵۳۱ الرواية الثانية: ۴۵۸۳)۔

\* إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۱۳۸۶) وأبو داود (۴۵۴۵) والنسائي (۴۳/۸ ح ۴۴-۴۸۰۶) [و ابن ماجه (۲۶۳۱)] ☆ خُشْفِ مَجْهُولٌ كَمَا قَالَ الْمُؤَلِّفُ وَغَيْرُهُ وَحِجَاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ مَدْلَسٌ وَعَنْهُ ۵ حَدِيثٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَدَى قَتِيلَ خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السَّنَةِ (۱۸۸/۱۰) تَحْتَ ح (۲۵۳۶) [والبخاري (۷۱۹۲) و مسلم (۱۶۶۹/۶)]۔

اور شرح السنہ میں روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر کے ایک مقتول کی صدقہ کے اونٹوں میں سے سوانٹ دیت ادا کی، اور صدقہ کے اونٹوں میں ”ابن مخاض“ نہیں تھا۔ ان میں صرف ”ابن لبون“ تھے۔

۳۴۹۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ فِيمَهُ الدِّيَّةُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ ذَرَاهِمٍ وَدِيَّةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ نِصْفُ مِنْ دِيَّةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ: فَكَانَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ: فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ آلَافَ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اِثْنَيْ عَشَرَ آلَافًا وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْنِ بَقْرَةً وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْنِ حُلَّةً قَالَ: وَتَرَكَ دِيَّةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَّةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۴۹۸: عمرو بن شعيب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار تھی یا آٹھ ہزار درہم تھی، اور ان دنوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف تھی، انہوں نے مزید فرمایا: دیت کا معاملہ اسی طرح تھا حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر ہزار دینار، چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم، گائے والوں پر دو سو گائیں، بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں، جوڑے (سوٹ) والوں پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کی دیت چھوڑ دی، اور جب انہوں نے دیت بڑھائی تو اسے نہ بڑھایا۔

۳۴۹۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَّةَ اِثْنَيْ عَشَرَ آلَافًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْدارِمِيُّ ❊

۳۴۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دیت بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔

۳۵۰۰: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَوِّمُ دِيَّةَ الْخَطَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيَقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيَمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصَ نَقَصَ مِنْ قِيَمَتِهَا وَبَلَّغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ أَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ وَعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ ذَرَاهِمٍ قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْنِ بَقْرَةً وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ)). وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۵۰۰: عمرو بن شعيب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ دیہاتیوں پر دیت خطا چار سو دینار یا اس کے مساوی چاندی مقرر فرمایا کرتے تھے۔ اور اس میں اونٹوں کی قیمت کا لحاظ رکھتے تھے۔ جب (اونٹوں

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۵۴۲)۔ ❊ إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۳۸۸) وقال: حسن صحيح

غريب) و أبو داود (۴۵۴۶) و النسائي (۱۹۲/۲ ح ۲۳۶۸) و الدارمي (۴۴/۸ ح ۴۸۰۸)۔

❊ حسن، رواه أبو داود (۴۵۶۴) و النسائي (۴۲/۸ ح ۴۳-۴۸۰۵)۔



کی) قیمت بڑھ جاتی تو آپ ﷺ اس (دیت) کی قیمت بڑھا دیتے تھے، اور جب ان کی قیمت کم ہو جاتی تو آپ اس دیت کی قیمت کم کر دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیت کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہنچ گئی تھی۔ اور چاندی سے اس کے مساوی آٹھ ہزار درہم تک پہنچ گئی تھی، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گائے والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں دیت مقرر فرمائی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک دیت مقتول کے ورثاء کے درمیان میراث ہے۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصب پر ہے، اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

۳۵۰۱: وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عَقْلُ شَبِيهِ الْعَمَدِ مُغْلَطٌ، مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ، وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۵۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”شبہ عمد کی دیت، دیت عمد کی طرح مغلط ہے اور اس (شبہ عمد) کے مرتکب کو قتل نہیں کیا جائے گا۔“

۳۵۰۲: وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَةِ لِمَكَانِهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۵۰۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی جگہ پر ثابت رہ جانے والی آنکھ کی ایک تہائی دیت مقرر فرمائی۔

۳۵۰۳: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَعْلٍ. ❁ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْ: أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَعْلٍ.

۳۵۰۳: محمد بن عمرو نے ابوسلمہ اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنین (پیتھ کے بچے) کے بارے میں غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خنجر بطور دیت مقرر فرمایا۔ ابوداؤد نے اسے روایت کیا اور فرمایا: حماد بن سلمہ اور خالد واسطی نے یہ حدیث محمد بن عمرو سے روایت کی اور انہوں نے گھوڑے یا خنجر کا ذکر نہیں کیا۔

۳۵۰۴: وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طَبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۵۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص علاج معالجہ کرے جبکہ وہ طب میں ماہر نہ ہو تو وہ (مریض کی موت واقع ہونے پر دیت کا) ضامن ہوگا۔“

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۴۵۶۵)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۴۵۶۷) والنسائي (۵۵/۸ ح ۴۸۴۴)۔

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۴۵۷۹)۔ ❁ **سندہ ضعیف**، رواه أبو داود (۴۵۸۶) والنسائي (۵۲/۸ ح ۵۳)۔

❁ **سندہ ضعیف**، رواه ابن جریر مدلس و عنعن و للحديث شاهد ضعیف۔

۳۵۰۵: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ غُلَامًا لَا نَاسَ فَقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِنَاسٍ أَعْيَاءَ فَأَتَى أَهْلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّا أَنَاسٌ فَقَرَاءَ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۵۰۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غریب لوگوں کے غلام نے امیر لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس (کان کاٹنے والے غلام) کے گھروالے، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا، ہم فقیر لوگ ہیں، تو آپ ﷺ نے ان پر (دیت میں سے) کچھ بھی مقرر نہ فرمایا۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۵۰۶: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: ((دِيَّةُ شِبْهِ الْعَمَدِ اثْلَاثًا: ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلْفَاتٌ)). وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((فِي الْخَطِ أَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ وَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۵۰۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”شبہ عمد کی دیت تین قسم (کے اونٹوں) پر مشتمل ہے: تینتیس ہقہ (تین سال مکمل کرنے کے بعد چوتھے سال میں داخل اونٹ) تینتیس جذعہ (پانچویں سال میں داخل) چونتیس (چھٹے سال میں داخل ہونے والی اونٹیاں) اور وہ سب حاملہ ہوں۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ ”قتل خطا کی دیت چار قسم کی اونٹیاں ہیں: پچیس ہقہ، پچیس جذعہ، پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض۔“

۳۵۰۷: وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَضَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ فِي شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَ ثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَ أَرْبَعِينَ خَلْفَةً مَائِينَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۵۰۷: مجاہد بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد میں تیس ہقہ، تیس جذعہ اور چالیس حاملہ اونٹیوں کا فیصلہ کیا جو کہ چھ سال سے نو سال کی عمر کے درمیان ہوں اور وہ تمام حاملہ ہوں۔

۳۵۰۸: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: كَيْفَ أَغْرَمَ مَنْ لَا شَرْبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَ وَ مِثْلُ ذَلِكَ يُطْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا. ❁

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۵۹۰) والنسائي (۴۷۵۵) ☆ قتادة مدلس و حنعن۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۵۵۱) والرواية الثانية: (۴۵۵۳) ☆ أبو إسحاق و سفيان مدلسان و عنعنا۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۵۵۰) ☆ سفيان و ابن أبي نجیح مدلسان و عنعنا و مجاهد ام يسمع من عمر رضي الله عنه فالسند منقطع إن صح إلى مجاهد۔ ❁ **صحیح**، رواه مالك (۸۵۵/۲ ح ۱۶۵۹) والنسائي (۴۹/۸ ح ۴۸۲۴) ☆ السند مرسل و له شواهد منها الحديث الآتي (۳۵۰۹)۔

۳۵۰۸: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں جسے اس کی ماں کے پیٹ میں قتل کیا جائے، ایک غلام یا ایک لونڈی کی دیت کا فیصلہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کے خلاف فیصلہ کیا تھا اس نے کہا: میں اس کی دیت کیسے ادا کروں جس نے نہ پیا، نہ کھایا اور اس نے کلام کیا نہ کوئی چیخ ماری۔ اور اس طرح وہ اس قتل کو رائیگاں قرار دیتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تو کانہوں کا ساتھی ہے۔“ مالک۔ نسائی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۳۵۰۹: وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مُتَّصِلًا۔ ❁

۳۵۰۹: ابو داؤد نے سعید بن مسیب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصولاً روایت کیا ہے۔

## بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجَنَایَاتِ

### ایسے قصور اور خطائیں جن پر دیت نہیں

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۳۵۱۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چوپائے کسی کو زخمی کر دیں تو اس پر کوئی خون بہا نہیں، اگر کوئی کان میں دب کر مر جائے اس پر کوئی خون بہا نہیں اور جو شخص کنویں میں گر کر مر جائے تو اس کا خون بہا نہیں۔“

۳۵۱۱: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاصِ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ: ((أَيْدُعُ يَدَهُ فِي فَيْكِ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۱۱: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی، میرا ایک نوکر تھا اس کا کسی شخص سے جھگڑا ہو گیا تو ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کا ہاتھ (دانتوں سے) چبا ڈالا تو جس کا ہاتھ تھا اس نے اپنے ہاتھ کو اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت گرا دیے، وہ (شکایت لے کر) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کے دانتوں کو رايگاں قرار دیا اور اس کا بدلہ نہ دلایا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا تا کہ تم اونٹ کی طرح اسے چبا ڈالتے۔“

۳۵۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۱۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔“

۳۵۱۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخَذَ مَالِي؟

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۶۹۱۲) و مسلم (۱۷۱۰/۴۵)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۲۶۵) و مسلم (۱۶۷۴/۲۳)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۴۸۰) و مسلم (۱۴۰/۲۲۶)۔

قَالَ: ((فَلَا تُعْطِيهِ مَالَكْ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: ((قَاتِلُهُ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: ((قَاتِلْتُ شَهِيدًا)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: ((هُوَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۵۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر کوئی آدمی (ناحق طور پر) میرا مال لینے کے ارادے سے آئے (تو میں کیا کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنا مال اسے مت لینے دو۔“ اس نے عرض کیا، مجھے بتائیں اگر وہ مجھ سے جھگڑا کرے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم بھی اس سے جھگڑا کرو۔“ اس نے عرض کیا: مجھے بتائیں اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم شہید ہو۔“ اس نے عرض کیا: مجھے بتائیں اگر میں اسے قتل کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جہنمی ہے۔“ (تم پر کوئی مواخذہ نہیں)۔

۳۵۱۴: وَعَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ، وَلَمْ تَأْذُنْ لَهُ، فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأَتْ عَيْنَهُ؛ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اگر کوئی شخص بلا اجازت تمہارے گھر میں جھانکے اور تم اسے نکمری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔“

۳۵۱۵: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَحْكُ بِهَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهَ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِزْدَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۱۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا، رسول اللہ ﷺ کے پاس لکڑی یا لوہے کی کنگھی نما کوئی چیز تھی جس سے آپ اپنا سر کھجاتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اسے تمہاری دونوں آنکھوں میں چھو دیتا، دیکھنے ہی کی وجہ سے تو اجازت لینا مقرر کیا گیا ہے۔“

۳۵۱۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يُصَادِبُهُ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۱۶: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: کنکریاں مت پھینکو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے نہ تو شکار کیا جاسکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جاسکتا ہے لیکن یہ (پھینکنا) دانت توڑ سکتا ہے اور آنکھ پھوڑ سکتا ہے۔“

۳۵۱۷: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا وَفِي سُوقِنَا وَمَعَهُ

❁ رواہ مسلم (۲۲۵ / ۱۲۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۸۸۸) و مسلم (۲۱۵۸ / ۴۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۰۱) و مسلم (۲۱۵۶ / ۴۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۷۹) و مسلم (۱۹۵۴ / ۵۴)۔

نَبَلٌ فَلْيَمْسِكْ عَلَى نَصَالِهَا أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۱۷: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد اور ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہو تو وہ اس کے پیکان پر ہاتھ رکھے تاکہ اس سے کوئی مسلمان زخمی نہ ہو جائے۔“

۳۵۱۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اسلحہ کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ہو سکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر (اس کے بھائی پر وار کرے) اسی طرح یہ جہنم میں جا کرے۔“  
۳۵۱۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَضَعَهَا وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۵۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نیزے سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے، فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ وہ اسے رکھ دے۔ خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔“

۳۵۲۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ: ((وَمَنْ عَشَنَّا فَلَيْسَ مِنَّا)). ❁

۳۵۲۰: ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے خلاف اسلحہ اٹھائے تو وہ ہم میں سے نہیں۔“

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۵۲۱: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۵۲۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے خلاف تلوار اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۵۲۲: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أَقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قِيلَ: يُعَذِّبُونَ فِي الْحَرَجِ. فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۰۷۵) و مسلم (۲۶۱۵/۱۳۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۰۷۲) و مسلم (۲۶۱۷/۱۳۶)۔

❁ رواہ البخاری (لم أجده) و مسلم (۲۶۱۶/۱۲۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۰۷) و مسلم (۱۰۱/۱۶۴)۔

❁ رواہ مسلم (۹۹/۱۶۲)۔

لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الدِّينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊  
 ۳۵۲۲: ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیم شام میں قوم انباط کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا جا رہا تھا، انہوں نے پوچھا: یہ کیا معاملہ ہے؟ بتایا گیا کہ انہیں ٹیکس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے، ہشام نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”وہ بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں (ناحق) عذاب و سزا دیتے ہیں۔“

۳۵۲۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُوشِكُ أَنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((يَرُوحُونَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۵۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو قریب ہے کہ تم کچھ ایسے لوگ دیکھو گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم جیسے (کوڑے) ہوں گے، وہ صبح و شام (ہمیشہ) اللہ کے غضب اور ناراضی میں رہیں گے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”وہ اللہ کی لعنت میں شام کرتے ہیں۔“

۳۵۲۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٍ عَارِيَّاتٍ مُمِيلَاتٍ مَاثِلَاتٍ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُحْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجِدُنَّ مَسِيرَةَ كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۵۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنہیوں کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا، ایک وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دمیں جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو مارتے ہوں گے، اور وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی عریاں ہوں گی، مائل کرنے والی، منک منک کر چلنے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے، یہ دونوں گروہ نہ تو جنت میں جائیں گے اور نہ اس کی خوشبو پا سکیں گے، حالانکہ اس کی خوشبود دراز تک پھیلی ہوگی۔“

۳۵۲۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوُجْهَ؛ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۵۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی (کسی کو) مارے تو وہ چہرے سے اجتناب کرے، کیونکہ اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔“

❊ رواہ مسلم (۲۶۱۳ / ۱۱۸)۔

❊ رواہ مسلم (۲۸۵۷ / ۵۳، ۵۴)۔

❊ رواہ مسلم (۲۱۲۸ / ۵۲)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۵۹) و مسلم (۲۶۱۲ / ۱۱۵)۔

## الفصل الثانی

## فصل ثانی

۳۵۲۶: عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، وَلَوْ أَنَّهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَفَا عَيْنَهُ، مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرُ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا حَظِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۳۵۲۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے پردہ اٹھایا اور بلا اجازت گھر میں نظر ڈالی اور گھر والوں کی پردہ کی چیز کو دیکھ لیا تو اس نے ایک حد کا ارتکاب کیا جس کا ارتکاب کرنا اس کے لیے حلال نہیں تھا، اور اگر اس وقت، جب اس نے نظر ڈالی، ایک آدمی اس کے سامنے آ گیا اور اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی، میں اس کی سرزنش نہیں کروں گا، اور اگر آدمی کسی ایسے دروازے سے گزرے جس کا کوئی پردہ نہ ہو اور نہ وہ بند ہو اور وہ دیکھ لے تو اس کی کوئی غلطی نہیں، غلطی تو گھر والوں کی ہے۔“ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۲۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بے نیام تلوار کسی کو دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۵۲۸: وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُبَيْنِ إِصْبَعَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۲۸: حسن، سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انگلیوں کے درمیان تسمہ چیرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۵۲۹: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۵۲۹: سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔“

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۲۷۰۷) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن۔

❊ **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۲۶۱۳) وقال: حسن غريب) و أبو داود (۲۵۸۸) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❊ **حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۲۵۸۹)۔

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذي (۱۴۲۱) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۴۷۷۲) والنسائي (۷/ ۱۱۵-۱۱۶ ح ۴۰۹۵-۴۰۹۶)۔



۳۵۳۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ☆ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((الرَّجُلُ جُبَارٌ)) ذَكَرَ فِي بَابِ الْغَضَبِ.

۳۵۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے جس نے میری امت کے خلاف تلوار اٹھائی، یا فرمایا: ”(جس نے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے خلاف (تلوار اٹھائی)۔“ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”چوپائے کے پاؤں سے لگنے والا زخم رايگاں ہے۔“ باب الغضب میں ذکر کی گئی

ہے۔

[اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے]

## بَابُ الْقِسَامَةِ

## قسم کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۵۳۱: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ ابْنَيْ أَخِيهِ تَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقَتَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيْصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَ كَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَبِيرُ الْكِبَرِ)) قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: يَعْنِي لَيْلَى الْكَلَامِ الْأَكْبَرُ، فَتَكَلَّمُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْتَحِقُّوا قَتْلَكُمْ - أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ - بِإِيْمَانٍ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَرَلَمْ نَرَهُ قَالَ: ((فَتُبْرئُكُمْ يَهُودُ فِي إِيْمَانٍ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَوْمٌ كَفَرُوا فَقَدَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ. وَ فِي رِوَايَةٍ: ((تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَ تَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ.)) فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۵۳۱: رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حنمہ سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل اور حویصہ بن مسعود خیر آئے اور وہ دونوں کھجوروں کے جھنڈ میں الگ ہو گئے، چنانچہ عبد اللہ بن سہل قتل کر دیے گئے۔ اس کے بعد عبد الرحمن بن سہل اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور حویصہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اپنے ساتھی کے معاملے کے متعلق بات کرنے لگے تو عبد الرحمن نے، جو کہ لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے، بات کرنا شروع کی تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”بڑے کو اس کے بڑے ہونے کا حق دو۔“ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: آپ ﷺ کی مراد تھی کہ جو سب سے بڑا ہے وہ کلام کرے۔ انہوں نے بات کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے مقتول ساتھی کی دیت کے متعلق پچاس قسمیں اٹھا کر حق دار بن سکتے ہو۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ ایسا معاملہ ہے کہ ہم نے اسے دیکھا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہود کے پچاس آدمی قسم اٹھا کر تم سے بری ہو جائیں گے۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو کافر لوگ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا فرمائی، اور ایک روایت میں ہے: ”تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور اپنے قاتل یا اپنے ساتھی کے مستحق بن جاؤ۔“ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سواونٹیاں بطور دیت ادا فرمائیں۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي.  
اور یہ باب فصل ثانی سے خالی ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۵۳۲: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاءُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((الَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَيَّ قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودٌ وَقَدْ يَجْتَرِءُ وَنَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هَذَا، قَالَ: ((فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ)) فَأَبَوْا فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۵۳۲: رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں، انصار کا ایک آدمی خیبر میں قتل ہو گیا تو اس کے ورثاء نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کے متعلق آپ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے ساتھی کے قاتل پر گواہی دیں؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہاں تو کوئی مسلمان نہیں تھا اور وہ تو یہود ہیں اور وہ اس سے بڑی چیز کے ارتکاب کی جرأت کر جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے پچاس آدمی چن لو اور ان سے حلف لے لو۔“ انہوں نے انکار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کا فدیہ ادا فرمایا۔

## بَابُ قَتْلِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفُسَادِ

### مرتدوں اور فساد پھیلانے والوں کو قتل کرنے کا بیان

### الْفَضِيلُ الْأَوَّلُ

### فصل اول

۳۵۳۳: عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَلَبَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ)) وَ لَقَتَلْتَهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۵۳۳: عکرمہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ زندیق لائے گئے تو انہوں نے انہیں زندہ جلادیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں انہیں کبھی زندہ نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کی ممانعت موجود ہے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا): ”اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو۔“ کی وجہ سے میں انہیں نہ جلاتا اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ”جو شخص اپنا دین (اسلام) بدل لے تو اسے قتل کر دو۔“ کے مطابق میں انہیں قتل کر دیتا۔

۳۵۳۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ النَّارَ لَا يُعَذَّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۵۳۴: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگ کا عذاب صرف اللہ ہی دے گا۔“

۳۵۳۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَاثُ الْأُسْتَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانَهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِنَّمَا لَقِيَتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عقرب آخری زمانے میں ایک قوم کا ظہور ہوگا جو نو عمر ضعیف العقل ہوں گے، وہ بظاہر نہایت معقول کلام کریں گے، لیکن ان کا ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، تم انہیں جہاں پاؤ وہیں قتل کر دو کیونکہ انہیں قتل کرنے میں روز قیامت ان کے قاتل کے لیے اجر ہے۔“

۳۵۳۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ رواہ البخاری (۶۹۲۲)۔

❁ رواہ البخاری (۶۹۵۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۳۰) و مسلم (۱۰۶۶/۱۵۴)۔

❁ رواہ مسلم (۱۰۶۴/۱۵۱)۔

۳۵۳۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت دو گروہوں میں منقسم ہو جائے گی اور ان دونوں کے بیچ سے ایک خارجی جماعت رونما ہوگی، ان کا خاتمہ وہ لوگ کریں گے جو حق کے زیادہ قریب ہونگے۔“

۳۵۳۷: وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۳۷: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ کر کافرنہ بن جانا۔“

۳۵۳۸: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ؛ فَهُمَا فِي جُرْفٍ جَهَنَّمَ، فَإِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيعًا)) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: ((إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بَسِيفَتَهُمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) قُلْتُ: هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۳۸: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان ملیں اور ان میں سے ایک اپنے بھائی پر اسلحہ تان لے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں، جب ان میں سے کوئی اپنے مقابل کو قتل کر دیتا ہے تو وہ دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔“ اور ان سے ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا۔ ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں سونت کر سامنے آ جاتے ہیں تو قاتل اور مقتول جہنمی ہیں۔“ میں نے عرض کیا: قاتل تو ہے لیکن مقتول کس وجہ سے؟ (کہ وہ مظلوم ہونے کے باوجود جہنمی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ وہ اپنے ساتھی (مد مقابل) کو قتل کرنے پر حریص تھا۔“

۳۵۳۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَاسْلَمُوا فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا الْبِلَ الصَّدَقَةَ فَيَشْرَبُوا مِنْ آبِائِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَاصْحُوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رِعَاتَهَا وَاسْتَأَقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي أَثَارِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِنْهُمْ حَتَّى مَاتُوا. وَفِي رِوَايَةٍ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ: أَمَرَ بِمَسَامِيرٍ فَأَحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَ حَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقُونَ حَتَّى مَاتُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عکل کے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ مدینہ کی آ رہا وہاں انہیں موافق نہ آئی تو آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹوں کے پاس جانے کا حکم فرمایا تاکہ وہاں وہ ان کا دودھ اور پیشاب پیئیں،

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۰۸۰) و مسلم (۶۵/۱۱۸)۔ ❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۸۷۵) الروایۃ الثانیۃ) و مسلم (۲۸۸۸/۱۶)، الروایۃ الأولى، ۲۸۸۸/۱۴، الروایۃ الثانیۃ)۔  
❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۸۰۳)، الروایۃ الأولى، ۱۵۰۱، الثانیۃ، ۳۰۱۸، الثالثۃ) و مسلم (۱۶۷۱/۹)، الروایۃ الأولى، ۱۶۷۱/۱۰، الثانیۃ)۔

انہوں نے ایسے کیا اور وہ صحت یاب ہو گئے، اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر لے گئے آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے تو وہ انہیں پکڑ کر لے آئے، آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے اور ان کی آنکھوں میں سلاخیاں پھیر دی گئیں، پھر ان کا خون بہتا رہا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ”انہوں نے ان کی آنکھوں میں سلاخیاں پھیر دیں۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”آپ ﷺ نے سلاخیوں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں گرم کیا گیا اور انہیں ان کی آنکھوں میں پھیر کر انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا وہ پانی طلب کرتے رہے مگر انہیں پانی نہ دیا گیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے۔“

## الفصل الثانی

### فصل نافی

۳۵۴۰: عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثَلَّةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۴۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے پر آمادہ کیا کرتے تھے اور مثله کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۵۴۱: وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❊

۳۵۴۱: امام نسائی نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۵۴۲: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْحَانٌ فَأَخَذْنَا فَرْحِيهَا فَجَاءَتْ بِالْحُمْرَةِ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ فَعَّعَ هَذِهِ بَوْلَ لَهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا)). وَرَأَى قَرْيَةً نَمَلٌ قَدْ حَرَّقَتْهَا قَالَ: ((مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟)) فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۴۲: عبد الرحمن بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا (سرخ رنگ کی چڑیا) دیکھی، اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے، ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو وہ پھر پھڑانے لگی، اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”کس شخص نے اسے، اس کے بچوں کی وجہ سے بے قرار کر دیا؟ اس کے بچے اسے واپس کرو۔“ اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک مسکن دیکھا جسے ہم نے جلادیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کس نے جلایا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: ہم نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آگ کا عذاب دینا صرف آگ کے رب کے لائق ہے۔“

❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۲۶۶۷) ☆ قتادة مدلس وعنن وحديث أحمد (۲۰/۵) يغني عن هذا الحديث۔

❊ صحيح، رواه النسائي (۱۰۱/۷ ح ۴۰۵۲)۔

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۶۷۵)۔

۳۵۴۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنْسَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيَسُنُّونَ الْفِعْلَ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلَى فُوقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَ قَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ لَيْسُوا مِنَّا فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ مِنْهُمْ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا سَيِّمًا هُمْ؟ قَالَ: ((التَّحْلِيْقُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۵۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں غنقریب اختلاف و افتراق ہوگا۔ ایک گروہ باتیں اچھی لیکن کام برے کرے گا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل (کر پار ہو) جاتا ہے۔ وہ دین کی طرف نہیں پلٹیں گے حتیٰ کہ تیر اپنے سو فار (چنگی جہاں کمان کا تانت نکلتا ہے) پر واپس آ جائے۔ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو ان کو قتل کرتا ہے اور جسے وہ قتل کر دیں، وہ (بظاہر) اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے۔ لیکن وہ کسی چیز میں بھی ہم میں سے نہیں ہوں گے، جس نے ان سے قتال کیا وہ ان (باقی امتیوں) سے اللہ کے زیادہ قریب ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سر منڈانا۔“

۳۵۴۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ: زَنًا بَعْدَ احْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَ رَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يَصْلَبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۵۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اسے صرف تین وجوہات میں سے کسی ایک وجہ سے قتل کرنا جائز ہے: شادی کے بعد زنا والے کو رجم کیا جائے گا، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرے (یعنی ڈاکو) ہو، اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا یا جلاوطن کیا جائے گا۔ یا کوئی شخص کسی جان کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔“

۳۵۴۵: وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَأَنْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلِ مَعَهُ، فَأَخَذَهُ، فَفَزِعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۵۴۵: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، محمد ﷺ کے صحابہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ وہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، ان میں سے ایک آدمی سو گیا تو کسی شخص نے اپنی رسی لی اور اس کی طرف گیا اور اسے رسی کے ساتھ باندھ دیا تو

☆ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۴۷۶۵) ☆ قتادة عنعن -

☆ إسناده صحيح، رواہ أبو داود (۴۳۵۳) -

☆ حسن، رواہ أبو داود (۵۰۰۴) -

وہ (سوئے والا شخص) گھبرا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے۔“

۳۵۴۶: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَدَ أَرْضًا بِحِزْبَيْهَا فَقَدْ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارًا كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۴۶: ابوورداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے خراج والی زمین خرید لی تو اس نے اپنی ہجرت (عزت) ختم کر لی اور جس نے کسی کافر کی گردن سے ذلت اتار کر اپنی گردن میں ڈال لی تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔“

۳۵۴۷: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَأَعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنُصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ: ((أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ؟ قَالَ: ((لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۴۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (یمن کے قبیلے) خثعم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو ان میں سے کچھ لوگ بچنے کے لیے نماز پڑھنے لگے، لیکن انہیں تیزی سے قتل کیا گیا، نبی ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے لیے نصف دیت کا حکم فرمایا، اور فرمایا: ”میں مشرکوں کے درمیان رہنے والے تمام مسلمانوں (کے خون) سے بری الذمہ ہوں۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(وہ کافروں سے اس قدر دور رہیں کہ) ان کی آگ نظر نہ آئے۔“

۳۵۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْإِيمَانُ قَيْدُ الْقَتْلِ لَا يَفُتْكَ مُؤْمِنٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان اچانک قتل کرنے سے منع کرتا ہے۔ مومن اچانک (مطلع کیے بغیر) قتل نہیں کرتا۔“

۳۵۴۹: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۴۹: جریر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب غلام مشرکین کے علاقے کی طرف فرار ہو جائے تو اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔“

۳۵۵۰: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَحَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۵۰: علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کو برا بھلا کہا کرتی تھی اور آپ کی مذمت کیا کرتی تھی، ایک

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۰۸۲) ☆ عمارة: مجهول و سنان: مستور۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۶۴۵) ☆ فيه أبو معاوية الضرير: مدلس و عنعن و للحديث طرق، ضعيفة كلها و لم يصب من صحيحه۔

❊ **حسن**، رواه أبو داود (۲۷۶۹) [وله شواهد]۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۳۶۰) ☆ أبو إسحاق عنعن و حديث مسلم (۷۰) يغني عنه۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۳۶۲) ☆ مغيرة بن مقسم مدلس و عنعن، و أما جرير فهو ابن عبد الحميد الضبي: ثقة إمام۔



آدمی نے اس کا گلابا دیا چنانچہ وہ مرگئی تو نبی ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔

۳۵۵۱: وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُهُ بِالسَّيْفِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۳۵۵۱: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جادوگر کی حد (یعنی سزا) تلوار کے ساتھ قتل کرنا ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۵۵۲: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُقْرِقُ بَيْنَ أُمَّتِي فَاصْرَبُوا عُنُقَهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ \*

۳۵۵۲: اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (امام کے خلاف) خروج کرے اور میری امت کے درمیان تفریق ڈالے تو اس کی گردن اڑادو۔“

۳۵۵۳: وَعَنْ شَرِيكٍ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمْنَى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيتُ أَبَا بَرزَةَ فِي يَوْمٍ عِينِدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَذْنِي وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطَ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: ((وَاللَّهِ لَا تَجِدُونِ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي)) ثُمَّ قَالَ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَانُوا هَذَا مِنْهُمْ يُقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمِيَةِ سِيمَا هُمْ: التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ \*

۳۵۵۳: شریک بن شہاب بیان کرتے ہیں، میری تنہائی کہ میں نبی ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں، میں عید کے روز ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے ان کے ساتھیوں کی موجودگی میں ملا تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خوارج کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو اپنے کانوں سے سنا ہے اور آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ مال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے تقسیم فرمایا اور اپنے دائیں بائیں والوں کو عطا کیا، لیکن آپ نے اپنی پچھلی جانب والوں کو کچھ نہ دیا تو آپ کی پچھلی جانب سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: محمد! (ﷺ) آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا، وہ منڈے ہوئے بالوں والا سیاہ فام شخص تھا، اس پر دوسفید

❖ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۶۶۰) ☆ قال البيهقي (۱۳۶/۸): "إسماعيل بن مسلم المكي: ضعيف۔"

❖ **صحيح**، رواه النسائي (۹۳/۷) ح ۴۰۲۸۔

❖ **إسناده حسن**، رواه النسائي (۱۱۹-۱۲۱/۷) ح ۴۱۰۸۔

کپڑے تھے، (اس پر) رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ”اللہ کی قسم! میرے بعد تم کوئی ایسا آدمی نہیں پاؤ گے جو مجھ سے زیادہ عدل کرنے والا ہو۔“ پھر فرمایا: ”آخری زمانے میں ایک قوم کا ظہور ہوگا، گویا یہ انہی میں سے ہے، وہ قرآن پڑھتے ہوں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرثکار سے نکل (کر پار ہو) جاتا ہے۔ سرمنڈانا ان کی علامت ہوگی، وہ مسلسل ظاہر ہوتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری فرد مسیح و جال کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ جب تم ان سے ملو تو (جان لو کہ) وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔“

۳۵۵۴: وَعَنْ أَبِي غَالِبٍ رَأَى أَبُو أَمَامَةَ رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ: ((كَلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مِنْ قَتْلُوهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ((يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ)) الْآيَةَ. قِيلَ لِأَبِي أَمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْلَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَسْبَعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. ❁

۳۵۵۴: ابو غالب سے روایت ہے، ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے راہ دمشق پر کچھ سر نصب کیے ہوئے دیکھے تو ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یہ) جہنم کے کتے ہیں، آسمان تلے یہ بدترین مقتول ہیں، اور انہوں نے جنہیں قتل کیا ہے وہ بہترین مقتول ہیں، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اس روز بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔“ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے اسے (بار بار) سات مرتبہ تک نہ سنا ہوتا تو میں اسے تمہیں بیان نہ کرتا۔ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الْحُدُودِ

## حدود کا بیان

فصل اول

الفصل الأول

۳۵۵۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَفْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَفْضَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَثَذَنِي أَنْ أَتَكَلَّمُ قَالَ: ((تَكَلَّمْ)) قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَأَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى أَمْرَاتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَفْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ! فَاغْدُ إِلَى أَمْرَةٍ هَذَا فَإِنَّ اعْتَرَفْتَ فَارْجُمَهَا)) فَأَعْتَرَفَتْ فَارْجَمَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۵۵۵: ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمی مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں، اور دوسرے نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بات کرو۔“ اس نے عرض کیا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی اہلیہ کے ساتھ زنا کر لیا تو انہوں (یعنی بعض لوگوں) نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم (کی سزا لگا ہوتی) ہے، لیکن میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور اپنی ایک لونڈی دے دیے، پھر میں نے اہل علم سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور سال کی جلا وطنی (کی سزا) ہے، اور اس کی اہلیہ پر رجم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، رہی تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی وہ تمہیں واپس مل جائیں گی، رہا تمہارا بیٹا تو اس پر سو کوڑے اور سال کی جلا وطنی ہے اور اُنیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ، اگر وہ اعتراف جرم کر لے تو اسے رجم کر دو۔“ اس نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

۳۵۵۶: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۶۳۳) و مسلم (۱۶۹۷-۱۶۹۸)۔

\* رواہ البخاری (۶۸۳۱)۔

۳۵۵۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو کنوارے زانی کے متعلق سو کوڑے اور سال کی جلا وطنی کا حکم فرماتے ہوئے سنا۔

۳۵۵۷: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا [ﷺ] بِالْحَقِّ وَانْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِغْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۵۵۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے محمد (ﷺ) کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور آپ پر کتاب نازل فرمائی، اللہ تعالیٰ نے جو نازل فرمایا، اس میں آیت رجم بھی تھی، رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، اور جب شادی شدہ مرد اور عورت زنا کرے تو اسے رجم کرنا اللہ کی کتاب سے ثابت ہے۔ بشرطیکہ گواہی ثابت ہو جائے یا حمل واضح ہو جائے یا اعتراف جرم ہو جائے۔

۳۵۵۸: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۵۵۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”(حد زنا کے متعلق) مجھ سے احکام کی بابت معلومات لے لو۔ مجھ سے احکام کی بابت معلومات لے لو، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (حد) مقرر کر دی، کنوارا، کنواری کے ساتھ زنا کرے تو اس کی حد سو کوڑے اور سال کی جلا وطنی ہے، اور شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔“

۳۵۵۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَأَمْرًا زَنَى فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَاتَ جَدُّونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟)) قَالُوا: نَفَضَحَهُمْ وَيُجْلَدُونَ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَرَجَمَا. وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ وَلَكِنَّا نَتَكَاثَمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَهُمَا فَرَجَمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۵۵۹: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہود، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”تم رجم کے متعلق تورات میں کیا پاتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: ہم انہیں ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور انہیں کوڑے مارے جاتے ہیں، عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اس میں تورہم (کا حکم) ہے۔ وہ تورات لائے اور اسے کھولا تو ان میں سے ایک نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۸۲۹) و مسلم (۱۶۹۱/۱۵)۔

\* رواہ مسلم (۱۶۹۰/۱۲)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۸۴۱) والروایۃ الثانیۃ: (۷۵۴۳) و مسلم (۱۶۹۹/۲۲)۔

پہلے اور اس کے بعد والا حصہ پڑھ دیا، عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے (ہاتھ) اٹھایا تو اس میں آیت رجم تھی، انہوں نے کہا: محمد (ﷺ)! اس (عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا، اس میں آیت رجم ہے، نبی ﷺ نے ان دونوں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔

دوسری روایت میں ہے: انہوں نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ، اس نے اٹھالیا تو اس میں آیت رجم خوب واضح نظر آرہی تھی، اس نے کہا: محمد (ﷺ)! اس میں آیت رجم ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں، آپ ﷺ نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں رجم کیا گیا۔

۳۵۶۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنِّي النَّبِيُّ ﷺ فَتَسَحَّيْتُ لِسِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ: إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنِّي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا شَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَبُكَ جُنُونٌ؟)) قَالَ: لَا. فَقَالَ: ((أَحْصَنْتُ؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ)) قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقْتُهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَبِهِ فَرَجَمَ بِالصُّلِيِّ فَلَمَّا أَذْلَقْتُهُ الْحِجَارَةَ فَرَّ فَأُذِرِكَ فَرَجَمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ. ❀

۳۵۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کو آواز دیتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، نبی ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا، تو اس نے دوسری طرف سے ہو کر پھر عرض کیا، میں نے زنا کیا ہے۔ نبی ﷺ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا، جب اس نے چار بار گواہی دی تو نبی ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ”کیا تم دیوانے ہو؟“ اس نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم شادی شدہ ہو؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔“ ابن شہاب نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم نے اس شخص کو مدینہ میں رجم کیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ اٹھا حتیٰ کہ ہم نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان پتھر لے علاقے میں اسے جالیا تو ہم نے اسے رجم کیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی بخاری کی روایت میں، ”اس نے عرض کیا، جی ہاں“ کے بعد ہے: آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے جنازہ گاہ میں رجم کیا گیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ اٹھا، اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کیا گیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا، نبی ﷺ نے اس کے متعلق کلمہ خیر فرمایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

۳۵۶۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَتَى مَا عَزَّ بْنَ مَالِكٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: ((لَعَلَّكَ قَبِلْتَ أَوْ غَمَرْتَ

أَوْ نَظَرْتُ؟)) قَالَ: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَنْتُكُمَا؟)) لَا يَكُنِّي قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۞  
 ۳۵۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید کہ تم نے بوسہ لیا ہو، یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو۔“ اس نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اس سے جماع کیا؟“ آپ نے کنایہ سے بات نہیں کی، اس نے عرض کیا: جی ہاں! تب آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۵۶۲: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهَّرْنِي فَقَالَ: ((وَبِحَاكِ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ)) قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهَّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِيمَ أَطَهَّرُكَ؟)) قَالَ مِنَ الزَّنا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَبِهَ جُنُونٌ؟)) فَأَخْبَرَهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ: ((أَشْرَبَ خَمْرًا؟)) فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَّهَ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمَرٍ فَقَالَ: ((أَزْنَيْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَهُ بِرَجْمٍ فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لِمَا عَزَبَ بِنِ مَالِكٍ، لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوْ سَعَتْهُمْ)) ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! طَهَّرْنِي فَقَالَ: ((وَبِحَاكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوْبِي إِلَيْهِ)) فَقَالَتْ: تَرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ؟ إِنَّهَا حُبَلِي مِنَ الزَّنا فَقَالَ: ((أَنْتِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ لَهَا: ((حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ)) قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ: ((إِذَا لَا تَرْجُمُهَا وَتَدْعُ وَلَكِذَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مِنْ يُرْضِعُهُ؟)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: إِلَى رِضَاعِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهُ قَالَ لَهَا: ((أَذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي)) فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ: ((أَذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَطْعُمِيهِ)) فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبْزٍ فَقَالَتْ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَ قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَبَهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيَقْبَلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَهْلًا يَا خَالِدُ! قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَتْ بِهَا صَاحِبٌ مَكْسٍ لَغَفِرَ لَهُ)) ثُمَّ أَمَرَبَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

۳۵۶۲: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے، واپس جاؤ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور توبہ کرو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، نبی ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا حتیٰ کہ جب اس نے چوتھی مرتبہ وہی جملہ کہا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”میں کس چیز سے تمہیں پاک کر دوں؟“ اس نے عرض کیا: زنا (کے گناہ) سے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اسے جنون ہے؟“ آپ کو بتایا گیا کہ اسے جنون نہیں، آپ ﷺ

۞ رواہ البخاری (۶۸۲۴)۔

۞ رواہ مسلم (۱۶۹۵/۲۲) والروایۃ الثانیۃ ۲۳/۱۶۹۵۔

نے فرمایا: ”کیا اس نے شراب پی ہے؟“ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس کے منہ سے شراب کی بوسوٹھی تو اس نے اس سے شراب کی بوسوٹ پائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے زنا کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کیا گیا، اس کے بعد صحابہ دو یا تین دن (اس معاملہ میں) خاموش رہے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ”ما عزن مالک (ﷺ) کے بارے میں مغفرت طلب کرو۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے ایک جماعت کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔“ پھر قبیلہ غامد کی شاخ ازد سے ایک عورت آئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے، چلی جاؤ، اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اللہ کے حضور توبہ کرو۔“ اس نے عرض کیا: آپ مجھے ویسے ہی واپس کرنا چاہتے ہیں، جیسے آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا، میں تو زنا سے حاملہ ہو چکی ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا: ”تو (حاملہ) ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”وضع حمل تک صبر کر۔“ راوی بیان کرتے ہیں، انصار میں سے ایک آدمی نے اس کی کفالت کی، حتیٰ کہ اس نے بچے کو جنم دیا تو وہ (انصاری) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، غامدیہ نے بچے کو جنم دے دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تب ہم اسے رجم نہیں کریں گے، اور ہم اس کے چھوٹے سے بچے کو چھوڑ دیں جبکہ اس کی رضاعت کا انتظام کرنے والا بھی کوئی نہیں؟“ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے نبی! اس کی رضاعت میرے ذمہ ہے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اسے رجم کیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”تم جاؤ حتیٰ کہ تم بچے کو جنم دو۔“ جب اس نے بچے کو جنم دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلی جاؤ اور اسے دودھ چھڑانے کی مدت تک اسے دودھ پلاؤ۔“ جب اس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ بچے کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اس نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یہ دیکھیں میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھانے لگا ہے، آپ ﷺ نے بچہ کسی مسلمان شخص کے حوالے کیا، پھر اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کے سینے کے برابر گرٹھا کھودا گیا، اور آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے اسے رجم کیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا جس سے خون کا چھینٹا ان کے چہرے پر پڑا تو انہوں نے اسے برا بھلا کہا، جس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”خالد! اٹھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے ایسی توبہ کی ہے، کہ اگر محصول لینے والا ایسی توبہ کرے تو اس کی بھی مغفرت ہو جائے۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا اور اس کی نماز جنازہ خود پڑھائی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

۳۵۶۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا زَنَتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ، فَتَبَيَّنْ زَنَاهَا، فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يَثْرِبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّلَاثَةَ فَتَبَيَّنْ زَنَاهَا فَلْيَبْعِهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرٍ). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۳۵۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا واضح ہو جائے تو وہ اس پر حد قائم کرے اور اسے عار نہ دلائے، پھر اگر وہ زنا کرے تو وہ اس پر حد قائم کرے اور اسے

عارفہ دلائے، پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کرے تو وہ اسے بیچ دے خواہ بالوں کی رسی کے عوض بیچنا پڑے۔“

۳۵۶۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقِيمُوا عَلَى أَرْقَائِكُمُ الْحَدَّ مِنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أُمَّةَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حِدِيثُ عَهْدٍ بِنَفْسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَحْسَنْتُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ((دَعُهَا حَتَّى يَنْقُطَ دُمُهَا ثُمَّ أَقِمِ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)). ❀

۳۵۶۴: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! اپنے غلاموں پر حد قائم کرو، خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے کوڑے ماروں، وہ زچگی کے ابتدائی ایام میں تھی، مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو میں اسے قتل کر دوں گا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اچھا کیا۔“

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو حتیٰ کہ اس کا خون بند ہو جائے، پھر اس پر حد قائم کرو اور اپنے غلاموں پر حد و قانم کیا کرو۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۵۶۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ مَا عَزُ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَذَرَنِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخِرِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَذَرَنِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخِرِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ قَذَرَنِي فَأَمَرَنِي فِي الرَّابِعَةِ فَأَخْرَجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرِشْتُ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيٌ جَمَلٌ فَضْرَبَهُ وَضْرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَجِنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلَا تَرَكْتُمُوهُ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ: ((هَلَا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيُتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ)). ❀

۳۵۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ما عزالاسلمیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اس نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری طرف سے آیا اور عرض کیا، کہ اس نے زنا کیا ہے، آپ نے پھر اس سے اعراض فرمایا تو وہ دوسری جانب سے آگیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے زنا کیا ہے، چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا: اور اسے حرہ (مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان پتھر ملی جگہ) کی طرف لے جایا گیا وہاں اسے پتھروں سے رجم کر دیا گیا، جب اس نے پتھر لگنے کی تکلیف محسوس کی تو وہ تیزی سے بھاگ کھڑا ہوا حتیٰ کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرا جس

❀ رواہ مسلم (۱۷۰۵/۳۴) و أبو داود (۴۴۷۳)۔

❀ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۴۲۸) وابن ماجہ (۲۵۵۴) [و أبو داود (۴۴۱۹)، الروایۃ الثانیۃ]۔



کے پاس اونٹ کے جڑے کی ہڈی تھی تو اس نے وہ اسے دے ماری اور لوگ بھی اسے مارنے لگے حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا کہ جب اس نے پتھروں کی تکلیف اور موت محسوس کی تو وہ بھاگ اٹھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟“

اور ایک روایت میں ہے: ”تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔“

۳۵۶۶: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: ((أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟)) قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي

قَالَ: ((بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِحَارِيَةِ الْإِلْفَانِ)) قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَهُ بِفَرْجِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۵۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ماعز بن مالک سے فرمایا: ”تمہارے متعلق جو بات مجھے پہنچی ہے کیا وہ

درست ہے؟“ اس نے عرض کیا: آپ کو میرے متعلق کیا بات پہنچی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے آل

فلاس کی لونڈی سے زنا کیا ہے۔“ اس نے چار بار اقرار کیا تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

۳۵۶۷: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَ قَالَ

لِهَؤُلَاءِ: ((لَوْ سَتَرْتُهٖ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَّكَ)) قَالَ ابْنُ الْمُكَدَّرِ: أَنَّ هَؤُلَاءِ أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۵۶۷: یزید بن نعیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ماعز رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ

کی موجودگی میں چار بار اقرار کیا تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا، اور آپ ﷺ نے ہزال سے فرمایا: اگر تم اس کی پردہ پوشی

کرتے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔“

ابن مکدر نے فرمایا کہ ہزال نے ماعز رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس جائے اور آپ کو (یہ واقعہ) بتائے۔

۳۵۶۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَعَاَفُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۵۶۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حدود کو باہم معاف کر دیا کرو، جب معاملہ مجھ تک پہنچ گیا تو پھر حدود واجب ہو گئی۔“

۳۵۶۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَشْرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۵۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اچھی صفات سے متصف لوگوں سے حدود کے علاوہ ان کی

لغزشوں سے درگزر کیا کرو۔“

۳۵۷۰: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ادْرَأُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ

❁ رواہ مسلم (۱۹/۱۶۹۳)۔ ❁ حسن، رواہ ابو داود (۴۳۷۷) حسن، رواہ ابو داود (۴۳۷۷)۔

❁ سندہ ضعیف، رواہ ابو داود (۴۳۷۶) والنسائی (۸/۷۰ ح ۴۸۸۹-۴۸۹۰) ☆ ابن جریر مدلس ولم یصرح

بالسماع فالسند إلى عمرو بن شعيب: غير صحيح. ولبعض الحديث شواهد معنوية۔

❁ إسناده حسن، رواہ ابو داود (۴۳۷۵)۔

مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يَخْطِي فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَخْطِي فِي الْعُقُوبَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: قَدَرُوْا عَنْهَا وَلَمْ يَرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ. ❊

۳۵۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس قدر ہو سکے مسلمان سے حدود دور رکھو، اگر کوئی بچاؤ کی راہ نکلتی ہو تو اس کی راہ چھوڑ دو، کیونکہ امام کا درگزر کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔“  
امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے اور اس کا مرفوع نہ ہونا زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۷۱: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَكْرِهَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحُدُودَ وَاقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۳۵۷۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے دور میں ایک عورت سے زنا بالجبر کیا گیا تو آپ نے اس پر حد قائم نہ کی بلکہ اس سے زیادتی کرنے والے پر حد قائم کی۔ راوی نے ذکر نہیں کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے مہر مقرر کیا یا نہیں۔

۳۵۷۲: وَعَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلْقَاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَتْ وَمَرَّتْ عِصَابَةً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَاتَّخَذُوا الرَّجُلَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا: ((أَذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ)) وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: ((ارْجِعِي)) وَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۷۲: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے دور میں ایک عورت نماز پڑھنے کے لیے نکلی تو ایک آدمی اسے ملا اور اس نے اسے ڈھانپ لیا اور زبردستی اس سے زنا کر لیا، اس نے شور مچایا تو وہ چلا گیا، اتنے میں مہاجرین کی ایک جماعت گزری تو اس (عورت) نے کہا: فلاں شخص نے اس طرح میرے ساتھ کیا ہے، انہوں نے اس آدمی کو پکڑا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے تو آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا: ”تم جاؤ اللہ نے تمہیں بخش دیا۔“ اور اس کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کے متعلق فرمایا: ”اسے رجم کر دو۔“ اور فرمایا: ”اس شخص نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ اہل مدینہ کرتے تو وہ ان کی طرف سے قبول ہو جاتی۔“

۳۵۷۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَجَلَدَ الْحَدَّ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَهُ بِرُجْمٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۷۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو نبی ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے کوڑے مارے گئے، پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ توشا دی شدہ ہے تو پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کیا گیا۔

❊ ضعیف، رواہ الترمذی (۱۴۲۴) ☆ یزید بن زیاد اللدمشقی متروک و له شواہد کلها ضعیفة۔

❊ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۱۴۵۳) ☆ السند منقطع و حجاج بن أرطاة ضعیف مدلس۔

❊ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۴۵۴) و أبو داود (۴۳۷۹)۔

❊ إسناده ضعیف، رواہ أبو داود (۴۴۳۸) ☆ ابن جریج و أبو الزبیر مدلسان و عننا۔

۳۵۷۴: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخَدَجٍ سَقِيمٍ فَوَجَدَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ يَحْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذُوا لَهُ عِشْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوهُ ضَرْبَةً)). \* رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۳۵۷۴: سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کو لائے جو قبیلے میں ناقص الخلق اور مریض تھا لیکن وہ ان کی لونڈیوں میں سے کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرتا ہوا پایا گیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے کھجور کی ایک ٹہنی لوجس میں سوشا خیس ہوں اور پھر اسے ایک ہی مرتبہ مارو۔“ شرح السنہ، اور ابن ماجہ کی روایت میں اسی طرح ہے۔

۳۵۷۵: وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ)). \* رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۳۵۷۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم جس شخص کو قوم لوط کا سا کام کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔“

۳۵۷۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَتَى بِهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا مَعَهُ)) قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ شَيْئًا، وَلَكِنْ أَرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فَعَلَ بِهَا ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۳۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چوپائے کے ساتھ برّ فعل کرے تو اس شخص کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ اس (چوپائے) کو بھی قتل کر دو۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا، چوپائے کو کس لیے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے کہ آپ نے ایسے جانور کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ اٹھانے کو ناپسند فرمایا جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو۔

۳۵۷۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ)). \* رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*

۳۵۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت کے متعلق قوم لوط کے عمل میں ملوث ہونے کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے۔“

۳۵۷۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاقْرَأَهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ

\* صحیح، رواه البغوي في شرح السنة (۱۰/۳۰۳ ح ۲۵۹۱) وابن ماجه (۲۵۷۴)۔

\* إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۴۵۶) وابن ماجه (۲۵۶۱)۔ \* حسن، رواه الترمذي (۱۴۵۵) وسنده

حسن واللفظ له) وأبو داود (۴۴۶۴) وسنده حسن) وابن ماجه (۲۵۶۴) سندہ ضعیف وعنده زیادة)۔

\* سندہ ضعیف، رواه الترمذي (۱۴۵۷) وقال: حسن غریب) وابن ماجه (۲۵۶۳) ☆ عبد اللہ بن محمد بن عقیل

ضعیف ضعفه الجمهور -

۳۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو بکر بن لیث قبیلہ کا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے کا چار بار اقرار کیا تو آپ نے اسے سو کوڑے مارے، کیونکہ وہ کنوارا تھا، پھر آپ نے اس شخص سے عورت کے خلاف گواہ طلب کیے، (جب وہ اس سے عاجز آ گیا) تو اس عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اس نے جھوٹ کہا ہے، آپ ﷺ نے اس پر حد قذف (اسی کوڑے سزا) قائم کی۔

۳۵۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عَذْرَى، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضْرَبُوا حَدَّهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ✽

۳۵۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب میری براءت کے بارے میں آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو اس کو ذکر فرمایا، جب آپ منبر سے اترے تو آپ ﷺ نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم فرمایا تو ان پر حد قائم کی گئی۔

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۵۸۰: عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَا حَتَّى اقْتَضَاهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ✽

۳۵۸۰: نافع سے روایت ہے کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ) صفیہ بنت ابی عبید نے اسے بتایا کہ امارت کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خمس کی ایک لونڈی سے زنا بالجبر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو کوڑے مارے اور لونڈی کو کوڑے نہ مارے کیونکہ اس نے اسے مجبور کیا تھا۔

۳۵۸۱: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ بْنِ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي فَاصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي: إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرَ لَكَ وَ إِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءً أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ حَتَّى قَالَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيمَنْ؟)) قَالَ: بِفُلَانَةٍ قَالَ: ((هَلْ ضَامِعَتْهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((هَلْ بَاشَرْتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((هَلْ جَامِعَتْهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَمْرِي بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزَعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوُطَيْفٍ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى

✽ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٤٦٧) ☆ القاسم بن فياض مختلف فيه وضعفه ابن معين وغيره والجرح فيه مقدم - ✽ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٤٧٤) [والترمذي (٣١٨٠) وقال: حسن غريب] و ابن ماجه (٢٥٦٧) ☆ محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند البيهقي (٢٥٠/٨) - ✽ رواه البخاري (٦٩٤٩)۔

النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهٗ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۵۸۱: یزید بن نعیم بن ہزال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ماعز بن مالک یتیم تھے اور میرے والد کی کفالت میں تھے، انہوں نے قبیلہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا تو میرے والد نے انہیں کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور اپنی حرکت کے متعلق انہیں بتاؤ شاید کہ وہ تمہارے لیے مغفرت طلب کریں، ان کا مقصد یہ تھا کہ شاید اس کے لیے نجات کی کوئی سبیل نکل آئے، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم کریں، آپ نے اس سے اعراض فرمایا تو وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم کریں، (وہ کہتا رہا) حتیٰ کہ اس نے چار مرتبہ ایسے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے چار مرتبہ یہ بات کی ہے، بتاؤ تم نے کس کے ساتھ (زنا کیا ہے)؟“ اس نے عرض کیا: فلاں عورت کے ساتھ، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوا؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس کے ساتھ ملاپ کیا؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس سے جماع کیا؟“ اس نے عرض کیا، جی ہاں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ اسے رجم کیا جائے، اسے ۷۰ کی طرف لے جایا گیا، جب اس نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی تو وہ برداشت نہ کر سکا تو وہ (رجم کی جگہ سے) بھاگ کھڑا ہوا۔ لیکن عبد اللہ بن انیس نے اسے جالیا جبکہ اس کے دیگر رفقاء پیچھے رہ گئے انہوں نے اونٹ کے پنڈلی کی ہڈی اسے ماری اور قتل کر دیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا۔“

۳۵۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مِمَّنْ قَوْمٌ يَظْهَرُ فِيهِمُ الزَّانَا إِلَّا

أُخِذُوا بِالسِّنَةِ وَمِمَّنْ قَوْمٌ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّشَا إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّعْبِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ \*

۳۵۸۲: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس قوم میں زنا عام ہو جاتا

ہے وہ قحط سالی کا شکار ہو جاتی ہے، اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے اس پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے۔“

۳۵۸۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمٍ

لَوْطٍ)). رَوَاهُ رَزِينٌ \*

\* إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۴۱۹) وانظر ۳۵۶۷۔ \* إسناده ضعيف، رواه أحمد (۲۰۵/۴) ح

۱۷۹۷۶) ☆ فیہ ابن لہیعۃ (ضعیف بعد اختلاطہ و مدلس) عن عبد اللہ بن سلیمان عن محمد بن راشد المرادی (مجهول غير معروف) عن عمرو بن العاص رضي الله عنه به إلخ، المرادي عن عمرو: منقطع۔

\* حسن، رواه رزين (لم أجده) و رواه أحمد (۲۱۷/۱، ۱۸۷۵ ح ۳۱۷/۱، ۲۹۱۴) [و البخاري في الأدب المفرد (۸۹۲) و عبد بن حميد (۵۸۹) والحاكم (۳۵۶/۴)] ☆ محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند أحمد

(۲۹۱۴) و سندہ حسن و للحدیث شواہد۔

۳۵۸۳: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قوم لوط کا سائل کرے وہ ملعون ہے۔“

۳۵۸۴: وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَهُمَا وَآبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا. ❊

۳۵۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (فاعل اور مفعول) کو جلادیا، جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر دیوار گرا دی۔

۳۵۸۵: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبْرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❊

۳۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل اس آدمی کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھتا جو کسی مرد کے ساتھ بُرا فعل کرے یا وہ عورت کی پیٹھ (دبر) میں بدفعلی کرے۔“ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۶: وَعَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَتَى بِهَيْمَةَ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: أَنَّهُ قَالَ: وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَهُوَ: ((مَنْ أَتَى بِهَيْمَةَ فَأَقْتُلُوهُ)) وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. ❊

۳۵۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ بُرا فعل کرے تو اس پر کوئی حد نہیں۔“ امام ترمذی نے سفیان ثوری سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: یہ حدیث، حدیثِ اول: ”جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ بُرا فعل کرے تو اسے قتل کر دو۔“ سے زیادہ صحیح ہے۔ اور اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے۔

۳۵۸۷: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَانِمٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. ❊

۳۵۸۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر قریب و بعید (نسب کے لحاظ سے یا قوت کے لحاظ سے) پر اللہ کی حدود نافذ کرو۔ اور اللہ کے (حکم جاری کرنے) میں کسی ملامت گر کی ملامت تمہارے آڑے نہ آئے۔“

۳۵۸۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)).

❊ لم أجده. ☆ وفي الباب رواية، قال ابن حجر: ”هو ضعيف جداً“ (الدراية ۲/ ۱۰۳ ح ۶۶۷) وانظر تنقيح الرواة (۲/ ۹۲) وروى ابن أبي شيبة (۹/ ۵۲۹ ح ۲۸۳۲۸) بسند صحيح عن ابن عباس في حد اللوطي قال: ”ينظر أعلى بناء في القرية فيرمي به منكساً ثم يتبع بالحجارة.“ يعني حد اللوطي القتل بالحجارة وغيرها۔

❊ حسن، رواه الترمذي (۱۱۶۵)۔

❊ إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۴۵۵) و أبو داود (۴۴۶۵)۔

❊ سنده ضعيف، رواه ابن ماجه (۲۵۴۰) ☆ عبدة بن الأسود مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

فِي بِلَادِ اللَّهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۵۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کر دینا، اللہ کے شہروں پر چالیس راتیں بارش ہونے سے بہتر ہے۔“

۳۵۸۹: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁

۳۵۸۹: امام نسائی نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

❁ **إسناده ضعيف جداً**، رواه ابن ماجه (۲۵۳۷) ☆ فيہ سعد بن سنان الحنفی الحمصی: متروك، رماه الدارقطني وغيره بالوضع وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (۸/۷۵-۷۶ ح ۴۹۰۸) ☆ فيہ جریر بن یزید: ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ۱۵۰۷) وغيره۔

## بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ

### چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان

### الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

### فصل اول

۳۵۹۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۵۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (مالیت کی چوری) پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔“

۳۵۹۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۵۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے تین درہم مالیت کی ڈھال کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا۔  
 ۳۵۹۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْجَبَلَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۵۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ چور پر لعنت کرے کہ وہ انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، اور وہ رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔“

### الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۵۹۳: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*  
 ۳۵۹۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”درخت پر لگے ہوئے پھل اور شگونے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۸۹) و مسلم (۱۶۸۴/۲)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۹۸) و مسلم (۱۶۸۶/۶)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۹۹) و مسلم (۱۶۸۷/۷)۔

\* إسناده صحيح، رواه مالك (۸۳۹/۲) ح ۱۶۲۸ مطولاً و الترمذي (۱۴۴۹) و أبو داود (۴۳۸۸) و النسائي (۸۸۸۶/۸ ح ۴۹۶۳-۴۹۷۳) و الدارمي (۱۷۴/۲ ح ۲۳۰۹-۲۳۱۴) و ابن ماجه (۲۵۹۳)۔



۳۵۹۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَبَّلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ: ((مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيرُ قُبِّلَ تَمَنَ الْمَجْنِ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۵۹۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ سے درختوں پر لگے ہوئے پھل (کی چوری) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسے گودام میں محفوظ کر لینے کے بعد چوری کیا اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ گیا تو پھر اس پر قطع (ہاتھ کاٹنا) ہے۔“

۳۵۹۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِي حَرِيْسَةٍ جَبَلٍ فَإِذَا أَوَاهُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِيرُ فَالْقَطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمَجْنِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ ❊

۳۵۹۵: عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین المکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لکے ہوئے پھلوں (کی چوری) میں قطع ہے نہ پہاڑ کے دامن میں چرنے والے جانور (کی چوری) میں، جب وہ (جانور) باڑے میں پناہ گزیں ہوں اور پھل گودام میں محفوظ ہو تو پھر اس کی چوری پر قطع ہے جب وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے۔“

۳۵۹۶: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُتَنَهَبِ قَطْعٌ وَمَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنْهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ڈاکو پر قطع (ہاتھ کاٹنا) نہیں (اس کی سزا الگ ہے)، اور جو شخص بڑے بڑے ڈاکے ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۵۹۷: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُتَنَهَبٍ وَلَا مُحْتَلِسٍ قَطْعٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۳۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے، ڈاکہ ڈالنے والے اور جھپٹ کر مال حاصل کرنے والے پر قطع، نہیں۔“

۳۵۹۸: وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَنِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِءَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ وَأَخَذَ رِءَاءَهُ فَأَخَذَهُ صَفْوَانٌ فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ أَنْ تُقَطَّعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفْوَانُ: إِنِّي لَمْ أُرِدْ هَذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ)). ❊

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۱۷۱۰) والنسائي (۸/ ۸۴-۸۵ ح ۴۹۶۰)۔ ❊ حسن، رواه مالك (۲/ ۸۳۱) ح ۱۶۱۷ ☆ السند مرسل وله شاهد عند النسائي (۸/ ۸۶ ح ۴۹۶۲)۔ ❊ صحيح، رواه أبو داود (۴۳۹۱)۔

❊ صحيح، رواه الترمذي (۱۴۴۸) وقال: حسن صحيح) والنسائي (۸/ ۸۸-۸۹ ح ۴۹۸۵) وابن ماجه (۲۵۹۱) والدارمي (۲/ ۱۷۵ ح ۲۳۱۵)۔ ❊ حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۱۰/ ۳۲۰-۳۲۱ بعد ۲۶۰۰ بدون سند) [ومالك (۲/ ۸۳۴-۸۳۵ ح ۱۶۲۴ مرسل) والنسائي (۸/ ۶۹-۷۰ ح ۴۸۸۷ حسن) وابن ماجه (۲۵۹۵ حسن) وأبو داود (۴۳۹۴ وسنده حسن) وغيرهم، وهو حسن بالشواهد]۔

۳۵۹۸: اور شرح السنہ میں مروی ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو وہ اپنی چادر کا سر ہانہ بنا کر مسجد میں سو گئے، ایک چور آیا اور اس نے ان کی چادر پکڑ لی تو انہوں نے اسے گرفتار کر لیا، اور وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے، آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں نے اس (قطع) کا ارادہ نہیں کیا تھا، وہ (چادر) اس (چور) پر صدقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ معاف کر دیا۔“

۳۵۹۹: وَرَوَى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ. ❊

۳۵۹۹: امام ابن ماجہ نے اسی طرح عبد اللہ بن صفوان عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۰: وَ الدَّارِمِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. ❊

۳۶۰۰: اور امام دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۱: وَعَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي الْغَزْوِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: ((فِي السَّفَرِ)) بَدَلُ: ((الْغَزْوِ)). ❊

۳۶۰۱: بسر بن ارطاة بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”غزوہ میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔“ البتہ امام ابوداؤد اور امام نسائی نے غزوہ کے بجائے ”سفر“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۳۶۰۲: وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي السَّارِقِ: ((إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❊

۳۶۰۲: ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چور کے بارے میں فرمایا: ”اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو، اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو، اگر پھر چوری کرے تو اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹ دو اور اگر پھر چوری کرے تو اس کا (دوسرا) پاؤں کاٹ دو۔“

۳۶۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جِئَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اقْطَعُوهُ)) فَقُطِعَ ثُمَّ جِئَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: ((اقْطَعُوهُ)) فَقُطِعَ ثُمَّ جِئَ بِهِ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ: ((اقْطَعُوهُ)) فَقُطِعَ ثُمَّ جِئَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: ((اقْطَعُوهُ)) فَقُطِعَ فَأَتَى بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: ((اقْتُلُوهُ)) فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ، فَفَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَالْقَيْنَاهُ فِي بَيْتٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ ❊

۳۶۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک چور نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا ہاتھ کاٹ

❊ حسن، رواہ ابن ماجہ (۲۵۹۵)۔ ❊ حسن، رواہ الدارمی (۱۷۲/۲ ح ۲۳۰۴)۔

❊ صحیح، رواہ الترمذی (۱۴۵۰) و الدارمی (۲۳۱/۲ ح ۲۴۹۵) و أبو داود (۴۴۰۸) و النسائي (۹۱/۸ ح ۴۹۸۲)۔ ❊ إسناده ضعيف جدًا موضوع، رواه البغوي في شرح السنة (۳۲۶/۱۰ بعد ح ۲۶۰۲) [والدارقطني (۳/۱۸۰ ح ۳۳۵۹)] ☆ فيه الواقدي وهو كذاب متروك و الحديث الآتي يغني عنه۔

❊ حسن، رواہ أبو داود (۴۴۱۰) و النسائي (۹۱/۸ ح ۴۹۸۱) وقال: هذا حديث منكر و مصعب بن ثابت: ليس بالقوي ☆ مصعب: حسن الحديث، وثقه الجمهور و للحديث شواهد عند النسائي (۴۹۸۰) و غيره۔

دو۔“ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے (دوسری چوری میں) دوسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا ہاتھ کاٹ دو۔“ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر اسے تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا پاؤں کاٹ دو“ اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، پھر چوتھی مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا پاؤں کاٹ دو۔“ اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، پھر اسے پانچویں مرتبہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ ہم اسے لے گئے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اسے گھیت کر کنویں میں پھینک دیا اور اس پر پتھر ڈال دیے۔

۳۶۰۴: وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ)) \*  
 اور انہوں نے شرح السنہ میں چور کے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس (کے ہاتھ) کو کاٹ دو پھر اسے داغ دو۔“

۳۶۰۵: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَّارِقٍ فَقَطَعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَهَا فَعَلَّقَتْ فِي عُنُقِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*  
 فضالہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، ایک چور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

۳۶۰۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ \*  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب غلام چوری کرے تو اسے بیچ دو خواہ ایک ”نش“ (بیس درہم) ہی ملے۔“

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۶۰۷: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَّارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوا: مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هَذَا قَالَ: ((لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ \*  
 عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک چور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ

\* حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۳۲۷/۱۰) بعد ۲۶۰۲ [والحاكم (۳۸۱/۴) ح ۸۱۵۰] و صححه ووافقه الذهبي وسنده حسن [-] \* إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۴۴۷) وقال: حسن غريب (و أبو داود (۴۴۱۱) والنسائي (۹۲/۸) ح ۹۸۵، ۹۸۶ وقال: الحجاج بن أرطاة ضعيف لا يحتج به) وابن ماجه (۲۵۸۷) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنن - \* حسن، رواه أبو داود (۴۴۱۲) والنسائي (۹۱/۸) ح ۹۸۳ (و ابن ماجه (۲۵۸۹) -  
 \* صحيح، رواه النسائي (۷۲/۸) ح ۴۹۰۰ [و أصله في صحيح البخاري (۳۷۳۳)] -

دیا، تو انہوں (صحابہ) نے عرض کیا: ہمارا آپ کے متعلق یہ گمان نہیں تھا کہ آپ اس کے متعلق یہ کچھ کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر (بفرضِ محال) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی ہوتیں تو میں (بلا تفریق) ان کا ہاتھ بھی کاٹتا۔“

۳۶۰۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بَعْلَامَ لَهُ فَقَالَ: أَقْطَعُ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةَ لَامِرٍ أَيْ فَقَالَ عُمَرُ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❊

۳۶۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنا غلام لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا: اس کا ہاتھ کاٹ ڈالیں کیونکہ اس نے میری اہلیہ کا آئینہ چر لیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر قطع نہیں اور وہ تمہارا خادم ہے، اس نے تمہارا سامان اٹھالیا ہے۔

۳۶۰۹: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ!)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ!)). يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ)) قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ: تَقْطَعُ يَدُ النَّبَاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۶۰۹: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ذر!“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، اسی میں میری سعادت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب لوگ کثرت سے موت کا شکار ہوں گے اور اس وقت قبر غلام کے عوض ملے گی؟“ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم صبر کرنا۔“ حماد بن ابی سلیمان نے کہا: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ میت پر اس کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

❊ **إسناده ضعيف**، رواه مالك (۲/ ۸۳۹-۸۴۰ ح ۱۶۲۹) ☆ ابن شهاب الزهري: مدلس و عنعن و مع ذلك صححه الحافظ ابن كثير في مسند الفاروق (۲/ ۵۱۱)! وله لون آخر عند الدارقطني (۳/ ۱۸۸ ح ۳۳۷۸).

❊ **ضعيف**، رواه أبو داود (۱، ۴۹۷، ۴۹۰۹) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس و عنعن و للحديث شاهد ضعيف عند أحمد (۶/ ۲۱۵).

## بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

حدود کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۶۱۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْطَبَ ثُمَّ قَالَ: ((أِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَآيَمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞ وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ: كَانَتْ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجَحَدُهُ فَامَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلَهَا أُسَامَةُ فَكَلَّمَهُ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ.

۳۶۱۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مخزومیہ عورت، جس نے چوری کی تھی، کے واقعہ نے قریشیوں کو غمزدہ کر دیا تو انہوں نے کہا: اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون سفارش کرے؟ پھر انہوں نے کہا: یہ کام رسول اللہ ﷺ کے چہیتے صرف اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی کر سکتے ہیں۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے سفارش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟“ پھر آپ کھڑے ہوئے، خطبہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک کر دیے گئے کہ جب ان میں سے خاندانی شخص چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور شخص چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کر دیتے، اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (محمد رضی اللہ عنہ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔“ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ایک مخزومیہ عورت (فاطمہ بنت اسود) تھی جو عاریہ چیزیں لیا کرتی تھی اور پھر ان کی واپسی کا انکار کر دیا کرتی تھی، نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو اس کے خاندان والے اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے بات کی اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سفارش کی، پھر امام مسلم نے حدیث مذکورہ کے مطابق حدیث بیان کی۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۳۶۱۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ

۞ متفق عليه، رواه البخاري (۳۴۷۵) و مسلم (۱۶۸۸/۸).

حُدُودِ اللَّهِ؛ فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ، وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ، لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَنْزِعَ. وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللَّهُ رَدْعَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ. \* وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ: ((مَنْ أَعَانَ عَلَى خَصُومَةٍ لَا يَدْرِي أَحَقُّ أَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ)).

۳۶۱۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے نفاذ کے آگے حائل ہوگئی تو اس نے اللہ کی مخالفت کی، جس نے جانتے ہوئے کسی باطل (ناحق) کے بارے میں جھگڑا کیا تو وہ اس سے دست کش ہونے تک اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں رہتا ہے اور جس نے کسی مومن پر بہتان لگایا تو وہ کچھ لوہے کے کچھڑ میں رہے گا حتیٰ کہ وہ اس سے نکل آئے جو اس نے کہا ہے۔“ احمد، ابوداؤد، اور بیہقی کی شعب الایمان میں ایک روایت ہے: ”جس نے کسی جھگڑے پر اعانت کی جبکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ حق ہے یا باطل تو وہ اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے دست کش ہو جائے۔“

۳۶۱۲: وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِبَلَصٍ قَدْ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يَوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ)) قَالَ: بَلَى فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَعْتَرِفُ، فَأَمَرَهُ فَقُطِعَ، وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ)) فَقَالَ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ! تُبْ عَلَيْهِ)) ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ \* هَكَذَا وَجَدْتُ فِي الْأُصُولِ الْأَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْأُصُولِ وَشُعَبِ الْإِيمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ.

۳۶۱۲: ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا، اس نے اعتراف جرم کر لیا لیکن اس سے مال برآمد نہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ تم نے چوری نہیں کی۔“ اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور کی ہے، آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہ بات دہرائی لیکن وہ ہر مرتبہ اعتراف کرتا رہا، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اور پھر اسے آپ کے پاس لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور توبہ کرو۔“ اس نے عرض کیا: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: ”اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔“ اور میں نے اصول اربعہ، جامع الاصول، شعب الایمان اور معالم السنن میں ابو امیہ سے اسی طرح پایا ہے۔

۳۶۱۳: وَفِي نُسْخِ الْمَصَابِيحِ: عَنْ أَبِي رَمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ. \*

۳۶۱۳: اور مصابیح کے نسخوں میں ”ابو امیہ“ کی بجائے ”ابورمثہ“ ہے۔

\* **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲/ ۷۰ ح ۵۳۸۵) وَابْنُ دَاوُدَ (۳۵۹۷) وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ (۷۶۷۳).

\* **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۴۳۸۰) وَالنَّسَائِيُّ (۸/ ۶۷ ح ۴۸۸۱) وَابْنُ مَاجَةَ (۲۵۹۷) وَالدَّارِقُطَنِيُّ

(۲/ ۱۷۳ ح ۲۳۰۸) ☆ أَبُو الْمُنْذِرِ لَا يَعْرِفُ وَفِي الْبَابِ حَدِيثُ النَّسَائِيِّ (۸/ ۸۹-۹۰ ح ۴۹۸۰) وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ

وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ (۴/ ۳۸۰) وَهُوَ يَغْنِي عَنْهُ.

\* **ضَعِيفٌ**، ذَكَرَهُ فِي مَصَابِيحِ السَّنَةِ (۲/ ۵۵۳ ح ۲۷۲۱ بِدُونِ سَنَدٍ) وَانْظُرِ الْحَدِيثَ السَّابِقَ (۳۶۱۲).

## بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

## شراب نوشی پر حد قائم کرنے کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۶۱۴: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالتَّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. \*  
 ۳۶۱۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی پر کھجور کی ٹہنیاں اور جوتے مارے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔

۳۶۱۵: وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالتَّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ. \*  
 ۳۶۱۵: اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ شراب نوشی پر چالیس جوتے اور شاخیں مارا کرتے تھے۔  
 ۳۶۱۶: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: يُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَتَقُومُ عَلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنَعَالِنَا وَارْدِيْنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*  
 ۳۶۱۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے شروع کے دور میں شراب نوش کو لایا جاتا تو ہم اپنے ہاتھوں، جوتوں اور اپنے کپڑوں کے ساتھ اسے مارتے تھے حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں چالیس کوڑے مارے جاتے تھے حتیٰ کہ جب وہ حد سے بڑھ گئے اور سرکشی پر اتر آئی تو انہوں نے اسی کوڑے مارے۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۳۶۱۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ)) قَالَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضْرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*  
 ۳۶۱۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((جو شخص شراب پی کر پھر چارویں بار پی کر آئے تو اسے قتل کر دو)) انہوں نے کہا: پھر نبی ﷺ نے اس کے بعد آئے اور شراب پی کر چارویں بار آئے مگر اسے قتل نہیں کیا۔ ترمذی نے روایت کی ہے۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۷۳) و مسلم (۱۷۰۶/۳۶)۔

\* رواہ مسلم (۱۷۰۶/۳۷)۔

\* رواہ البخاری (۶۷۷۹)۔ حسن، رواہ الترمذی (۱۴۴۴)۔

۳۶۱۷: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو، اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی آپ ﷺ نے اسے قتل نہیں کیا۔

۳۶۱۸: وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ. ❊

۳۶۱۸: امام ابو داؤد نے اسے قبیصہ بن ذویب سے روایت کیا ہے۔

۳۶۱۹: وَفِي أُخْرَى لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةُ وَابُو هُرَيْرَةَ وَالْشَّرِيدُ إِلَى قَوْلِهِ: ((فَاقْتُلُوهُ)). ❊

۳۶۱۹: ابو داؤد اور ترمذی کی دوسری روایت اور نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی جماعت، جن میں ابن عمر، معاویہ، ابو ہریرہ اور شریذ رضی اللہ عنہ ہیں، سے ”اسے قتل کر دو۔“ تک مروی ہے۔

۳۶۲۰: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ: ((اضْرِبُوهُ)) فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنَّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَغْنَى الْجَرِيدَةُ الرُّطْبَةُ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❊

۳۶۲۰: عبد الرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں جب ایک شخص کو، جس نے شراب پی رکھی تھی، لایا گیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: ”اسے مارو۔“ ان میں سے کسی نے اسے جوتوں کے ساتھ مارا، کسی نے لاٹھی کے ساتھ مارا اور کسی نے اسے کھجور کی سبز شاخ کے ساتھ مارا، پھر رسول اللہ ﷺ نے زمین سے خاک اٹھائی اور اس کے چہرے پر دے ماری۔

۳۶۲۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ: ((اضْرِبُوهُ)) فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ ثُمَّ قَالَ: ((بِكُفِّهِ)) فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ: مَا أَتَقِيَتِ اللَّهُ مَا خَشِيتِ اللَّهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتِ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ. قَالَ: ((لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلَكِنْ قُولُوا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ أَرْحَمَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❊

❊ حسن، رواہ ابو داؤد (۴۴۸۵) ☆ قبیصہ بن ذویب صحابی صغیر، لہ رؤیہ و مراسیل الصحابة مقبولة، رضي الله عنهم۔ ❊ صحیح، رواہ النسائي (فی الكبرى ۲۵۵/۳ ح ۵۲۹۶) والصغری ۸/۳۱۴ ح ۵۶۶۵) و ابو داؤد (۴۴۸۴) وابن ماجہ (۲۵۷۲) وأحمد (۲/۲۸۰) عن أبي هريرة رضي الله عنه وسنده صحيح و رواه ابن ماجه (۲۵۷۳) و ابو داؤد (۴۴۸۲) و الترمذی (۱۴۴۴) عن معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه و رواه ابو داؤد (۴۴۸۳) وأحمد (۲/۱۳۶ ح ۶۱۹۷) والنسائي (۸/۳۱۳ ح ۵۶۶۴) والدارمي (۲/۱۷۵-۱۷۶ ح ۲۳۱۸) والنسائي في الكبرى (۵۳۰۱) وأحمد (۴/۳۸۸-۳۸۹) والحاكم (۴/۳۷۲) عن الشريد رضي الله عنه وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي (!)۔ ❊ حسن، رواہ ابو داؤد (۴۴۸۹)۔ ❊ صحیح، رواہ ابو داؤد (۴۴۷۷-۴۴۷۸)۔



۳۶۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے مارو۔“ ہم میں سے کوئی اسے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے کپڑے سے اور کوئی اپنے جوتے سے مار رہا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ملامت کرو۔“ وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: تو اللہ سے نہ ڈرا، تجھے اللہ کا خوف نہ آیا اور تجھے اللہ کے رسول ﷺ سے حیاء نہ آئی، اور کسی نے کہہ دیا: اللہ تمہیں رسوا کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح نہ کہو، اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔ بلکہ تم کہو: اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔“

۳۶۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكَرَ فَلَقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا حَاذَى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَأَلْتَزَمَهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((أَفْعَلَهَا؟)) وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۶۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے شراب پی تو وہ مدہوش ہو گیا۔ وہ راستے میں جھومتا ہوا ملا تو اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جایا جانے لگا۔ جب وہ عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے برابر پہنچا تو وہ بھاگ کر عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور ان سے چٹ گیا، نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ مسکرا دیے، اور فرمایا: ”کیا اس نے یہ کیا؟“ اور آپ نے اس کے متعلق کچھ بھی نہ کہا۔

## الْفَضْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۶۲۳: عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتُ فَاجِدٌ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَذِيَّتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْنَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۶۲۳: عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں، میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کسی شخص پر حد قائم کروں اور وہ فوت ہو جائے تو میں اپنے دل میں کسی قسم کا افسوس نہیں کروں گا۔ لیکن اگر شرابی پر حد قائم کروں اور وہ فوت ہو جائے تو میں اس کی طرف سے دیت دوں گا۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔

۳۶۲۴: وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَرَأَيْكَ أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى فَجَلَدَ عُمَرُ فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِينَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❊

❊ صحیح، رواہ أبو داود (۴۴۷۶) [والنسائي في الكبرى (۵۲۹۰) وابن جريج صرح بالسماع عنده] وصححه الحاكم (۳۷۳/۴) ووافقه الذهبي [❊ متفق عليه، رواه البخاري (۶۷۷۸) و مسلم (۱۷۰۷/۳۹)].

❊ صحیح، رواہ مالک (۸۴۲/۲) ح ۱۶۳۳ ☆ هذا منقطع و أسنده الطحاوي كما في الاستذكار (۷/۸) وسنده حسن، وللحديث شواهد۔

۳۶۲۴: ثور بن زید دیلمی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے حد شراب کے متعلق مشورہ طلب کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اسے اسی کوڑے ماریں، کیونکہ جب وہ شراب پیتا ہے تو وہ مدہوش ہو جاتا ہے اور جب مدہوش ہو جاتا ہے تو وہ ہدائی کیفیت میں اول فول باتیں کرتا ہے۔ اور جب وہ اول فول باتیں کرتا ہے تو پھر افتر پردازی کرتا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد میں اسی کوڑے مارے۔

بخاری، کتاب الحدود، باب ما یکرہ من لعن شارب الخمر وانہ لیس بخارج من الملة، رقم: ۶۷۸۰۔

بخاری، کتاب الحدود، باب الضرب بالجرید والنعال، رقم: ۶۷۷۷۔

## بَابُ مَا لَا يُدْعَى عَلَى الْمَحْدُودِ

جس شخص پر حد قائم کی جائے اس پر بدعا کرنے کی ممانعت کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

### فصل اول

۳۶۲۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأَتَى بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَهُ بِهْ فَجَلَدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللَّهُمَّ الْعَنَهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتِي بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللَّهِ! مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۶۲۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسیا کرتا تھا، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کے جرم میں اس پر حد نافذ کی تھی، ایک روز اسے پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوڑے مارنے کا حکم فرمایا تو اسے کوڑے مارے گئے، لوگوں میں سے کسی نے کہہ دیا، اے اللہ اس پر لعنت فرما، کتنی ہی بار اسے (شراب نوشی کے جرم میں) لایا جا چکا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر لعنت نہ بھیجو، اللہ کی قسم! میں جو جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے۔“

۳۶۲۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ: ((اضْرِبُوهُ)) فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِسَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ قَالَ: ((لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۶۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے پی رکھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے مارو۔“ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مارنے والا تھا، کوئی جوتوں کے ساتھ اور کوئی اپنے کپڑے کے ساتھ مارنے والا تھا، جب وہ واپس ہوا تو کسی نے کہہ دیا: اللہ تمہیں رسوا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسے نہ کہو، اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔“

الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۶۲۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا

\* رواه البخاري (۶۷۸۰)۔

\* رواه البخاري (۶۷۷۷)۔

أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ: ((اَنْكُتْهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. وَقَالَ: ((حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمَكْحَلَةِ وَالرَّشَاءُ فِي الْبُسْرِ)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((هَلْ تَذَرِي مَا الزَّانَا؟)) قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ: ((فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟)) قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَ نَبِيَّ فَأَمَرَهُ فَرَجَمَ فَسَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدْعُهُ نَفْسُهُ حَتَّى رَجَمَ الرَّجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجَيْفَةِ حِمَارٍ سَائِلٍ بِرَجُلِهِ فَقَالَ: ((أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟)) فَقَالَ: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جَيْفَةِ هَذَا الْحِمَارِ)) فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: ((فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عَرَضٍ أَحْيَيْكُمَا إِنْفَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَا لَقِيْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۶۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اسلمی (ماعز رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی ذات کے خلاف چار مرتبہ گواہی دی کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ حرام کام (زنا) کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ ہر مرتبہ اس سے اعراض فرماتے رہے، پانچویں مرتبہ آپ ﷺ نے توجہ فرمائی تو پوچھا: ”کیا تم نے اس سے جماع کیا؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: ”حتیٰ کہ تمہاری یہ چیز (شرم گاہ) اس عورت کی اس چیز (شرم گاہ) میں گم ہو گئی۔“ اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس طرح سلائی سرے دانی میں اور سی کنویں میں داخل ہو (کر غائب ہو) جاتی ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو زنا کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، میں نے اس کے ساتھ حرام طور پر وہ کام کیا ہے جو آدمی حلال طور پر اپنی اہلیہ کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے اس قول و اقرار سے کیا چاہتے ہو؟“ اس نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک فرمادیں، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: اس آدمی کو دیکھو جس کی اللہ نے ستر پوشی کی تھی، اس کے نفس نے اسے نہ چھوڑا حتیٰ کہ وہ کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا، آپ ﷺ نے ان کے متعلق خاموشی اختیار فرمائی، پھر کچھ دیر چلے حتیٰ کہ آپ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے جس نے اپنی ٹانگ اٹھا رکھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”فلاں فلاں شخص کہاں ہیں؟“ ان دونوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دونوں نیچے اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! اسے کون کھائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ابھی جوابے بھائی کی عزت خراب کی وہ اسے کھانے سے بھی زیادہ سنگین ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اب جنت کی نہروں میں غوطہ زنی کر رہا ہے۔“

۳۶۲۸: وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۳۶۲۸: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کوئی گناہ کیا اور اس گناہ کی حد قائم کر

❁ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۴۲۸)۔

❁ حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۳۱۱/۱۰ ح ۲۵۹۴) [وأحمد (۵/۲۱۴-۲۱۵)] ☆ وله شاهد في الصحيح: ”فمن أصاب من ذلك شيئاً فعوقب في الدنيا فهو كفارة له“ فالحديث حسن۔

دی گئی تو وہ (حد) اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔“

۳۶۲۹: وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعَجَلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ أَعَدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۳۶۲۹: علی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے موجب حد کسی گناہ کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو اللہ اس سے زیادہ عادل ہے کہ وہ اپنے بندے کو آخرت میں دوبارہ سزا دے، اور جو شخص کسی موجب حد گناہ کا ارتکاب کرے اور اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے اور اس سے درگزر فرمائے تو اللہ اس سے زیادہ کریم ہے کہ وہ کسی چیز پر مواخذہ فرمائے جس سے اس نے درگزر فرمایا ہو۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

## بَابُ التَّعْزِيرِ

## تعزیر کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۶۳۰: عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۶۳۰: ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۳۶۳۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ الْوَجْهَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۶۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مارے تو وہ چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔“

۳۶۳۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُودِي! فَاضْرِبُوهُ عَشْرِينَ وَ إِذَا قَالَ: يَا مَخَنَنْتُ! فَاضْرِبُوهُ عَشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مُحْرِمٍ فَاقْتُلُوهُ)). ❁ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۶۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی کسی (مسلمان) آدمی سے کہے: اے یہودی! فاضربوہ عشرين و إذا قال: يا مخننت! فاضربوہ عشرين و مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مُحْرِمٍ فَاقْتُلُوهُ“۔ ❁ ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۸۴۸) و مسلم (۱۷۰۸/۴۰)۔

❁ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۴۴۹۳)۔ ❁ إسناده ضعيف جدًا، رواہ الترمذی (۱۴۶۲) ☆ إبراہیم بن

إسماعیل بن أبي حبيب: ضعيف و داود بن حصين عن عكرمة: منكر۔

۳۶۳۳: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَجَدْتُمْ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ)). ✽ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۶۳۳: عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ایسا آدمی پاؤ جس نے اللہ کی راہ (مال غنیمت) میں خیانت کی ہو تو اس کا سامان جلادو اور اسے مارو۔“ ترمذی۔ ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

✽ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (۱۴۶۱) و أبو داود (۲۷۱۳) ☆ صالح بن محمد بن زائدة: ضعيف ، والحديث ضعفه البيهقي (۱۰۳/۹) وغيره۔

# بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيدِ شَارِبِهَا

## شراب اور شراب نوش کی وعید کا بیان

### الفصل الأول

### فصل اول

۳۶۳۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَةِ)).  
رواهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۶۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان درختوں کھجور اور انگور سے تیار ہوتی ہے۔“

۳۶۳۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁  
۳۶۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیا تو فرمایا: شراب کی حرمت نازل ہو چکی، اور وہ پانچ اشیاء: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے تیار ہوتی ہے، اور شراب وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔

۳۶۳۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ حَرَمَتِ الْخَمْرُ حِينَ حَرَمْتَ وَمَانَجِدُ خَمْرَ الْأَغْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَعَامَّةُ خَمْرٍ نَالِ الْبُسْرُو وَالتَّمْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب شراب حرام کی گئی، ہم انگوروں کی شراب کم پاتے تھے، اور ہماری زیادہ تر شراب خشک اور تازہ کھجور سے تیار ہوتی تھی۔

۳۶۳۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبُتْعِ وَهُوَ يَبْدُ الْعَسَلِ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَفَهُوَ حَرَامٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۶۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے شہد کی نبید کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔“

❁ رواہ مسلم (۱۳/۱۹۸۵)۔

❁ رواہ البخاری (۵۵۸۸)۔

❁ رواہ البخاری (۵۵۸۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۵۸۶) و مسلم (۶۷/۲۰۰۱)۔



۳۶۳۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ؛ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۶۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور وہ اسی پر دوام کرتے ہوئے توبہ کیے بغیر فوت ہو جائے تو وہ اسے آخرت میں نہیں پیے گا۔“

۳۶۳۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذَّرَّةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ: ((عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن سے ایک آدمی آیا تو اس نے نبی ﷺ سے، اپنے ملک میں جو اسے تیار ہونے والی مزرنامی پی جانے والی شراب کے متعلق دریافت کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ نشہ آور ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بے شک یہ بات اللہ کے ذمہ ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیے گا تو اللہ اسے ((طینۃ الخبال)) پلائے گا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ((طینۃ الخبال)) کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہنمیوں کا پسینہ یا جہنمیوں کے زخموں سے بننے والا خون اور پیپ۔“

۳۶۴۰: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ وَ عَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطْبِ وَقَالَ: ((انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۶۴۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تازہ کھجور اور خشک کھجور کو ملانے، منقہ اور تازہ کھجور کو ملانے اور کچی کھجور اور تازہ کھجور ملانے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ”ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ تیار کرو۔“

۳۶۴۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يُتَخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“

۳۶۴۲: وَعَنْ وَاِئِلِ الْحَضَرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ. فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۶۴۲: وائل حضرمی سے روایت ہے کہ طارق بن سويد نے نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا، انہوں نے عرض کیا: میں اسے دوائی کے لیے بناتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ دوائی نہیں، وہ تو بیماری ہے۔“

\* رواہ مسلم (۷۳/۲۰۰۳)۔ \* رواہ مسلم (۷۲/۲۰۰۲)۔

\* رواہ مسلم (۲۶/۱۹۸۸)۔ \* رواہ مسلم (۱۱/۱۹۸۳)۔

\* رواہ مسلم (۱۲/۱۹۸۴)۔

## الفصل الثانی

## فصل ثانی

۳۶۴۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۳۶۴۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شراب پیتا ہے تو اللہ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ دوبارہ پی لے تو اللہ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ سہ بارہ پی لے تو اللہ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ چوتھی مرتبہ پی لے تو اللہ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا، اور وہ اسے جہنموں کے پیپ کی نہر سے پلائے گا۔“

۳۶۴۴: وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما . ❊

۳۶۴۳: امام نسائی، ابن ماجہ اور امام دارمی نے اسے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۶۴۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا سَكَّرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۶۴۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔“

۳۶۴۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا سَكَّرَ مِنْهُ الْفَرْقُ فَمِلْهُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۶۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب ”فرق“ (سورطل) نشہ آور ہو تو اس کا چلو پھر پینا بھی حرام ہے۔“

۳۶۴۷: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا

❊ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (۱۸۶۲ وقال: حسن) ☆ عطاء بن السائب: اختلط فالسند ضعيف لا اختلاطه ولا أصل الحديث شواهد دون قوله: ”فإن تاب لم يتب الله عليه“ وهو قول منكر ، لم يصح عن رسول الله ﷺ .

❊ **إسناده صحيح** ، رواه النسائي (۳۱۷/۸ ح ۵۶۷۳) وابن ماجه (۳۳۷۷) والدارمي (۱۱۱/۲ ح ۲۰۹۶)۔

❊ **إسناده حسن** ، رواه الترمذي (۱۸۶۵ وقال: حسن غريب) و أبو داود (۲۶۸۱) وابن ماجه (۳۳۹۳)۔

❊ **حسن** ، رواه أحمد (۱۳۱/۶ ح ۲۵۵۰۶) و الترمذي (۱۸۶۶ وقال: حسن) و أبو داود (۳۶۸۷)۔

وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊

۳۶۴۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گندم سے شراب ہوتی ہے، جو سے شراب ہوتی ہے۔ کھجور سے شراب ہوتی ہے، انگور سے بھی اور شہد سے بھی شراب تیار ہوتی ہے۔“ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۴۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لَيْتِيْمٌ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ وَقُلْتُ: إِنَّهُ لَيْتِيْمٌ فَقَالَ: ((أَهْرِيْقُوهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۳۶۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک یتیم بچے کی شراب تھی، جب سورہ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اور میں نے عرض کیا، وہ یتیم کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے بہادو۔“

۳۶۴۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ: يَأْنِيَّ اللَّهُ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لَا يَتَامُ فِي حِجْرِي فَقَالَ: ((أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَارَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَفَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ آيَتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا أَقَالَ: ((أَهْرِقُهَا)) قَالَ: أَفَلَا أَجْعَلُهَا حَلًا قَالَ: ((لَا)). ❊

۳۶۴۹: انس رضی اللہ عنہ، ابوطحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میں نے اپنے زیر پرورش یتیم بچوں کے لیے شراب خریدی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شراب بہادو اور (اس کے) برتن توڑ دو۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا، اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے یتیم بچوں کے ورثہ میں آنے والی شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے بہادو۔“ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اسے سرکہ نہ بنا لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“

## الفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۶۵۰: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۶۵۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور فوٹی میں سستی پیدا کرنے والی ہر چیز سے منع فرمایا ہے۔“

۳۶۵۱: وَعَنْ دَيْلَمِ الْحَمِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا بِأَرْضِ بَارِدَةٍ وَنُعَالِجُ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَنْقُوهُ بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا وَ عَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ: ((هَلْ

❊ حسن، رواه الترمذی (۱۸۷۲) و أبو داود (۳۶۷۶) و ابن ماجہ (۳۳۷۹)۔ ❊ صحیح، رواه الترمذی (۱۲۶۳) وقال: حسن [وله شواهد]۔ ❊ صحیح، رواه الترمذی (۱۲۹۳) و أبو داود (۳۶۷۵) [و أصله عند مسلم (۱۹۸۳) بالاختصار] ☆ لم يصب من ضعفه، ليث بن أبي سليم: لم ينفرد به، بل تابعه السدي و للحديث شواهد۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۳۶۸۶) ☆ حکم بن عتیبة مدلس و عنعن۔

يُسْكِرُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاجْتَنِبُوهُ)) قُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ قَالَ: ((إِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۶۵۱: دایم حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں اور وہاں مشقت والا کام کرتے ہیں، ہم اس گندم سے شراب تیار کرتے ہیں جس کے ذریعے ہم اپنے کام اور اپنے علاقے کی سردی کے مقابلے میں قوت حاصل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا وہ نشہ آور ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے اجتناب کرو۔“ میں نے عرض کیا: لوگ اسے ترک کرنے والے نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اسے نہ چھوڑیں تو ان سے لڑائی کرو۔“

۳۶۵۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۶۵۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب جوئے، نرد، چھوٹے طبلے اور غیر اء (شراب کی ایک قسم) سے منع فرمایا، اور فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

۳۶۵۳: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٍ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ: ((وَلَا وَلَدٌ زَيْنَةٍ)) بَدَلُ: ((قَمَّارٍ)). ❊

۳۶۵۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”والدین کا نافرمان، قمار، احسان جتلانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“ داری۔ اور انہی کی ایک روایت میں قمار کے بجائے ولد زنا ہے۔

۳۶۵۴: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمْرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْتَانِ وَالصُّلْبِ وَأَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حَيَاضِ الْقُدْسِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❊

۳۶۵۴: ابوالامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے جہان والوں کے لیے باعث رحمت اور باعث ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور میرے رب نے آلات موسیقی، بتوں، صلیبوں اور رسومات جاہلیت ختم کرنے کا مجھے حکم فرمایا اور میرے رب عزوجل نے میری عزت کی قسم اٹھا کر فرمایا: ”میرے جس بندے نے شراب کا ایک گھونٹ پیا تو میں اسی مثل اسے پیپ پلاؤں گا اور جس نے میرے ڈر کی وجہ سے اسے ترک کر دیا تو میں اسے شراب طہور پلاؤں گا۔“

۳۶۵۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَ

❊ حسن، رواه أبو داود (۳۶۸۳)۔ ❊ حسن، رواه أبو داود (۳۶۸۵)۔

❊ حسن دون قوله: ”ولا قمار“، رواه الدارمي (۱۱۲/۲ ح ۲۰۹۹-۲۱۰۰) والنسائي (۳۱۸/۸ ح ۵۶۷۵) وهو

حديث حسن ❊ قوله: ”ولا قمار“ لم أجده و الباقي حسن۔ ❊ إسناده ضعيف جدا، رواه أحمد (۲۵۷/۵ ح

۲۲۵۷۱) ☆ فرج بن فضالة الحمصي (ضعيف) عن علي بن يزيد (ضعيف جدا) عن القاسم عنه۔

الْعَاقُ وَالذَّيْثُ الَّذِي يُقْرِفُ أَهْلَهُ الْخُبْتُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۶۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے تین قسم کے لوگوں: ہمیشہ شراب پینے والے، والدین کے نافرمان اور دیوث جو اپنے اہل و عیال میں زنا پر قرار رکھنے والا ہو، پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔“

۳۶۵۶: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقُ بِالْسَّحْرِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❊

۳۶۵۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگ: ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کا یقین کرنے والا، جنت میں نہیں جائیں گے۔“

۳۶۵۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى كَعَابِدٍ وَتَنٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❊

۳۶۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب نوشی پر دوام اختیار کرنے والا اگر (اسی حالت میں) فوت ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بت کے پجاری کی طرح ملاقات کرے گا۔“

۳۶۵۸: وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❊

۳۶۵۸: امام ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۶۵۹: وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ: ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ. ❊

۳۶۵۹: امام بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبید اللہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے، اور امام بیہقی نے کہا: امام بخاری نے محمد بن عبد اللہ عن ابیہ سے التاریخ میں ذکر کیا ہے۔

۳۶۶۰: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا أَبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ دُونَ اللَّهِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❊

۳۶۶۰: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں شراب پی لوں یا اللہ کے سوا اس ستون کی پوجا کر لوں۔

❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ** ، رواه أحمد (۲/ ۶۹ ح ۵۳۷۲) والنسائي (۵/ ۸۰-۸۱ ح ۲۵۶۳) - **❊ سنده ضعیف** ، رواه أحمد (۴/ ۳۹۹ ح ۱۹۷۹۸ مطولاً) ☆ فيه أبو حريز عبد الله بن الحسين ضعفه الجمهور ، و للحديث شواهد ضعيفة و لبعض الحديث شواهد قوية و لكنه ضعيف بهذا السياق - **❊ حسن** ، رواه أحمد (۱/ ۲۷۲ ح ۲۴۵۳) ☆ و سنده ضعيف لجهالة الراوي و الحديث الآتي شاهد له ، و له شواهد كثيرة - **❊ حسن** ، رواه ابن ماجه (۳۳۷۵) - **❊ حسن** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۵۵۹۷) ، نسخة محققة: ۵۲۰۸ و سنده ضعيف و البخاري في التاريخ الكبير (۱/ ۱۲۹ ح ۳۸۶) و انظر الحديث السابق (۳۶۵۸ فإنه شاهد له) - **❊ إسناده صحيح موقوف** ، رواه النسائي (۸/ ۳۱۴ ح ۵۶۶۶) -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

## امارت وقضاء کا بیان

### الفصل الأول

### فصل اول

۳۶۶۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي، وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيَتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۶۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اور امام ڈھال ہے اس کے زیر سایہ قاتل کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے بچا جاتا ہے، اگر اس نے اللہ کا تقوی اختیار کرنے کا حکم دیا اور عدل کیا تو اس وجہ سے اس کے لیے اجر ہے، اور اگر اس نے اس کے علاوہ کچھ کہا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔“

۳۶۶۲: وَعَنْ أُمِّ الْحَصَنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ يَقْوَدُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۶۶۲: ام حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کسی ناک اور کان کٹے غلام کو تمہارا امیر مقرر کر دیا جائے اور وہ اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری راہنمائی کرے تو پھر اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔“

۳۶۶۳: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسَهُ زَبِيَّةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۶۶۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کسی حبشی غلام کو، جس کا سر انگوڑی طرح چھوٹا سا ہو، تم پر عامل (گورنر) مقرر کر دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔“

۳۶۶۴: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَ

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۹۷۵) و مسلم (۱۸۳۵/۳۳)۔

\* رواہ مسلم (۱۲۹۸/۳۱۱)۔

\* رواہ البخاری (۷۱۴۲)۔

کِرَہَ مَا لَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❁  
 ۳۶۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان شخص پر ہر پسند و ناپسند میں سماع و اطاعت لازم ہے بشرطیکہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے، جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا ہے اور نہ اطاعت کرنا ہے۔“

۳۶۶۵: وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ إِمَامٍ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)).  
 مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❁

۳۶۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معصیت میں کوئی اطاعت نہیں، اطاعت تو صرف معروف (شرعی امور) میں ہے۔“

۳۶۶۶: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلَى آثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا ئِمْ- وَفِي رَوَايَةٍ: وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا صَحَدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❁

۳۶۶۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے تنگی و آسانی، نشاط و ناگواری، اپنے نظر انداز کیے جانے اور دوسروں کو ترجیح دیے جانے پر، امیر کو معزول نہ کرنے پر، ہر جگہ حق بات کرنے پر اور اللہ (کی رضامندی کے معاملے) میں، ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرنے پر، رسول اللہ ﷺ کی سماع و اطاعت اختیار کرنے پر بیعت کی۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: جب تک ہم دلیل کے مطابق امیر میں اللہ کا صریح کفر نہ دیکھیں اس سے دستِ اطاعت نہ کھینچیں۔“

۳۶۶۷: وَعَنْ ابْنِ حُمَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: ((فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❁

۳۶۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ہم سماع و اطاعت میں رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرتے تو آپ ﷺ ہمیں فرماتے: ”اس (معاملے) میں جس کی تم استطاعت رکھو۔“

۳۶۶۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُقَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❁

۳۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ صبر

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۴۱) و مسلم (۱۸۳۹/۳۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۲۵۷) و مسلم (۱۸۴۰/۳۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۰۵۵-۷۰۵۶) و مسلم (۱۷۰۹/۴۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۲۰۲) و مسلم (۱۸۶۷/۹۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۴۳) و مسلم (۱۸۴۹/۵۵)۔

کرے، کیونکہ جو شخص بالشت برابر جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے فوت ہو جائے تو وہ جاہلیت کی سی موت مرتا ہے۔“

۳۶۶۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَأْيِهِ عُمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِعَصِيَّةٍ، أَوْ يُدْعُو لِعَصِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصِيَّةً، فَقُتِلَ فَقَتْلُهُ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمْتِي بِسَيْفِهِ، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِدَى عَهْدٍ عَهْدَةٍ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۶۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اطاعت چھوڑ کر، جماعت سے الگ ہو کر فوت ہو جائے تو وہ جاہلیت کی سی موت مرتا ہے۔ جو شخص اندھے پرچم تلے قتال کرتا ہے، عصیت کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے یا عصیت کی دعوت دیتا ہے، یا عصیت کی مدد کرتا ہے، اور وہ اس حالت میں قتل کر دیا جائے تو وہ جاہلیت پر قتل ہوتا ہے۔ جو شخص میری امت کے خلاف تلوار سونت کر نکل آتا ہے اور وہ اس (امت) کے نیک و فاجر کو مارتا ہے اور وہ نہ تو کسی مومن کی پروا کرتا ہے اور نہ کسی معاہد کی تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں ہوں۔“

۳۶۷۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تَحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ. وَشِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)). قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ، لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ، إِلَّا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ، فَرَأَاهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ؛ فَلْيَكُفِّرْهُ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ، وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۶۷۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے بہترین امام وہ ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہیں، تم ان کے حق میں دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں دعائیں کرتے ہیں، اور تمہارے بدترین امام وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہیں ناپسند کرتے ہیں، تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔“ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس وقت ہم انہیں معزول نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں، نہیں! جب تک وہ تم میں نماز کا اہتمام کرائیں، سن لو! جس پر کوئی حاکم و سرپرست مقرر کیا جائے اور وہ اللہ کی کسی معصیت کا ارتکاب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی معصیت کو ناپسند کرے اور وہ اطاعت سے دست کش نہ ہو۔“

۳۶۷۱: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ، تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرَّيْ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)). قَالُوا: أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا، مَا صَلَّوْا؛ لَا،

❦ رواہ مسلم (۱۸۴۸/۵۳)

❦ رواہ مسلم (۱۸۵۵/۶۶)



مَا صَلُّوا)) اَي: مَنْ كَرِهَ بَقْلَيْهِ وَانْكَرَ بَقْلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۶۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر ایسے حکمران ہوں گے کہ تم ان کے بعض افعال کو اچھا جانو گے اور بعض کو بُرا، جس نے انکار کیا تو وہ مہانت و نفاق سے بری ہو گیا اور جس نے نہ پسندیدگی کا اظہار کیا تو وہ (وبال سے) بیچ گیا، لیکن جو راضی ہو گیا اور ان کے پیچھے لگا (تو وہ نفاق و بال میں شریک ہو گیا)۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں، نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں۔“ یعنی جس نے اپنے دل سے ناپسند کیا اور اپنے دل سے انکار کیا۔

۳۶۷۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَّكُمُ سَتَرُونَ بَعْدِي اثْرَةً وَأُمُورًا تُكْبِرُونَهَا)) قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((ادُّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ، وَسَلُّوْا اللَّهَ حَقَّكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۶۷۳: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”تم عنقریب میرے بعد ترجیح دینے کو اور ایسے امور کو دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہو گے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کا حق انہیں دو اور اپنا حق اللہ سے طلب کرو۔“

۳۶۷۳: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتِ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حَمَلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حَمَلْتُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۵۷۳: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو عرض کیا: اللہ کے نبی! مجھے بتائیں اگر ہم پر ایسے امراء مقرر ہو جائیں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں جبکہ ہمارے حق سے ہمیں محروم رکھیں تب آپ ﷺ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سنو اور اطاعت کرو، جو ان کی ذمہ داری ہے وہ اس کے مکلف ہیں، اور جو تمہاری ذمہ داری ہے تم اس کے ذمہ دار و مکلف ہو۔“

۳۶۷۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ، لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۶۷۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے (امیر کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو وہ روز قیامت اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت و عذر نہیں ہوگا، اور جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کی گردن میں امیر کی بیعت نہیں تو وہ جاہلیت کی سی موت مرا۔“

\* رواہ مسلم (۶۴، ۶۳ / ۱۸۵۴)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۰۵۲) و مسلم (۴۵ / ۱۸۴۳)۔

\* رواہ مسلم (۴۹ / ۱۸۵۶)۔

\* رواہ مسلم (۵۸ / ۱۸۵۱)۔

۳۶۷۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ، فَيَكْفُرُونَ)) قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((فَوَابِيعَةُ الْأَوَّلِ فَلَا وَّلَ اعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۶۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کے امور کی سرپرستی و اصلاح انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کے بعد ایک اور نبی آ جاتا جب کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور البتہ عنقریب بہت سے خلفاء ہوں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم (ترتیب وار) پہلے اور پھر اس کے بعد والے کی بیعت پوری کرو، تم ان کا حق ادا کرو، کیونکہ اللہ ان سے اس چیز کے بارے میں سوال کرنے والا ہے جو اس نے انہیں نگہبانی و حکمرانی عطا کی ہے۔“

۳۶۷۶: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا بُويعَ لِخَلِيفَتَيْنِ، فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۶۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو خلیفوں کے لیے بیعت کی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔“

۳۶۷۷: وَعَنْ عُرْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْرِقَ أَمْرَهُلِذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضِرٌ بُوهُ بِالسَّيْفِ كَانَنَا مَنْ كَانَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۶۷۷: عرفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عنقریب مختلف قسم کے فسادات ہوں گے، جو شخص امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرے تو اسے تلوار کے ساتھ قتل کر دو خواہ وہ کوئی ہو۔“

۳۶۷۸: وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ آتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يَفْرِقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۶۷۸: عرفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص تمہارے پاس آئے، جبکہ تمہارا معاملہ شخص واحد پر مجتمع ہو، اور وہ شخص تمہاری قوت کو نکھیرنا یا تمہاری جمعیت کو منتشر کرنا چاہتا ہو تو اسے قتل کر دو۔“

۳۶۷۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَدِهِ، وَتَمَرَةً قَلْبِهِ، فَلْيَطْعُهُ إِنْ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرٌ نَازِعُهُ، فَاضْرِبْهُ بِأَعْنَاقِ الْآخَرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۴۵۵) و مسلم (۱۸۴۲/۴۴)۔

❊ رواہ مسلم (۱۸۵۳/۶۱)۔

❊ رواہ مسلم (۱۸۵۲/۵۹)۔

❊ رواہ مسلم (۱۸۵۲/۰)۔

❊ رواہ مسلم (۱۸۴۴/۴۶)۔

۳۶۷۹: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی امام کی بیعت کر لے، اس کی اطاعت اختیار کر لے اور وہ اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ لگ جائے تو پھر وہ مقدور بھر اس کی اطاعت کرے، اور پھر اگر کوئی اور آکر اس (امام اول یا بیعت کرنے والے) کو ہٹانے کی کوشش کرے تو پھر دوسرے کی گردن اڑادو۔“

۳۶۸۰: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكِلْتَا إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۶۸۰: عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”امارت طلب نہ کرنا، کیونکہ اگر تمہاری خواہش پر وہ تمہیں دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے، اور اگر وہ تمہاری طلب و خواہش کے بغیر تمہیں عطا کی گئی تو پھر اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔“

۳۶۸۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَنْتُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَتَسْكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُعْطَى الْمَرْضِعَةُ وَيُسْتَفْتَى الْفَاطِمَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۶۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عقرب تم امارت ملنے کی حرص و کوشش کرو گے، اور روز قیامت وہ (تمہارے لیے) باعث ندامت ہوگی، اس کا ملنا اچھا ہے اور اس کا چھن جانا بُرا ہے۔“

۳۶۸۲: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَأَنَّهَا أَمَانَةٌ، وَأَنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَحَدَهَا بِحَقِّهَا، وَأَذَى الدُّنْيِ عَلَيْهِ فِيهَا)). وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ لَهُ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أَحِبُّ لَكَ مَا أَحَبُّ لِنَفْسِي، لَا تَأْمَرَنَّ عَلَى النَّاسِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۶۸۲: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ مجھے عامل (گورنر) کیوں نہیں مقرر فرمادیتے؟ وہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ”ابو ذر! تم کمزور آدمی ہو، جبکہ وہ ایک امانت ہے، جس شخص نے اسے اس کے حق کے مطابق نہ لیا اور نہ اس کی ذمہ داریوں کو نبھایا تو وہ روز قیامت اس شخص کے لیے باعث رسوائی و ندامت ہوگی۔“

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”ابو ذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں، میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے پسند کرتا ہوں، تم کبھی دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بناؤ اور کسی یتیم کے مال کی سرپرستی قبول کرنا۔“

۳۶۸۳: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِي. فَقَالَ: أَحَدُ هُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَاوَلَاكَ اللَّهُ. وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ: ((أَنَا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۴۶) و مسلم (۱۶۵۲/۱۳)۔

❁ رواہ البخاری (۷۱۴۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۲۵/۱۶، ۱۷)۔

۳۶۸۳: أَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ)). وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے دو چچا زاد، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ نے جن امور پر آپ کو سرپرست بنایا ہے ان میں سے بعض پر ہمیں امیر مقرر فرمادیں، اور دوسرے شخص نے بھی اسی طرح کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! بے شک ہم اس کام پر کسی ایسے شخص کو امیر نہیں بناتے جو اس کا مطالبہ کرے اور نہ ہی اس کی حرص رکھنے والے شخص کو حکمران بناتے ہیں۔“  
 دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم اپنے عمل پر کسی ایسے شخص کو عامل مقرر نہیں کرتے جو اس کی خواہش کرتا ہے۔“

۳۶۸۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۳۶۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں میں سے اس شخص کو بہترین پاؤ گے جو اس امر (حکومت و امارت) کو انتہائی ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس میں مبتلا نہ ہو جائے۔“

۳۶۸۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَكْلُكُمُ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْنُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَلَا مَأْمُومٌ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْنُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْنُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا، وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْنُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْنُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْنُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۶۸۵: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہو، حکمران جو لوگوں کا نگہبان ہے وہ اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے، آدمی اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے، عورت اپنے خاندان کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے اور وہ ان کے متعلق جواب دہ ہے اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور وہ اس کے متعلق جواب دہ ہے۔ سن لو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہو۔“

۳۶۸۶: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَأْمِنٌ وَالْإِلَى رَعِيَّتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ، أَلَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۶۸۶: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو حکمران مسلمانوں کے کسی

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۴۹، ۲۲۶۱) و مسلم (۱۷۳۳/۱۴، ۱۷۳۳/۱۵)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۵۸۸) و مسلم (۲۵۲۶/۱۹۹)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۳۸) و مسلم (۱۸۲۹/۲۰)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۵۱) و مسلم (۱۴۲/۲۲)۔

معاملات کا ذمہ دار بنے اور وہ ان سے مخلص نہ ہو اور اسے اسی حالت میں موت آجائے تو اللہ نے اس پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔“  
 ۳۶۸۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ عَبْدٌ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحْطَ بِنَصِيبِهَا، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۶۸۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ جس بندے کو کسی رعیت کا نگہبان بنائے اور وہ ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

۳۶۸۸: وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْخُطَمَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۶۸۸: عائد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بدترین نگہبان، ظالم شخص ہے۔“

۳۶۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْشَقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! جو شخص میری امت کا حکمران بنے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر، اور جس شخص کو میری امت کا حکمران بنایا جائے اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔“

۳۶۹۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُّوا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۶۹۰: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں رحمن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، اور وہ لوگ اپنے حکم میں، اپنے اہل خانہ سے اور اپنی رعیت کے معاملات میں انصاف کرتے ہیں۔“

۳۶۹۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَابَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ، إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۶۹۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اور جس کسی کو خلیفہ مقرر فرمایا تو اس کے دو خصوصی مشیر ہوتے ہیں، ایک مشیر اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اسے اس پر آمادہ کرتا ہے جبکہ ایک مشیر اسے بُرائی کا حکم دیتا ہے اور اسے اس پر آمادہ کرتا ہے اور بچتا وہی ہے جسے اللہ بچائے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۵۰) و مسلم (۱۴۲/۲۱)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۳۰/۲۳)۔ ❁ رواہ مسلم (۱۸۲۸/۱۹)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۲۷/۱۸)۔ ❁ رواہ البخاری (۷۱۹۸)۔

۳۶۹۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ مِنَ الْأَمِيرِ .  
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۶۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ کے ہاں وہ مقام تھا جو حکمران کے ہاں کو توال کا ہوتا ہے۔  
۳۶۹۳: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَكَوْا عَلَيْهِمْ بِنْتُ كَسْرَى قَالَ: ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۶۹۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسری کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنے امور کسی عورت کے سپرد کر دیے۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۶۹۴: عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهَجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَبْدَ شِبْرٍ؛ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، إِلَّا أَنْ يُرَاجَعَ. وَمَنْ دَعَا بِدَعَايِ الْجَاهِلِيَّةِ؛ فَهُوَ مِنْ جُنَى جَهَنَّمَ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ)).  
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❁

۳۶۹۴: حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں پانچ چیزوں: جماعت سے وابستہ رہنے، سماع و اطاعت، ہجرت اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور جس شخص نے بالشت بھر جماعت سے علیحدگی اختیار کی تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی، مگر یہ کہ وہ لوٹ آئے، اور جس شخص نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا اس کا شمار جہنمیوں میں سے ہوگا۔ اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور وہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے۔“

۳۶۹۵: وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مَنبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ رِقَاقٍ، فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ: انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفَسَاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: أَسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۳۶۹۵: زیاد بن کسب عدوی بیان کرتے ہیں، میں ابوبکرہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے پاس تھا جبکہ ابن عامر خطبہ دے رہا تھا اور اس نے باریک لباس پہنا ہوا تھا، (یہ دیکھ کر) ابو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے امیر کو دیکھو اس نے فاسقوں جیسا لباس پہن رکھا ہے، ابوبکرہ نے کہا: خاموش ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے اللہ کے سلطان کی زمین میں

❁ رواہ البخاري (۷۱۵۵)۔ ❁ رواہ البخاري (۴۴۲۵)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أحمد (۱۳۰/۴) ح ۱۷۳۰۲ مختصراً) و الترمذي (۲۸۶۳) وقال: حسن صحيح غريب۔

❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (۲۲۲۴)۔

اہانت کی تو اللہ اس کی اہانت کرے گا۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۹۶: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۳۶۹۷: نَوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ بَيَانُ كَرْتِهِ هِيَ، رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ فَرَمَا: ”خَالِقُ كِي مَعْصِيَةٍ فِي مَخْلُوقِ كِي كُوْلِي اِطَاعَتِ نَهِيْـ“  
۳۶۹۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَمَرَ عَشْرَةَ، إِلَّا يُوتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوبًا حَتَّى يَقْلَعَ عَنْهُ الْعَدْلُ أَوْ يُؤْبَقَهُ الْجَوْرُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۳۶۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دس افراد کے امیر کو بھی اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ گردن کے ساتھ بندھا ہوگا حتیٰ کہ (اس کا) عدل اسے آزاد کرادے گا، یا (اس کا) ظلم اسے ہلاک کرادے گا۔“

۳۶۹۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِلْأَمْرَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ، وَيْلٌ لِلْأَمْنَاءِ! لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالْثَرِيَّا، يَتَجَلَّجَلُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَلَوْا عَمَلًا)). ❁ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي رِوَايَتِهِ: ((أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالْثَرِيَّا، يَتَذَبذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَلَمْ يَكُونُوا عَمِلُوا عَلَى شَيْءٍ)).

۳۶۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”امراء کے لیے ویل (ہلاکت و تباہی یا جہنم کی ایک وادی) ہے۔ ناظمین کے لیے ویل ہے اور امانت رکھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے، روز قیامت لوگ آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیاں ثریا کے ساتھ معلق ہوتیں وہ زمین و آسمان کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن وہ کسی کام کے ذمہ داری و سرپرستی قبول نہ کرتے۔“  
اور امام احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے کہ ان کے بال ثریا کے ساتھ معلق ہوتے اور وہ زمین و آسمان کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن انہیں کسی کام کی ذمہ داری نہ سونپی جاتی۔“

۳۶۹۹: وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعُرَفَاءَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلَكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۶۹۹: غالب قطان ایک آدمی سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ناظم کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ناظموں کے بغیر گزارہ ممکن نہیں، لیکن (اکثر) ناظم جہنم میں ہوں گے۔“

❁ سندہ ضعیف، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/٤٤٤ ح ٢٤٥٥ وسنده ضعيف) ☆ في الزبير قان مجهول، ذكره ابن حبان في الثقات وقال: لا أدري من هو ولا ابن من هو؟ (٢٦٥/٤) وروى البخاري (٧٢٥٧) ومسلم (١٨٤٠) واللفظ له: ”لا طاعة في معصية الله، إنما الطاعة في المعروف“ تقدم (٣٦٦٥) وهو يغني عنه۔

❁ إسناده صحيح، رواه الدارمي (٢/٢٤٠ ح ٢٥١٨، نسخة محققة: ٢٥٥٧) ☆ وللحديث شواهد كثيرة۔  
❁ حسن، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/٥٩-٦٠ ح ٢٤٦٨) وأحمد (٢/٣٥٢) [وصححه الحاكم (٤/٩١ ح ٧٠١٦) وابن حبان (الموارد: ١٥٥٩ وسنده حسن) وله طريق آخر عند الحاكم (٤/١٩١) وصححه ووافقه الذهبي وسنده حسن]۔ ❁ سندہ ضعیف، رواه أبو داود (٢٩٣٤) ☆ في غير واحد من المجهولين۔

۳۷۰۰: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ)) قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((اُمَرَاءُ سَيَكُونُوْنَ مِنْ بَعْدِي، مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ، فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ؛ فَلْيَسُوْا مِنِّيْ وَلَكُنْتُ مِنْهُمْ، وَلَنْ يَرُدُّوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعَنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ؛ فَأُولَئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ، وَأُولَئِكَ يَرُدُّوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ \*  
۳۷۰۰: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”میں نادانوں کی امارت سے تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد کچھ امراء ہوں گے، جو شخص ان کے پاس جائے ان کی کذب بیانی پر ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے تو ایسے لوگ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں اور وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آئیں گے، اور جو شخص ان کے پاس جائے نہ ان کی کذب بیانی پر ان کی تصدیق کرے اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے تو ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہی لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے۔“

۳۷۰۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَاً، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتِنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ \* وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ: ((مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتِنَ، وَمَا اَزْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا اَزْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا)).  
۳۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنگل میں رہنے والا سخت دل ہوتا ہے۔ شکار کا پیچھا کرنے والا غافل ہوتا ہے اور بادشاہ کے پاس جانے والا فتنے کا شکار ہو جاتا ہے۔“  
اور ابو داؤد کی روایت میں ہے: ”جو شخص بادشاہ کے ساتھ لگا رہتا ہے تو وہ فتنے کا شکار ہو جاتا ہے، جس قدر کوئی شخص بادشاہ کے قریب ہوتا ہے وہ اسی قدر اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔“

۳۷۰۲: وَعَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَفْلَحْتَ يَا قَدِيْمُ اِنْ مِتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا، وَلَا كَاتِبًا، وَلَا عَرِيْفًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*  
۳۷۰۲: مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے (ازراہ محبت) اس کے کندھوں پر ہاتھ مارا، پھر فرمایا: ”قدیم! اگر تم امیر، منشی اور ناظم بنے بغیر فوت ہوئے تو تم کامیاب ہوئے۔“

❖ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦١٤ وقال: حسن غريب) والنسائي (١٦٠/٧ ح ٤٢١٢)۔

❖ **حسن**، رواه أحمد (١/٣٥٧ ح ٣٣٦٢) والترمذي (٢٢٥٦ وقال: حسن غريب) والنسائي (١٩٥/٧ ح ١٩٦) ٤٣١٤) وأبو داود (٢٨٥٩) ☆ فيه أبو موسى شيخ يمني: جهله ابن القطان وغيره ووثقه ابن حبان والترمذي فهو حسن الحديث وقال: ابن حجر في التقریب: ”مجهول من السادسة و وهم من قال إنه إسرائيل بن موسى“ ○ حديث: من لزم السلطان افتتن إلخ رواه أبو داود عن أبي هريرة (٢٨٦٠) وفيه شيخ من الأنصار: لم أعرفه (فالسند ضعيف)۔

❖ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٩٣٣) ☆ صالح بن يحيى: لين، وأبوه مستور۔



۳۷۰۳: وَعَنْ عَقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ)) يَغْنَى: الَّذِي يُعَشِّرُ النَّاسَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❊

۳۷۰۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ٹیکس وصول کرنے والا (یعنی وہ شخص جو لوگوں سے خلاف شرع ٹیکس وصول کرتا ہے) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

۳۷۰۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَقْرَبُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ، وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَذَابًا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا، إِمَامٌ جَائِرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❊

۳۷۰۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں محبوب تر اور بلند مرتبہ، عادل حاکم ہوگا اور اس سے دور، بدترین اور مرتبہ میں پست و ذلیل ظالم حاکم ہوگا۔“ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷۰۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةً حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۷۰۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے فضیلت والا جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہتا ہے۔“

۳۷۰۶: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ. ❊

۳۷۰۶: امام احمد اور امام نسائی نے اسے طارق بن شہاب سے روایت کیا ہے۔

۳۷۰۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَدِيقًا، إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا سَوِيًّا، إِنْ نَسِيَ لَمْ يُدْكَرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعَنْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۷۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ کسی حکمران کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے سچا وزیر عنایت فرما دیتا ہے، اگر وہ بھول جائے تو وہ (وزیر) اسے یاد کر دیتا ہے اور اگر اسے خود ہی یاد ہو تو وہ اس کی مدد کرتا ہے، اور جب وہ اس کے ساتھ اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے بُرا وزیر مقرر کر دیتا ہے، اگر وہ بھول جائے تو وہ (وزیر) اسے یاد

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱۴۳/۴ ح ۱۷۴۲۶) وَأَبُو دَاوُدَ (۲۹۳۷) وَالدَّارِمِيُّ (۱/۳۹۳ ح ۱۶۷۳) ☆

محمد بن إسحاق مدلس و عنعن و له شاهد ضعيف عند أحمد (۱۰۹/۴)۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳/۵۵ ح ۱۱۵۴۵، ۳/۲۲ ح ۱۱۱۹۲) وَالتِّرْمِذِيُّ (۱۳۲۹) ☆ عطية العوفي: ضعيف مدلس۔ ❊ **حَسَنٌ**، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲۱۷۴) وَقَالَ: حَسَنٌ غَرِيبٌ) وَأَبُو دَاوُدَ (۴۳۴۴) وَابْنُ مَاجَةَ (۴۰۱۱) ☆ **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ** وَلِلْحَدِيثِ شَوَاهِدٌ وَهُوَ بِهَا حَسَنٌ، وَانْظُرِ الْحَدِيثَ الْآتِي (۳۷۰۶)۔ ❊ **حَسَنٌ**، رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱۹/۳ ح ۱۱۱۶۰ مُخْتَصَرًا) وَالنَّسَائِيُّ (۷/۱۶۱ ح ۴۲۱۴)۔ ❊ **صَحِيحٌ**، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲۹۳۲) وَالنَّسَائِيُّ (۷/۱۵۹ ح ۴۲۰۹ مُخْتَصَرًا)۔

نہیں کراتا، اور اگر اسے یاد ہو تو پھر وہ اس کی مدد نہیں کرتا۔“

۳۷۰۸: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرَّيْبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ)).  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۷۰۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو حکمران لوگوں کے عیوب تلاش کرتا رہتا ہے تو وہ انہیں خراب کر دیتا ہے۔“

۳۷۰۹: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ \*

۳۷۰۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم لوگوں کے عیوب تلاش کرو گے تو تم انہیں خراب کر دو گے۔“

۳۷۱۰: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَنْتُمْ مِنْ بَعْدِي، يَسْتَأْثِرُونَ بِهَذَا الْفُتَى؟)) قُلْتُ: أَمَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، أَضْعُ سِفِينِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ، قَالَ: ((أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۷۱۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اس وقت کیا کرو گے جب میرے بعد حکمران اس مال غنیمت کو اپنے پاس ہی رکھ لیں گے؟“ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا، پھر قتال کروں گا حتیٰ کہ آپ سے آملوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کے متعلق نہ بتاؤں؟ صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھ سے آملو۔“

## الْفَضِيلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۷۱۱: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اتَدْرُونَ مِنَ السَّابِقُونَ إِلَى ظِلِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((الَّذِينَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوهُ، وَإِذَا سُئِلُوا بِدُلُوهُ، وَحَكَمُوا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لَا نَفْسِهِمْ)). \*

۳۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو، روز قیامت اللہ عزوجل

\* **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۴۸۸۹)۔ **صحیح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۹۶۵۹) [و أبو داود (۴۸۸۸) وسنده ضعيف وله شاهد عند البخاري في الأدب المفرد (۲۴۸) وسنده حسن وبه صح الحديث]۔

\* **حسن**، رواه أبو داود (۴۷۵۹)۔

\* **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۶/۶۹ ح ۲۴۹۰۲) ☆ عبد الله بن لهيعة مدلس وعنعن۔

کے سائے کی طرف سبقت لے جانے والے کون ہوں گے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لوگ جنہیں کلمہ حق (پیش کیا) جاتا ہے تو وہ اسے قبول کرتے ہیں، جب اس سے حق بات کہنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسے بیان کرتے ہیں اور وہ لوگوں کے لیے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو وہ اپنی ذات کے لیے کرتے ہیں۔“

۳۷۱۲: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثَلَاثَةٌ أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي: الْإِسْتِسْقَاءُ بِالْأَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ، وَتَكْذِيبُ الْقَدْرِ)). ❊

۳۷۱۲: جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے اپنی امت کے متعلق تین چیزوں کا اندیشہ ہے: ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنے، بادشاہ کا ظلم کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا۔“

۳۷۱۳: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ أَيَّامٍ: ((إِعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدَ)). فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ، قَالَ: ((أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ، وَإِذَا أَسَأْتَ فَاحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ، وَلَا تَقْبِضُ أَمَانَةً، وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ)). ❊

۳۷۱۳: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ چھ روز مجھے فرماتے رہے: ”ابو ذر! جو کچھ تجھے بتایا جا رہا ہے اسے یاد کرلو۔“ جب اس کے بعد ساتواں روز ہوا تو فرمایا: ”میں تیرے ظاہری و باطنی امور میں تجھے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور جب تو برائی کر بیٹھے تو پھر نیکی کر، اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا خواہ تمہارا کوڑا اگر پڑے، اور امانت نہ رکھ اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔“

۳۷۱۴: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَلْبِي أَمْرَ عَشْرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ، إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَكَهْ بَرُّهُ، أَوْ أَوْبَقَهُ ائِمُّهُ، أَوْ لَهَا مَلَأَمَةٌ، وَ أَوْ سَطَّهَا نَدَامَةٌ، وَ آخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❊

۳۷۱۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دس یا اس سے زائد افراد کے امور کی سرپرستی قبول کی تو روز قیامت وہ اللہ عزوجل کے حضور اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوگا، اس کی نیکی اسے کھول دے گی یا اس کا گناہ اسے ہلاک کر دے گا۔ امارت کا آغاز ملامت، اس کا وسط باعث ندامت اور اس کا آخر روز قیامت باعث رسوائی ہوگا۔“

۳۷۱۵: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا مُعَاوِيَةُ! إِنْ وَلَّيْتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللَّهَ وَاعْدِلْ)) قَالَ:

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۵/ ۹۰ ح ۲۱۱۲۱) ☆ محمد بن قاسم الأسدي ضعيف ضعفه الجمهور وللحديث شواهد ضعيفة - ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۵/ ۱۸۱ ح ۲۱۹۰۶) ☆ فيه ابن لهيعة ضعيف لا اختلاطه وللحديث سند آخر ضعيف عند أحمد والطحاوي في شرح مشكل الآثار (۱/ ۳۹ ح ۴۶)۔

❊ **ضعيف**، رواه أحمد (۵/ ۲۶۷ ح ۲۲۶۵۶) [و الطبراني في مسند الشاميين (۱۵۸۰)] ☆ يزيد بن أبيهم هذا غير يزيد بن أبي مالك، وهو مجهول الحال، روى عنه جماعة وذكره ابن حبان في الثقات ولحديثه شاهد ضعيف عند الطبراني في الكبير (۱۲/ ۱۳۵ ح ۱۲۶۸۹) والأوسط (۲۸۸)۔

فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلَى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى ابْتُلِيتُ. ❊

۳۷۱۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معاویہ! اگر تمہیں حکمرانی مل جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔“ معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ہمیشہ اس یقین کے ساتھ رہا کہ میں نبی ﷺ کے فرمان کی وجہ سے کسی عمل کے ذریعے آزمایا جاؤں گا حتیٰ کہ میں آزمائش سے دوچار ہو گیا۔

۳۷۱۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ، وَإِمَارَةِ الصَّبِيَانِ)). رَوَى الْأَحَادِيثُ السَّبْتَةُ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. ❊

۳۷۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ستر کی دہائی کے آغاز سے اور نو عمروں کی حکومت سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔“ یہ چھ احادیث امام احمد نے روایت کی ہیں، اور امام بیہقی نے حدیث معاویہ ”دلائل النبوة“ میں نقل کی ہے۔

۳۷۱۷: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَمَا تَكُونُونَ كَذَلِكَ يَوْمَ مَرُّ عَلَيْكُمْ)). ❊

۳۷۱۷: یحییٰ بن ہاشم، یونس بن ابی اسحاق سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جیسے تم ہو گے ویسے تم پر حکمران مقرر کیے جائیں گے۔“

۳۷۱۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ السُّلْطَانَ ظَلُّ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِنْ عِبَادِهِ، فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ، وَإِذَا جَارَ، كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ)). ❊

۳۷۱۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بادشاہ، زمین پر اللہ کا سایہ ہے، جہاں اس کا ہر مظلوم بندہ پناہ حاصل کرتا ہے، جب وہ عدل کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے، اور رعیت کے ذمہ شکر کرنا ہے، اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس پر گناہ ہوتا ہے اور رعیت کے ذمہ صبر کرنا ہے۔“

۳۷۱۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ، وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقُ)). ❊

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أحمد (۱۰۱/۴ ح ۱۷۰۵۷) [والبيهقي في دلائل النبوة (۶/۴۴۶)] ☆ في سماع سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص من معاوية رضي الله عنه نظر. وانظر سير أعلام النبلاء (۳/۳۳۱)۔

❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أحمد (۲/۳۲۶ ح ۸۳۱۹-۸۳۲۰ وأخطأ من ضعفه) ☆ أبو صالح مولى ضباعة وثقه الترمذي وابن حبان والذهبي فهو حسن الحديث۔ ❊ **إِسْنَادُهُ مَوْضُوعٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۳۹۱)، نسخة محققة: (۷۰۰۶) ☆ يحيى بن هاشم: كذاب والسند مظلم، وله شاهد موضوع عند الدليمي في الفردوس (۴۹۱۸)۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۳۶۹)، نسخة محققة: (۶۹۸۴) ☆ فيه سعيد بن سنان الحمصي: متروك۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۳۷۱)، نسخة محققة: (۶۹۸۶) ☆ فيه محمد بن أبي حميد: ضعيف، وعلل أخرى۔

۳۷۱۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک روزِ قیامت اللہ کے بندوں میں سے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بہتر شخص عدل کرنے والا نرم مزاج حکمران ہوگا۔ جبکہ روزِ قیامت اللہ کے نزدیک مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص ظالم اور سخت مزاج بادشاہ ہوگا۔“

۳۷۲۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يَخِيفُهُ، أَخَافَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَى الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يَحْيَى هَذَا مُنْقَطِعٌ، وَرَوَيْتُهُ ضَعِيفٌ. ❁

۳۷۲۰: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے بھائی کی طرف ڈراؤنی نظر سے دیکھا تو روزِ قیامت اللہ اسے ڈرائے گا۔“ امام بیہقی نے چاروں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں، اور یحییٰ سے مروی حدیث [رقم ۳۷۱۷] کے بارے میں فرمایا: یہ روایت منقطع ہے اور اس کی روایت ضعیف ہے۔

۳۷۲۱: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلُوكِ، وَمَلِكُ الْمُلُوكِ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي، وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ، وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي، حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخَطَةِ وَالنِّقْمَةِ، فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ، وَلَكِنْ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَمَا كُنْتُمْ مُلُوكَكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ. ❁

۳۷۲۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل رحمت و شفقت کے ساتھ ان پر پھیر دیتا ہوں، اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے دل ناراضی اور سزا کے ساتھ پھیر دیتا ہوں پھر وہ انہیں بڑے عذاب سے دوچار کرتے ہیں، اپنے آپ کو بادشاہوں پر بددعا کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ اپنے آپ کو ذکر اور تضرع میں مصروف رکھو تاکہ میں تمہیں تمہارے حکمرانوں سے محفوظ کروں۔“ اسے ابونعیم نے حلیہ میں بیان کیا ہے۔

❁ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٦٨) ، نسخة محققة : (٧٠٦٤) ☆ هذا فيه عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمن بن رافع و هما ضعيفان و رواه ابن أنعم الإفريقي (ضعيف) عن مسلم بن يسار عن رجل من بني سليم إلخ . O حديث يحيى بن هاشم تقدم (٣٧١٧) .  
❁ **إسناده ضعيف جدًا** ، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٣٨٨/٢) [ و الطبراني في الأوسط (٨٩٥٧) ] ☆ فيه وهب بن راشد : متروك ، وفيه خلاص بن عمرو عن أبي الدرداء إلخ -

## بَابُ مَا عَلَى الْوَلَاةِ مِنَ التَّيسِيرِ

اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۷۲۲: عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: ((بَشِّرُوا وَلَا تُنْفَرُوا وَلَا تَعْسِرُوا وَلَا تَغْسِرُوا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۷۲۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی صحابی کو کسی کام پر مبعوث فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ”(لوگوں کو اجر و ثواب کی خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا اور آسانی پیدا کرنا تنگی پیدا نہ کرنا۔“

۳۷۲۳: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا، وَسَكِّنُوا وَلَا تُنْفَرُوا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۷۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو، سکون پہنچاؤ، نفرت نہ دلاؤ۔“

۳۷۲۴: وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((يَسِّرَا وَلَا تَعْسِرَا وَلَا تُنْفَرَا، وَتَطَاوَعَا، وَلَا تَخْتَلِفَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۷۲۳: ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دادا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا: ”آسانی پیدا کرنا، تنگی پیدا نہ کرنا، خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا، اتفاق رکھنا اور اختلاف پیدا نہ کرنا۔“

۳۷۲۵: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الْعَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقَالُ: هَذِهِ عُدْرَةُ فَلَانٍ بْنِ فَلَانٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۷۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عہد شکنی کرنے والے کے لیے روز قیامت جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں شخص کی عہد شکنی (کانتیجہ) ہے۔“

۳۷۲۶: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۲۴) و مسلم (۱۷۳۲)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۲۵) و مسلم (۱۷۳۴)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۲۴) و مسلم (۱۷۳۳)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۷۸) و مسلم (۱۷۳۵)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۸۶) و مسلم (۱۷۳۷)۔

۳۷۲۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”روزِ قیامت ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا۔“

۳۷۲۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ عِنْدَ اسْتِمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ، أَلَا وَلَا غَادِرٌ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۷۲۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”روزِ قیامت ہر عہد شکن کی پشت پر ایک جھنڈا ہوگا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”روزِ قیامت ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی عہد شکنی کے مطابق بلند کیا جائے گا، سنو! سربراہِ مملکت سے بڑھ کر کسی عہد شکن کی عہد شکنی نہیں۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۷۲۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ، وَفَقَّرَهُمْ، احْتَجَبَ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِ، وَخَلَّتِهِ، وَفَقَّرَهُ)). فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا حَمْدَ: ((أَغْلَقَ اللَّهُ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ، وَحَاجَتِهِ، وَمَسْكَنَتِهِ)).

۳۷۲۸: عمرو بن مرثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ جس شخص کو مسلمانوں کے کسی معاملے کا سرپرست بنا دے اور وہ ان کی ضرورت، ان کی شکایت اور ان کی حاجتوں کی پوری کرنے میں رکاوٹ بن جائے تو اللہ اس کی ضرورت و شکایت اور اس کی حاجت پوری کرنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔“ معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کے لیے ایک آدمی کو مقرر کیا۔

ترمذی اور احمد کی ایک دوسری روایت میں ہے: ”اللہ اس کی ضرورت، حاجت اور محتاجی کے وقت آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۷۲۹: عَنْ أَبِي السَّمَّاحِ الْأَزْدِيِّ عَنْ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ وَلَّى مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا، ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونِ الْمُسْلِمِينَ، أَوِ الْمَظْلُومِ، أَوْ ذِي

❦ رواه مسلم (۱۵، ۱۶/ ۱۷۳۸)۔ ❦ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۹۴۸) و الترمذي (۱۳۳۲-۱۳۳۳)

وقال: (غريب) وأحمد (۴/ ۲۳۱) ح ۱۸۱۹۶، ۲۴۳۰۰۔

الْحَاجَةِ، أَغْلَقَ اللَّهُ دُونَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقَّرَهُ أَفْقَرُ مَا يَكُونُ إِلَيْهِ)). ❊

۳۷۲۹: ابوشامخ از دی اپنے چچازاد سے، جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، روایت کرتے ہیں کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جسے لوگوں کے کسی معاملے کی ذمہ داری سونپی جائے، پھر وہ مسلمانوں یا مظلوموں یا حاجت مندوں کی ضرورتوں سے دروازے بند کر لے تو اللہ اس کی حاجت اور ضرورت کے وقت، جبکہ وہ انتہائی ضرورت مند ہو، اپنی رحمت کے دروازے بند کر لیتا ہے۔“

۳۷۳۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ عَمَلَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا تَرْكُبُوا بِرَدُونَا: وَلَا تَأْكُلُوا نَقِيًّا، وَلَا تَلْبَسُوا رَفِيقًا، وَلَا تُغْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ، فَإِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَدْ حَلَلْتُ بِكُمْ الْعُقُوبَةَ، ثُمَّ يَشِيعُهُمْ. ❊ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي ((شُعَبِ الْإِيمَانِ)).

۳۷۳۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنے عمال (حکمران) بھیجتے تو ان پر شرط قائم کرتے کہ تم ترکی گھوڑے پر سواری نہ کرو گے اور نہ چھنا ہوا آٹا (میدہ) کھاؤ گے، نہ باریک (عمدہ) لباس پہنو گے اور نہ لوگوں کی ضرورتوں کو حل کرنے کی بجائے اپنے دروازے بند کرو گے، اگر تم نے ان میں سے کوئی کام بھی کیا تو تم سزا کے مستحق ٹھہرو گے، پھر آپ انہیں الوداع کرنے کے لیے ان کے ساتھ چلتے۔ امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

❊ حسن، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۳۸۴)، نسخة محققة: (۶۹۹۹) [وأحمد (۳/ ۴۴۱، ۴۸۰)] ☆ أبو الشماخ: لم أجد من وثقه و باقى السند حسن وانظر مجمع الزوائد (۲۳/ ۵) وحسنه المنذري فى الترغيب والترهيب (۱۷۸/ ۳) وله شواهد عند أبي داود (۲۹۴۸) وغيره - ❊ إسناده ضعيف ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۳۹۴)، نسخة محققة: (۷۰۰۹) ☆ عاصم بن أبى النجود عن عمر: منقطع فيما أرى، وله شاهد ضعيف عند أحمد (۲۳۸/ ۵) من حديث معاذ بن جبل رضي الله عنه، فيه شريك القاضي مدلس وعنعن و علل أخرى -



## بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

حکمرانی کرنے اور اس سے ڈرنے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۷۳۱: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۷۳۱: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”حاکم غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔“

۳۷۳۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا حَكَّمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَأَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَّمَ فَاجْتَهَدَ وَأَخْطَأَ، فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۷۳۲: عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب حاکم فیصلہ کرتے وقت کوشش کرے اور درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں، اور جب فیصلہ کرے اور کوشش کے باوجود غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔“

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۷۳۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۷۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو لوگوں کا قاضی بنا دیا گیا گویا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۱۵۸) و مسلم (۱۷۱۷/۱۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۳۵۲) و مسلم (۱۷۱۶/۱۵)۔

❁ إسناده حسن، رواه أحمد (۲/۲۳۰ ح ۷۱۴۵) و الترمذي (۱۳۲۵) وقال: حسن غريب) و أبو داود (۳۵۷۲)

وابن ماجه (۲۳۰۸)۔

۳۷۳۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ، وَكَلَّ إِلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قضا کا خواہشمند ہو اور وہ مطالبہ کرے تو اسے اس کی ذات کے سپرد کر دیا جاتا ہے، اور جسے اس پر مجبور کر دیا جائے تو اللہ اس پر ایک فرشتہ نازل فرما دیتا ہے جو اس کو درست رکھتا ہے۔“

۳۷۳۵: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ، فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ؛ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۷۳۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں، ان میں سے ایک جنتی اور دو جہنمی ہیں، وہ قاضی جنتی ہے جس نے حق پہچان کر اس کے مطابق فیصلہ کیا، اور وہ قاضی جس نے حق پہچان کر فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے، اور وہ آدمی جس نے جہالت کی بنا پر لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا تو وہ بھی جہنمی ہے۔“

۳۷۳۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَنَالَهُ، ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرُهُ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلُهُ؛ فَلَهُ النَّارُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۷۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے مسلمانوں کی قضاء طلب کی اور وہ اسے میسر آگئی، پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کے لیے جنت ہے، اور جس شخص کے عدل پر اس کا ظلم غالب رہا تو اس کے لیے جہنم ہے۔“

۳۷۳۷: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟)) قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ. قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟)) قَالَ: فِيسْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ؟)) قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا أَلُو، قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْدَّارِمِيُّ ❊

۳۷۳۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: ”جب کوئی مقدمہ تمہارے

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۳۲۴) وقال: حسن غريب) و أبو داود (۳۵۷۸) وابن ماجه (۲۳۰۹) ☆ عبد الأعلى الثعلبي: ضعيف، وقال الهيثمي: ”والأكثر على تضعيفه“ (مجمع الزوائد ۱/ ۱۴۷)۔ ❊ **سندہ ضعیف**، رواه أبو داود (۳۵۷۳) وابن ماجه (۲۳۱۵) [و الترمذي (۱۳۲۲) من طريق آخر وسندہ ضعیف] ☆ خلف بن خليفة صدوق اختلط في آخره فالسند ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۵۷۵) ☆ فيه موسى بن نجدة: مجهول۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۳۳۷) وقال: وليس إسناده عندي بمتصل) و أبو داود (۳۵۹۳) والدارمي (۱/ ۶۰ ح ۱۷۰) ☆ فيه ناس من أصحاب معاذ: مجاهيل كلهم و لو كان فيهم ثقة لسماء الحارث: المجهول، و له شاهد موضوع والحديث ضعفه البخاري و الدارقطني و الترمذي وغيرهم و أخطأ من صححه۔

سامنے پیش آئے گا تو تم کیسے فیصلہ کرو گے؟“ انہوں نے عرض کیا: میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟“ عرض کیا: پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق، فرمایا: ”اگر تم رسول اللہ (ﷺ) کی سنت میں نہ پاؤ؟“ عرض کیا: میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اور کوئی کسر نہیں اٹھا رکھوں گا، وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (ازراہ مسرت) میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے رسول اللہ (ﷺ) کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جسے اللہ کے رسول (ﷺ) پسند فرماتے ہیں۔“

۳۷۳۸: وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُرْسِلْنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ، وَيَثْبُتُ لِسَانَكَ، إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ، فَلَا تَقْضِ لِلرَّوْلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ)) قَالَ: فَمَا شَكَّكَ فِي قَضَاءٍ بَعْدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. \* وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ((إِنَّمَا أَقْضَى بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي)) فِي بَابِ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

۳۷۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں، جبکہ میں نوعمر ہوں اور مجھے قضا کے بارے میں علم بھی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک عنقریب اللہ تیرے دل کی راہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو استقامت عطا فرمائے گا، جب دو آدمی تیرے پاس مقدمہ لے کر آئیں تو دوسرے فریق کی بات سنے بغیر پہلے فریق کے حق میں فیصلہ نہ کرنا کیونکہ یہ لائق تر ہے کہ تیرے لیے قضا واضح ہو جائے۔“ علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد مجھے قضا میں شک نہیں ہوا۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ”میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا۔“ کو، ہم ”باب الأقضية والشهادات“ میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۷۳۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَلَكَ اخِذٌ بِقَفَاهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقَاهُ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ \*

\* سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۱۳۳۱) وقال: حسن) و أبو داود (۳۵۸۲) وابن ماجه (۲۳۱۰) ☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و حنش بن المعتمر ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (۲۳۱۰) وغيره - ۵ حديث أم سلمة يأتي (۳۷۷۰) \* !سندہ ضعیف، رواد أحمد ۱/ ۴۳۰ ح ۴۰۹۷) و ابن ماجه (۲۳۱۱) و البيهقي في شعب الإيمان (۷۵۳۳) ☆ مجالد: ضعيف، و السند ضعفه البوصيري -

۳۷۳۹: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتہ اسے گدی سے پکڑے ہوگا، پھر وہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے کہا: اسے پھینک دو، وہ اسے چالیس سال (کی مسافت کی گہرائی) کے گڑھے میں پھینک دے گا۔“

۳۷۴۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ)). ❁

۳۷۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت عادل قاضی بھی یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے دو آدمیوں کے درمیان کبھی ایک کھجور کا بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔“

۳۷۴۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَالَمْ يَجْرُ فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَإِذَا جَارَ وَكَلَّهَ إِلَى نَفْسِهِ)). ❁

۳۷۴۱: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک قاضی ظلم نہ کرے تو اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے، جب وہ ظلم کرتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ لگ جاتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیتا ہے۔“

۳۷۴۲: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُودِيًّا اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ، فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ، فَقَضَى لَهُ عُمَرُ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ! لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضْرَبَهُ عُمَرُ بِالْدَّرَّةِ، وَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ! إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ، إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يَسُدُّ دَانِيَهُ وَيُوقِفَانِيهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ، فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ، عَرَجَا وَتَرَكَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ. ❁

۳۷۴۲: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لے کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ یہودی حق پر ہے اس لیے انہوں نے یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا تو یہودی نے انہیں کہا: اللہ کی قسم! آپ نے حق کے مطابق فیصلہ کیا، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درہ مارا اور فرمایا: تجھے کیسے پتہ چلا؟ یہودی نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تورات میں (لکھا ہوا) پاتے ہیں کہ جو قاضی حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے تو اس کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ ہوتا ہے، وہ دونوں اسے حق کے لیے درست رکھتے ہیں، اور اسے حق دینے کی کوشش کرتے ہیں، جب وہ حق چھوڑ دیتا ہے تو وہ دونوں (آسمان کی طرف) اوپر چڑھ جاتے ہیں، اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔“

❁ سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۶/۷۵ ح ۲۴۹۶۸) [وصححه ابن حبان (۱۵۶۳) وحسنہ الہیثمی (مجمع الزوائد ۴/۱۹۲) وأشار المنذري إلى أنه حسن (الترغيب والترهيب ۳/۱۵۷)] ☆ فيه صالح بن سرج وابن العلاء وثقهما ابن حبان وحده من أئمة الجرح والتعديل فهما مستوران. انظر بلوغ المرام بتحقيق (۱۱۹۶)۔  
❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۳۳۰) وقال: (غريب) وابن ماجه (۲۳۱۲)۔  
❁ صحيح، رواه مالك (الموطأ ۲/۷۱۹ ح ۱۴۶۱) وسنده صحيح۔

۳۷۴۳: وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: إقْضِ بَيْنَ النَّاسِ، قَالَ: أَوْتَعَا فَيَنْبِئِي؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: مَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَكَأَنَّ أَبُوكَ يَقْضِي؟ قَالَ: لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ، فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا)) فَمَارَاجَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❊

۳۷۴۳: ابن موهب سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں کے درمیان قاضی بننا قبول کرو۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ مجھے معاف نہیں فرمادیتے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اسے ناپسند کیوں کرتے ہیں، جبکہ آپ کے والد فیصلہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص قاضی ہو اور وہ انصاف سے فیصلہ کرے تو یہ زیادہ لائق ہے کہ وہ (قاضی) سے برابر برابر رہ جائے۔“ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد انہیں نہیں کہا۔

۳۷۴۴: وَفِي رَوَايَةٍ رَزَيْنَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لِعُمَانَ رضی اللہ عنہ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَا أَقْضِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ: قَالَ: فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِي. فَقَالَ: إِنَّ أَبِي لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ أَشْكَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ سَأَلَ جِبْرِيلَ عليه السلام، وَإِنِّي لَا أَجِدُ مَنْ أَسْأَلُهُ. وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ عَادَ بِاللَّهِ فَقَدْ عَادَ بِعَظِيمٍ)). وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ عَادَ بِاللَّهِ فَأَعِيدُوهُ)) وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَجْعَلَنِي قَاضِيًا فَأَعْفَاهُ، وَقَالَ: لَا تُخْبِرَ أَحَدًا. ❊

۳۷۴۴: رزین کی نافع کی سند سے مروی روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: امیر المؤمنین! میں دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہیں کروں گا، انہوں نے فرمایا: آپ کے والد تو فیصلہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: میرے والد کو کسی مسئلہ میں اشکال ہوتا تو وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیا کرتے تھے، اگر رسول اللہ ﷺ کو کسی مسئلہ میں الجھن ہوتی تو وہ جبریل عليه السلام سے پوچھ لیتے تھے، جبکہ میں ایسا کوئی شخص نہیں پاتا جس سے میں پوچھ لوں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اللہ کی پناہ حاصل کی تو اس نے ایک عظیم ذات کی پناہ حاصل کی۔“ اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اللہ کے واسطے سے پناہ طلب کر لے تو اسے پناہ دے دو۔“ اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے قاضی بناؤ۔ انہوں نے اس سے درگزر کیا اور فرمایا: کسی کو نہ بتانا۔

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۳۲۲) وقال: غريب، ليس إسناده عندي بمتصل) ☆ فيه عبد الملك بن أبي جميلة: مجهول والسند منقطع - ❊ **ضعيف**، رواه رزین (لم أجده) ☆ وله شاهد عند أحمد (۱/۶۶ ح ۴۷۵) وسنده ضعيف، فيه أبو سنان عيسى بن سنان القسملی ضعيف و شاهد آخر عند الترمذي (۱۳۲۲)، انظر الحديث السابق) وسنده ضعيف -

## بَابُ رِزْقِ الْوَلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

### حکمرانوں کے وظائف اور ان کے تحائف کا بیان

الْفَضْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۷۴۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ؛ أَنَا قَاسِمٌ أَصْعُ حَيْثُ أُمِرْتُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۷۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نہ تمہیں دیتا ہوں اور نہ تم سے روکتا ہوں، میں تو تقسیم کرنے والا ہوں میں تو اسی جگہ پر خرچ کرتا ہوں جہاں کے متعلق مجھے حکم دیا جاتا ہے۔“

۳۷۴۶: وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۷۴۶: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ اللہ کے مال (بیت المال) میں ناحق تصرف کرتے ہیں، روز قیامت ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔“

۳۷۴۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤَنَةِ أَهْلِي وَشَغَلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۷۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے فرمایا: ”میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل خانہ کے اخراجات کے لیے کافی تھا، مجھے مسلمانوں کے معاملات کے حوالے سے مشغول کر دیا گیا ہے لہذا آل ابو بکر اس مال سے کھائیں گے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے لیے کام کریں گے۔“

❁ رواہ البخاري (۳۱۱۷)۔

❁ رواہ البخاري (۳۱۱۸)۔

❁ رواہ البخاري (۲۰۷۰)۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۳۷۴۸: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ، فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَحَدٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۷۴۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم جس شخص کو کسی کام پر مقرر کریں اور اسے تنخواہ بھی دیں، اور پھر اس کے علاوہ جو مال وہ حاصل کرے گا وہ خیانت ہے۔“

۳۷۴۹: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمَلْنِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۷۴۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں (امارت کا) کام کیا تو آپ نے مجھے اجرت عطا فرمائی۔

۳۷۵۰: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سَرْتُ، أَرْسَلَ فِيَّ اثَرِي، فَارْدَدْتُ فَقَالَ: ((أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ؟ لَا تَصِيْنَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي، فَإِنَّهُ غُلُولٌ، وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لِهَذَا دَعَوْتُكَ فَاْمُضْ لِعَمَلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۳۷۵۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا، جب میں چلا تو آپ نے میرے پیچھے قاصد بھیج کر مجھے واپس بلا لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تمہاری طرف (قاصد) کیوں بھیجا؟ (اس لیے کہ تمہیں کوئی وصیت کروں) تم میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا، کیونکہ (اگر تم لوگ تو) وہ خیانت ہوگی، اور جو شخص خیانت کرے گا وہ اس خیانت کو روز قیامت لے کر حاضر ہوگا۔ میں نے اسی لیے تمہیں بلا لیا تھا، اب تم اپنے کام کے لیے جاؤ۔“

۳۷۵۱: وَعَنْ الْمُسْتَوْرِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيُكْتَسَبْ رَوْجَةً، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ، فَلْيُكْتَسَبْ خَادِمًا، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيُكْتَسَبْ مَسْكَنًا. وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ اتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۷۵۱: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص ہمارا عامل (حکمران، گورنر) ہو (اور اگر اس کی بیوی نہ ہو تو وہ بیت المال میں سے حق مہر ادا کر کے) شادی کر لے۔ اگر اس کا خادم نہ ہو تو وہ خادم خرید لے اور اگر اس کی رہائش نہ ہو تو وہ رہائش خرید لے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”جس نے اس کے علاوہ کچھ حاصل کیا تو وہ خیانت کرنے والا ہے۔“

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۹۴۳) [وصححه ابن خزيمة (۲۳۶۹) و الحاكم على شرط الشيخين (۴۰۶/۱) ووافقه الذهبي]۔ ❊ صحيح، رواه أبو داود (۲۹۴۴) [ومسلم (۱۰۴۵)]۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۳۳۵) وقال: (حسن غريب) ☆ داود الأودي: ضعيف۔ ❊ صحيح، رواه أبو داود (۲۹۴۵)۔

۳۷۵۲: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ، فَكَتَمْنَا مِنْهُ مَخِيطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٍ، يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْبَلَ عَنِّي عَمَلُكَ، قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: ((وَأَنَا أَقُولُ ذَلِكَ، مَنِ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ، فَلَيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ، وَمَانُيْهِ عَنْهُ انْتَهَى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَ أَبُو دَاوُدَ، وَ اللَّفْظُ لَهُ. ❀

۳۷۵۲: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! تم میں سے جس شخص کو ہمارے کسی کام پر عامل مقرر کیا جائے اور وہ اس میں سے سوئی یا اس سے کوئی چھوٹی بڑی چیز ہم سے چھپالے تو وہ خیانت کرنے والا ہے، وہ روز قیامت اسے لے کر آئے گا۔“ (یہ بات سن کر) انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اپنی تفویض کردہ ذمہ داری مجھ سے واپس لے لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کس لیے؟“ اس نے عرض کیا: میں نے آپ کو ایسے ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں یہ کہتا ہوں، ہم جس شخص کو عامل مقرر کریں تو اسے چاہیے کہ وہ حاصل ہونے والی ہر قلیل و کثیر چیز پیش کرے۔ اور پھر اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ اسے لے لے اور جس چیز سے اسے روک دیا جائے تو وہ اس سے رک جائے۔“ مسلم، ابوداؤد۔ اور الفاظ حدیث ابوداؤد کے ہیں۔

۳۷۵۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. ❀

۳۷۵۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔  
۳۷۵۴: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. ❀

۳۷۵۴: امام ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۷۵۵: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَزَادَ: ((وَالرَّائِشَ)) يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا. ❀

۳۷۵۵: امام احمد نے اسے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ((وَالرَّائِشَ)) یعنی جو دونوں (رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے) کے درمیان معاملہ طے کراتا ہے (اس پر بھی لعنت فرمائی)۔

۳۷۵۶: وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((أَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ

❀ رواہ مسلم (۳۰/۱۸۳۳) و ابو داؤد (۳۵۸۱)۔ ❀ **إسناده حسن**، رواہ ابو داؤد (۳۵۸۰) و ابن ماجہ (۲۳۱۳)۔ ❀ **إسناده حسن**، رواہ الترمذی (۱۳۳۷) و قال: حسن صحيح۔

❀ **سندہ ضعیف**، رواہ احمد (۵/۲۷۹) و البيهقي في شعب الإيمان (۵۵۰۳، نسخة محققة: ۵۱۱۵) ☆ فيہ لیث بن ابی سلیم ضعیف و شیخہ ابو الخطاب مجهول۔



وَرِثَايَاكَ، ثُمَّ اُنْتَبَى)). قَالَ: فَاتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ! إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ فِي وَجْهِ يُسَلِّمُكَ اللَّهُ وَيُعْظِمَكَ، وَأَزْعَبَ لَكَ زُعْبَةً مِنَ الْمَالِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كَانَتْ هِجْرَتِي لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ، قَالَ: ((نَعَمْ بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁ وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ وَفِي رَوَايَتِهِ قَالَ: ((نَعَمْ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ)).

۳۷۵۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں اپنا اسلحہ اور کپڑے جمع کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دوں، وہ بیان کرتے ہیں، میں حاضر خدمت ہوا تو آپ وضو فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ”عمرو! میں نے تمہاری طرف پیغام بھیجا تھا کہ میں تمہیں کسی مہم پر روانہ کروں، اللہ تمہیں سلامت رکھے، تمہیں مال غنیمت عطا فرمائے اور میں تمہیں کچھ مال عطا کروں گا۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ہجرت مال کی خاطر نہیں تھی، وہ تو محض اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خاطر تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حلال مال، صالح مرد کے لیے اچھا ہے۔“ شرح السنہ اور امام احمد نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ”صالح انسان کے لیے حلال مال بہتر ہے۔“

### الْفَصْلُ الثَّالِثُ

#### فصل ثالث

۳۷۵۷: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَفَعَ لَاحِدٍ شِفَاعَةً، فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا، فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرَّبِّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۷۵۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی کی سفارش کی، اور وہ اسے (سفارش کرنے) کی وجہ سے کوئی تحفہ پیش کرے اور سفارش کرنے والا اس تحفہ کو قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔“

❁ إسناده حسن ، رواه البغوي في شرح السنة (۱۰/۹۱ ح ۲۴۹۵) وأحمد (۴/۱۹۷، ۲۰۲ ح ۱۷۹۱۵،

۱۷۹۷۵)۔

❁ إسناده ضعيف ، رواه أبو داود (۳۵۴۱) ☆ عبد الله بن وهب مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة -

## بَابُ الْأَقْضِيَّةِ وَالشَّهَادَاتِ

## فیصلوں اور گواہیوں کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۷۵۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \* وَفِي شَرْحِهِ لِلنَّوَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ: وَجَاءَ فِي رَوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ، زِيَادَةٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعَى، وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ)).

۳۷۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو محض ان کے دعویٰ کی بنیاد پر دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خون اور اموال کا دعویٰ کرنے لگیں، لیکن قسم مدعی علیہ کے ذمے ہے۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم کی شرح میں فرمایا: بیہقی کی روایت میں حسن یا صحیح سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: ”لیکن مدعی کے ذمے دلیل و گواہی پیش کرنا ہے اور جو شخص انکار کرے اس کے ذمے قسم ہے۔“

۳۷۵۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ)). فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۷۵۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کے لیے قصداً جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ روز قیامت جب اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ اس شخص پر ناراض ہوگا۔“ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت وصول کرتے ہیں.....“

۳۷۶۰: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اقْتَضَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَأِنْ كَانَ قِضْبًا مِنْ أَرَاكِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۷۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا حق

\* رواہ مسلم (۱/ ۱۷۱۱) و شرح النووي (۳/ ۱۲) و السنن الكبرى للبيهقي (۱۰/ ۲۵۲)۔

\* متفق عليه، رواه البخاري (۴۵۴۹) و مسلم (۲۲۰/ ۱۳۸)۔

\* رواه مسلم (۲۱۸/ ۱۳۷)۔

حاصل کیا تو اللہ نے اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیا اور اس پر جنت کو حرام قرار دے دیا۔“ (یہ بات سن کر) کسی آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خواہ وہ سیلو کی شاخ ہو۔“

۳۷۶۱: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا أَنَا بَشَرٌ، وَأَنْتُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَنَ بَحْجَتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ، فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۷۶۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں بھی ایک انسان ہوں، تم اپنے مقدمات میرے پاس لاتے ہو۔ اور ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دلیل دوسرے کی نسبت زیادہ فصاحت کے ساتھ پیش کر لے اور میں جو اس سے سنوں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، جس شخص کو اس کے (مسلمان) بھائی کے حق میں سے کوئی چیز دے دی جائے تو وہ اسے حاصل نہ کرے، (گویا اس طرح) میں اسے (جہنم کی) آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔“

۳۷۶۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبْعَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سخت جھگڑاؤں شخص اللہ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ شخص ہے۔“

۳۷۶۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بَيْنَينِ وَشَاهِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۷۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ کیا۔

۳۷۶۴: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضَرَ مَوْتَ، وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضَرُ مَيِّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا عَلَيَّ عَلَى أَرْضٍ لِي، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي، لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضَرِ مَيِّ: ((أَلَا يَبْنِي؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَلَاكَ يَمِينُهُ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ، لَا يَبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ)). فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَذْبَرَ: ((لَيْنَ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَا كَلَهُ ظُلْمًا، لِيَلْقَيْنَ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۷۶۴: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی حضر موت سے اور ایک آدمی کندہ سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے، کندہ نے عرض کیا: یہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے، اس کا اس پر کوئی حق نہیں، نبی ﷺ نے حضرمی سے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟“ اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس سے قسم لے لو۔“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو ایک فاجر شخص ہے، وہ قسم کی کوئی پروا نہیں کرتا ہے اور نہ کسی چیز سے پرہیز کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں اس سے یہی کچھ مل سکتا ہے۔“ جب وہ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۶۷) و مسلم (۱۷۱۳/۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۴۵۷) و مسلم (۲۶۶۸/۵)۔

❁ رواہ مسلم (۱۷۱۲/۳)۔

❁ رواہ مسلم (۱۳۹/۲۲۳)۔

(کندی) قسم کھانے چلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس نے اس کا ناحق مال کھانے کے لیے قسم اٹھائی تو یہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے اعراض فرمائے گا۔“

۳۷۶۵: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ادَّعَى مَالَيْسَ لَهُ؛ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۷۶۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو کہ اس کی نہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“

۳۷۶۶: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۷۶۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں بہترین گواہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ یہ وہ ہے جو اس (گواہی) کے طلب کیے جانے سے پہلے اپنی گواہی پیش کر دے۔“

۳۷۶۷: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۷۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے دور کے لوگ (صحابہ کرام) سب سے بہتر ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں (تابعین)۔ اور پھر وہ جو ان کے ساتھ ہیں، پھر کچھ ایسے لوگ آئیں گے کہ ان میں سے کسی کی گواہی اس کی قسم پر اور اس کی قسم اس کی گواہی پر سبقت لے جائے گی۔“

۳۷۶۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَى قَوْمِ الْيَمِينِ، فَاسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۷۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قوم پر قسم پیش کی تو انہوں نے (قسم اٹھانے میں) جلدی کی تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ قسم کے بارے میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ ان میں سے کون حلف اٹھائے گا۔

## الْفُضْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۷۶۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ

❁ رواه مسلم (۱۱۲/۶۱)۔

❁ رواه مسلم (۱۹/۱۷۱۹)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۶۵۱) و مسلم (۲۱۲/۲۵۳۳)۔

❁ رواه البخاري (۲۶۷۴)۔

عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۳۷۶۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعی علیہ کے ذمہ ہے۔“

۳۷۷۰: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعَوَاهُمَا فَقَالَ: ((مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشْيٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ؛ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)) فَقَالَ الرَّجُلَانِ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَقِّي هَذَا لِصَاحِبِي، فَقَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ اذْهَبَا، فَاقْتَسِمَا، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهِمَا، ثُمَّ لِيَحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ)). وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۷۷۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا دو آدمیوں کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، جنہوں نے میراث کے متعلق آپ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا، ان دونوں کے پاس کوئی دلیل و گواہی نہیں تھی۔ ان دونوں کا محض دعویٰ ہی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں جس شخص کو اس کے (مسلمان) بھائی کے حق میں سے کچھ دے دوں تو (حقیقت میں) میں اسے (جہنم کی) آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔“ (یہ سن کر) دونوں میں ہر ایک عرض کرنے لگا، اللہ کے رسول! میرا یہ حق میرے ساتھی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”(ایسے) نہیں، تم دونوں جاؤ اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے تقسیم کرلو، پھر دونوں قرعہ اندازی کرو پھر تم دونوں میں سے ہر ایک اپنا حصہ اپنے ساتھی کے لیے حلال قرار دے۔“ دوسری روایت میں ہے فرمایا: ”اس چیز کے بارے میں مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی اس لیے میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں۔“

۳۷۷۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَايَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلَّذِي فِي يَدِهِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ ❊

۳۷۷۱: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک چوپائے پر دعویٰ کیا، اور ان میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کیا کہ اس نے اپنے چوپائے کو مفتی کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق اس شخص کے حق میں فیصلہ فرمایا جس کے وہ (قبضہ) میں تھا۔ ۳۷۷۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❊ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَةَ: أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا لَيْسَتْ لِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ، فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

❊ صحیح، رواہ الترمذی (۱۳۴۱) [ولہ شواہد]۔

❊ حسن، رواہ أبو داود (۳۵۸۴، ۳۵۸۵)۔

❊ إسناده موضوع، رواہ البغوي في شرح السنة (۱۰/۱۰۶ ح ۲۵۰۴) [و الشافعي في الأم (۲/۲۳۸)] ☆ فيہ

إبراهيم بن أبي يحيى (متروك) عن إسحاق بن أبي فروة (كذاب) عن عمر بن الحكم عن جابر به إلخ۔

❊ حسن، رواہ أبو داود (۳۶۱۵، ۳۶۱۵ الرواية الثانية) و النسائي (۸/۲۴۸ ح ۵۴۲۶) و ابن ماجه (۲۳۳۰)۔

۳۷۷۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا تو ان میں سے ہر ایک نے دو گواہ پیش کیے، نبی ﷺ نے اسے ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم فرمادیا۔

نسائی اور ابن ماجہ میں انہیں سے مروی حدیث میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، لہذا نبی ﷺ نے اسے ان دونوں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔

۳۷۷۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِسْتِهْمَا عَلَى الْيَمِينِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۷۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے کسی جانور کے بارے میں جھگڑا کیا اور ان دونوں کے پاس کوئی گواہی نہیں تھی، نبی ﷺ نے فرمایا: ”قسم پر قمر اندازی کرو۔“ (جس کا قمر نکل آئے وہ قسم دے)

۳۷۷۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَفَهُ: ((أَحْلِفْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟)) يَعْنِي لِلْمُدَّعَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۷۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے قسم لینے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ”اللہ کی قسم اٹھاؤ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ تمہارے پاس اس شخص (یعنی مدعی) کی کوئی چیز نہیں۔“

۳۷۷۵: وَعَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ، فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((الْكُفَّ بَيِّنَةٌ؟)) قُلْتُ: لَا. قَالَ لِلْيَهُودِيِّ: ((أَحْلِفْ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذْنٌ يَحْلِفُ وَ يَذْهَبُ بِمَالِي فَانْزِلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ الْآيَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۳۷۷۵: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری اور ایک یہودی کی کچھ مشترکہ زمین تھی، اس نے میرے حصے کا انکار کر دیا میں اپنا مقدمہ لے کر اسے نبی ﷺ کے پاس لے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟“ میں نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے یہودی سے فرمایا: ”قسم اٹھاؤ۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ تو قسم اٹھالے گا اور میری زمین غصب کر لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلہ میں تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں۔“

۳۷۷۶: وَعَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ، وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ، اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَرْضِي اغْتَصَبَتْهَا أَبُو هَذَا، وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ: ((هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قَالَ: لَا وَلَكِنْ أَحْلَفُهُ، وَاللَّهِ! مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَتْهَا أَبُوهُ؟ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمَنِ. فَقَالَ رَسُولُ

❁ صحیح، رواہ ابو داود (۳۶۱۸) و ابن ماجہ (۲۳۴۶)۔

❁ حسن، رواہ ابو داود (۳۶۲۰)۔

❁ صحیح، رواہ ابو داود (۳۶۲۱) و ابن ماجہ (۲۳۲۲) [و البخاری (۲۳۵۷) و مسلم (۱۳۸)]۔

اللہ ﷻ: ((لَا يَقْطَعُ أَحَدٌ مَالًا يَمِينِي، إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمٌ)). فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۞  
 ۳۷۷۶: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کنڈی اور حضری شخص نے یمن کی زمین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا تو حضری نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس شخص کے والد نے میری زمین غصب کر لی تھی اور وہ اب اس کے قبضہ میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس گواہ ہے؟“ اس نے عرض کیا، نہیں، لیکن میں اس سے قسم لوں گا (اس طرح کہ) اللہ کی قسم! وہ نہیں جانتا کہ بے شک میری زمین کو اس کے والد نے غصب کیا ہے، کنڈی قسم کے لیے تیار ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قسم کے ذریعے مال حاصل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ شخص ”اجذم“ ہوگا۔“ (یعنی اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا یا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی۔) چنانچہ اس کنڈی نے عرض کیا: وہ زمین اس کی ہی ہے۔

۳۷۷۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَايِرِ الشِّرْكَ بِاللَّهِ، وَعَقُوقَ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِينَ الْغُمُوسَ، وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينَ صَبْرٍ، فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بُعُوضَةٍ، إِلَّا جَعَلَتْ نَكْثَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ۞

۳۷۷۸: عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اور جس شخص نے اللہ کی پختہ قسم اٹھائی اور اس میں مچھر کے پر کے برابر (جھوٹ) داخل کر دیا تو روز قیامت تک اس کے دل میں ایک نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۷۸: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مَنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ اِثْمَةٍ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكِ اخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، أَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۞  
 ۳۷۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھاتا ہے خواہ وہ سبز مسواک کے متعلق ہو تو اس کا ٹھکانا جہنم میں بنا دیا جاتا ہے یا اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔“

۳۷۷۹: وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: ((عُدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ بِالْأَشْرَافِ بِاللَّهِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۞

۳۷۷۹: خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا کی، جب آپ فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر تین مرتبہ فرمایا: ”جھوٹی گواہی کو اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”پلیدی

۞ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۶۲۲، ۳۲۴۴) [وصححه ابن حبان (۱۱۹۰) وابن الجارود (۱۰۰۵) والحاكم

(۲۹۵/۴) ووافقه الذهبي]۔ ۞ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۰۲۰)۔

۞ **إسناده صحيح**، رواه مالك (۷۲۷/۲ ح ۱۶۷۲) وأبو داود (۳۲۴۶) وابن ماجه (۲۳۲۵)۔

۞ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۵۹۹) وابن ماجه (۲۳۷۲) [والترمذي (۲۲۹۹)] ☆ حبيب بن النعمان:

مستور، وثقه ابن حبان وحده، وزيد العصفري أبو سفيان: مجهول الحال۔

یعنی بتوں کی پوجا سے بچو اور جھوٹی بات (جھوٹی گواہی) سے بچو، اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوئے اس کی طرف یک سو ہو جاؤ۔“

۳۷۸۰: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، عَنْ أَيْمَنِ بْنِ حُرَيْمٍ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ. ❊

۳۷۸۰: امام احمد اور امام ترمذی نے ایمن بن حریم سے روایت کیا ہے البتہ ابن ماجہ نے قراءت کا ذکر نہیں کیا۔

۳۷۸۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا ذِي غَمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَلَا ظَلَمٍ فِي وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❊ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بِنُ زِيَادٍ الدَّمَشَقِيُّ الرَّأَوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۳۷۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز نہیں اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی، جس شخص پر حد قائم کی گئی ہو اس کی گواہی بھی منظور نہیں اور نہ دشمنی رکھنے والے شخص کی اپنے بھائی کے خلاف، اور ولاء (آزادی) کے بارے میں متہم شخص کی گواہی جائز نہیں اور نہ قرابت کے بارے میں متہم شخص کی اور نہ ہی اہل بیت (یعنی خاندان) کے بارے میں ایسے شخص کی گواہی جائز ہے جس کا خرچہ اس خاندان کے ذمہ ہو۔“ ترمذی۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی راوی منکر الحدیث ہے۔

۳۷۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ، وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِي غَمْرٍ عَلَى أَخِيهِ)). وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❊

۳۷۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اور وہ نبی ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے مرد کی شہادت (گواہی) جائز نہیں اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی، نہ زانی مرد کی گواہی جائز ہے اور نہ زانیہ عورت کی اور دشمنی رکھنے والے شخص کی اپنے بھائی کے متعلق گواہی جائز نہیں، اور خاندان کے زیر کفالت شخص کی اس خاندان کے متعلق گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔“

۳۷۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❊

۳۷۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”گنوار کی بستی میں رہائش پذیر شخص کے خلاف گواہی جائز نہیں۔“

۳۷۸۴: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُلْوِمُ عَلَى الْعَجْرِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ، فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۴/۳۲۱) ح ۱۹۱۰۵ عن خريم بن فاتك، ۴/۳۲۱ ح ۱۹۱۰۹ عن أيمن بن خريم والترمذي (۲۳۰۰) ☆ انظر الحديث السابق (۳۷۷۹) لعلته. ❊ **ضعيف**، رواه الترمذي (۲۲۹۸) ☆ وقال الدارقطني (۴/۲۴۴): ”يزيد هذا ضعيف، لا يحتج به“ وهو متروك ولبعض الحديث شواهد۔

❊ **حسن**، رواه أبو داود (۳۶۰۰-۳۶۰۱)۔ ❊ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۶۰۲) وابن ماجه (۲۳۶۶)۔



فَقُلْ: حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۷۸۴: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا تو آپ نے جس شخص کے خلاف فیصلہ فرمایا جب وہ واپس جانے لگا تو اس نے کہا: ”میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ عجز و نادانی پر ملامت فرماتا ہے، بلکہ تمہیں احتیاط کرنی چاہیے، جب کوشش کے باوجود کوئی خلاف توقع واقعہ غالب آجائے تو تم کہو: ”میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔“

۳۷۸۵: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ. \*

۳۷۸۵: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو تہمت پر قید میں رکھا۔ امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ اضافہ نقل کیا، پھر آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۷۸۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يُقْعَدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ \*

۳۷۸۶: عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں فریق حاکم کے سامنے بٹھائے جائیں گے۔

\* **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۶۲۷) ☆ رواية بقية عن بحير محمولة على السماع۔

\* **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۶۳۰) و الترمذی (۱۴۱۷) و قال: (حسن) و النسائي (۶۷/۸ ح ۴۸۸۰-۴۸۷۹)

\* **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۴/۴ ح ۱۶۲۰۳) و أبو داود (۳۵۸۸) ☆ مصعب بن ثابت الزبيري: ضعيف من جهة سوء حفظه و قال الهيثمي في مجمع الزوائد: ”و الأكثر على تضعيفه“ (۲۵/۱)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الْجِهَادِ

## جہاد کا بیان

فصل اول

الفَصْلُ الْأَوَّلُ

۳۷۸۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَفِيهَا)) قَالُوا: أَفَلَا نُبَشِّرُهُ النَّاسَ؟ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدُوسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ أَعْلَى الْجَنَّةِ. وَ قَوْفُهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَ مِنْهُ تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۷۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ (خواہ) اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اپنی پیدائش کی سرزمین میں بیٹھا رہا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا ہم اس کے متعلق لوگوں کو خوشخبری نہ دے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں سو درجے ہیں، جنہیں اللہ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے، جب تم اللہ سے (جنت کا) سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو، کیونکہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔ اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور جنت کی نہریں وہیں سے جاری ہوتی ہیں۔“

۳۷۸۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتَرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۷۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو روزہ دار ہے، قیام کرتا ہے، قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے، روزے اور نمازوں میں کوتاہی نہیں کرتا حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آجائے۔“

۳۷۸۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اِتَّذَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيْمَانٌ بِي وَتَصَدِيقٌ بِرُسُلِي، أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ رواہ البخاری (۲۷۹۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۸۷) و مسلم (۱۸۷۸/۱۱۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶) و مسلم (۱۸۷۶/۱۰۳)۔



رات مورچہ بند ہونا ایک ماہ کے روزوں اور اس کے قیام سے بہتر ہے، اور اگر وہ (اسی جگہ) فوت ہو جائے تو اس کا وہ عمل جو وہ کیا کرتا تھا، جاری رہتا ہے، اس کا (جنت سے) رزق جاری کر دیا جاتا ہے، اور وہ (قبر میں) فتنوں سے محفوظ رہتا ہے۔“

۳۷۹۴: وَعَنْ أَبِي عَبَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا غَبَرْتُ قَدَمًا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَتَمَسَّهُ النَّارُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۷۹۳: ابو عبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں گرد آلود ہونے والے پاؤں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔“

۳۷۹۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۷۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر اور اس کا قاتل (مجاہد) جہنم کی آگ میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

۳۷۹۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ خَيْرٌ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ عَنَّا فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يُطِيرُ عَلَى مَنْبِهِ، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً، طَارَ عَلَيْهِ يَتَّبِعِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَطَانَةً أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ، أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۷۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں سے اس شخص کی زندگی بہترین ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کی راہ میں نکلتا ہے، وہ جب کبھی خوف یا فریادی کی آواز سنتا ہے تو وہ اس (گھوڑے) کی پشت پر (تیز رفتاری کی وجہ سے) اڑتا ہوا جاتا ہے وہ قتل اور موت کو اس کی ممکنہ جگہ سے تلاش کرتا ہے، یا پھر اس آدمی کی زندگی بہترین ہے جو اپنی کمریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں پھرتا ہے، وہ نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا ہے، یہ دیگر لوگوں سے خیر و بھلائی پر ہے۔“

۳۷۹۷: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ؛ فَقَدْ غَزَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۷۹۷: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی مجاہد کو تیار کیا تو اس نے بھی جہاد کیا، جس شخص نے کسی مجاہد کے اہل خانہ میں جانشین کا حق ادا کیا تو اس نے بھی جہاد کیا۔“

۳۷۹۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ

❁ رواہ البخاری (۲۸۱۱)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۹۱/۱۳۰)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۸۹/۱۲۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۴۳) و مسلم (۱۳۶، ۱۳۵/۱۸۹۵)۔

أَمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفَ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيُخُونُهُ فِيهِمْ، إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۷۹۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجاہدین کی خواتین کی حرمت، جہاد میں شریک نہ ہونے والوں پر، ان کی ماؤں کی حرمت جیسی ہے، جہاد میں شریک نہ ہونے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے اہل خانہ کی جانشینی کرتا ہے اور وہ ان کے بارے میں خیانت کرتا ہے تو روز قیامت اسے کھڑا کیا جائے گا اور وہ (مجاہد) اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا، تمہارا کیا خیال ہے (وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑے گا)؟“

۳۷۹۹: وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ، فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۷۹۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی مہار والی اونٹنی لے کر آیا تو اس نے عرض کیا، یہ اللہ کی راہ میں (وقف) ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے روز قیامت سات سو اونٹنیاں ہیں وہ سب مہار والی ہوں گی۔“

۳۸۰۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْنَا إِلَى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هَذِيلٍ فَقَالَ: ((لَيَبْعَثُ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۸۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہذیل قبیلہ کے بنو لحيان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ”ہر دو آدمیوں میں سے ایک (دشمن کی طرف) اٹھ کھڑا ہو، اور اگر ان دونوں کو ملے گا۔“

۳۸۰۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَنْ يَرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۸۰۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا، مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی خاطر قیامت تک لڑتی رہے گی۔“

۳۸۰۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجْرُحُهُ يَتْعَبُ دَمًا، أَلْوَنُ لَوْنِ الدَّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۸۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، اور اللہ جانتا ہے کہ اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، تو وہ روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا

❊ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱۸۹۷/۱۳۹)۔

❊ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱۸۹۲/۱۳۲)۔

❊ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱۸۹۶/۱۳۷)۔

❊ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱۹۲۲/۱۷۲)۔

❊ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲۸۰۳) وَ مُسْلِمٌ (۱۸۷۶/۱۰۵)۔

لیکن اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔“

۳۸۰۳: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِمَّنْ أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی جنتی دنیا کی طرف لوٹ کر آنا پسند نہیں کرے گا اگرچہ زمین کی ہر چیز اسے میسر آجائے، ماسوائے شہید کے، وہ آرزو کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف لوٹ جائے، کیونکہ اس نے مرتبہ شہادت میں جو عزت دیکھی ہے، اس وجہ سے وہ دس مرتبہ شہید کر دیا جانا (پسند کرے گا)۔“

۳۸۰۴: وَعَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزُقُونَ﴾ الْآيَةِ. قَالَ: إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((أَرَوَاهُمْ فِي أَجَوَافِ طَيْرٍ خُضِرَ، لَهَا فَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطْلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ إِطْلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَسْتَهْوُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَى شَيْءٍ؟ نَسْتَهْوِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا؟ فَقَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يَتْرُكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا: يَا رَبِّ! نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى، فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تَرُكُوا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۰۴: مسروق بیان کرتے ہیں، ہم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت: ”اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کو مردہ تصور نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں، ان کے رب کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔“ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اس کے متعلق (رسول اللہ ﷺ) سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کی روئیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہیں، ان کی قندیلیں عرش کے ساتھ معلق ہیں، وہ جنت (کے میوؤں) سے جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے ہیں، پھر انہیں قندیلوں میں واپس آ جاتے ہیں، پھر ان کا رب ان کی طرف دیکھ کر فرماتا ہے: کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش رکھیں، ہم جنت میں جہاں چاہیں جاتے اور وہاں سے من پسند چیزیں کھاتے ہیں، رب تعالیٰ ان سے تین مرتبہ یہی سوال فرمائے گا، جب وہ دیکھیں گے کہ ان سے پوچھے بغیر انہیں نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کریں گے: رب جی! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روئیں ہمارے جسموں میں لوٹائی جائیں حتیٰ کہ ہم تیری راہ میں پھر شہید کر دیے جائیں، جب اس نے دیکھا کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے تو پھر انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔“

۳۸۰۵: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِيهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ، إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)).

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۱۷) و مسلم (۱۰۹ / ۱۸۷۷)۔

❁ رواہ مسلم (۱۲۱ / ۱۸۸۷)۔

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتُ؟)) فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَيْكَفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ، وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، إِلَّا الدِّينَ فَإِنَّ جَبْرِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۸۰۵: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا، بہترین اعمال میں سے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ہاں، اگر تو اس حال میں شہید کر دیا جائے کہ تو صبر کرنے والا، ثواب کی امید رکھنے والا، آگے بڑھنے والا ہو اور پیچھے ہٹنے والا نہ ہو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کیا کہا تھا؟“ اس نے عرض کیا، آپ مجھے بتائیں اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، تو صبر کرنے والا، ثواب کی امید رکھنے والا، پیش قدمی کرنے والا ہو اور پیچھے ہٹنے والا نہ ہو، البتہ قرض معاف نہیں ہوگا، کیونکہ جبریل (علیہ السلام) نے اس بارے میں بھیجی کہا ہے۔“

۳۸۰۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۸۰۶: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا قرض کے سوا ہر چیز کا کفارہ ہے۔“

۳۸۰۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللَّهُ تَعَالَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْتَشْهِدُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۸۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف (دیکھ کر) مسکراتا ہے، ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں، یہ اس طرح ہے کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ شہید کر دیا جاتا ہے، پھر اللہ اس قاتل پر (اپنی رحمت سے) رجوع فرماتا ہے۔ (وہ مسلمان ہو جاتا ہے) وہ بھی شہید کر دیا جاتا ہے۔“

۳۸۰۸: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ؛ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۸۰۸: سہل بن حنفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صدق دل سے اللہ سے شہادت طلب کرتا ہے تو وہ اسے شہداء کے مقام پر پہنچا دیتا ہے، خواہ اسے اپنے بستر پر موت آئے۔“

❊ رواہ مسلم (۱۱۷/۱۸۸۵)۔

❊ رواہ مسلم (۱۲۰/۱۸۸۶)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۲۶) و مسلم (۱۲۸/۱۸۹۰)۔

❊ رواہ مسلم (۱۵۷/۱۹۰۹)۔

۳۸۰۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الرُّبَيْعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنِ سُرَاقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبَ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ: ((يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جَنَّانٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسُ الْأَعْلَى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نہیں بتائیں گے، وہ غزوہ بدر میں شہید کر دیے گئے تھے، انہیں نامعلوم تیر لگا تھا، اگر تو وہ جنت میں ہے۔ تو میں صبر کروں گی اور اگر اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہے تو پھر میں ان پر خوب روؤں گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام حارثہ! جنت میں کئی درجات ہیں اور تیر ایسا تو فردوس بریں میں ہے۔“

۳۸۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ)). قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: بَخُ بَخُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا بِحِمْلِكَ عَلَى قَوْلِكَ: بَخُ بَخُ؟)) قَالَ: لَا وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ: ((فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا)) قَالَ: فَأَخْرَجَ تَمْرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ أَنَا حُيْتُ حَتَّى أَكُلَ تَمْرَاتِي إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ: فَرَضِي بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ وہ مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے، اور مشرکین بھی پہنچ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس جنت کی طرف پیش قدمی کرو جس کا عرض زمین و آسمان کی مانند ہے۔“ عمیر بن محام رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت خوب، بہت خوب! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں یہ بات: بہت خوب، بہت خوب، کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! صرف اس امید نے کہ میں بھی جنتیوں میں سے ہو جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جنتیوں میں سے ہو۔“ انہوں نے ترکش سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے، پھر کہا: اگر میں اپنی کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو پھر یہ ایک طویل زندگی ہے، راوی بیان کرتے ہیں، ان کے پاس جو کھجوریں تھیں، وہ انہوں نے پھینک دیں، پھر مشرکین کے ساتھ قتال کیا حتیٰ کہ وہ شہید کر دیے گئے۔

۳۸۱۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَاتَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، قَالَ: ((إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِئِلْ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِي الْبُطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے میں سے شہید شمار کرتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا،

❁ رواہ البخاری (۲۸۰۹)۔

❁ رواہ مسلم (۱۹۰۱ / ۱۴۵)۔

❁ رواہ مسلم (۱۹۱۵ / ۱۶۵)۔



اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تب تو میری امت کے شہید قلیل ہوئے، جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص طاعون کے مرض میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کے مرض میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے۔“

۳۸۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَةٍ، تَغْزُو، فَتَغْنَمَ وَتَسْلَمَ، إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثَلَاثِي أَجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْ سَرِيَةٍ، تَخْفِقُ وَتَصَابُ، إِلَّا تَمَّ أَجُورُهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۸۱۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو جماعت یا لشکر جہاد کرتا ہے وہ مال غنیمت اور سلامتی کے ساتھ واپس آتا ہے تو اس نے اپنے اجر میں سے دو تہائی حصے جلد (دنیا میں) حاصل کر لیے، اور جو جماعت یا لشکر (جہاد میں) زخمی ہوتا ہے اور شہید ہوتا ہے تو وہ مکمل اجر پاتا ہے۔“

۳۸۱۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزَوْ لَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسُهُ؛ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۸۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اس نے جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں اس کا خیال آیا تو وہ نفاق کی موت مرا۔“

۳۸۱۴: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِنُكُونِ كَلِمَةِ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۸۱۴: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: ایسا آدمی مال غنیمت کی خاطر قاتل کرتا ہے، دوسرا آدمی شہرت کی خاطر لڑتا ہے، کوئی آدمی اپنا مقام و مرتبہ دکھانے کی خاطر لڑتا ہے تو ان میں سے اللہ کی راہ میں کون (مقبول) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے وہی اللہ کی راہ میں ہے۔“

۳۸۱۵: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا، مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَاذِيًّا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ)). وَفِي رَوَايَةٍ: ((الْأَشْرُكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: ((وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُدُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۸۱۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے، جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا:

\* رواہ مسلم (۱۹۰۶/۱۵۴)۔

\* رواہ مسلم (۱۹۱۰/۱۵۸)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۱۰) و مسلم (۱۹۰۴/۱۴۹)۔

\* رواہ البخاری (۴۴۲۳)۔

”مدینہ میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، کہ تم جہاں بھی گئے اور جس وادی سے گزرے تو وہ تمہارے ساتھ ہی تھے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو مدینہ ہی میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(ہاں) وہ مدینہ ہی میں تھے، کیونکہ عذر نے انہیں روک رکھا تھا۔“

۳۸۱۶: وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۳۸۱۶: امام مسلم نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۱۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: ((أَحْيَى وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا)).

۳۸۱۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے جہاد میں شریک ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں (کی خدمت) میں مجاہدہ (انہما کی کوشش) کر۔“

ایک دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے والدین کے پاس چلا جا اور ان سے اچھی طرح سلوک کر۔“ ۳۸۱۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: ((لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا: ”فتح (مکہ) کے بعد کوئی ہجرت نہیں لیکن جہاد اور بیت (باقی) ہے، اور جب تم سے (جہاد میں) نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکلو۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۸۱۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۸۱۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا، جو ان سے دشمنی کرے گا یہ اس پر غالب رہیں گے، حتیٰ کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال سے قتال کرے گا۔“

۳۸۲۰: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُجْهَزْ غَازِيًا، أَوْ يُخْلَفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ

۳۸۱۹: رواہ مسلم (۱۹۱۱/۱۵۹)۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۰۴) و مسلم (۲۵۴۹/۵)۔

۳۸۲۰: متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۸۳) و مسلم (۱۳۵۳/۴۴۵)۔

صحیح، رواہ أبو داود (۲۴۸۴)۔

بَخِيرَ؛ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۲۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی مجاہد کو تیار کیا نہ کسی مجاہد کے گھر میں اچھا جانشین بنا تو اللہ روز قیامت سے پہلے اسے کسی سخت مصیبت سے دوچار کرے گا۔“

۳۸۲۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ، وَأَنْفُسِكُمْ، وَالْأَسْتِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْدَّارِمِيُّ \*

۳۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے اموال، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو۔“

۳۸۲۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْهَامَ، تَوَرَّثُوا الْجَنَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. \*

۳۸۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ اور کافروں کے سرداروں کی گردنیں اڑاؤ، تم بہشتوں کے وارث بنا دیے جاؤ گے۔“ ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲۳: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ. \*

۳۸۲۳: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں مورچہ بند ہونے کی حالت میں وفات پانے والے کے سوا ہر میت کا عمل ختم کر دیا جاتا ہے، مگر اس کے عمل میں قیامت تک اضافہ ہوتا رہتا ہے اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔“

۳۸۲۴: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. \*

۳۸۲۴: اور دارمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۲۵: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ؛ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ نَكَبَ نَكْبَةً؛ فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيحُهَا الْمِسْكُ، وَمَنْ خَرَجَ بِهِ خُرَاجٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابِعَ الشَّهَدَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۳۸۲۵: \* إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۵۰۳)۔ \* حسن، رواه أبو داود (۲۵۰۴) والنسائي (۷/۶ ح ۳۰۹۸)

والدارمي (۲/۲۱۳ ح ۲۴۳۶) ☆ وله شاهد في المختارة للضيء المقدسي (۵/۳۶ ح ۱۶۴۲)۔

۳۸۲۵: \* إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۸۵۴) ☆ فيه عثمان الحمصي: ليس بالقوي ولقوله: ”افشوا السلام واطعموا الطعام“ شواهد صحيحة فالحديث صحيح دون قوله ”واضربوا الهام“۔

۳۸۲۵: \* إسناده صحيح، رواه الترمذي (۱۶۲۱) وقال: حسن صحيح) وأبو داود (۲۵۰۰)۔

۳۸۲۵: \* حسن، رواه الدارمي (۲/۲۱۱ ح ۲۴۳۰) [وأحمد (۴/۱۵۰، ۱۵۷) والحاكم (۲/۱۴۴) وسنده حسن]۔

۳۸۲۵: \* صحيح، رواه الترمذي (۱۶۵۷) وقال: صحيح) وأبو داود (۲۵۴۱) والنسائي (۶/۲۵ ح ۳۱۵۳)۔

۳۸۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے ”فواق ناۃ“ (اوٹنی کا دودھ دھوتے وقت جب ایک بار تھن دبا کر چھوڑ دیا جاتا ہے اور پھر دوبارہ اسے دبایا جاتا ہے تو اس دوبارہ دبانے کے درمیانی وقفے) کے برابر اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگا، یا وہ کسی حادثہ کا شکار ہوا تو وہ (زخم) جس قدر (دنیا میں) تھا اس سے کہیں زیادہ ہو کر روز قیامت آئے گا، اس کا رنگ زعفران کا سا ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی ہوگی، اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی پھوڑا نکلا تو اس پر شہداء کی مہر و علامت ہوگی۔“

۳۸۲۶: وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ قَاتِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ كَتَبَ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۸۲۶: خُریم بن قاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا تو اس کے لیے سات سو گنا تک لکھ دیا جاتا ہے۔“

۳۸۲۷: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ طُرُوقَةٌ فَحُلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۸۲۷: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں خیمہ دینا، اللہ کی راہ میں خادم عنایت کرنا اور اللہ کی راہ میں اچھی سواری پیش کرنا سب سے افضل صدقہ ہے۔“

۳۸۲۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الصَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ عُقَابٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيهِ أُخْرَى: ((فِي مَنْحَرِي مُسْلِمٍ أَبَدًا)). وَفِي أُخْرَى لَهُ: ((فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا)).

۳۸۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے ڈر سے روئے وہ جہنم میں نہیں جائے گا حتیٰ کہ دودھ تھن میں واپس چلا جائے، کسی بندے پر اللہ کی راہ میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

امام نسائی نے دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”مسلمان کے تنھے میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے۔“ اور انہی کی دوسری روایت میں ہے: ”بندے کے پیٹ میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے، اور بندے کے دل میں بخل اور ایمان کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔“

۳۸۲۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ

❁ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۶۲۵ وقال: حسن) والنسائي (۴۹/۶ ح ۳۱۸۸).

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۶۲۷ وقال: حسن غريب صحيح).

❁ **صحيح**، رواه الترمذي (۱۶۳۳ وقال: حسن صحيح) والنسائي (۱۴/۶ ح ۳۱۱۵ والرواية الثالثة ۱۳/۶ ح ۳۱۱۳).

اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۸۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو آنکھیں ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کی راہ میں پہرا دیتی ہے۔“

۳۸۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ جُلٌّ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشُعْبٍ فِيهِ عَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ، فَأَعَجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوْ اعْتَرَلْتُ النَّاسَ، فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشُّعْبِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ؛ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا، أَلَّا تُحِبُّوا أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۸۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ایک گھاٹی کے پاس سے گزر رہا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا، اسے یہ بھلا محسوس ہوا تو انہوں نے کہا: اگر میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو جاؤں تو میں اس گھاٹی میں رہائش اختیار کر لوں، رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسی خواہش مت کرو۔ کیونکہ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں ٹھہرنا اس کا اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف فرمادے اور تمہیں جنت میں داخل فرمادے، اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس شخص نے ”فوق ناقة“ (تھن سے دو دفعہ دودھ نکالنے کے درمیانی وقفے) جتنا اللہ کی راہ میں قتال کیا تو اس پر جنت واجب ہوگئی۔“

۳۸۳۱: وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۳۸۳۱: عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں ایک دن نگہبانی کرنا ہزار دن کی عبادت سے بہتر ہے۔“

۳۸۳۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: شَهِيدٌ، وَعَقِيفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۳۸۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص مجھ پر پیش کیے گئے: شہید، عفت و عصمت والا جو سوال کرنے سے بچتا ہے اور وہ غلام جس نے اللہ کی عبادت اچھے انداز میں کی اور اپنے مالکوں سے بھی خیر خواہی کی۔“

۳۸۳۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ، أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ، قَالَ: ((طُولُ الْقِيَامِ)). قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ)). قِيلَ: فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ)).

❁ حسن، رواہ الترمذی (۱۶۳۹) وقال: (حسن غریب)۔ ❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۶۵۰) وقال:

(حسن)۔ ❁ إسناده صحيح، رواہ الترمذی (۱۶۶۷) وقال: (حسن غریب) و النسائي (۶/۳۹-۴۰ ح ۳۱۷۱)۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۶۴۲) وقال: (حسن)۔

قِيلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: ((مَنْ أَهْرَيْقَ دَمَهُ وَعَقَرَ جَوَادَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ، وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ، وَحُجَّةٌ مَبْرُورَةٌ)). قِيلَ: فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طَوَّلُ الْقُنُوتِ)) ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِي.

۳۸۳۳: عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”طویل قیام۔“ پھر پوچھا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جو کم مال والا بقدر گنجائش اپنی طاقت کے موافق صدقہ کرے۔“ عرض کیا گیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: ”جس نے اللہ کی حرام کردہ چیز کو چھوڑ دیا۔“ پوچھا گیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: ”جس نے اپنے مال اور اپنی جان سے مشرکین کے ساتھ جہاد کیا۔“ عرض کیا گیا: کون سا قتل زیادہ باعث شرف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا خون بہا دیا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں۔“ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سے اعمال سب سے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، وہ جہاد جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور حج مقبول۔“ پھر عرض کیا گیا، کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس میں لمبا قیام ہو۔“ پھر اس کے بعد والی روایت پر دونوں (امام ابوداؤد اور امام نسائی) کا اتفاق ہے۔

۳۸۳۴: وَعَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، أَلْفُ قُوَّةٍ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُسْقَى فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرَبَائِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۸۳۳: مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید کے لیے اللہ کے ہاں چھ انعامات ہیں: اسے پہلے قطرہ خون گرنے پر بخش دیا جاتا ہے، اس کا جنت میں ٹھکانا اسے دکھا دیا جاتا ہے، اسے عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے، وہ (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا اس کا ایک یا قوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے، بہتر (۷۲) حوروں سے اس کی شادی کرائی جائے گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔“

۳۸۳۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ اثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثُلُمَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۸۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اثر جہاد کے بغیر اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ (اس شخص کے دین) میں نقص و خلل ہوگا۔“

❶ إسناده حسن، رواه أبو داود (۱۴۴۹) والنسائي (۵۸/۵) ح ۲۵۲۷ وسنده حسن۔

❷ حسن، رواه الترمذي (۱۶۶۳) وقال: صحيح غريب (وابن ماجه (۲۷۹۹)۔ ❸ إسناده ضعيف، رواه

الترمذي (۱۶۶۶) وقال: غريب (وابن ماجه (۲۷۶۳) ☆ فيه إسماعيل بن رافع: ضعيف الحفظ۔

۳۸۳۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ أَلَمَ الْقُرْصَةِ)).  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ \* وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید قتل ہونے کی اتنی بھی تکلیف محسوس نہیں کرتا جتنی تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔“ ترمذی، نسائی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۳۷: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَاتْرَيْنِ: قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ، وَقَطْرَةٌ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْآثَرَانِ: فَاتْرَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاتْرَفِي قَرِيبَتِهِ مِنْ قَرَانِصِ اللَّهِ تَعَالَى)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. \*

۳۸۳۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں، اللہ کے ڈر سے گرنے والا آنسو اور اللہ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ، اور دو نشانوں سے مقصود ایک نشان وہ ہے جو اللہ کی راہ میں زخم یا چوٹ وغیرہ سے آئے اور دوسرا نشان اللہ کے کسی فریضہ کی ادائیگی کی صورت میں رونما ہونے والا ہے (مثلاً سجدہ وغیرہ کے نشان)۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۳۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَرْكَبِ الْبُحْرَ إِلَّا حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنْ تَحْتَ الْبُحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۳۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جج کرنے یا عمرہ کرنے یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے علاوہ سمندر کا سفر نہ کرو، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔“

۳۸۳۹: وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَائِدُ فِي الْبُحْرِ الَّذِي يُصَيِّهُ الْقَيُّْ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْقَرِيقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۳۹: ام حرام رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سمندر (کے سفر) میں چکرانے والے شخص کو قے آجائے تو اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے، اور جو شخص ڈوب جائے تو اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔“

۳۸۴۰: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَمَاتَ، أَوْ قُتِلَ، أَوْ وَقَصَّ فَرْسَهُ أَوْ بَعِيرَهُ، أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَةٌ، أَوْ مَاتَ عَلَى فَرَسِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللَّهُ؛ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ، وَإِنْ لَهُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

\* سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۱۶۶۸) والنسائی (۳۶/۶ ح ۳۱۶۳) والدارمی (۲/۲۰۵ ح ۲۴۱۳) ☆ محمد بن عجلان مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة - \* إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۶۶۹)۔

\* إسناده ضعیف، رواہ ابو داود (۲۴۸۹) ☆ فیہ بشر بن مسلم: مجهول والحديث ضعفه البخاري وغيره -

\* إسناده حسن، رواہ ابو داود (۲۴۹۳) - \* إسناده ضعیف، رواہ ابو داود (۲۴۹۹) [وصححه الحاكم على

شرط مسلم (۷۸-۷۹) فردہ الذہبی] ☆ بقية صرح بالسمع وقال الذهبي: وعبدالرحمن بن غنم لم يدركه مكحول

فيما اظن. (تلخيص المستدرک ۷۸-۷۹)۔

۳۸۴۰: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں نکلے اور وہ فوت ہو جائے یا اسے قتل کر دیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اس کا اونٹ اسے گرا دے یا کوئی زہریلی چیز اسے ڈس لے یا وہ اپنے بستر پر کسی قسم کی موت سے اللہ کی مشیت سے فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔“

۳۸۴۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَفْلَةُ كَغَزْوَةٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۴۱: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(جہاد سے) واپس آنا جہاد کی طرح ہے۔“

۳۸۴۲: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلْغَارِي أَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَاجْرُ الْغَارِي)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۴۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہاد کرنے والے کے لیے اس کا اجر ہے اور جہاد پر تیار کرنے والے کے لیے تیاری کا اجر بھی ہے اور جہاد کرنے کا اجر بھی ہے۔“

۳۸۴۳: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْأَمْصَارُ، وَتَكُونُ جُنُودَ مُحَنَّدَةٍ، يَقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيهَا بَعُوثٌ، فَيُكْرَهُ الرَّجُلُ الْبُعْثَ، فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ، ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يُعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ: مَنْ أَكْفِيهِ بَعْثَ كَذَا؟ أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۴۳: ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم پر علاقے فتح کیے جائیں گے اور فوجیں مجتمع ہوں گی اس میں سے چند دستے تشکیل دیے جائیں گے، ایک شخص (بلا اجرت) جانا پسند نہیں کرے گا اور وہ اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا، پھر وہ ایسے قبائل کو تلاش کرے گا جن کے سامنے وہ اپنی خدمات پیش کرے گا اور کہے گا کہ کون ہے وہ شخص جس کی جگہ میں لشکر میں شرکت کروں، سن لو! ایسا شخص اپنے خون کے آخری قطرے تک اجیر ہے (وہ ثواب سے محروم رہے گا)۔“

۳۸۴۴: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: أَدَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِينِي فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمِيتُ لَهُ ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيمَةٌ، أَرَدْتُ أَنْ أُجْرِيَ لَهُ سَهْمَهُ، فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: ((مَا أَجِدُ لَهُ فِي عَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا دَنَانِيرَهُ الَّتِي تُسَمَّى)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۴۴: یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ کا اعلان فرمایا: تو میں اس وقت عمر رسیدہ شخص تھا، میرے پاس کوئی خادم بھی نہیں تھا، میں نے اپنی طرف سے کفایت کرنے کے لیے ایک اجیر تلاش کیا چنانچہ مجھے ایک آدمی مل گیا، میں نے اس کے لیے تین دینار طے کیے، جب مال غنیمت آیا تو میں نے اسے اس کا حصہ دینے کا ارادہ کیا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس غزوہ میں اس کے لیے ان تین مقررہ دینار کے علاوہ دنیا و آخرت میں

\* إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۴۸۷)۔

\* إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۵۲۶)۔

\* إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۲۵۲۵) ☆ فيه أبو سورة ابن أخي أبي أيوب: ضعيف۔

\* إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۵۲۷)۔



کچھ اور نہیں پاتا۔“

۳۸۴۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَّبِعِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا أَجْرَ لَهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے جبکہ وہ دنیا کا مال و متاع چاہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔“

۳۸۴۶: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَزُورُ غَزَاوَانٌ فَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ، وَأَطَاعَ الْإِمَامَ، وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ، وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ، وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ، فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ، وَأَمَّا مَنْ غَرَا فُخْرًا، وَرِيَاءً، وَسُمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ، وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكِفَافِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۳۸۴۶: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہاد دو قسم کا ہے، رہا وہ شخص جس نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے جہاد کیا، امام و امیر کی اطاعت کی، انتہائی قیمتی مال خرچ کیا، اپنے ساتھی کو آسانی و سہولت فراہم کی اور فساد سے اجتناب کیا تو ایسے شخص کا سونا اور جاگنا سب باعث اجر ہے، دوسرا وہ شخص جس نے فخر و ریائیز شہرت کی خاطر جہاد کیا، امام و امیر کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد پیدا کیا تو وہ ثواب کے ساتھ واپس نہیں آتا۔“

۳۸۴۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ. فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، بَعَثَكَ اللَّهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا. وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًّا، مُكَاثِرًا؛ بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًّا مُكَاثِرًا. يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو! عَلَى آتِي حَالٍ قَاتَلْتَ، أَوْ قُتِلْتَ، بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۴۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے جہاد کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عبد اللہ بن عمرو! اگر تم نے ثابت قدمی اور ثواب کی امید رکھنے والے کی نیت سے جہاد کیا تو اللہ تمہیں اسی نیت کے مطابق صابر و محتسب کے طور پر اٹھائے گا، اور اگر تم نے دکھلانے کے لیے اور تکاثر و تفاخر کے طور پر جہاد کیا تو اللہ تمہیں ریا کار اور فخر کرنے والا بنا کر اٹھائے گا، عبد اللہ بن عمرو! تم نے جس بھی حالت پر قتال کیا یا تو قتل کر دیا گیا تو اللہ تمہیں اسی حالت پر اٹھائے گا۔“

۳۸۴۸: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَعَجَزْتُمْ إِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمُضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمُضِي لِأَمْرِي؟)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۴۸: عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ

✽ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۵۱۶)۔ ✽ **صحیح**، رواه مالك (۴۶۶/۲ ح ۱۰۳۰ وهو موقوف/ حسن)

و أبو داود (۲۵۱۵) وسنده صحيح) والنسائي (۴۹/۶ ح ۵۰-۳۱۹۰)۔

✽ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۵۱۹) [وصححه الحاكم (۸۵-۸۶) ووافقه الذهبي]۔

✽ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۵۳۷) ☆ حديث فضالة: والمجاهد من جاهد بنفسه (تقدم: ۳۴)۔

جب میں کسی آدمی کو (امیر بنا کر) بھیجوں اور وہ میرے حکم کی مخالفت کرے تو تم اس کی جگہ کسی ایسے آدمی کو (امیر) بنا لو جو میرے حکم کی تعمیل کرے۔“

وَذَكَرَ حَدِيثُ فَضَالَةَ: ((وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ)) فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ.

اور فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس سے جہاد کیا۔“ کتاب الایمان میں ذکر کی گئی ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۸۴۹: عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ، وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ، وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَعُدُّوهُ أَوْ رُوْحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَمَقَامُ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِينَ سَنَةً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ \*

۳۸۴۹: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک لشکر میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے تو ایک آدمی ایک غار کے پاس سے گزرا جس میں تھوڑا سا پانی اور سبزہ تھا، اس نے اپنے دل میں سوچا کہ وہ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اسی جگہ قیام پذیر ہو جائے، اس نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہودیت کے لیے مبعوث نہیں کیا گیا ہے اور نہ نصرانیت کے لیے بھیجا گیا ہے بلکہ مجھے تو دین توحید جو کہ آسان دین ہے دیکر بھیجا گیا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اللہ کی راہ میں صبح یا شام لگانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کا (جہاد کی) صف میں قیام اس کی ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔“

۳۸۵۰: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عَقْلًا فَلَهُ مَانَوَى)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ \*

۳۸۵۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے (اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی) رسی حاصل کرنے کی نیت سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اسے اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔“

۳۸۵۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا؛ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). فَعَجَبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ. فَقَالَ: أَعِدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

❖ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (۳۶۶/۵) ح (۲۲۶۴۷) ☆ فيه معان بن رفاعه (ضعيف) عن علي بن يزيد (ضعيف جدًا) عن القاسم عن أبي أمامة به إلخ - ❖ **إسناده حسن**، رواه النسائي (۲۴/۶) ح (۳۱۴۰) [وصححه ابن حبان (۱۶۰۵) والحاكم (۱۰۹/۲) ووافقه الذهبي]۔

((وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۳۸۵۱:

ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔“ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان کلمات پر تعجب کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کلمات مجھے دوبارہ سنائیں، آپ ﷺ نے یہ کلمات انہیں دوبارہ سنائے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک اور چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ بندے کو جنت میں سودر جے بلند فرما دیتا ہے ہر دودر جوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جیسے زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“

۳۸۵۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ)). فَقَامَ رَجُلٌ رَثُ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى! أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ، فَالْقَاهُ، ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۳۸۵۲:

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔“ (یہ سن کر) ایک فقیر الحال شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: ابوموسیٰ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹا اور کہا: میرا تمہیں سلام پہنچے، پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا، اور وہ اس کے ساتھ قتال کرتے کرتے شہید ہو گیا۔

۳۸۵۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((أَنَّهُ لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ يَوْمَ أُحُدٍ، جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خَضِرٍ، تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى فَنَادِيلٍ مِنْ ذَهَبٍ مَعْلَقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طَيْبَ مَا كُلُّهُمْ، وَمَشَرِبَهُمْ، وَمَقِيلَهُمْ قَالُوا: مَنْ يَبْلُغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا إِنَّا أَحْيَاءُ فِي الْجَنَّةِ، لِنَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنْكَلُوا عِنْدَ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّا أَبْلَغُهُمْ عَنْكُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ﴾)) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۳۸۵۳:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ”جب غزوہ احد میں تمہارے بھائی شہید کر دیے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں داخل کر دیں، وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں، جنت کے میوے کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں معلق سونے کی قدیلوں میں بسیرا کرتے ہیں، چنانچہ جب وہ بہترین کھانا پینا اور آرام

۳۸۵۴: رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱۸۸۴/۱۱۶)۔ ۳۸۵۵: رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱۹۰۲/۱۴۶)۔

۳۸۵۶: حَسَنٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲۵۲۰) [وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ (۲/۵۸۸، ۲۹۷) وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ] ☆ ابن إسحاق صرح بالسمع وللحديث شواهد۔

گاہ پاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں، ہمارے متعلق ہمارے بھائیوں کو کون بتائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ بھی جنت کی رغبت رکھیں اور لڑائی (جہاد) کے وقت سستی نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے کہا: میں تمہاری بات ان تک پہنچاؤں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اللہ کی راہ میں قتل ہو جانے والوں کو مردہ مت گمان کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔“ آخر آیت تک۔

۳۸۵۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ: الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا، وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي يَأْمَنُهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الْاِثْنَانِ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ \*

۳۸۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا میں مومنوں کی تین اصناف ہیں: وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، (دوسرا) وہ شخص جس سے لوگوں کا جان و مال محفوظ ہو۔ تیسرا وہ شخص جب اسے طمع کا خیال آتا ہے تو وہ اسے اللہ عزوجل کی خاطر ترک کر دیتا ہے۔“

۳۸۵۵: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا، تُحِبُّ أَنْ تَرْجَعَ إِلَيْكُمْ، وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، غَيْرُ الشَّهِيدِ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقْتُلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدْرِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ \*

۳۸۵۵: عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید کے سوا کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کی روح اس کا رب قبض کر لے اور وہ تمہاری طرف لوٹنے کو پسند کرے اور چاہے کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ اس کے لیے ہو۔“ ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا دنیا و مافیہا کے مل جانے سے زیادہ محبوب ہے۔“

۳۸۵۶: وَعَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّي، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْوَيْدُ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۵۶: حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے چچا نے ہمیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا، جنتی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نبی جنتی ہے، شہید جنتی ہے، چھوٹے بچے جنتی ہیں، اور زندہ درگور کیے گئے جنتی ہیں۔“

۳۸۵۷: وَعَنْ عَلِيٍّ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي أُمَامَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً

☆ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۸/۳ ح ۱۱۰۶۵) ☆ فيہ رشدین بن سعد المصري ضعيف۔

☆ صحيح، رواه النسائي (۶/۳۳ ح ۳۱۵۵)۔

☆ سندہ ضعيف، رواه أبو داود (۲۵۲۱) ☆ حسناء مجهولة الحال و للحدیث شواہد ضعيفه و فی الباب حدیث

یخالفه (انظر سنن أبي داود: ۴۷۱۷) كأن بعض المؤدات فی الجنة و بعضهن فی النار . و الله أعلم۔

فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ؛ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَمَنْ غَرَابَنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاتَّفَقَ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ)) ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۸۵۷: علی، ابودرداء، ابو ہریرہ، ابوامامہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں خرچہ بھیجا اور وہ خود اپنے گھر میں رہا تو اس کے لیے ہر درہم کے بدلے میں سات سو درہم کا اجر ہے، اور جس نے بذات خود جہاد میں شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کیا تو اس کے لیے ہر درہم کے بدلے میں سات لاکھ درہم کا اجر ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔“

۳۸۵۸: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدٌ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ؛ فَذَلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا)) وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ فَلَنَسُوهُ، فَمَا أَذْرَى أَقْلَسُوهُ عُمَرَ أَرَادَ، أَمْ فَلَنَسُوهُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: ((وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدٌ الْإِيمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، كَانَمَا ضَرَبَ جِلْدُهُ بِشَوْكٍ طُلِحَ مِنَ الْجُبْنِ، أَنَاهُ سَهُمٌ غَرِبَ فَقَتَلَهُ، فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ، فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ، فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❊

۳۸۵۸: فضالہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”شہداء کی چار قسمیں ہیں: ایک وہ مومن جو کامل ایمان والا جس نے دشمن سے ملاقات کی تو اس نے اللہ کو (اپنا عمل) سچ کر دکھایا حتیٰ کہ وہ شہید کر دیا گیا، چنانچہ یہی وہ شخص ہے جس کی طرف لوگ روز قیامت اس طرح اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے۔“ اور انہوں نے اپنا سراٹھایا حتیٰ کہ ان کی ٹوپی گر پڑی، راوی بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد لی یا نبی ﷺ کی ٹوپی، فرمایا: ”(دوسرا) مومن آدمی کامل ایمان والا وہ ہے، جو دشمن سے ملاقات کرتا ہو لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کی جلد میں طلح (کانٹے دار بڑا درخت جس کے پھول خوشبودار ہوتے ہیں) کے کانٹے چھبوائے جا رہے ہیں، پھر ایک نامعلوم تیر آتا ہے تو وہ اسے قتل کر دیتا ہے، یہ شخص دوسرے درجے کا ہے۔ (تیسرا) وہ مومن آدمی جس کی نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی، وہ جب دشمن سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ کو (اپنا عمل) سچ کر دکھاتا ہے، حتیٰ کہ وہ شہید ہو جاتا ہے، یہ تیسرے درجے میں ہے، اور (چوتھا) وہ مومن آدمی جس نے (گناہ کر کے) اپنے نفس پر زیادتی کی، وہ دشمن سے ملتا ہے تو اللہ کو (اپنا عمل)

❊ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲۷۶۱) ☆ قال البوصيري: ”هذا إسناده ضعيف، الخليل بن عبد الله: لا يعرف وفيه علة أخرى۔“ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۶۴۴) ☆ أبو يزيد الخولاني مجهول الحال: لم يوثقه غير

الترمذي فيما أعلم وقال في التقريب: ”مجهول“۔

سچ کر دکھاتا ہے حتیٰ کہ وہ قتل کر دیا جاتا، یہ شخص چوتھے درجے میں ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۵۹: وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْقَتْلَى ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: ((قَدْ لَكَ الشَّهِيدُ الْمُتَّحِنُ فِي حِمِّهِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ، لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النَّبَوَّةِ، وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: ((مُتَّصِمَةٌ مَحْتٌ ذُنُوبُهُ وَخَطَايَاهُ، إِنَّ السَّيْفَ مَحَاءٌ لِلْخَطَايَا، وَأَدْخَلَ مِنْ آيِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ، وَمَنْ أَقْبَلَ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ؛ قَدْ أَكَّ فِي النَّارِ، إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمُحُو النِّفَاقَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❊

۳۸۵۹: عتبہ بن عبد السلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہداء تین قسم کے ہیں: وہ مومن جس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، جب وہ دشمن سے ملاقات کرتا ہے تو قتال کرتا ہے حتیٰ کہ وہ شہید کر دیا جاتا ہے۔“ نبی ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: ”یہ وہ شہید ہے جسے آزمایا گیا ہے، یہ اللہ کے عرش (کے سائے تلے) الہیکے خیمے میں ہوگا اور انبیاء علیہم السلام کو اس پر فقط نبوت کے درجے کی وجہ سے فضیلت حاصل ہوگی، (دوسرا) وہ مومن جس کے نیک اعمال ہوں گے اور برائیاں بھی ہوں گی، اس نے اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، جب وہ دشمن سے ملاقات کرتا ہے تو قتال کرتا ہے حتیٰ کہ وہ شہید کر دیا جاتا ہے۔“ نبی ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: ”منصب شہادت نے اسے گناہوں سے پاک کر دیا، اس کے گناہوں اور اس کی خطاؤں کو ختم کر دیا، کیونکہ تلوار خطاؤں کو نبود کرنے والی ہے، اور اسے اس کی پسند کے باب جنت سے داخل کر دیا گیا، اور (تیسرا) منافق جس نے اپنے مال و جان سے جہاد کیا، یہ شخص آگ میں ہے، کیونکہ تلوار نفاق نہیں مٹاتی۔“

۳۸۶۰: وَعَنْ ابْنِ عَائِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وَضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا تَصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ رَأَاهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ إِلَّا سَلَامًا؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَرَسَ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَتَّى عَلَيْهِ التُّرَابُ، وَقَالَ: ((أَصْحَابُكَ يَطُؤُونَ أَنْكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) وَقَالَ: ((يَا عُمَرُ! إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ، وَلَكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊

۳۸۶۰: ابن عائد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی آدمی کے جنازے کے ساتھ تشریف لائے، جب اسے رکھا گیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی نماز جنازہ مت پڑھائیں کیونکہ یہ فاجر شخص ہے، رسول اللہ ﷺ نے

❊ حسن، رواہ الدارمی (۲/۲۰۶-۲۰۷ ح ۲۴۱۶، نسخة محققة: ۲۴۵۵) ☆ معاوية بن يحيى الصدفي ضعيف ولكن رواه ابن حبان (الإحسان: ۴۶۴۴) وأحمد (۴/۱۸۵-۱۸۶) وغيرهما بسند حسن نحوه فالحدیث حسن۔

❊ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۲۹۷، نسخة محققة: ۳۹۸۸) وأحمد بن منيع (كما في المطالب العالية ۳/۵۴ ح ۹۱۱) ☆ فيه شعوب بن عبد الرحمن: وثقه ابن حبان وحده فيما أعلم وابن عائد عن عمر: مرسل، وللحديث شاهد ضعيف عند الطبراني، انظر مجمع الزوائد (۵/۲۸۸)۔

لوگوں کی طرف توجہ فرما کر پوچھا: ”کیا تم میں سے کسی نے اسے اسلام کا کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟“ ایک آدمی نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! اس نے ایک رات اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس (کی قبر) پر مٹی ڈالی۔ اور فرمایا: ”تیرے ساتھیوں کا گمان ہے کہ تو جہنمی ہے، جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔“ اور فرمایا: عمر! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، لیکن تجھ سے عقیدہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

## بَابُ اِعْدَادِ اِلَهِ الْجِهَادِ

### آلاتِ جہاد تیار کرنے کا بیان

### الْفَضْلُ الْاَوَّلُ

#### فصل اول

۳۸۶۱: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ)) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۶۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ”اور جہاں تک ممکن ہو (ان کے مقابلے کے لیے) قوت تیار رکھو۔“ سن لو! بے شک قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، خبردار! قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔“

۳۸۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّومُ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا يَعْجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْهَوْ بِأَسْهُمِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۶۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم عنقریب روم فتح کر لو گے، اور اللہ تمہارے لیے (ان کے شر کے مقابلے میں) کافی ہوگا، تم میں سے کوئی اپنے تیر کے ساتھ مشغول رہنے میں سستی نہ کرے۔“

۳۸۶۳: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ؛ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۶۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے ترک کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا (فرمایا) اس نے نافرمانی کی۔“

۳۸۶۴: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضِلُونَ بِالسُّوقِ فَقَالَ: ((ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ! فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانَ)) لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ فَاْمَسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: ((مَا لَكُمْ؟)) قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فَلَانَ؟ قَالَ: ((ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كِلَاكُم)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

❁ رواہ مسلم (۱۶۷/۱۹۱۷)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۸/۱۹۱۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۶۹/۱۹۱۹)۔

❁ رواہ البخاری (۳۵۰۷)۔



۳۸۶۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سلم قبیلہ کے لوگوں کے پاس تشریف لائے، وہ بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بنو اسماعیل! تیر اندازی کرو، کیونکہ تمہارے باپ تیر انداز تھے، اور میں فلاں قبیلہ کے ساتھ ہوں۔“ انہوں نے اپنے ہاتھ روک لیے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا؟“ انہوں نے عرض کیا، ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ فلاں قبیلہ کے ساتھ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیر اندازی کرو، اور میں آپ سب کے ساتھ ہوں۔“

۳۸۶۵: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَرَسُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِتَرَسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ إِذَا رَمَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۸۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کے ساتھ ایک ہی ڈھال سے بچاؤ کر رہے تھے، اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بہترین تیر انداز تھے، جب وہ تیر پھینکتے تھے تو نبی ﷺ (ابو طلحہ کے تیر پر) نظر رکھتے اور آپ ﷺ ان کے تیر گرنے کی جگہ دیکھتے تھے۔

۳۸۶۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبُرَكَّةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔“

۳۸۶۷: وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِأَصْبِعِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۸۶۷: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو بل دیتے دیکھا اور آپ ﷺ اس وقت فرما رہے تھے: ”گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ روزِ قیامت تک خیر و برکت باندھ دی گئی ہے، اور (اس خیر سے مراد) ثواب اور مالِ غنیمت ہے۔“

۳۸۶۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدِيقًا بِوَعْدِهِ، فَإِنَّ شَبْعَهُ، وَرِيَّةً، وَرَوْنَةً، وَبَوَكَةً، فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا تو اس کی شکم سیری و سیرابی، اس کی لید اور اس کا پیشاب، روزِ قیامت اس کی میزان (نیکوں کے پلڑے) میں ہوں گے۔“

۳۸۶۹: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ الشُّكَالَ فِي الْخَيْلِ، وَالشُّكَالَ: أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بِيَاضٍ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى، أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ رواہ البخاری (۲۹۰۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۵۱) و مسلم (۱۸۷۴/۱۰۰)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۷۲/۹۷)۔

❁ رواہ البخاری (۲۸۵۳)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۷۵/۱۰۱، ۱۰۲)۔

۳۸۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ گھوڑے میں ”الشکال“ ناپسند کیا کرتے تھے، ”الشکال“ یہ ہے کہ گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو، یا اس کے دائیں ہاتھ اور اس کے بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔

۳۸۷۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ، وَأَمَدَهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۸۷۰: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے ثنیۃ الوداع کے مابین گھڑ دوڑ کرائی اور ان دونوں کے درمیان چھ میل ہے، اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ سے بنو زریق کی مسجد تک گھڑ دوڑ کرائی اور ان دونوں کے درمیان ایک میل کی مسافت ہے۔

۳۸۷۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُسَمَّى الْعُضْبَاءُ وَكَانَتْ لَا تُسَبِّحُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَّحَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی عضباء نامی اونٹنی تھی اور وہ سب سے آگے رہتی تھی، ایک اعرابی اپنے اونٹ پر آیا تو وہ اس سے آگے نکل گیا جو مسلمانوں پر ناگوار گزار اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ اللہ کا دستور ہے کہ جو چیز دنیا میں عروج پر پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے پستی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔“

## الفصل الثانی

### فصل ثانی

۳۸۷۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَنَبِيلَهُ، فَأَرْمُوا، وَارْكَبُوا، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا، كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَأْدِيَهُ فَرَسَهُ، وَمَلَأَ عَبْتَهُ أَمْرَاتَهُ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ: ((وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَعْبَةٌ عَنْهُ فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا)) أَوْ قَالَ: ((كَفَرَهَا)). ❁

۳۸۷۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۲۰) و مسلم (۱۸۷۰/۹۵)۔

❂ رواہ البخاری (۲۸۷۲)۔

❃ حسن، الروایۃ الأولى: رواہ الترمذی (۱۶۳۷) وقال: حسن) و ابن ماجہ (۲۸۱۱) والثانیۃ: رواہا أبو داود (۲۵۱۳) و الدارمی (۲۰۴/۲-۲۰۵ ح ۲۴۱۰)۔

آدمیوں کو جنت عطا فرمائے گا، تیر بنانے والا جو اپنے بنانے میں ثواب کی امید رکھتا ہو، اسے پھینکنے والا اور اسے (تیر انداز کو) پکڑانے والا، تیر اندازی کرو اور گھر سواری کرو۔ اور تمہارا تیر اندازی کرنا، تمہاری گھر سواری سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ ہر وہ چیز جس سے انسان کھیلتا ہے اور اس کے ساتھ مشغول ہوتا ہے وہ باطل ہے، البتہ اس کا کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا، اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا اور اس کا اپنی اہلیہ کے ساتھ مشغول ہونا حق ہے۔“

امام ابوداؤد اور امام دارمی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جس شخص نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد، اس سے عدم رغبت کی بنا پر اسے ترک کر دیا تو وہ ایک نعمت تھی جسے اس نے ترک کر دیا۔“ یا فرمایا: ”اس کی ناشکری کی۔“

۳۸۷۳: وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَلَغَ بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَهُوَ لَهُ عِدْلُ مُحَرَّرٍ. وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ \* وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَضْلُ الْأَوَّلُ، وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي، وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِي وَالثَّلَاثُ، وَفِي رَوَايَتِهِمَا: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) بَدَلُ: ((فِي الْإِسْلَامِ)).

۳۸۷۳: ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں (کسی کافر کو نشانے پر) تیر لگایا تو اسے جنت میں ایک درجہ حاصل ہو گیا، جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی تو وہ اس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو روز قیامت اس کے لیے نور ہوگا۔“

امام ابوداؤد نے پہلا فقرہ، امام نسائی نے پہلا اور دوسرا جبکہ امام ترمذی نے دوسرا اور تیسرا فقرہ روایت کیا ہے، اور ان دونوں (بیہقی اور ترمذی) کی روایت میں ہے: ”جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا۔“ یعنی ”اسلام“ کے بجائے ”اللہ کی راہ“ کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

۳۸۷۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خَفٍّ أَوْ حَافِرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۳۸۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انعام صرف تیر اندازی، اونٹ اور گھوڑے میں ہے۔“

۳۸۷۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، فَإِنْ كَانَ يَوْمٌ أَنْ يُسَبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ لَا يَوْمٌ أَنْ يُسَبَقَ، فَلَا بَأْسَ بِهِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ \* وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ((مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، يَعْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسَبَقَ، فَلَيْسَ بِقِمَارٍ، وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ آمَنَ أَنْ يُسَبَقَ؛ فَهُوَ قِمَارٌ)).

۳۸۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے (گھر دوڑ کے مقابلے کے) دو گھوڑوں

\* إسناده صحيح، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٤١) وأبو داود (٣٩٦٥) والنسائي (٢٧-٢٦/٦) ح (٣١٤٥) والترمذي (١٦٣٨) وقال: حسن صحيح. \* صحيح، رواه الترمذي (١٧٠٠) وأبو داود (٢٥٦٤) والنسائي (٢٦٦/٦) ح (٣٦١٧، ٣٦١٥). \* إسناده ضعيف، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/٣٩٥-٣٩٦) ح (٢٦٥٤) وأبو داود (٢٥٧٩) وابن ماجه (٢٨٧٦) \* فيه سفیان بن حسن: ثقة، لكنه ضعيف عن الزهري، وهذا من روايته عن الزهري.

کے مابین ایک گھوڑا داخل کر دیا، اگر اسے اس کے سبقت لے جانے کا علم ہو تو پھر اس میں کوئی خیر نہیں، اور اگر اس کے سبقت لے جانے کا علم نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔“

ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ”جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا داخل کر دیا یعنی اسے یقین نہیں کہ وہ آگے نکل جائے گا تو پھر یہ جو انہیں، اور جس شخص نے دو گھوڑوں کے مابین گھوڑا داخل کر دیا اور اسے یقین ہے کہ وہ سبقت لے جائے گا تو یہ جواب ہے۔“

۳۸۷۶: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ)) زَادَ يَحْنِي فِی حَدِيثِهِ: ((فِي الرَّهَانِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ الْغَضَبِ. \*

۳۸۷۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ جلب“ ہے اور نہ ”جنب“ راوی یحییٰ نے اپنی روایت میں ”گھروڑ“ کا اضافہ کیا ہے۔ جلب (مقابلہ میں شریک شخص اپنے کسی ساتھی کو کہے کہ راستہ میں میرے گھوڑے کو آواز لگا دینا جس سے یہ اور تیز دوڑے گا۔) جنب (پہلو میں دوڑنے والا وہ گھوڑا جس پر دوڑنے والا اپنے گھوڑے کے تھکنے کی صورت میں منتقل ہو جائے۔) ابوداؤد، نسائی، اور امام ترمذی نے اسے کچھ زائد الفاظ کے ساتھ باب الغضب میں روایت کیا ہے۔

۳۸۷۷: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَذْهَمُ الْأَفْرَحُ الْأَرْتَمُ، ثُمَّ الْأَفْرَحُ الْمُحَجَّلُ طُلُقُ الْيَمِينِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ، فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْدارِمِيُّ \*

۳۸۷۷: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بہتر گھوڑا وہ ہے جو انتہائی سیاہ ہو اور اس کی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو، اس کا اوپر والا ہونٹ یا ناک سفید ہو، پھر وہ جس کی تین ٹانگیں سفید ہوں اور آگے والی دائیں ٹانگ گھوڑے کی رنگ کی ہو، اگر سیاہ رنگ کا نہ ہو تو پھر وہ جس میں قدرے سرخی اور قدرے سیاہی ہو اور اس کے کان سیاہ ہوں وہ بھی اس کی مثل ہے۔“

۳۸۷۸: وَعَنْ أَبِي وَهَبِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَعْرَ مُحَجَّلٍ، أَوْ أَشْقَرَ أَعْرَ مُحَجَّلٍ، أَوْ أَذْهَمَ أَعْرَ مُحَجَّلٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۳۸۷۸: ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہر ایسے گھوڑے کو لازم پکڑو جو سرخ سیاہی مائل اور سیاہ کانوں والا ہو اس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں، یا وہ گھوڑا جو سرخ ہو، اس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں یا سیاہ رنگ کا گھوڑا جس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں۔“

۳۸۷۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشَّقْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرخ رنگ کے گھوڑے میں برکت ہے۔“

\* صحیح، رواہ ابو داؤد (۲۵۸۱) و النسائي (۲۲۸/۶ ح ۳۶۲۱) و الترمذی (۱۱۲۳) وقال: حسن صحيح۔

\* حسن، رواہ الترمذی (۱۶۹۶) و الدارمی (۲۱۲/۲ ح ۲۴۳۳)۔

\* سندہ ضعیف، رواہ ابو داؤد (۲۵۴۳) و النسائي (۲۱۸/۶ ح ۳۵۹۵) ☆ عقيل بن شبيب: مجهول و بعض الحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ۱۶۳۳) و الترمذی (۱۶۹۶-۱۶۹۷) و غیرهما۔

\* اسنادہ حسن، رواہ الترمذی (۱۶۹۵) وقال: حسن غریب و ابو داؤد (۲۵۴۵)۔

۳۸۸۰: وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا تَقْصُوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا، وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابِهَا، وَمَعَارِفَهَا دِفَاءُهَا، وَنَوَاصِيهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْحَيْرُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۸۸۰: عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”گھوڑے کی پیشانی، گردن اور دم کے بال مت کاٹو، کیونکہ اس کی دم اس کے لیے باعث پنکھا ہے (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھنے والی چیز کو اڑاتی ہے۔) اس کی گردن کے بال اسے گرم رکھتے ہیں، جبکہ اس کی پیشانیوں کے ساتھ خیر و بھلائی بندھی ہوئی ہے۔“

۳۸۸۱: وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَشْمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ارْتَبَطُوا الْخَيْلَ، وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَاعْجَازِهَا۔ أَوْ قَالَ: اكْفَالِهَا۔ وَقَلِّدُواهَا، وَلَا تُقَلِّدُواهَا الْاَوْتَارَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ \*

۳۸۸۱: ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گھوڑے باندھو (انہیں رکھو اور پالو) اور ان کی پیشانیوں اور پشتوں پر ہاتھ پھیرو اور ان کی گردنوں میں پٹے ڈالو۔ لیکن تانت نہ ڈالو۔“

۳۸۸۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدًا مَأْمُورًا، مَا اخْتَصَنَّا دُونَ النَّاسِ بَشِيءَ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَمَرْنَا أَنْ نُسْغَ الْوُضُوءَ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ جِمَارًا عَلَى فَرَسٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ \*

۳۸۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے تھے آپ کو احکامات نافذ کرنے پر مامور کیا گیا تھا، آپ نے تین چیزوں کے علاوہ دیگر لوگوں سے الگ کوئی خصوصیت ہمیں عنایت نہیں فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اچھی طرح مکمل وضو کریں، ہم صدقہ نہ کھائیں اور ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر جفتی کے لیے نہ چڑھائیں۔

۳۸۸۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَغْلَةً، فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ \*

۳۸۸۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سواری فرمائی، علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں تو ہمارے ہاں بھی اسی کے مثل (خچر) ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تو صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو جانتے نہیں۔“

۳۸۸۴: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ قَبِيلَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فِضَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْدارِمِيُّ \*

\* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۲۵۴۲) ☆ رجل أو رجال من بني سليم: لم أعرفهم، و نصر: مستور، و لبعض الحديث شواهد صحيحة۔ \* **سندہ ضعیف**، رواه أبو داود (۲۵۵۳) و النسائي (۲۱۸/۶ - ۲۱۹ ح ۳۵۹۵) ☆ عقيل مجهول كما تقدم (۳۸۷۸) و للحديث شواهد ضعيفة۔ \* **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذي (۱۷۰۱) وقال: حسن صحيح) و النسائي (۲۲۴/۶، ۲۲۵ ح ۳۶۱۱)۔ \* **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۲۵۶۵) و النسائي (۲۲۴/۶ ح ۵۳۷۶) (۳۶۱۰)۔ \* **صحيح**، رواه الترمذي (۱۶۹۱) وقال: حسن غريب) أبو داود (۲۵۸۳) و النسائي (۲۱۹/۸ ح ۵۳۷۶) و الدارمي (۲۲۱/۲ ح ۲۴۶۱)۔

۳۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی دسی چاندی کی تھی۔

۳۸۸۵: وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهِ مَزِيْدَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِصَّةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۳۸۸۵: ہود بن عبد اللہ بن سعد اپنے دادا مزیدہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی تلوار پر سونا اور چاندی تھی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۸۶: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانٌ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۸۸۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز نبی ﷺ پر اوپر تلے دو زریں تھیں۔

۳۸۸۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ رَأْيَةُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ سَوْدَاءَ وَلِوَأُوهُ أَبْيَضَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۸۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور چھوٹا پرچم سفید رنگ کا تھا۔

۳۸۸۸: وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، لِيَسْأَلَهُ عَنْ رَأْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نِمْرَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۳۸۸۸: موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن قاسم کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے، انہوں نے کہا: محمد بن قاسم نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پرچم کے متعلق پوچھنے کے لیے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے فرمایا: ”وہ سیاہ دھاری دار تھا۔“

۳۸۸۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَأُوهُ أَبْيَضَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۸۸۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کا پرچم سفید رنگ کا تھا۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۳۸۹۰: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. ❊

۳۸۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو بیویوں کے بعد گھوڑوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں تھی۔

۳۸۹۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةً،

❊ إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۶۹۰)۔ ❊ صحيح، رواه أبو داود (۱۵۹۰) وابن ماجه (۲۸۰۶)۔

❊ حسن، رواه الترمذي (۱۶۸۱) وقال: غريب) وابن ماجه (۲۸۱۸)۔

❊ إسناده حسن، رواه أحمد (۲۹۷/۴ ح ۱۸۸۳۰) والترمذي (۱۶۸۰) وقال: حسن غريب) وأبو داود (۲۵۹۱)۔

❊ حسن، رواه الترمذي (۱۶۷۹) وقال: غريب) وأبو داود (۲۵۹۲) وابن ماجه (۲۸۱۷)۔

❊ إسناده ضعيف، رواه النسائي (۲۱۷/۶ ح ۳۵۹۴) ☆ فيه سعيد بن أبي عروبة و قتادة مدلسان و عنعنا۔

قَالَ: ((مَا هَذِهِ؟ أَلْقَهَا، وَعَلَيْكُمْ بِهَذِهِ وَأَشْبَاهِهَا وَرَمَاحِ الْقَنَا فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللَّهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّينِ وَيُمْكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۸۹۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں عربی کمان تھی، آپ ﷺ نے ایک آدمی دیکھا اس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو، اور تم پر یہ اور اس کی مثل لازم ہیں، اور کامل نیزے تم پر لازم ہیں، کیونکہ اللہ ان کے ذریعے تمہیں دین میں مدد عطا فرمائے گا اور تمہیں شہروں میں اقتدار عطا کرے گا۔“

❊ إسناده ضعيف جداً ، رواه ابن ماجه (۲۸۱۰) ☆ فيه أشعث بن سعيد السمان : متروك وعبد الله بن بسر الحبراني :

ضعيف۔

## بَابُ آدَابِ السَّفَرِ

## آداب سفر کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۸۹۲: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۸۹۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے روز روانہ ہوئے، اور آپ ﷺ جمعرات کے روز روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔

۳۸۹۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ؛ مَسَارَ رَاكِبٍ بَلِيلٍ وَحْدَةً)). ❁ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳۸۹۳: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کی ان خرابیوں کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سوار تنہا ایک رات کا بھی سفر نہ کرے۔“

۳۸۹۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُقْفَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)). ❁ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۸۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس قافلے کے ساتھ کتا اور گھنٹی ہو تو (رحمت کے) فرشتے اس کے ساتھ نہیں چلتے۔“

۳۸۹۵: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ)). ❁ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۸۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھنٹی، شیطان کے ساز ہیں۔“

۳۸۹۶: وَعَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَسُولًا: ((لَا تَبْقِيَنَّ فِي رِقْبَةٍ بَعِيرٌ فَلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ، أَوْ فَلَادَةٌ إِلَّا قِطَعْتَ)). ❁ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

❁ رواہ البخاری (۲۹۵۰)۔

❁ رواہ البخاری (۲۹۹۸)۔

❁ رواہ مسلم (۲۱۱۳/۱۰۳)۔

❁ رواہ مسلم (۲۱۱۴/۱۰۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۰۵) و مسلم (۲۱۱۵/۱۰۵)۔



۳۸۹۶: ابو بکر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا کہ ”کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا پٹہ یا کوئی پٹہ نہ رہنے دیا جائے، وہ سب کاٹ دیے جائیں۔“

۳۸۹۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْحِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهُوَامِ بِاللَّيْلِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نَفْسَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۸۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم سرسبز و شاداب علاقے میں چلو تو اونٹ کو زمین سے اس کا حق دو، (انہیں چرنے دو)، اور جب تم قحط سالی میں چلو تو پھرتیزی سے چلو، جب تم رات کے وقت پڑاؤ ڈالو تو راستے سے اجتناب کرو کیونکہ رات کے وقت وہ چوپاؤں کی راہیں اور زہریلی چیزوں کا ٹھکانا ہیں۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو پھر جب تک ان (اونٹوں) کا گودا باقی ہے جلدی سے سفر کرو۔“

۳۸۹۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِبْهُ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ زَادَ فَلْيُعْذِبْهُ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ)) قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ إِلَّا حِدْمَنَا فِي فَضْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۸۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اس دوران اچانک ایک آدمی سواری پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ دائیں بائیں دیکھنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس زائد سواری ہو وہ اس شخص کو عنایت کر دے جس کے پاس کوئی سواری نہیں، جس شخص کے پاس زائد سفر زیادہ ہو تو وہ اس شخص کو عنایت کر دے جس کے پاس زائد راہ نہیں۔“ راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی بہت اصناف کا ذکر فرمایا، حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ ہم میں سے کسی شخص کو زائد چیز پر کوئی حق نہیں۔

۳۸۹۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سفر عذاب کی ایک قسم ہے، وہ آپ میں سے ہر ایک کو اس کی نیند اور اس کے کھانے پینے سے باز رکھتا ہے، لہذا جب وہ سفر کا مقصد حاصل کر لے تو اسے اپنے اہل خانہ کے پاس جلد آ جانا چاہیے۔“

۳۹۰۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِصَيَّانِ أَهْلِ بَيْتِهِ،

• رواہ مسلم (۱۷۸/۱۹۲۶)۔

• رواہ مسلم (۱۸/۱۷۲۸)۔

• متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۲۹) و مسلم (۱۷۹/۱۹۲۷)۔

وَأَنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَبَقَ بَنِي إِلِيهِ، فَحَمَلْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَأَرَدَفَهُ خَلْفَهُ، قَالَ: فَأَدْخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى دَابِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۹۰۰: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو آپ ﷺ کے اہل خانہ کے بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کا استقبال کیا جاتا، اسی طرح آپ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو مجھے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے مجھے اپنے آگے سوار کر لیا، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی لخت جگر (حسن یا حسین رضی اللہ عنہما) کو لایا گیا تو آپ نے اسے اپنے پیچھے سوار کر لیا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ میں ایک سواری پر تین سوار ہو کر داخل کیے گئے۔

۳۹۰۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةُ مُرَدِّفَهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ. ❊ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳۹۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں واپس آرہے تھے جبکہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھیں۔

۳۹۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا عُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ (جب سفر سے واپس آتے تو) وہ رات کے وقت اپنے اہل خانہ کے ہاں تشریف نہیں لاتے تھے بلکہ آپ ﷺ دن کے پہلے پہر یا پچھلے پہر تشریف لایا کرتے تھے۔

۳۹۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا طَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی طویل مدت تک (گھر سے) غائب رہے تو وہ رات کے وقت اپنے اہل خانہ کے پاس نہ آئے۔“

۳۹۰۴: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْتَشِطَ الشَّعْنَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۹۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم رات کے وقت (شہر میں) داخل ہو تو اپنی اہلیہ کے پاس نہ جاؤ حتیٰ کہ جس کا خاوند غائب رہا ہے وہ غیر ضروری بالوں کی صفائی کر لے اور پرانے گندہ بالوں والی کنگھی کر لے۔“

۳۹۰۵: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

❊ رواہ مسلم (۶۶ / ۲۴۲۸)۔

❊ رواہ البخاری (۶۱۸۵)۔

❊ متفق علیہ ، رواہ البخاری (۱۸۰۰) و مسلم (۱۸۰ / ۱۹۲۸)۔

❊ متفق علیہ ، رواہ البخاری (۵۲۴۴) و مسلم (۱۸۳ / ۱۹۲۸)۔

❊ متفق علیہ ، رواہ البخاری (۵۲۴۶) و مسلم (۱۸۲ / ۱۹۲۸)۔

❊ رواہ البخاری (۳۰۸۹)۔

- ۳۹۰۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔
- ۳۹۰۶: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ لِلنَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*
- ۳۹۰۶: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو دن کو چاشت کے وقت مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تھے، جب آپ داخل ہوتے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے، پھر لوگوں کی خاطر وہاں تشریف رکھتے۔
- ۳۹۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: ((ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ)) \* رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
- ۳۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھو۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

- ۳۹۰۸: عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْعَمَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمِّي فِي بُكُورِهَا)) وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرُ تَاجِرًا، فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَاتْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ \*
- ۳۹۰۸: صحیح بن وداعہ عمادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے دن کے پہلے حصے میں برکت فرما۔“ اور جب آپ ﷺ کوئی مجاہدین کا دستہ یا لشکر روانہ فرماتے تو آپ انہیں دن کے آغاز میں روانہ فرماتے تھے، صحرا ایک تاجر تھے، وہ اپنا مال تجارت شروع دن میں بھیجا کرتے تھے، وہ صاحب ثروت بن گئے اور ان کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔
- ۳۹۰۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِاللُّجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ)) \* رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
- ۳۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سرشام سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۸۸) مسلم (۷۴/۷۱۶)۔

\* رواہ البخاری (۳۰۸۸)۔

\* حسن، رواہ الترمذی (۱۲۱۲) وقال: حسن (و أبو داود (۲۶۰۶) و الدارمی (۲/۲۱۴ ح ۲۴۴۰)۔

\* حسن، رواہ أبو داود (۲۵۷۱)۔

جاتی ہے۔“

۳۹۱۰: وَعَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الرَّايِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّايِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رُكْبٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ \*

۳۹۱۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تہا سفر کرنے والا ایک شیطان ہے، دو مسافر دو شیطان ہیں اور تین سفر کرنے والے ایک قافلہ ہیں۔“

۳۹۱۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۹۱۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تین افراد سفر کر رہے ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔“

۳۹۱۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ الْقَامِنُ قَلَّةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. \*

۳۹۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین دستہ چار سو کا ہے، بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوگا۔“  
اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۹۱۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ، فَيُزْجِي الضَّعِيفَ، وَيُرْدِفُ، وَيَدْعُو لَهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۹۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لشکر کے پیچھے چلا کرتے تھے، آپ ضعیف کو چلاتے اور (پیدل کو) اپنے پیچھے بٹھالیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے۔

۳۹۱۴: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ)). فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، حَتَّى يُقَالَ: لَوْ بَسَطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبَ لَعَمَّهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

✽ **إسناده حسن**، رواه مالك (۲/ ۹۷۸ ح ۱۸۹۷) والترمذي (۱۶۷۴) وقال: (حسن صحيح) وأبو داود (۲۶۰۷) والنسائي [في الكبرى (۸۸۴۹)]۔ ✽ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۶۰۸) ☆ فيه محمد بن عجلان مدلس وعنعن وله شواهد كلها ضعيفة ولم يصب من حسنه۔ ✽ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۵۵۵) وأبو داود (۲۶۱۱) والدارمي (۲/ ۲۱۵ ح ۲۴۴۳) ☆ فيه جرير بن حازم والزهرى مدلسان وعنعنا۔ ✽ **صحيح**، رواه أبو داود (۲۶۳۹)۔ ✽ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۶۲۸)۔

۳۹۱۴: ابو ثعلبہ حنسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب صحابہ کرام کی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہ گھائیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا ان گھائیوں اور وادیوں میں منتشر ہونا یہ شیطان کی طرف سے ہے۔“ اس کے بعد انہوں نے جہاں بھی پڑاؤ ڈالا تو وہ باہم اس طرح مل جاتے کہ اگر ان پر ایک کپڑا ڈال دیا جائے تو وہ ان سب پر آ جائے۔

۳۹۱۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ، كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ، كَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عَقْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَا: نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ. قَالَ: ((مَا أَنْتُمَا بِقَوِيَّ مَيِّ، وَمَا أَنَا بِأَعْنَى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا)) \* رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

۳۹۱۵: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ بدر کے دن ہم تین تین آدمی ایک اونٹ پر سوار تھے، ابولبابہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تھے، راوی بیان کرتے ہیں، جب (پیدل چلنے کی) رسول اللہ ﷺ کی باری آتی تو وہ عرض کرتے، آپ کی طرف سے ہم پیدل چلتے ہیں، آپ ﷺ فرماتے: ”تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی ہونہ میں اجر حاصل کرنے میں تم دونوں سے زیادہ بے نیاز ہوں۔“

۳۹۱۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسْخَرُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بِالْغِيَةِ الْأَبْشَقِ الْأَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۹۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر نہ بناؤ (کہ ان پر سوار ہو کر اور انہیں روک کر باتیں کرتے رہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو انہیں تمہارے لیے اس لیے مسخر کیا ہے کہ وہ تمہیں ایسی جگہ پہنچا دیں جہاں تم مشقت اٹھائے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے، اور تمہارے لیے زمین بنائی تم اس پر اپنی ضرورتیں پوری کرو۔“

۳۹۱۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۹۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے، تو ہم پہلے جانوروں (یعنی ساریوں) سے بوجھ اتارتے اور پھر نفل نماز پڑھتے تھے۔

۳۹۱۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا، أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ، إِلَّا أَنْ تَجْعَلَ لِي)). قَالَ: جَعَلْتُكَ لَكَ، فَارْكَبْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ \*

۳۹۱۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ چل رہے تھے کہ اسی دوران ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس

\* إسناده حسن، رواه البخاري في شرح السنة (۱۱/ ۳۵-۳۶ ح ۲۶۸۶) وأحمد (۱/ ۴۱۱) وابن حبان (الموارد:

۱۶۸۸) وصححه الحاكم على شرط مسلم (۳/ ۲۰) ووافقه الذهبي-]

\* حسن، رواه أبو داود (۲۵۶۷) - إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۵۵۱) -

\* إسناده حسن، رواه الترمذي (۲۷۷۳) وقال: (غريب) وأبو داود (۲۵۷۲) -

کے پاس ایک گدھا تھا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس پر سوار ہو جائیں، اور وہ خود پیچھے ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں (پیچھے نہ ہٹو) تم اپنی سواری کی اگلی جانب بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو، مگر یہ کہ تم اس (اگلی جانب) کو میرے لیے مختص کر دو۔“ اس نے عرض کیا، میں نے آپ کو اجازت دی، پھر آپ سوار ہوئے۔

۳۹۱۹: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَكُونُ إِبِلُ الشَّيَاطِينِ وَبُيُوتُ الشَّيَاطِينِ. فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا: يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بَنَجِيَّاتٍ مَعَهُ قَدْ اسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بِعِيرٍ مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيهِ قَدْ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ. وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا)) كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ: لَا أَرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالذَّبْيَاجِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۹۱۹: سعید بن ابی ہند، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ اونٹ اور کچھ گھر شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھ لیے ہیں تم میں سے کوئی ایک اپنے بہترین اونٹوں کے ساتھ نکلتا ہے جنہیں اس نے خوب فربہ کیا ہوتا ہے، لیکن وہ ان میں سے کسی اونٹ پر نہیں بیٹھتا، اور وہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو کہ تھک چکا ہوتا ہے لیکن یہ اسے سوار نہیں کرتا، لیکن شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔“ سعید کہا کرتے تھے، میں سمجھتا ہوں کہ ان سے یہ یہود مراد ہیں جنہیں لوگ دیباچہ ریشم سے ڈھانپتے ہیں۔

۳۹۲۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَفَطَعُوا الطَّرِيقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُنَادِيًا يَنَادِي فِي النَّاسِ: ((إِنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا، أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا، فَلَا جِهَادَ لَهُ)). ❊ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۳۹۲۰: سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کیا تو لوگوں نے (زائد) از ضرورت جگہیں گھیر کر (منزلوں کو تنگ کر دیا، اور راستے بند کر دیے، نبی ﷺ نے منادی کرنے والے کو بھیجا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس نے منزل تنگ کی یا راستہ بند کیا تو اس کا کوئی جہاد نہیں۔“

۳۹۲۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلُ اللَّيْلِ)). ❊ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۹۲۱: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کا اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے۔“

## الفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۹۲۲: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ، ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۲۵۶۸) ☆ رجاله ثقات ولكن سعيد بن أبي هند "لم يلق أبا هريرة" قاله أبو حاتم الرازي (انظر المراسيل ص ۷۵) فالسند منقطع۔ ❊ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۲۶۲۹)۔ ❊ **صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۲۷۷۷)۔

وَاِذَا عَرَسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊  
 ۳۹۲۲: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ رات کے وقت پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے تھوڑا سا پہلے پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنی کہنی کھڑی کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے۔

۳۹۲۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ، فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَعَدَا أَصْحَابَهُ، وَقَالَ: اتَّخَلَّفُ وَأُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ، فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأَاهُ، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ؟)) فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ فَقَالَ: ((لَوْ أَنْفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكْتُ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۳۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا، اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا، ان کے ساتھی صبح ہی روانہ ہو گئے اور انہوں نے (دل میں) کہا: میں کچھ تاخیر کر لیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتا ہوں اور پھر ان سے جاملوں گا، جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھی اور آپ نے انہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح جانے سے کس نے روک رکھا؟“ انہوں نے عرض کیا، میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھوں گا اور پھر ان کے ساتھ جاملوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم زمین بھر کی چیزیں خرچ کر دو تو تم ان کے جلدی جانے کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے۔“

۳۹۲۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمْرٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۹۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔“

۳۹۲۵: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبُقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ)). ❊ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

۳۹۲۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے، جس نے کسی خدمت کے ذریعے ان پر سبقت حاصل کر لی تو وہ لوگ ماسوائے شہادت کے کسی اور عمل کے ذریعے اس شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔“

❊ رواہ مسلم (۶۸۳/۳۱۳)۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواہ الترمذی (۵۲۷) ☆ حجاج بن أرطاة: ضعيف مدلس وعنعن، و تفرد به كما قال البيهقي (۱۸۷/۳)۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواہ ابو داود (كتاب اللباس باب في جلود النمرح ۴۱۳۰) ☆ فيه فتادة مدلس وعنعن و حديث أبي داود (۲۵۵۵) لا يستشهد له، هو غير هذا المتن۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواہ البيهقي في شعب الإيمان (۸۴۰۷)، نسخة محققة: (۸۰۵۰) ☆ فيه أبو طاهر أحمد بن الحسين: نا علي بن عبد الرحيم الصفار و لم أعرفهما و الباقي: سنده حسن۔

## بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

### کفار کے نام خط لکھنے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کا بیان

#### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۳۹۲۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ، فَإِذَا فِيهِ: ((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْتَ تَسْلَمَ، وَأَسْلِمَ يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِنْهُمْ الْأَرِيسِيِّينَ وَ«يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ»)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. \* وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: ((مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ)) وَقَالَ: ((إِنْهُمْ الْيَرِيسِيِّينَ)) وَقَالَ: ((بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ)).

۳۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کے نام خط لکھا تا کہ آپ اسے اسلام کی طرف دعوت دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو خط دے کر اس کی طرف بھیجا اور اسے حکم فرمایا کہ وہ اسے عظیم بصری کے حوالے کرے تا کہ وہ اسے قیصر تک پہنچائے، اس میں لکھا ہوا تھا:

((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ))

”شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے“

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر قل عظیم روم کی طرف، اس شخص پر سلام جو ہدایت کی اتباع کرے، اما بعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں، اسلام لاؤ و سلام رہو گے۔ اسلام لاؤ! اللہ تمہیں تمہارا اجر و بار دے گا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو تم پر رعایا کا بھی گناہ ہوگا، اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں، اور ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور ہم اللہ کے سوا ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں، پس اگر وہ رخ پھیریں تو کہہ دو کہ تم لوگ گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔ بخاری، مسلم۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، راوی بیان کرتے ہیں ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول کی طرف سے“ پھر ((اریسیین)) کے بجائے ((الیریسیین)) اور ((بداعیۃ الاسلام)) کے بجائے ((بدعایۃ الاسلام)) کے الفاظ ہیں۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۷) و مسلم (۱۷۷۲/۷۴)۔



٣٩٢٧: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ مَرْقَةَ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَمْزُقُوا كُلَّ مَمْزُقٍ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ذریعے کسریٰ کے نام خط بھیجا اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ اسے سربراہ بحرین کے حوالے کرے، چنانچہ سربراہ بحرین نے یہ خط کسریٰ کے حوالے کیا، جب اس نے پڑھا تو اس نے اسے چاک کر دیا، ابن مسیب بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے بددعا کی کہ وہ پارہ پارہ کر دیے جائیں۔

٣٩٢٨: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۲۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مصلی اللہ علیہ وسلم نے کسرلی، قیصر، نجاشی اور ہر سرکش کے نام خط لکھا اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دی، اور سب وہ نجاشی نہیں جس کی نبی مصلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔

٣٩٢٩: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: ((اُغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ، فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ، اُغْزُوا فَلَا تَغْلُوا، وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمَثَّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيْدًا، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ - أَوْ خِلَالٍ - فَأَيَّتَهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَآخِرُهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَآخِرُهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْلُفُهُمُ الْجِزْيَةُ، فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَا تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ، فَإِنَّكُمْ إِنْ تَخَفَرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تَخَفَرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ، وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ، فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتَصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۲۹: سلیمان بن بُریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کسی لشکر یا کسی دستے پر کوئی

❶ رواه البخاری (۴۴۲۴)۔

❦ رواہ مسلم (۷۵ / ۱۷۷۴)۔

❦ رواہ مسلم (۳ / ۱۷۳۱)۔

امیر مقرر فرماتے تو آپ خاص طور پر اسے اللہ کا خوف اختیار کرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ خیر و بھلائی کرنے کا حکم فرماتے، پھر فرماتے: ”اللہ کی راہ میں اللہ کے نام سے جہاد کرو، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے قتال کرو جہاد کرو، خیانت، عہد شکنی اور مثلہ مت کرو، بچوں کو قتل نہ کرو، اور جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے ملاقات کرو تو انہیں تین چیزوں کی طرف دعوت دو اور وہ ان میں سے جو قبول کر لیں وہی تم ان سے قبول کر لو اور ان سے (لڑائی کرنے سے) ہاتھ روک لو، پھر انہیں اسلام کی طرف دعوت دو، اگر تمہاری بات مان لیں، تو ان سے قبول کر لو، اور ان سے (لڑائی کرنے سے) ہاتھ روک لو، پھر انہیں ان کے گھر سے دارالہجرا جین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت پیش کرو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو پھر ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہوں گے اور ان کی وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین کی ہوں گی، اگر وہ وہاں سے منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ ان کا معاملہ دیہاتوں میں رہائش پذیر مسلمانوں جیسا ہوگا، اللہ کے احکام ان پر ویسے ہی جاری کئے جائیں گے جیسے دیگر مومنوں پر جاری ہوں گے، اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے تو تب ان کے لیے مال غنیمت اور مالی فائدے میں سے حصہ ہوگا ورنہ نہیں، اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرو، اگر وہ آپ کی بات مان لیں تو ان کی طرف سے قبول کرو اور ان سے لڑائی مت کرو، اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرو اور ان سے قتال کرو، جب تم قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور اگر وہ تم سے یہ چاہیں کہ تم انہیں اللہ اور اس کے نبی کی امان دو تو انہیں اللہ اور اس کے نبی کی امان مت دینا، بلکہ انہیں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان دینا، کیونکہ اگر تم نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان کو توڑا تو یہ اس سے سہل تر ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی امان توڑو۔ اور اگر تم قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے مطالبہ کریں کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر نکالو تو تم انہیں اللہ کے حکم پر نہ نکالو، بلکہ تم انہیں اپنے حکم پر نکالو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تم ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کر سکو گے یا نہیں۔“

۳۹۳۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ النَّبِيِّ لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ وَانْتَظَرَ حَتَّى مَالَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِي السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصِرْنَا عَلَيْهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۳۰: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان ایام میں سے کسی روز جس میں آپ دشمن سے ملے زوال آفتاب کا انتظار فرمایا، پھر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب فرمایا: ”لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمننا مت کرو بلکہ اللہ سے عافیت طلب کرو۔ لیکن جب تم آمنے سامنے ہو جاؤ تو پھر صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی: ”اے اللہ! کتاب کے نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے! انہیں شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔“

۳۹۳۱: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ إِلَيْهِمْ، فَإِنْ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۹۶۵-۲۹۶۶) و مسلم (۱۷۴۲/۲۰)۔

سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَعَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرٍ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمْسُ قَدَمَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِينِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَاللَّهِ! مُحَمَّدٌ وَالْخَمِينَسُ فَلَجَأُوا إِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَأَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبْتُ خَيْبَرَ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں لے کر کسی قوم سے جہاد کرتے تو آپ اس وقت تک جہاد کا آغاز نہ فرماتے جب تک صبح نہ ہو جاتی پھر آپ ان کا جائزہ لیتے، اگر آپ ﷺ اذان سنتے تو ان سے لڑائی نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو پھر ان پر حملہ کر دیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو ہم رات کے وقت وہاں پہنچ گئے، پس جب صبح ہوئی تو آپ نے اذان نہ سنی، آپ سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا، اور میرے قدم، نبی ﷺ کے قدم کے ساتھ لگ رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ (کام کی غرض سے) اپنی ٹوکریوں اور نیلچوں کے ساتھ ہماری طرف آئے، جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) لشکر سمیت (آگئے ہیں)، وہ قلعہ بند ہو گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ”اللہ اکبر، اللہ اکبر، خیبر تباہ ہوا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑتے ہیں تو ان کے ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بڑی ہو جاتی ہے۔“

۳۹۳۲: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَضَرَ حَتَّى تَهْبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۹۳۲: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک تھا، اگر آپ دن کے آغاز میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو آپ انتظار فرماتے حتیٰ کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز (ظہر) کا وقت ہو جاتا۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۹۳۳: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَضَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبَّ الرِّيَّاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۹۳۳: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب آپ دن کے پہلے پہر قتال نہ کرتے تو آپ ﷺ انتظار فرماتے حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور نصرت نازل ہوتی۔

۳۹۳۴: وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَالَتْ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۱۰) ومسلم (۱۲۰/۱۳۶۵)۔ ❁ رواہ البخاری (۳۱۶۰)۔

❁ إسناده صحيح، رواہ ابو داود (۲۶۵۵)۔

الشَّمْسُ قَاتِلَ حَتَّى الْعَصْرِ، ثُمَّ أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ يَقَاتِلُ. قَالَ قَتَادَةُ: كَانَ يَقَالُ عِنْدَ ذَلِكَ: تَهْجُ رِيَّاحُ النَّصْرِ، وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجِيوشِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۳۹۳۴: قتادہ، نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا جب فجر نمودار ہو جاتی تو آپ (قتال سے) رک جاتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا، جب وہ طلوع ہو جاتا تو آپ قتال کرتے، جب نصف النہار ہو جاتا تو آپ رک جاتے حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا، جب سورج ڈھل جاتا تو آپ عصر تک قتال کرتے پھر آپ رک جاتے تھے حتیٰ کہ نماز عصر پڑھتے، پھر آپ قتال کرتے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں، اس وقت کہا جاتا تھا: نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں، اور مومن اپنی نمازوں میں اپنے لشکروں کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

۳۹۳۵: وَعَنْ عَصَامِ الْمُرَزِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مَوْذِنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۳۹۳۵: عصام مرزئی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا: ”جب تم کوئی مسجد دیکھو یا کسی مؤذن کو سنو تو پھر تم کسی کو قتل نہ کرو۔“

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۹۳۶: عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ إِلَى أَهْلِ فَارِسَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِي مَلَا فَارِسَ، سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنِ ابْتِغَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ، فَإِن مَعِيَ قَوْمًا يُجِبُونَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا يُجِبُ فَارِسُ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ. ❊

۳۹۳۶: ابووائل بیان کرتے ہیں، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل فارس کے نام خط لکھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خالد بن ولید کی طرف سے رستم و مہران اور فارس کے سرداروں کے نام، اس شخص پر سلام جو ہدایت کی اتباع کرے، اما بعد! ہم تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں، اگر تم انکار کرو تو تم اپنے ہاتھوں جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو، کیونکہ میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں قتال کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے فاری شراب پسند کرتے ہیں۔ اور اس شخص پر سلام جو ہدایت کی اتباع کرے۔

❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۱۶۱۲) ☆ قتادہ مدلس و عنعن و حدیث الترمذی (۱۶۱۳) یعنی عنہ۔

❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۱۵۴۹) وقال: حسن غریب) و أبو داود (۲۶۳۵) ☆ ابن عصام لا يعرف حاله۔

❊ ضعیف، رواہ البغوی فی شرح السنۃ (لم أجده) [وروی الحاکم (۲۹۹/۳) و الطبرانی فی الکبیر (۱۰۵/۴) ح ۳۸۰۶] و علی بن الجعد فی مسنده (۲۳۰۴/۲۳۹۴) ☆ فیہ شریک القاضي مدلس و عنعن و له شواہد باطلۃ فی البدایۃ و النہایۃ (۳۴۸/۶) و غیرها و الحدیث حسنہ الہیثمی فی مجمع الزوائد (۳۱۰/۵)۔!

## بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

### جہاد میں قتال (کے اجر و ثواب) کا بیان

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۳۹۳۷: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے غزوہ احد کے روز عرض کیا: مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں۔“ اس نے وہ کھجوریں، جو کہ اس کے ہاتھ میں تھیں، پھینک دیں، پھر قتال کیا حتیٰ کہ شہید کر دیا گیا۔

۳۹۳۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةَ الْأَوْرَى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوكَ، غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَرَشٍ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَقَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ، لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۹۳۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو آپ اس کے علاوہ کسی اور کا تو یہ فرمایا کرتے تھے لیکن جب یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک ہوا جسے رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں لڑا، اس میں آپ کو دور دراز کا سفر، بے آب و گیاہ راستوں اور بہت زیادہ دشمنوں کا سامنا تھا لہذا آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے ان کے معاملے کو واضح کر دیا تاکہ وہ اپنے غزوہ کے لیے خوب تیاری کر لیں، آپ ﷺ نے جس سمت جانا تھا وہ انہیں بتادی۔

۳۹۳۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لڑائی ایک دھوکہ ہے۔“

۳۹۴۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأَمِّ سَلِيمَ، وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ، إِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۰۴۶) و مسلم (۱۸۹۹/۱۴۳)۔

❁ رواہ البخاری (۴۴۱۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۳۰) و مسلم (۱۷۳۹/۱۷)۔

❁ رواہ مسلم (۱۸۱۰/۱۳۰)۔

۳۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے جاتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا اور انصار کی کچھ عورتیں آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کے لیے جاتیں وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔

۳۹۴۱: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفُهُمْ فِي رَحَالِهِمْ، فَاصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأَدَاوِي الْجَرْخِ، وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۳۹۴۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، میں ان کے سامان کے پاس رہا کرتی تھی، ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور مریضوں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی۔

۳۹۴۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۹۴۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۳۹۴۳: وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَيَصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيهِمْ قَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۹۴۳: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے محلوں میں رہنے والے مشرکین کے بارے میں دریافت کیا گیا جن پر شب خون مارا جائے جس میں ان کی عورتیں اور ان کے بچے ہلاک ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ اپنے آباء کے تابع ہیں۔“

۳۹۴۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانَ: وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُؤْيَرَةِ مُسْتَطِيرٌ

وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۹۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلانے، حسان رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق شعر کہا: ”بنو لوی کے سرداروں کے لیے بویرہ پر (کھجوروں کے درختوں کو) جلانا آسان ہوا جو کہ پھیلا ہوا تھا۔“ اور اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ”تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا انہیں ان کے تنوں پر قائم رہنے دیا وہ (سب) اللہ کے حکم سے تھا۔“

۳۹۴۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارَيْنِ فِي نَعْمِهِمْ بِالْمَرِيَسِيعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرِيَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۹۴۵: عبد اللہ بن عون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) نافع رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا جس میں انہوں نے انہیں (یعنی مجھے) یہ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں (یعنی نافع کو) خبر دی کہ نبی ﷺ نے بنو مصطلق پر اس وقت حملہ کیا جب وہ مریسیع کے مقام پر اپنے مویشیوں میں غافل تھے، آپ ﷺ نے جنگجوؤں کو قتل کیا اور بچوں کو قیدی بنایا۔

❊ رواہ مسلم (۱۸۱۲ / ۱۴۲)۔ ❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۱۵) و مسلم (۱۷۴۴ / ۲۵)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۱۲) و مسلم (۱۷۴۵ / ۲۶)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۰۳۱-۴۰۳۲) و مسلم (۱۷۴۶ / ۳۰)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۴۱) و مسلم (۱۷۳۰ / ۱)۔

۳۹۴۶: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ جِنٌّ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: ((إِذَا اكْتُبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ)). وَفِي رَوَايَةٍ: ((إِذَا اكْتُبُوكُمْ فَأَرْمُوهُمْ وَاسْتَبِقُوا نَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَحَدِيثُ سَعْدٍ: ((هَلْ تَنْصُرُونَ)) سَنَذْكُرُ: فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثِ الْبَرَاءِ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجَزَاتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. ❊

۳۹۴۶: ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ بدر کے موقع پر ہم اور قریش ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب وہ تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر برسائو، اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر برسائو اور کچھ تیر اپنے پاس محفوظ رکھو۔“  
اور سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”تمہاری مدد نہیں کی جاتی.....“ ہم عنقریب باب فضل الفقراء میں ذکر کریں گے، اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا.....“ باب المعجزات میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۹۴۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: عَبَّأَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِبَدْرٍ لَيْلًا. ❊ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
۳۹۴۷: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر ہمیں رات کے وقت ہی تیار کر دیا تھا۔  
۳۹۴۸: وَعَنِ الْمُهَلَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنْ بَيْتَكُمْ الْعَدُوَّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حِلْمٌ لَا يُنْصَرُونَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ. ❊  
۳۹۴۸: مہلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر دشمن تم پر شب خون مارے تمہارا شعار (کوڈورڈ) یہ ہونا چاہیے: حلم لا ینصرون۔“

۳۹۴۹: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ: عَبْدُ اللَّهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ. ❊  
رواہ ابو داؤد

۳۹۴۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مہاجرین کا شعار (کوڈورڈ) ”عبد اللہ“ اور انصار کا شعار ”عبدالرحمن“ تھا۔  
۳۹۵۰: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ زَمَنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَيْتَنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارَنَا بِلَالُ اللَّيْلَةِ أَمْتُ أَمْتُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❊

❊ رواہ البخاری (۲۹۰۰) ۵ حدیث سعد یأتی (۵۲۳۲) و حدیث البراء یأتی (۵۸۷۶)۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواہ الترمذی (۱۶۷۷) وقال: (ضعیف) ☆ محمد بن إسحاق بن یسار مدلس و عنعن محمد بن حمید: ضعیف۔  
❊ **صحیح**، رواہ الترمذی (۱۶۸۲) وقال: (حسن صحیح غریب)، أبو داود (۲۵۹۷)۔  
❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواہ أبو داود (۲۵۹۵) ☆ حجاج بن أرتاة ضعیف مدلس و قتادة مدلس و عنعن۔  
❊ **حسن**، رواہ أبو داود (۲۶۳۸)۔

۳۹۵۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی معیت میں جہاد کیا، ہم نے ان پر شب خون مارا، ہم انہیں قتل کرتے، اور اس رات ہمارا شعار تھا: اَمِيتْ، اَمِيتْ یعنی مارو، مارو۔

۳۹۵۱: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۹۵۱: قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ قتال کے وقت (اللہ کے ذکر کے علاوہ) شور و شغب کو ناپسند کرتے تھے۔

۳۹۵۲: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَقْتُلُوا شَيْوْخَ الْمُشْرِكِينَ، وَاسْتَحْيُوا شَرَحَهُمْ)) اَنْى صَبِيَانَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ ❊

۳۹۵۲: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو زندہ رکھو۔“

۳۹۵۳: وَعَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ إِلَيْهِ قَالَ: ((اَغْرُ عَلَى ابْنِي صَبَاحًا وَحَرْقِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۹۵۳: عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ”ابنی پر صبح کے وقت حملہ کر اور (ان کی کھیتیاں اور درخت) جلا دے۔“

۳۹۵۴: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: ((اِذَا اَكْبَسُوكُمْ فَارْمُوهُمْ، وَلَا تَسْلُوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۹۵۴: ابواسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر فرمایا: ”جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو پھر ان پر تیر چلاؤ اور جب تک وہ تمہارے بہت قریب نہ آ جائیں تلواریں نہ سونٹو۔“

۳۹۵۵: وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: ((انْظُرْ عَلَى مَا اجْتَمَعَ هُؤُلَاءِ؟)) فَجَاءَ فَقَالَ: عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ: ((مَا كَانَتْ هَذِهِ لِقَاتِلٍ)) وَعَلَى الْمُقَدَّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: ((قُلْ لِحَالِدٍ: لَا تَقْتُلْ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۹۵۵: رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے لوگوں کو کسی چیز کے گرد جمع دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی بھیجا اور فرمایا: دیکھ وہ لوگ کس لیے جمع ہیں؟“ وہ آیا تو اس نے عرض کیا: ایک مقتولہ

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۶۵۶) ☆ قتادة والحسن مدلسان وعنعنا - ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي

(۱۵۸۳) وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (۲۶۷۰) ☆ قتادة مدلس وعنعن - ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود

(۲۶۱۶) [وابن ماجه (۲۸۴۳)] ☆ صالح بن أبي الأخضر: ضعيف يعتبر به وفيه علة أخرى -

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۶۶۴) ☆ فيه إسحاق بن نجيع غير الملقب: مجهول، ومالك بن حمزة: مستور -

❊ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۶۶۹) -



عورت کے گرد جمع ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو جنگجو نہ تھی۔“ ہراول دستے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، آپ ﷺ نے ایک آدمی بھیجا اور اسے فرمایا: ”خالد سے کہو: کسی عورت کو قتل کرو نہ کسی اجیر (اجرتی) کو۔“

۳۹۵۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((انْطَلِقُوا بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، لَا تَقْتُلُوا شَبِيحًا فَانِيًا، وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا تَغْلُوا، وَضُمُوا غَنَائِمَكُمْ، وَاصْلِحُوا، وَاحْسِنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۳۹۵۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی توفیق سے اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر چلو، کسی بہت بوڑھے شخص کو قتل کرو نہ کسی چھوٹے بچے کو اور نہ ہی کسی عورت کو، اور نہ خیانت کرو، اپنا مال غنیمت اکٹھا کرو، (اپنے امور کی) اصلاح کرو اور احسان کرو کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“

۳۹۵۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَآخُوهُ، فَنَادَى: مَنْ يَبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ. فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ، إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُمْ يَا حَمْزَةُ! قُمْ يَا عَلِيُّ! قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَارِثِ!)) فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ، وَأَقْبَلَتْ إِلَى شَيْبَةَ، وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ، فَاتَّخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَةً، ثُمَّ مَلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ \*

۳۹۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بدر کا دن تھا تو عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا، اس کے پیچھے اس کا بیٹا (ولید بن عتبہ) اور اس کا بھائی (شیبہ بن ربیعہ) بھی آگیا تو عتبہ نے کہا: مقابلے پر کون آتا ہے؟ اس کی اس للکار کا انصار کے نوجوانوں نے جواب دیا تو اس نے پوچھا، تم کون ہو؟ انہوں نے اسے بتایا تو اس نے کہا: ہمارا تم سے کوئی سروکار نہیں، ہم تو اپنے چچا زادوں سے لڑنا چاہتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حمزہ! اٹھو! علی! اٹھو! عبیدہ بن حارث! اٹھو!“ حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور میں شیبہ کی طرف، جبکہ عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید کے درمیان دو دو وار ہوئے اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے مقابل کو زخمی کیا، پھر ہم ولید پر پل پڑے اور اسے قتل کر دیا اور ہم نے عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھالیا۔

۳۹۵۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَاخْتَفَيْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْنُ الْفَرَارُونَ. قَالَ: ((بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ وَأَنَا فِتْنُكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ نَحْوُهُ وَقَالَ: ((لَا، بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ)). قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلَنَا يَدَهُ فَقَالَ: ((أَنَا فِتْنَةُ الْمُسْلِمِينَ)). وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمِّهِ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ: ((كَانَ يَسْتَفْتِحُ)) وَحَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ: ((ابْغُونِي فِي ضَعْفَانِكُمْ)) فِي بَابِ: فَضْلُ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. \*

\* **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۶۱۴) ☆ خالد بن الفرز: ضعيف، ضعفه ابن معين وغيره ولم يوثقه غير ابن حبان۔  
\* **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱۱۷/۱ ح ۹۴۸) و أبو داود (۲۶۶۵) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و له شواهد مرسله۔ \* **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۷۱۶) وقال: (حسن غريب) و أبو داود (۲۶۴۷) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد: ضعيف مدلس مختلط۔ O حديث أمية بن عبد الله يأتي (۵۲۴۷) و حديث أبي الدرداء يأتي (۵۲۴۶)۔

۳۹۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں روانہ کیا، لوگ میدان جنگ سے بھاگ گئے اور ہم نے مدینہ منورہ پہنچ کر پناہ لی، اور ہم نے کہا: ہم مارے گئے، پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم تو فرار ہونے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تم دوبارہ حملہ کرنے والے ہو، اور میں تمہاری جماعت ہوں (کہ فرار کے زمرے میں نہیں، بلکہ تم جماعت کے پاس آئے ہو)۔“ ترمذی۔ اور ابو داؤد کی روایت میں اسی طرح ہے، اور فرمایا: ”بلکہ جانے والے ہو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، ہم قریب ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں مسلمانوں کی جماعت ہوں۔“

اور ہم امیہ بن عبد اللہ سے مروی حدیث ((کان یستفتح)) اور ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔ باب فضل الفقراء میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

## الفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۳۹۵۹: عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَصَبَ الْمَنْجِنِقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا. ✽  
 ۳۹۵۹: ثَوْبَانُ بْنُ يَزِيدَ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

## بَابُ حُكْمِ الْأَسْرَاءِ

## قیدیوں کے حکم کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۳۹۶۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ)) وَفِي

رِوَايَةٍ: ((يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۹۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ان لوگوں پر خوش ہوتا ہے جو پابند سلاسل

جنت میں داخل کئے جائیں گے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”جنہیں بیڑیاں پہنا کر جنت کی طرف چلایا جائے گا۔“

۳۹۶۱: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ

أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْقَلَبَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ)) فَقَتَلْتُهُ فَفَلَّانِي سَلْبَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۶۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دوران سفر مشرکین میں سے ایک جاسوس آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ آپ کے

ساتھیوں کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا، پھر غائب ہو گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے تلاش کرو اور اسے قتل کر دو۔“ چنانچہ میں نے

اسے قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے اس کا سامان مجھے عطا فرمادیا۔

۳۹۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَوَازِنَ، فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ

رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ، فَأَنَاحَهُ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ، وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاتَى

جَمَلَهُ، فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ، فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخَطَامِ الْجَمَلِ، فَأَنَاحَتْهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي،

فَضْرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ، ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقْوَدَهُ وَعَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ، فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

وَالنَّاسُ، فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟)) قَالُوا: ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: ((لَهُ سَلْبُهُ أَجْمَعُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۶۲: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن قبیلے سے جہاد کیا، اس اثنا میں کہ ہم

چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ایک آدمی سرخ اونٹ پر آیا تو اس نے اسے بٹھا دیا اور وہ جائزہ لینے

❁ رواہ البخاری (۳۰۱۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۵۱) و مسلم (۱۷۵۴/۴۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۵۱) و مسلم (۱۷۵۴/۴۵)۔

لگا، اس وقت ہم میں ضعف و سستی تھی، سواریاں کم تھیں جبکہ ہم میں سے بعض پیادہ تھے، وہ آدمی اچانک ہمارے بیچ میں سے نکلا تیزی سے اپنے اونٹ کے پاس آیا اسے کھڑا کیا اور اونٹ اسے تیزی کے ساتھ لے گیا، میں بھی تیزی سے روانہ ہوا حتیٰ کہ میں نے اونٹ کی لگام پکڑ لی، اسے بٹھایا پھر میں نے اپنی تلوار سونٹ لی، میں نے اس آدمی کا سر قلم کر دیا اور اونٹ لے آیا، اس کا ساز و سامان اور اس کا اسلحہ بھی اس پر لے آیا، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ نے میرا استقبال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی کو کس نے قتل کیا؟“ صحابہ نے بتایا: ابن اکوع نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا ساز و سامان اس کے لیے ہے۔“

۳۹۶۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ عَلَى جِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ)) فَجَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكُمْ)). قَالَ: فَانْنِي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسَبَى الذَّرِيَّةُ، قَالَ: ((لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((بِحُكْمِ اللَّهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بنو قریظہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر رضامند ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب وہ قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے سردار کا استقبال کرو۔“ چنانچہ وہ آئے اور بیٹھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ لوگ تمہارے فیصلے پر رضامند ہوئے ہیں۔“ انہوں نے عرض کیا: میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جنگجو قتل کر دیے جائیں اور بچے قیدی بنا لیے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ان کے درمیان اللہ بادشاہ کا فیصلہ کیا ہے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”اللہ کے حکم کے مطابق (فیصلہ کیا ہے)۔“

۳۹۶۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ، سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟)) فَقَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ! إِنْ تُقْتَلَ تَقْتُلُ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تُنْعَمُ تُنْعَمُ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَفَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ الْغَدُ، فَقَالَ لَهُ: ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟)) فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتَ لَكَ: إِنْ تُنْعَمُ تُنْعَمُ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ تُقْتَلَ تَقْتُلُ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَفَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ لَهُ: ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟)) فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتَ لَكَ: إِنْ تُنْعَمُ تُنْعَمُ عَلَى شَاكِرٍ، وَإِنْ تُقْتَلَ تَقْتُلُ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ)) فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاعْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهِ! مَا كَانَ عَلَيَّ وَجْهِ الْأَرْضِ وَجْهَ أَبْعَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ، وَاللَّهِ! مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْعَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ، فَاصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ، وَاللَّهِ! مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْعَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ، وَإِنْ خِيفَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۰۴۳) والرواية الثانية: (۳۸۰۴) ومسلم (۱۷۶۹/۶۴).

اللہ ﷻ وَأَمْرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ: أَصَبَوْتَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا وَاللَّهِ! لَا يَأْتِيَكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ \* ۳۹۶۲

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، وہ بنو حنیفہ کے ثمامہ بن اثال نامی شخص کو پکڑ لائے جو کہ اہل یمامہ کا سردار تھا، انہوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟“ اس نے کہا: محمد ﷺ! خیر ہے، اگر تم نے قتل کیا تو صاحب خون کو قتل کرو گے، اگر احسان کرو گے تو قدردان پر احسان کرو گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مطالبہ کریں آپ کو دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا، حتیٰ کہ اگلا روز ہوا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے؟“ اس نے کہا: میرا وہی خیال ہے جو میں نے تمہیں کہا تھا، اگر احسان کرو گے تو ایک قدردان پر احسان کرو گے، اگر قتل کرو گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کرو گے، جس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہو مطالبہ کرو آپ کو دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا، حتیٰ کہ اگلا روز ہوا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟“ اس نے کہا: میرا وہی موقف ہے جو میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اگر تم احسان کرو گے تو ایک قدردان شخص پر احسان کرو گے اگر قتل کرو گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر تمہیں مال چاہیے تو پھر جتنا چاہو مطالبہ کرو تمہیں دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ثمامہ کو کھول دو۔“ وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے درختوں کی طرف گیا، غسل کیا، پھر مسجد میں آیا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ محمد ﷺ: روئے زمین پر آپ کا چہرہ مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا جبکہ اب آپ کا چہرہ مجھے تمام چہروں سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے، اللہ کی قسم! آپ کے دین سے بڑھ کر کوئی دین مجھے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا، اب آپ کا دین میرے نزدیک تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے زیادہ ناپسندیدہ تھا، اب آپ کا شہر میرے نزدیک تمام شہروں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ کے لشکر نے مجھے گرفتار کر لیا جبکہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، آپ میرے بارے کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے بشارت سنائی اور اسے عمرہ کرنے کا حکم فرمایا، جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے انہیں کہا: کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کر لیا ہے، اللہ کی قسم! جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ فرمادیں یمامہ سے تمہارے پاس گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا۔ مسلم، امام بخاری نے اسے مختصر بیان کیا ہے۔

۳۹۶۵: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارَى بَذَرٍ: ((لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۳۷۲) و مسلم (۱۷۶۴/۵۹)۔

\* رواہ البخاری (۳۱۳۹)۔

۳۹۶۵: جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا: ”اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا، پھر وہ ان ناپاکوں کے متعلق سفارش کرتا تو میں اس کی خاطر انہیں چھوڑ دیتا۔“

۳۹۶۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَأَخَذَهُمْ سَلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَعْتَقَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَّنِ مَكَّةَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۹۶۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ کے اسی آدمی مسلح ہو کر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ پر اچانک حملہ کرنے کی غرض سے جبل تنعیم سے رسول اللہ ﷺ پر اتر آئے، آپ نے انہیں مغلوب کر کے گرفتار کر لیا، لیکن آپ نے انہیں زندہ چھوڑ دیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”وہی ذات ہے جس نے وادی مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے روک رکھے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک رکھے۔“

۳۹۶۷: وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعَشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقَدُّوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ حَبِيبٌ مُخْبِثٌ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ يَبْدُرُ الْيَوْمُ الثَّالِثُ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ، فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ، حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرَّكْبِيِّ، فَجَعَلَ يَنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: ((يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! أَيْسَرُكُمْ أَنْتُمْ أَطَعْتُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ؟ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا حَقًّا؛ فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟)) فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَكَلَّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ قَتَادَةُ: أَحْيَاهُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ، تَوْبِيخًا وَتَضْغِيرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدْمًا.

۳۹۶۷: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی سند سے ہمیں بتایا کہ نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے روز قریش کے چوبیس سرداروں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں بدر کے ایک ہند کنویں میں ڈال دیا گیا جو کہ غیث اور غبیث بنادینے والا تھا، اور آپ کا معمول تھا کہ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے تو آپ میدان قتال میں تین راتیں قیام فرماتے، چنانچہ جب بدر میں تیسرا روز ہوا تو آپ نے رخت سفر باندھنے کا حکم فرمایا، سواریاں تیار کر دی گئیں، پھر آپ چلے اور آپ کے صحابہ بھی آپ کے پیچھے چلنے لگے، حتیٰ کہ آپ اس کنویں کے کنارے، جس میں سرداران قریش کی لاشیں پھینکی گئی تھیں، کھڑے ہو گئے اور آپ انہیں ان کے اور ان کے آباء کے نام لیکر پکارنے لگے: ”فلاں بن فلاں! فلاں بن فلاں! اور تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرتے، چنانچہ ہمارے رب نے جس چیز کا ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے تو اسے سچ پالیا، تمہارے رب نے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا تھا، کیا تم نے اسے سچ پایا؟“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ مردہ جسموں سے کلام فرما رہے

❦ رواہ مسلم (۱۸۰۸/۱۳۲)۔

❦ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۹۶۷) و الروایۃ الثانیۃ: (۱۲۷۰) و مسلم (۷۸/۲۸۷۵)۔

ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں جو کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے لیکن وہ جواب نہیں دیتے۔“ بخاری، مسلم۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ نے انہیں زندہ کر دیا حتیٰ کہ باعث توبخ و تحقیر، انتقام و حسرت اور ندامت، انہیں آپ ﷺ کی بات سنادی۔

۳۹۶۸: وَعَنْ مَرْوَانَ، وَالْمُسَوْرِبْنَ مَخْرَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ جَيْنَ جَاءَهُ وَفَذَهُوَازَنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ، وَسَبَّيَهُمْ. فَقَالَ: ((فَاخْتَارُوا أَحَدًا مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ: أَمَّا السَّبْيُ، وَأَمَّا الْمَالُ)) قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبِينَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنْ إِخْوَانُكُمْ قَدْ جَاءُوا وَتَأْسَيْنَ، وَرَأَيْتُ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيئُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ)). فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْقَاءُكُمْ أَمْرُكُمْ)). فَارْجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَآذَنُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۹۶۸: مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب قبیلہ ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ وعظ کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ ان کے اموال اور ان کے قیدی لوٹا دیے جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دونوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو، خواہ قیدی، خواہ مال۔“ انہوں نے عرض کیا، ہم اپنے قیدی لینا چاہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے پھر اللہ کے شایان شان اس کی شایان کی، پھر فرمایا: ”اما بعد! تمہارے بھائی مسلمان ہو کر آئے ہیں، میری رائے تو یہی ہے کہ ان کے قیدی انہیں لوٹا دیے جائیں، تم میں سے جو کوئی شخص بخوشی بے لوث ایسے کرنا چاہتا ہے تو وہ کرے اور اگر تم میں سے کوئی اپنا حصہ لینا پسند کرتا ہو تو وہ انتظار کرے حتیٰ کہ اللہ ہمیں جو سب سے پہلے مال فہ عطا فرمائے تو ہم اسے وہی چیز عطا کر دیں گے، لہذا اب وہ ایسا کر لے (کہ قیدی واپس کر دے)۔“ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے یہ کام خوشی سے کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے اجازت نہیں دی، تم لوٹ جاؤ حتیٰ کہ تمہارے رؤساء تمہارا معاملہ ہمارے سامنے پیش کریں۔“ لوگ لوٹ گئے، ان کے رؤساء نے ان سے بات چیت کی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ آئے اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ وہ راضی ہیں اور انہوں نے اجازت دی ہے۔

۳۹۶۹: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسْرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَسْرَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ أَخَذْتَ؟ قَالَ: ((بِعَرِيرَةٍ حَلَفْنَاكُمْ ثَقِيفًا)) فَتَرَكَهُ وَمَضَى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَرَجَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَارْجَعَ، قَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: إِنِّي مُسْلِمٌ. ❁ رواه البخاري (۲۳۰۷).

فَقَالَ: ((لَوْ قُلْتُهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)). قَالَ: فَفَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذِينَ أَسْرَتْهُمَا ثَقِيفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ثقیف، بنو عقیل کے حلیف تھے، ثقیف (قبیلے) نے رسول اللہ ﷺ کے دو صحابی قید کر لیے، اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنو عقیل کا ایک آدمی قید کر لیا اور اسے باندھ کر پتھریلی زمین پر پھینک دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو اس نے آپ کو آواز دی: محمد! محمد! مجھے کس لیے پکڑا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے حلیف ثقیف کے جرم کے بدلہ میں۔“ آپ نے اسے اس کے حال پر چھوڑا اور آگے چل دیے، اس نے پھر آواز دی، محمد! محمد! رسول اللہ ﷺ کو اس پر ترس آ گیا اور واپس تشریف لا کر فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہے؟“ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اس وقت کہتے جب کہ تم اپنے معاملے کے خود مختار تھے تو تم مکمل فلاح پا جاتے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے ان دو آدمیوں، جنہیں ثقیف نے قید کر رکھا تھا، کے بدلے میں چھوڑ دیا۔ (یعنی تبادلہ کر لیا)

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۳۹۷۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ حَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ، فَلَمَّارَ آهَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: ((إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا!)) فَقَالُوا: نَعَمْ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُحْلِيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: ((كُونَا بِبَطْنِ يَاجِجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمْ زَيْنَبُ فَتَصْحَبَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۳۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کی رہائی کے لیے فدیہ بھیجا تو زینب رضی اللہ عنہا نے ابو العاص (اپنے خاوند) کے فدیہ میں مال بھیجا اور اس میں اپنا ہار بھی بھیجا جو حدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا جو انہوں نے انہیں ابو العاص کے ساتھ شادی کے موقع پر عطا کیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے اس (ہار) کو دیکھا تو ان (زینب رضی اللہ عنہا) کی خاطر آپ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم مناسب سمجھو تو اس کی خاطر قیدی کو رہا کرو اور اس کا ہار بھی واپس کر دو۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (اللہ کے رسول!) ٹھیک ہے، اور نبی ﷺ نے ابو العاص سے یہ عہد لیا کہ وہ زینب کو میرے پاس (مدینہ) آنے کی اجازت دے دے، اور رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور انصار کے ایک آدمی کو (مکہ) بھیجا تو فرمایا: ”تم دونوں یا جج کے مقام پر ہونا حتیٰ کہ زینب تمہارے پاس سے گزریں تو تم اس کے ساتھ ہو لینا حتیٰ کہ تم انہیں (یہاں مدینہ) لے آنا۔“

۳۹۷۱: وَعَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَسْرَأَ أَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، وَالنَّضْرَيْنِ الْحَارِثِ،

❁ رواہ مسلم (۱/۱۶۴۱)۔

❁ إسناده حسن، رواہ أحمد (۶/۲۷۶ ح ۲۶۸۹۴) و أبو داود (۲۶۹۲)۔



وَمَنْ عَلَى أَبِي عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❁

۳۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اہل بدر کو قید کیا تو آپ نے عقبہ بن ابی معیط اور نصر بن حارث کو قتل کیا اور ابو عزہ ججی پر (بلا معاوضہ آزاد کرنے کا) احسان کیا۔

٣٩٧٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، قَالَ: مَنْ لِلصَّبِيَّةِ؟ قَالَ: ((النَّارُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❁

۳۹۷۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: بچوں کے لیے کون (کفیل) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(تم اپنی جان کی فکر کرو تمہارا لیے) آگ ہے۔“

۳۹۷۳: وَعَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَّ جَبْرِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: خَيْرُهُمْ، يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ: الْقَتْلُ أَوْ الْفِدَاءُ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِنْهُمْ)) قَالُوا: الْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ❊

۳۹۷: علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”جبریل علیہ السلام کا نزول ہوا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اپنے صحابہ کو بدر کے قیدیوں کے بارے میں اختیار دیں کہ وہ انہیں قتل کریں یا فدیہ لے لیں کہ آئندہ سال اتنے ہی (ستر) ان میں سے شہید کر دیے جائیں گے۔“ انہوں نے عرض کیا، فدیہ قبول کرتے ہیں، اور ہمیں منظور ہے کہ ہم میں سے قتل کیے جائیں۔

ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٣٩٧٤: وَعَنْ عَطِيَّةِ الْقُرْظِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عَرْضْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانُوا يَنْظُرُونَ، فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قَتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكَشَفُوا عَائِنِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ، فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ. ❦ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

۳۹۷: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں قرینہ کے قیدیوں میں تھا، ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کیا گیا، وہ دیکھتے کہ جس کے زیر ناف بال اگے ہوتے اسے قتل کر دیا جاتا اور جس کے بال نہ ہوتے اسے قتل نہ کیا جاتا، انہوں نے میری شرم گاہ سے پردہ اٹھا ماوردیکھا کہ وہاں بال نہیں اُگے تو انہوں نے مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا۔

٣٩٧٥: وَعَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: خَرَجَ عَبْدَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَغْنَى يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيَهُمْ، قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهِ! مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ، وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ، فَقَالَ نَاسٌ: صَدَّقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((مَا أَرَأَكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتَّى

❖ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٧٨/١١ بعد ح ٢٧١١) بدون السند عن الشافعي وللحديث شواهد ضعيفة في السير والتاريخ - ❖ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٨٦) ☆ إبراهيم النخعي مدلس وعنن وللحديث شواهد ضعيفة - ❖ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٦٧) ☆ هشام بن حسان مدلس وعنن - ❖ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٠٤) وابن ماجه (٢٥٤١) والدارمي (٢٢٣/٢ ح ٢٤٦٧) -

يَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا)) وَأَبَى أَنْ يُرَدَّهُمْ وَقَالَ: ((هُمْ عَتَقَاءُ اللَّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۳۹۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صلح حدیبیہ کے روز صلح سے پہلے کچھ غلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو ان کے مالکوں نے آپ ﷺ کے نام خط لکھا: محمد (ﷺ)! اللہ کی قسم! یہ لوگ آپ کے دین میں رغبت رکھنے کے پیش نظر آپ کے پاس نہیں آئے، بلکہ یہ تو غلامی سے بھاگ کر آئے ہیں۔ لوگوں نے کہا، اللہ کے رسول! انہوں نے سچ کہا ہے، آپ انہیں لوٹا دیجیے، رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے اور فرمایا: ”جماعت قریش! میں سمجھتا ہوں کہ تم باز نہیں آؤ گے حتیٰ کہ اللہ تم پر ایسے شخص کو بھیجے جو اس (تعصب) پر تمہاری گردنیں اڑا دے۔“ اور آپ ﷺ نے ان کو لوٹانے سے انکار کر دیا، اور فرمایا: ”وہ اللہ کے لیے آزاد کردہ ہیں۔“

### الفَصْلُ الثَّالِثُ

#### فصل ثالث

۳۹۷۶: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَأْنَا، صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَةً، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ أَمْرِ خَالِدٍ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيرَةً، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي، وَ لَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَةً، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَاهُ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ)) مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۳۹۷۶

۳۹۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا، انہوں نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، انہوں نے واضح طور پر (لفظاً اَسْلَمْنَا) ہم نے اسلام قبول کر لیا نہ کہا، بلکہ انہوں نے (لفظاً صَبَأْنَا) ہم بے دین ہوئے کہا، اس پر خالد رضی اللہ عنہ انہیں قتل کرنے لگے اور قیدی بنانے لگے اور انہوں نے ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی دیا حتیٰ کہ ایک روز ایسے ہوا کہ انہوں نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنا قیدی قتل کروں گا نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو قتل کرے گا، حتیٰ کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دمرتبہ فرمایا: ”اے اللہ! خالد نے جو کیا میں اس سے تیرے حضور براءت کا اعلان کرتا ہوں۔“

☆ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۲۷۰۰) ☆ محمد بن إسحاق عن عن و رواہ الترمذی (۳۷۱۵) من حدیث شریک

القاضي به وهو مدلس وعن عن -

☆ رواہ البخاری (۷۱۸۹)۔

## بَابُ الْأَمَانِ

### امان دینے کا بیان

### الفَصْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۳۹۷۷: عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيٍّ)). فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ مَلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتَهُ فَلَانَ بْنِ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتَ يَا أُمَّ هَانِيٍّ!)) قَالَتْ أُمُّ هَانِيٍّ: وَذَلِكَ ضَحَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَتْ: أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ أَمَنَّا مَنْ أَمَنْتَ)). ❀

۳۹۷۷: ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا جبکہ آپ کی بیٹی فاطمہ ایک کپڑے سے آپ کو پردہ کیے ہوئے تھیں، میں نے سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے (خود) عرض کیا: میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ام ہانی کے لیے خوش آمدید۔“ جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے، اور ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعتیں پڑھیں، پھر آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ماں کے بیٹے علی ارادہ رکھتے ہیں، کہ وہ ایک شخص فلان بن ہبیرہ کو قتل کر دیں جبکہ میں نے اس کو پناہ دی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ام ہانی! تم نے جسے پناہ دی، ہم نے بھی اسے پناہ دی۔“ ام ہانی بیان کرتی ہیں: یہ چاشت کا وقت تھا۔ بخاری، مسلم۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے: وہ بیان کرتی ہیں، میں نے خاوند کے رشتہ داروں میں سے دو آدمیوں کو امان دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے جسے امان دی، ہم نے بھی اسے امان دی۔“

### الفَصْلُ الثَّانِي

#### فصل ثانی

۳۹۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ)) يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❀

❀ متفق عليه، رواه البخاري (۳۱۷۱) و مسلم (۸۲ / ۳۳۶) و الترمذي (۱۵۷۹)۔

❀ إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۵۷۹) وقال: حسن غريب۔

۳۹۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک عورت، قوم کفار کو مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔“

۳۹۷۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ؛ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْعَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۳۹۷۹: عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے کسی شخص کو جان کی امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو روز قیامت اسے عہد شکنی کا پرچم دیا جائے گا۔“

۳۹۸۰: وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ، حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ، أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرَدَوْنٍ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، وَفَاءٌ لَا عَدْرَ، فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحِلُّنَ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ، حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ)). قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۳۹۸۰: سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان عہد تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے شہروں کی طرف سفر جاری رکھتے تھے کہ جب مدت معاہدہ پوری ہو جاتی تو آپ ان پر حملہ کر دیتے، ایک آدمی گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر یہ کہتا ہوا آیا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، وفا کرو، عہد شکنی نہ کرو، لشکر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کا کسی قوم سے کوئی عہد ہو تو وہ عہد کو توڑے نہ اسے منعقد کرے (کوئی تبدیلی یا تجدید نہ کرے) حتیٰ کہ اس کی مدت گزر جائے یا وہ برابری کی سطح پر ان کی طرف معاہدہ توڑنے کا پیغام بھیج دے۔“ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس آ گئے۔

۳۹۸۱: وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلْقَى فِي قَلْبِي الْإِسْلَامَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَاللَّهِ! لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا. قَالَ: ((إِنِّي لَا أَحْبِسُ بِالْعَهْدِ، وَلَا أَحْبِسُ الْبُرْدَ، وَلَكِنْ أَرْجِعُ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ)) قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمْتُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۳۹۸۱: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قریش نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت و صداقت ڈال دی گئی، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ان کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں عہد شکنی نہیں کروں گا، نہ قاصد کو روکوں گا، تم واپس چلے جاؤ، اگر تمہارے دل میں وہ

❁ صحیح، رواه البغوي في شرح السنة (۱۱/ ۹۱ ح ۲۷۱۷) [وابن ماجه (۲۶۸۸) و أحمد (۵/ ۲۲۳-۲۲۴)]۔

❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۱۵۸۰) و قال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۷۵۹)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۷۵۸)۔

چیز ہوئی جواب تمہارے دل میں ہے تو پھر لوٹ آنا۔“ راوی بیان کرتے ہیں، میں گیا اور پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا۔

۳۹۸۲: وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ: ((أَمَاوَاللَّهِ! لَوْ لَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَصَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ \*

۳۹۸۲: نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسیلہ (کذاب) کی طرف سے آئے ہوئے دو آدمیوں سے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اگر قاصدوں کو قتل کرنا روا ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔“

۳۹۸۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَوْفُوا بِحَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ - يَعْنِي الْإِسْلَامَ - إِلَّا شَيْئًا، وَلَا تُحَدِّثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ)). رَوَاهُ [التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو وَقَالَ: حَسَنٌ] وَذَكَرَ حَدِيثُ عَلِيٍّ: ((الْمُسْلِمُونَ تَكَافَأُوا)) فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ. \*

۳۹۸۳: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ”جاہلیت کے عہد پورے کرو، کیونکہ اسلام اسے مضبوط کرتا ہے لیکن اسلام میں کوئی اور نیا عہد نہ کرو۔“ (اسے امام ترمذی نے حسین بن ذکوان عن عمرو کے طریق سے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے) اور علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”مسلمان برابر ہیں.....“ کتاب القصاص میں ذکر کی گئی ہے۔

## الفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۳۹۸۴: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ ابْنُ النَّوَاحِ وَابْنُ أَثَالٍ رَسُولًا مُسَيْلَمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُمَا: ((أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) فَقَالَ: نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُولُ اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَلَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُولًا لَقَتَلْتُكُمْ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَمَضَتْ السُّنَّةُ أَنَّ الرَّسُولَ لَا يُقْتَلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ \*

۳۹۸۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن نواح اور ابن اثال مسیلہ کے قاصد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلہ اللہ کا رسول ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، اگر میں کسی قاصد کو قتل کرنے والا ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سنت بن گئی کہ قاصد کو قتل نہیں کیا جائے۔

✽ إسناده حسن، رواه أحمد (۳/ ۴۸۷-۴۸۸ ح ۱۶۰۸۵) و أبو داود (۲۷۶۱). ✽ إسناده حسن، رواه الترمذی (۱۵۸۵) ۵ حدیث علی تقدم (۳۴۷۵). ✽ ضعیف، رواه أحمد (۱/ ۳۹۰-۳۹۱ ح ۳۷۰۸) ☆ المسعودی اختلط: روی عنه یزید بن ہارون و أبو النضر ہاشم بن القاسم و عبد الرحمن بن مہدی و تابعہ سفیان الثوری و سندہ ضعیف و لحدیثہ شواہد ضعیفہ عند أبي داود (۲۷۶۲) و غیرہ۔

## بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُولِ فِيهَا

### مال غنیمت کی تقسیم اور اس میں خیانت کرنے کا بیان

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

۳۹۸۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم میں سے پہلے کسی کے لیے بھی مالی غنیمت حلال نہیں تھا، یہ اس لیے (حلال کیا گیا) کہ اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو اسے ہمارے لیے حلال فرمادیا۔“

۳۹۸۶: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَضْرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعْتُ الدَّرْعَ، وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَمْنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ أَدْرَكَنِي الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَمْرُ اللَّهِ، ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ)). فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ فَقُلْتُ: مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ: ((مَالُكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلْبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا هَا اللَّهُ، إِذَا لَا يَعْمَدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَدَقَ فَأَعْطِهِ)) فَأَعْطَانِيهِ، فَأَبْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ، فَإِنَّهُ لَا أَوَّلَ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۸۶: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ حنین کے سال ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب ہم (مشرکین سے) ملے تو مسلمانوں کو ہزیمت کا سامنا ہوا، میں نے ایک مشرک شخص کو دیکھا جو ایک مسلمان شخص پر غالب آچکا تھا، میں نے اس کے پیچھے سے اس کی رگ گردن پر تلوار ماری اور اس کی زرہ کاٹ دی، وہ میری طرف متوجہ ہوا تو اس نے مجھے اس قدر دبایا کہ مجھے اس کے (دبانے) سے اپنی موت نظر آنے لگی، لیکن موت اس پر آگئی اور اس نے مجھے چھوڑ دیا، میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کا حکم (ہی ایسے تھا)، پھر وہ (مسلمان) لوٹے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو فرمایا: ”جس

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۲۴) و مسلم (۱۷۴۷/۳۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۳۲۱) و مسلم (۱۷۵۱/۴۱)۔

نے کسی مقتول کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس دلیل ہو تو اس (مقتول) کا ساز و سامان اس (قاتل) کے لیے ہے۔“ میں نے کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے پھر وہی بات فرمائی، میں نے کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، پھر نبی ﷺ نے وہی بات فرمائی تو میں کھڑا ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوقادہ! تمہارا کیا مسئلہ ہے؟“ میں نے آپ کو بتایا تو ایک شخص نے کہا ”اس نے سچ کہا، اور اس کا ساز و سامان میرے پاس ہے اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ (اور مال میرے پاس ہی رہنے دیں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اللہ کا شیر جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے قتال کرتا ہے، اور آپ ﷺ اس کا ساز و سامان تجھے دیں گے، تب نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا، پس اسے دو۔“ چنانچہ اس نے اسے مجھے دے دیا، میں نے اس سے ہوسلہ میں ایک باغ خریدا، اور یہ پہلا مال تھا جو میں نے حالتِ اسلام میں جمع کیا تھا۔

۳۹۸۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آسَهُمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ، سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۹۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجاہد آدمی اور اس کے گھوڑے کے لیے تین حصے مقرر فرمائے، ایک حصہ اس شخص کے لیے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لیے۔

۳۹۸۸: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحُرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَخْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقَسَّمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ لِيَزِيدَ: أَكْتُبُ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ، إِلَّا أَنْ يُحْذِيَ. وَفِي رِوَايَةٍ: كَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ يَدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْذِينَ مِنَ الْغَنِمَةِ وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۹۸۸: یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نجدہ حروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا جس میں اس نے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر مال غنیمت کی تقسیم کے وقت غلام اور عورت موجود ہوں تو کیا ان کا حصہ نکالا جائے گا؟ انہوں نے یزید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے جواب لکھوان دونوں کے لیے کوئی حصہ مقرر نہیں البتہ تھوڑا سا دے دیا جائے۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جواب لکھا: تم نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عورتیں جہاد کیا کرتی تھیں، اور کیا ان کا حصہ مقرر کیا جاتا تھا؟ ہاں آپ ﷺ کے ساتھ عورتیں جہاد میں شریک ہوتی تھیں، وہ مریضوں کا علاج معالجہ کرتی تھیں، انہیں مال غنیمت میں سے دیا جاتا تھا، رہا حصہ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے کوئی حصہ مقرر نہیں فرمایا۔

۳۹۸۹: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رِبَاحِ غُلَامٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۸۶۳) و مسلم (۵۷ / ۱۷۶۲)۔

❁ رواہ مسلم (۱۳۹۰ / ۱۸۱۲) و الروایۃ الثانیۃ ۱۳۷ / ۱۸۱۲)۔

مَعَهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِم بِالنَّبْلِ، وَارْتَجِزُ أَقُولُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ

خَمَزَلْتُ أَرْمِيهِمْ، وَأَغْفِرُ بِهِمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا خَلَفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ، حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّونَ، وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ أَرَامًا مِنَ الْحَجَارَةِ، يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةُ، وَخَيْرُ رَجُلَانِنَا سَلَمَةُ)). قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرَدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَاءَهُ عَلَى الْعُضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۹۸۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رباح، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے، کے ساتھ اپنے اونٹ بیچے، اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، جب ہم نے صبح کی تو عبدالرحمن فزاری نے اچانک رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر دھاوا بول دیا، میں ایک اونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف رخ کر کے تین بار آواز دی، لڑائی کا وقت آ گیا، پھر میں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا، میں ان پر تیر برسا رہا تھا اور رجز یہ شعر پڑھ رہا تھا: میں ابن اکوع ہوں، اور آج رذیل لوگوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ چنانچہ میں ان پر تیر برسا تار ہا اور ان کی سواریوں کو زخمی کرتا رہا، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام اونٹ میں نے ان کے قبضہ سے آزاد کروا لیے، اور میں پھر بھی ان کا پیچھا کر کے ان پر تیر اندازی کرتا رہا حتیٰ کہ انہوں نے وزن ہلکا کرنے کے لیے تیس چادریں اور تیس نیزے پھینک دیے، وہ جو بھی چیز پھینکتے میں اس پر پتھر کی نشانی لگاتا جاتا تا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اسے پہچان سکیں، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے شہ سواروں کو دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کے شہ سوار ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن فزاری کو جالیا اور اسے قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج ہمارا بہترین شہ سوار ابوقتادہ ہیں، اور ہمارا بہترین پیادہ سلمہ ہیں۔“ راوی بیان کرتے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے دیے، ایک حصہ گھڑ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا، آپ نے وہ دونوں میرے لیے جمع فرما دیے، پھر رسول اللہ ﷺ نے مدینہ واپس آتے ہوئے مجھے (اپنی اونٹنی) عضباء پر اپنے پیچھے سوار کرایا۔

۳۹۹۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْفِلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمَةِ عَامَةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۹۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن دستوں کو روانہ فرماتے تو ان میں سے بعض مجاہدین کو ان کے حصہ کے علاوہ خصوصی حصہ عنایت فرمایا کرتے تھے۔

\* رواہ مسلم (۱۸۰۷ / ۱۳۲)

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۳۵) و مسلم (۱۷۵۰ / ۴۰)۔



۳۹۹۱: وَعَنْهُ، قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفْلًا سِوَى نَصِينَا مِنَ الْخُمْسِ، فَاصَابَنِي شَارِفٌ، وَالشَّارِفُ: الْمُسْنُ الْكَبِيرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۳۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہمارے حصے کے علاوہ خمس میں سے بھی کچھ عطا فرمایا، سو مجھے خمس سے ایک ”شارف“ ملی۔ شارف بوڑھی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

۳۹۹۲: وَعَنْهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةٍ: أَبَقَ عَبْدُهُ، فَلَحِقَ بِالرُّومِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۹۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان کا گھوڑا بھاگ گیا تو دشمن نے اسے پکڑ لیا، مسلمان ان پر غالب آ گئے تو وہی گھوڑا رسول اللہ ﷺ کے دور میں مجھے لوٹا دیا گیا۔

اور ایک روایت میں ہے، ان کا ایک غلام فرار ہو کر رومیوں سے جا ملا، جب مسلمان ان پر غالب آ گئے تو نبی ﷺ کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ مجھے لوٹا دیا۔

۳۹۹۳: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا: أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ؟ فَقَالَ: ((أَنَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ)) قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۹۹۳: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، آپ نے خبیر کے خمس میں سے بنو مطلب کو عطا کیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے، جبکہ ہمارا اور ان کا آپ سے ایک رشتہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں۔“ جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کے درمیان کچھ بھی تقسیم نہ فرمایا۔

۳۹۹۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا قَرْيَةٍ آتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ غَصَبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَإِنَّ خُمْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۳۹۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم جس بستی میں (بلا قاتل) داخل ہو جاؤ اور وہاں اقامت اختیار کرو تو اس میں تمہارا حصہ ہے، اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس (سے حاصل ہونے والے مال) کا خمس اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، پھر وہ (باقی) تمہارے لیے ہے۔“

۳۹۹۵: وَعَنْ حَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ رَجُلًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (لم أجده بهذا اللفظ وعنده لولن آخر: ۳۱۳۵، انظر الحديث السابق) و مسلم (۱۷۵۰/۳۸)۔ رواہ البخاری (۳۰۶۷)۔ رواہ البخاری (۴۲۲۹)۔

\* رواہ مسلم (۱۷۵۶/۴۷)۔

اللَّهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۹۹۵: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں، روز قیامت ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔“

۳۹۹۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رِغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حِمْحِمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثِغَاءٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ. لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اغْنِنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ أَتَمُّ. ❁

۳۹۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہم میں کھڑے ہو کر خطاب فرمایا اس میں آپ نے خیانت کا ذکر کیا اور آپ نے اس معاملے کو سنگین قرار دیا، پھر فرمایا: ”میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روز قیامت آئے اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلارہا ہو، اور وہ شخص مجھے کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، اور میں اس سے کہوں کہ: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روز قیامت آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا نہنہا رہا ہو اور وہ آدمی کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روز قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری میا رہی ہو، وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر کوئی نفس (یعنی ملوک) ہو اور وہ چلا رہا ہو اور وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، اور میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روز قیامت آئے اور اس کی گردن پر چادر حرکت کر رہی ہو تو وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا، میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روز قیامت آئے اور اس کی گردن پر کوئی غیر ناطق چیز (سونا، چاندی وغیرہ) ہو تو وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔“

❁ رواہ البخاری (۳۱۱۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۷۳) و مسلم (۱۸۳۱/۲۴)۔

۳۹۹۷: وَعَنْهُ، قَالَ: أَهْدَى رَجُلٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ: مَدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مَدْعَمٌ يَحْطُ رَحْلاً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَبْنَاهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ؛ لَتَشْتَعِلْ عَلَيْهِ نَارًا)) فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْشَرَ أَكْبَنَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْشَرَ أَكْبَنَ مِنْ نَارٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۳۹۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو مدغم نامی ایک غلام بطور ہدیہ پیش کیا، مدغم، رسول اللہ ﷺ کی سواری کا کچا وہ اتار رہا تھا کہ اسے نامعلوم جانب سے ایک تیر آگیا جس سے وہ قتل ہو گیا، لوگوں نے کہا: اسے جنت مبارک ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے غزوہ خیبر کے مالِ غنیمت میں سے، اس کی تقسیم سے پہلے، جو چادر چوری کی تھی وہ اس پر آگ بھڑکا رہی ہے۔“ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک تمہ یادو تمسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک تمہ یادو تمسے آگ (میں جانے کے سبب) سے ہیں۔“

۳۹۹۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: كَرْكَرَةُ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ فِي النَّارِ)) فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۳۹۹۸: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کرکہ نامی شخص، نبی ﷺ کے سامان پر مامور تھا، وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جہنمی ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا سامان دیکھنے لگے تو انہوں نے ایک چادر پائی جو اُس نے چوری کی تھی۔

۳۹۹۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَصِيبُ فِي مَغَازِينِنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۳۹۹۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوات میں ہمیں شہد اور انگور ملتے تو ہم انہیں کھا لیتے تھے، اور انہیں اوپر (آپ ﷺ) تک نہیں پہنچاتے تھے۔

۴۰۰۰: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمِ يَوْمِ خَيْبَرَ، فَالْتَزَمْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا أُعْطَى الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا، فَالْتَفْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((مَا أُعْطِيَكُمْ)) فِي بَابِ رِزْقِ الْوَلَاةِ. ❊

۴۰۰۰: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خیبر میں مجھے چربی کی ایک تھیلی ملی تو میں نے اسے اٹھالیا، اور کہا: میں آج اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا، میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ میری طرف (دیکھ کر) مسکرا رہے تھے۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۷۰۷) و مسلم (۱۸۳/۱۱۵)۔

❊ رواہ البخاری (۳۰۷۴)۔

❊ رواہ البخاری (۳۱۵۴)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۵۳) و مسلم (۱۷۷۲/۷۲) حدیث ابی ہریرہ تقدم (۳۷۴۵)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”میں جو تمہیں عطا کروں۔“ باب رزق الولاۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۰۰۱: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ - أَوْ قَالَ: فَضَّلَ أُمِّي عَلَى الْأُمَمِ - وَأَخَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۰۰۱: ابو امامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت عطا کی ہے۔“ یا فرمایا: ”میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے اور ہمارے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے۔“

۴۰۰۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَيْدٍ - يَعْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ -: ((مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلْبُهُ)). فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَ مَيْدٍ عَشْرِينَ رَجُلًا، وَآخَذَ أَسْلَابَهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❁

۴۰۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر فرمایا: ”جس نے کسی کافر کو قتل کیا تو اس کا ساز و سامان اسی کا ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس روز میں آدمی قتل کیے اور انہوں نے ان کا ساز و سامان لے لیا۔“

۴۰۰۳: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي السَّلْبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمَسِ السَّلْبُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۰۰۳: عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ میں قتل ہو جانے والے شخص کے ساز و سامان کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ وہ اس کے قاتل کا ہے، اور آپ نے مقتول کے ساز و سامان سے خمس نہیں نکالا۔

۴۰۰۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَفَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ أَبِي جَهْلٍ، وَكَانَ قَتْلَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۰۰۴: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر ابو جہل کی تلوار مجھے اضافی طور پر عطا فرمائی اور انہوں نے اسے قتل کیا تھا۔

۴۰۰۵: وَعَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَيْرَ مَعَ سَادَتِي، فَكَلَّمُونَا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَنِي فَقُلْتُ سَيْفًا، فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ، فَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْنِيِّ الْمَتَاعِ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۵۵۳) وقال: حسن صحيح۔

❁ **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (۲۲۹/۲ ح ۲۴۸۷) [و أبو داود (۲۷۱۸) و مسلم (۱۸۰۹ مطولاً)۔]

❁ **حسن**، رواه أبو داود (۲۷۲۱)۔

❁ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۷۲۲) ☆ فيه أبو عبيدة: لم يسمع من أبيه، فالسند منقطع۔

أَرْقَى بِهَا الْمُجَانِينَ، فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّ رِوَايَتَهُ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ: أَلْمَتَاعُ. ❀

۴۰۰۵: ابولم کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے مالکوں کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک تھا، انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ میں ایک غلام ہوں، آپ نے میرے متعلق حکم فرمایا تو مجھے تلوار حائل کی گئی، اور میں اسے گھسیٹ رہا تھا، آپ ﷺ نے گھریلو سامان میں سے مجھے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔ میں نے آپ کو ایک دم سنایا جو کہ میں دیوانوں پر کیا کرتا تھا، آپ نے اس میں سے کچھ الفاظ ترک کر دینے اور کچھ رکھ لینے کا حکم دیا۔ ترمذی، ابوداؤد البتہ ابوداؤد کی روایت لفظ متاع پر ختم ہو جاتی ہے۔

۴۰۰۶: وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسِمِائَةً، فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَالرَّاجِلَ سَهْمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ، وَاتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، وَأَنَّمَا كَانُوا مِائَتِي فَارِسٍ. ❀

۴۰۰۶: مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خیبر کا مال غنیمت اہل حدیبیہ پر تقسیم کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا: لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، اس میں سے تین سو گھڑ سوار تھے، آپ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

اور امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث زیادہ صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے۔ مجمع سے مروی حدیث میں وہم ہے کہ انہوں نے کہا: تین سو گھڑ سوار تھے، جبکہ وہ صرف دو سو تھے۔

۴۰۰۷: وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَفَلَ الرُّبْعَ فِي الْبَدَاةِ، وَالثُّلْثَ فِي الرَّجْعَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❀

۴۰۰۷: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ نے شروع شروع میں لڑنے والوں کو مال غنیمت میں سے چوتھائی حصہ زائد عطا فرمایا، اور واپسی پر لڑائی کرنے والوں کو تہائی حصہ زائد عطا فرمایا۔

۴۰۰۸: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُنْفِلُ الرَّبْعَ بَعْدَ الْخُمْسِ، وَالثُّلْثَ بَعْدَ الْخُمْسِ إِذَا قَفَلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❀

۴۰۰۸: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد سے واپس تشریف لانے سے پہلے مال غنیمت خمس نکالنے کے بعد چوتھائی اور واپس لوٹتے ہوئے خمس نکالنے کے بعد تہائی حصہ اضافی طور پر عطا فرمایا کرتے تھے۔

❀ إسناده صحيح، رواه الترمذی (۱۵۵۷ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۷۳۰)۔

❀ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۷۳۶)۔

❀ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۷۵۰)۔

❀ صحيح، رواه أبو داود (۲۷۴۹)۔

۴۰۰۹: وَعَنْ أَبِي الْجَوْزِيَّةِ الْجَرْمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةَ حُمْرَاءَ، فِيهَا دَنَانِيرُ فِي امْرَأَةٍ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهُ: مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ، فَاتَيْتُهُ بِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا عَطَى رَجُلًا مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمْسِ)) لَأَعْطَيْتُكَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۰۰۹: ابو جوزیہ جرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ امارت میں روم کی سرزمین پر مجھے ایک سرخ گھڑا ملا جس میں دینار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، معن بن یزید نامی، صحابی ہمارے امیر تھے جو کہ بنو سلیم قبیلے سے تھے، میں نے وہ گھڑا ان کی خدمت میں پیش کر دیا، انہوں نے اسے مسلمانوں کے مابین تقسیم کر دیا اور مجھے بھی سب کے برابر ہی حصہ دیا، پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ خمس نکالنے کے بعد اضافی حصہ دیا جائے گا تو میں تمہیں ضرور دیتا۔“

۴۰۱۰: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَاسْتَهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ: فَأَعْطَانَا مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا، إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتَيْنَا: جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهُ اسْتَهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۰۱۰: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم (حبشہ سے) واپس آئے تو ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملاقات ہوئی جب خیبر فتح ہو چکا تھا، آپ نے ہمارا حصہ بھی مقرر فرمایا: یا یوں کہا: آپ نے ہمیں عطا فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت میں سے یا تو ان لوگوں کو حصہ دیا جو اس غزوہ میں شریک تھے یا پھر ہمارے کشتی کے ساتھیوں یعنی جعفر اور ان کے رفقا کو دیا۔

۴۰۱۱: وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم تُوْفِيَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) فَتَغَيَّرَتْ وَجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) فَفَتَشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ، لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۴۰۱۱: یزید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ساتھی فوت ہو گیا، صحابہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔“ یہ سن کر صحابہ کے چہروں کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے ساتھی نے مالِ غنیمت میں خیانت کی ہے۔“ ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہم نے اس میں یہود کا ایک گھینہ پایا جس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔

۴۰۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً، أَمْرًا لَا فَنَادَى فِي

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۷۲۵۳)۔

❁ صحيح، رواه أبو داود (۲۷۲۵)۔

❁ إسناده حسن، رواه مالك (۴۵۸/۲ ح ۱۰۱۰) وأبو داود (۲۷۱۰) والنسائي (۴/ ۶۴ ح ۱۹۶۱)۔

النَّاسِ، فَيَجِئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ، فَيَحْمِسُهُ وَيَقْسِمُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَلِكَ بِزَمَامٍ مِنْ شَعْرِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصْبَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ، قَالَ: ((أَسْمِعْتُ بِلَا لَا نَادَى ثَلَاثًا؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ؟)) فَاعْتَذَرَ، قَالَ: ((كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَنْ أَقْبَلَكَ عَنْكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۰۱۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کو مالِ غنیمت ملتا تو آپ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے تو وہ عام اعلان کرتے جس پر صحابہ کرام وہ مالِ غنیمت لے کر حاضر ہوتے جو ان کے پاس ہوتا، آپ اس میں سے خمس نکالتے اور اسے تقسیم کرتے، چنانچہ ایک آدمی اس سے ایک روز بعد بالوں سے بنی ہوئی ایک لگام لے کر آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! مالِ غنیمت میں ملنے والے مال میں یہ بھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے بلال رضی اللہ عنہ کو تین مرتبہ اعلان کرتے ہوئے سنا تھا؟“ اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر کس چیز نے تجھے اسے لانے سے منع کیا؟“ اس نے معذرت پیش کی، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب تم اسے قیامت کے روز لاؤ گے، میں اسے تم سے ہرگز قبول نہیں کروں گا۔“

۴۰۱۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ حَرَقُوا مَتَاعَ الْغَالِ وَضَرَبُوهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۰۱۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خیانت کرنے والے کے مال و متاع کو جلا دیا اور اس کی پٹائی کی۔

۴۰۱۴: وَعَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ يَكْتُمُ غَالًا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۰۱۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے تو وہ بھی اسی کی طرح ہے۔“

۴۰۱۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۴۰۱۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کو اس کی تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۰۱۶: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السَّهَامُ حَتَّى تُقَسَّمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ \*

۴۰۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حصوں کی تقسیم سے پہلے انہیں بیچنے سے منع فرمایا۔

۴۰۱۷: وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ هَذِهِ الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلُوءٌ،

\*\*\*\*\*  
\* إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۷۱۲)۔ \* إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۲۷۱۵) ☆ الوليد: شامي وقال

البخاري في زهير بن محمد: "ماروى عنه أهل الشام فإنه مناكير"۔ \* إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۲۷۱۶)

☆ خبيب: مجهول، وجعفر بن سعد: ضعفه الجمهور۔ \* سندہ ضعيف، رواه الترمذي (۱۵۶۳) وقال: غريب

☆ محمد بن إبراهيم الباهلي مجهول وفي شيخه نظر و لبعض الحديث شواهد۔

\* سندہ حسن، رواه الدارمي (۲۲۶/۲) ح ۲۴۷۹، نسخة محققة: (۲۵۱۹) [والطبراني في الكبير ۸/ ۲۲۰ ح ۷۷۷۴

وقبله: ۷۵۹۴]۔

فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورُكٌ لَهُ فِيهِ، وَرُبُّ مَتَخَوِضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۰۱۷: خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”یہ مال (غنیمت) خوش منظر اور خوش ذائقہ ہے، چنانچہ جس نے اسے بقدر استحقاق حاصل کیا تو وہ اس کے لیے باعث برکت بنا دیا جائے گا، اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں من پسند تصرف کرتے ہیں، ان کے لیے روز قیامت آگ ہی ہے۔“

۴۰۱۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّوْيَا يَوْمَ أُحُدٍ. ❁

۴۰۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے روز اپنی تلوار ذو الفقار حصہ سے زیادہ لی۔ ابن ماجہ اور امام ترمذی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں، اور یہ وہی ہے جو آپ ﷺ نے غزوہ احد کے روز خواب میں دیکھی تھی۔

۴۰۱۹: وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبُ دَابَّةً مِنْ فِئَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَحْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنْ فِئَةِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَحْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۰۱۹: رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت کے کسی جانور پر سواری نہ کرے حتیٰ کہ جب اسے لاغر کر دے تو اسے اس میں واپس لوٹا دے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے حتیٰ کہ جب اسے بوسیدہ کر دے تو اسے اس میں واپس کر دے۔“

۴۰۲۰: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ كُنْتُمْ تُحْمِسُونَ الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۰۲۰: محمد بن ابوجہاد، عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے دور میں طعام میں سے بھی پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ انہوں نے کہا: غزوہ خیبر میں ہمیں کھانا ملا، ہر آدمی آتا اور وہ اپنی ضرورت کے مطابق اس سے لیتا اور پھر واپس چلا جاتا۔

۴۰۲۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا، فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمْ

❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (۲۳۷۴) وقال: حسن صحيح۔

❁ إسناده حسن، رواه [أحمد ۱/ ۲۷۱ ح ۲۴۴۵] وابن ماجه (۲۸۰۸) و الترمذي (۱۵۶۱) وقال: حسن۔

❁ حسن، رواه أبو داود (۲۱۵۹)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۷۰۴)۔



الخُمْسُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک لشکر کو کھانا اور شہد ملا تو ان میں سے خمس نہ لیا گیا۔

۴۰۲۲: وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا كُلُّ الْجَزُورِ فِي الْغَزْوِ، وَلَا نَقْسِمُهُ، حَتَّى إِذَا كُنَّا لَنَرْجِعَ إِلَى رِحَالِنَا وَآخِرِ جُنَّتِنَا مِنْهُ مَمْلُوءَةً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۲۳: عبد الرحمن کے آزاد کردہ غلام قاسم، نبی ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم جہاد میں اونٹ کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ہم اسے تقسیم نہیں کیا کرتے تھے، حتیٰ کہ جب ہم اپنی منزلوں کو لوٹتے تو ہماری خورجیاں اس سے بھری ہوتی تھیں۔

۴۰۲۳: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((أَذُوا الْخِيَاطَ وَالْمِخِيطَ، وَإِيَّاكُمْ وَالْعُلُولَ، فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❊

۴۰۲۳: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”دھاگہ اور سوئی بھی (مالِ غنیمت میں) جمع کرادو اور خیانت سے بچو، کیونکہ روزِ قیامت وہ خیانت کرنے والے کے لیے باعثِ عار ہوگی۔“

۴۰۲۴: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ. ❊

۴۰۲۴: امام نسائی نے اسے ”عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده“ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۵: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْقَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا. وَرَفَعَ إصْبَعَهُ - إِلَّا الْخُمْسَ، وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ، فَأَذُوا الْخِيَاطَ وَالْمِخِيطَ)) فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كَبَّةٌ مِنْ شَعْرِ، فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ)). فَقَالَ: أَمَّا إِذَا بَلَغْتَ مَا أَرَى، فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا، وَنَبَذَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۲۵: عمرو بن شعيب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: نبی ﷺ اونٹ کے قریب ہوئے تو آپ نے اس کی کوہان سے ایک بال پکڑا پھر فرمایا: ”لوگو! اس مالِ غنیمت سے میرے لیے کوئی چیز نہیں اور یہ (بال تک) بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی اٹھائی البتہ خمس، اور خمس بھی تمہیں ہی لوٹا دیا جائے گا، تم دھاگہ اور سوئی تک جمع کرادو۔“ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک ٹکڑا سا تھا، اس نے عرض کیا: میں نے اسے جھل کو صحیح کرنے کے لیے لیا تھا، نبی ﷺ

❊ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۷۰۱)۔

❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۲۷۰۶) ☆ ابن حَرَشَف: مجهول۔

❊ سندہ حسن، رواه الدارمي (۲/ ۲۳۰ ح ۲۴۹۰، نسخة محققة: ۲۵۳۰)۔

❊ إسناده حسن، رواه النسائي (۶/ ۲۶۲-۲۶۴ ح ۲۷۱۸)۔

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۶۹۴)۔

نے فرمایا: ”وہ چیز جو میری اور بنو عبدالمطلب کی ہے وہ تیرے لیے ہے۔“ اس آدمی نے کہا: اگر معاملہ اس قدر سنگین ہے تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں، اور اس نے اسے پھینک دیا۔

۴۰۲۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمُغَنَمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَوْا بَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ: ((وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمْسُ، وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رحمہ اللہ ۴۰۲۶: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کے اونٹ کی طرف رخ کر کے ہمیں نماز پڑھائی، اور جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے اونٹ کے پہلو سے چند بال پکڑے پھر فرمایا: ”تمہارے اموالِ غنیمت میں سے خمس کے علاوہ میرے لیے اتنی چیز بھی حلال نہیں، جبکہ خمس بھی تمہارے مصالح پر خرچ کیا جاتا ہے۔“

۴۰۲۷: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَ دَوَى الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ آتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ مِنْهُمْ، أَرَأَيْتَ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْنَا، وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هَكَذَا)). وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهُ، وَفِيهِ: ((أَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ)). وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. رحمہ اللہ ۴۰۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے رشتہ داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے درمیان تقسیم کر دیا تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بنو ہاشم قبیلہ کے ہمارے یہ بھائی، آپ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے ان کی فضیلت کا ہمیں انکار نہیں کیونکہ اللہ نے آپ کو ان میں پیدا فرمایا، بنو مطلب کے ہمارے بھائیوں کے بارے میں بتائیں کہ آپ نے انہیں عطا فرمادیا جبکہ ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہماری اور ان کی قرابت ایک ہی ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کر کے فرمایا: ”بنو ہاشم اور بنو مطلب اس طرح ایک چیز ہیں۔“ شافعی۔ ابوداؤد اور نسائی کی روایت اسی طرح ہے، اور اس میں ہے: ہم اور بنو مطلب نہ تو دور جاہلیت میں الگ تھے اور نہ اسلام میں الگ ہیں۔ اور ہم اور وہ ایک چیز ہیں، آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

## الْفَضْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۴۰۲۸: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ

❖ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۷۵۵)۔

❖ **حسن**، رواه الشافعي في الأم (۱/۴۶) و سنده ضعيف) و أبو داود (۲۹۸۰) وهو حديث صحيح) و النسائي

(۷/۱۳۰ ح ۴۱۴۲ و هو حديث حسن) [و أصله عند البخاري (۴۲۲۹)۔]

شِمَالِي، فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثُهُ أَسْنَانُهُمَا، فَتَمَنَيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعِ مِنْهُمَا، فَعَمَزَنِي أَحَدُهُمَا، فَقَالَ: أَيُّ عَمٍّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أَخْبَرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا، قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، قَالَ: وَعَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشُبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: الْآتِرِيَانِ؟ هَذَا صَاحِبُكُمْ الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ. قَالَ: فَأَبْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ، ثُمَّ أَنْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟)) فَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: ((هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟)) فَقَالَ: لَا. فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: ((كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)). وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَلْبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَالرَّجُلَانِ: مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ. \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۲۸: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غزوہ بدر کے روز صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو میں انصار کے دو عمر لڑکوں کے درمیان تھا، میں نے تمنا کی کہ میں ان دونوں سے زیادہ قوی آدمیوں کے درمیان ہوتا، اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: چچا جان! آپ ابو جہل کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، لیکن بھتیجے تمہیں اس سے کیا کام؟ اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں الگ نہیں ہوں گا حتیٰ کہ ہم سے جلد اجل کو پہنچنے والا فوت ہو جائے۔ اس کی اس بات سے مجھے بہت تعجب ہوا، بیان کرتے ہیں، پھر دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور اس نے بھی مجھ سے وہی بات کی، اتنے میں میں نے ابو جہل کو لوگوں میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے، وہ بیان کرتے ہیں، وہ دونوں اپنی تلواروں کے ساتھ اس کی طرف لپکے اور اس پر وار کیا حتیٰ کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟“ ان دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: میں نے اسے قتل کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں کی تلواریں دیکھ کر فرمایا: ”تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے ابو جہل کے ساز و سامان کے متعلق معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فیصلہ فرمایا، جبکہ وہ دونوں آدمی (لڑکے) معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے۔

۴۰۲۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: ((مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟)) فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ، وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فَلَوْ غَيْرُ أَكَاكِ قَتَلْتَنِي. \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۲۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون دیکھ کر ہمیں یہ بتائے گا کہ ابو جہل کس حالت

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۴۱) و مسلم (۱۷۵۲ / ۴۲)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۰۲۰) و مسلم (۱۸۰۰ / ۱۱۸)۔

میں ہے؟“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اس پر حملہ کیا ہے جس کی وجہ سے وہ ٹھنڈا (قریب المرگ) ہو گیا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے اسے داڑھی سے پکڑ کر کہا: تو ابو جہل ہے؟ اس نے کہا: تم نے ایک آدمی ہی تو قتل کیا ہے؟ ایک دوسری روایت میں ہے: اس نے کہا: کاش کوئی غیر کاشکار مجھے قتل کرتا۔

۴۰۳۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْ مُسْلِمًا)). ذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَأَجَابَهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يَكْبَ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَرَأَى.. أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْإِيمَانُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ. ❀

۴۰۳۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو کچھ دیا اور میں بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا وہ مجھے ان میں سے زیادہ پسندیدہ تھا، چنانچہ میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: فلاں شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ (میں اسے) مسلمان (سمجھتا ہوں)۔“ سعد رضی اللہ عنہ نے تین بار ایسے ہی عرض کیا، اور آپ نے انہیں ایسے ہی جواب ارشاد فرمایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک میں آدمی کو دیتا ہوں، جبکہ دوسرا شخص (جسے میں نہیں دیتا) اس کی نسبت مجھے زیادہ پیارا ہوتا ہے، اس اندیشے کے پیش نظر دیتا ہوں کہ وہ اپنے چہرے کے بل جہنم میں نہ ڈالا جائے۔“ بخاری، مسلم۔

اور صحیحین کی روایت میں ہے، امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کلمہ ہے جبکہ ایمان عمل صالح ہے۔

۴۰۳۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ، يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ عَثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ، وَحَاجَةِ رَسُولِهِ وَإِنِّي أَبِيعُ لَهُ)) فَضْرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۴۰۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”بے شک عثمان، اللہ اور اس کے رسول کے کام سے گئے ہوئے ہیں، اور میں ان کی بیعت کرتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا، جبکہ آپ نے ان کے علاوہ کسی اور غیر حاضر شخص کے لیے حصہ مقرر نہیں فرمایا۔

۴۰۳۲: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْعَلُ فِي قَسَمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بَعِيرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❀

۴۰۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مالِ غنیمت کی تقسیم میں ایک اونٹ کے بدلے میں دس بکریاں مقرر فرمایا کرتے تھے۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷) و مسلم (۲۳۷/۱۵۰)۔

❀ حسن، رواہ أبو داود (۲۷۲۶)۔

❀ صحیح، رواہ النسائي (۷/ ۲۲۱ ح ۴۳۹۶) [و أصله متفق عليه (البخاري: ۲۴۸۸ و مسلم: ۱۹۶۸)۔]

۴۰۳۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((غَزَانِي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَأْخُذْ بِبُيُوتِهَا وَلَمْ يَرْفَعْ سَقُوفَهَا، وَلَا رَجُلٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَا دَهَاءَ، فَغَزَا، فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحَبَسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، [فَجَمَعَ] الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِنَاكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا، فَقَالَ: إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيَابِعُنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ، فَلَذِقْتُ يَدَ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمْ الْغُلُولُ، فَجَاءَتْ وَابْرَأْسٍ مِثْلَ رَأْسٍ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا، فَجَاءَتْ النَّارُ فَانْكَلَتْهَا. وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: ((فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لَنَا حَتَّى قَبَلْنَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لِلْغَنَائِمِ، رَأَى صَعْفَنَا وَعِجْرَنَا فَاحْلَاهَا لَنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۰۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء ﷺ میں سے کسی ایک نبی نے جہاد کیا تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: وہ شخص میرے ساتھ نہ جائے جس نے شادی کی اور وہ اسے اپنے گھر لانا چاہتا ہے مگر وہ اسے تاحال اپنے گھر نہیں لاسکا اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گھر بنایا اور اس نے اس کی چھتیں بلند نہیں کیں، اور نہ وہ شخص میرے ساتھ جائے جس نے بکری یا حاملہ اونٹنی خریدی ہے اور وہ اس کے بچے کا منتظر ہے۔ انہوں نے جہاد کا ارادہ کیا، اور وہ نماز عصر یا اس کے قریب اس بستی کے قریب پہنچے (جس کے ساتھ جہاد کرنا تھا) اور انہوں نے سورج سے فرمایا: تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، اے اللہ! اسے ٹھہرا دے، لہذا اسے ٹھہرا دیا گیا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی، انہوں نے مال غنیمت جمع کیا، آگ اسے جلانے کے لیے آئی مگر اس نے اسے نہ جلایا۔ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی خائن ہے، ہر قبیلے سے ایک آدمی میری بیعت کرے، ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چٹ گیا، نبی نے فرمایا: تم میں خائن ہے۔ وہ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک سر لائے اور اسے مال غنیمت میں رکھا گیا، پھر آگ آئی اور اسے کھا گئی۔ اور ایک روایت میں یہ زیادہ نقل کیا ہے: ”ہم سے پہلے مال غنیمت کسی کے لیے حلال نہیں تھا، پھر اللہ نے ہمارے لیے مال غنیمت حلال فرمادیا، اس نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو اسے ہمارے لیے حلال قرار دے دیا۔“

۴۰۳۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: فَلَانٌ شَهِيدٌ، وَفَلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ، فَقَالُوا: فَلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ عَلَّهَا، أَوْ عَبَاءَةٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِذْ هَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ،)) ثَلَاثًا قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۰۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: جب غزوہ خیبر کا دن تھا تو نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت آئی اور انہوں نے کہا: فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، حتیٰ کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے تو انہوں نے

نے کہا: فلاں شہید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں، میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے، جو اس نے خیانت کی تھی، جہنم میں دیکھا ہے۔“ پھر فرمایا: ”ابنِ خطاب! جاؤ اور تین بار اعلان عام کر دو کہ جنت میں (کامل) مومن داخل ہوں گے۔“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نکلا اور تین بار اعلان کیا: سن لو! جنت میں صرف مومن ہی جائیں گے۔

## بَابُ الْجَزِيَّةِ

## جزیہ کا بیان

## الْفُضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

٤٠٣٥: عَنْ بَجَالَةَ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبَ الْجَزَاءِ بِنِ مَعَاوِيَةَ عَمَّ الْأَخْنَفِ، فَاتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجَزِيَّةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسٍ هَجَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊ وَذَكَرَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ: إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ.

٣٠٣٥: بجالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اخنف کے چچا جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال پہلے ان کی طرف سے ہمارے پاس ایک خط آیا کہ مجوسیوں کے ہر اس جوڑے کے درمیان علیحدگی کرو جو آپس میں ایک دوسرے کے محرم ہوں، اور عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے حتیٰ کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ”جب کسی امیر کو کسی لشکر پر مقرر فرماتے.....“ باب الكتاب إلى الكفار میں ذکر کی گئی ہے

## الْفُضْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

٤٠٣٦: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ، يَغْنَى مُحْتَلِمٌ، دِينَارًا، أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمُعَافَرِيِّ: ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

٣٠٣٦: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو انہیں ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے مساوی معافری کپڑا جو کہ یمن میں ہوتا ہے، لینے کا حکم فرمایا۔

٤٠٣٧: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَصْلُحُ قِبَلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جَزِيَّةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

❊ رواہ البخاری (٣١٥٦) ٥ حدیث بریدہ، تقدم (٣٩٢٩)۔ ❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (٣٠٣٨)

[والترمذی (٦٢٣) والنسائی (٢٤٥٥) وابن ماجه (١٨٠٣)] ☆ الأعمش مدلس وعنعن۔

❊ إسناده ضعیف، رواہ أحمد (٢٢٣/١) ح ١٩٤٩) والترمذی (٦٣٣) وأبو داود (٣٠٥٣) ☆ فیہ یزید بن أبی

زیاد: ضعیف وللحدیث شواہد ضعیفہ، منها طریق أحمد (٢٥٣/١، ٣١٣)۔

۴۰۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ملک میں دو قبیلے (یعنی دین) درست نہیں اور نہ کسی مسلمان پر جزیہ ہے۔“

۴۰۳۸: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أَكِيدِرِ دَوْمَةَ فَآخَذُوهُ، فَأَتَوْا بِهِ، فَحَقَّنَ لَهُ دَمَهُ، وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے بادشاہ اکیدر کی طرف بھیجا، وہ اسے گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں لے آئے، آپ ﷺ نے اس کی جان بخشی فرمادی اور فریقین کے مابین جزیہ پر صلح ہو گئی۔

۴۰۳۹: وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَبِي أُمِّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۳۹: حرب بن عبید اللہ اپنے نانا سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”محصول تو یہود و نصاریٰ پر ہے، مسلمانوں پر عشر نہیں۔“

۴۰۴۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ، فَلَا هُمْ يُضَيِّقُونَا، وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كُرْهًا فَخُذُوا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۴۰۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم کسی قوم کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ نہ تو ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں اور نہ وہ ہمارا وہ حق دیتے ہیں جو ان پر عائد ہوتا ہے اور ہم بھی ان سے اپنا حق (زبردستی) حاصل نہیں کرتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ انکار کریں اور تمہیں زبردستی لینا پڑے تو لو۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۴۰۴۱: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، مَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَّافَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❊

۴۰۴۱: انس سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم جزیہ مقرر فرمایا، اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ضروریات زندگی اور تین دن کی ضیافت۔

❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۳۰۳۷) ☆ محمد بن إسحاق عنن۔

❊ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۳/ ۴۷۴) ح ۱۵۹۹۲ و أبو داود (۳۰۴۸) ☆ سفیان الثوری مدلس و عنن و رجل

من بکر بن وائل، لعله حرب وإلا فمجهول۔ ❊ صحیح، رواہ الترمذی (۱۵۸۹)۔

❊ إسناده صحيح، رواه مالك (۱/ ۲۷۹) ح ۶۲۳۔



## بَابُ الصَّلْحِ

## صلح کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

٤٠٤٢: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحَدِيثِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ الْهَذْيَ، وَأَشْعَرَ، وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّيْئَةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتٌ بِهِ رَاحِلَتُهُ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلَّ حَلِّ خَلَائِلِ الْقُصُوءِ! خَلَائِلِ الْقُصُوءِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا خَلَائِلِ الْقُصُوءِ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقِي، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا)) ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبَتْ، فَعَدَلَّ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَفْصَى الْحَدِيثِيَّةِ عَلَى تَمَدِّ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يَلْبِثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ، وَشَكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ! مَا زَالَ يَجِيئُ لَهُمْ بِالرِّبِيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ، إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخَزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ خَزَاعَةَ، ثُمَّ آتَاهُ عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ: إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اُكْتُبْ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)). فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنْ اُكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي. اُكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ)). فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلَى أَنْ لَا يَأْتِيَنَّكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِصَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: ((قُومُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ احْلِقُوا)) ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةُ مُؤْمِنَاتٍ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مِهَاجِرَاتٍ﴾ الْآيَةُ، فَنَهَاَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصِّدَاقَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَأَرْسَلُوهُ فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، نَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمَرٍ لَهُمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ! جَبِدًا، أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَضْرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ، وَفَرَّ إِلَى آخِرِ حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ رَأَى هَذَا دُعْرًا)) فَقَالَ: قُتِلَ وَاللَّهِ! صَاحِبِي، وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ. فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَيْلُ

أَمَّهُمْ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيُرْدُهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى آتَى سَيْفَ الْبَحْرِ، قَالَ: وَانْفَلَتَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عَصَابَةٌ، فَوَاللَّهِ مَا يَسْمَعُونَ بِغَيْرِ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا، فَقَتَلُوهُمْ، وَآخَذُوا أَمْوَالَهُمْ، فَارْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَنَا شِدُّهُ اللَّهُ وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ، فَمَنْ أَنَاهُ فُهِوْا مِنْ فَارَسَلِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۰۴۲: مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ صلح حدیبیہ کے سال اپنے ہزار سے چند سینکڑے زیادہ صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ ﷺ نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں قلاہہ ڈالا، قربانی کا نشان لگایا اور اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا، اور چل پڑے حتیٰ کہ جب آپ ﷺ پر پہنچے جہاں سے اتر کر اہل مکہ تک پہنچا جاتا تھا، وہاں آپ کی سواری آپ کو لے کر بیٹھ گئی، لوگوں نے، حل، حل کہہ کر اٹھانے کی کوشش کی اور کہا کہ قصواء کسی عذر کے بغیر اڑی کر گئی، نبی ﷺ نے فرمایا: ”قصواء نے اڑی نہیں کی اور اس کا یہ مزاج بھی نہیں، لیکن ہاتھیوں کو روکنے والے نے اسے روک لیا ہے۔“ پھر فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ اللہ کی حرمت کی تعظیم کرنے کے متعلق مجھ سے جو مطالبہ کریں گے میں وہی تسلیم کر لوں گا۔“ پھر آپ نے اونٹنی کو ڈانٹا اور وہ تیزی کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی، آپ اہل مکہ کی گزرگاہ چھوڑ کر حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے جہاں برائے نام پانی تھا، لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کرنے لگے اور تھوڑی دیر میں انہوں نے سارا پانی اس کنویں سے کھینچ لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکالا، پھر انہیں حکم فرمایا کہ وہ اسے اس (پانی) میں رکھ دیں، اللہ کی قسم! ان کے لیے پانی خوب ابلتا باحتی کہ وہ اس جگہ سے آسودہ ہو کر واپس ہوئے، وہ اسی اثنا میں تھے کہ بدیل بن ورقاء الخزاعی خزاہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ آیا، پھر عروہ بن مسعود آپ ﷺ کے پاس آیا، اور حدیث کو آگے بیان کیا، کہ سہیل بن عمرو آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”لکھو یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی۔“ (اس پر) سہیل نے کہا: اگر ہمیں یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، تو ہم آپ کو بیت اللہ سے کیوں روکتے اور آپ سے قتال کیوں کرتے؟ بلکہ آپ محمد بن عبد اللہ لکھیں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم نے میری تکذیب کی ہے، (اچھا) لکھو، محمد بن عبد اللہ، پھر سہیل نے کہا: اور اس شرط پر معاہدہ ہے کہ اگر ہماری طرف سے کوئی آدمی، خواہ وہ آپ کے دین پر ہو، آپ کے پاس آئے گا؟ آپ اسے ہمیں لوٹائیں گے، جب تحریر سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ، قربانی کرو، پھر سر منڈاؤ۔“ پھر مومن عورتیں آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اسے اہل ایمان جب مومن عورتیں ہجرت کر کے آپ کے پاس آئیں.....“ اللہ تعالیٰ نے انہیں منع فرمایا کہ وہ ان (مومن عورتوں) کو (کفار کی طرف) واپس نہ کریں، اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ حق مہر واپس کر دیں، پھر آپ مدینہ تشریف لے آئے تو قریش کے ابوبصیر، جو کہ مسلمان تھے، آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے، قریش نے ان کی تلاش میں دو آدمی بھیجے تو آپ ﷺ نے

انہیں ان کے حوالے کر دیا، وہ انہیں لے کر وہاں سے روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے وہاں پڑاؤ ڈالا اور کھجوریں کھانے لگے، ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا: اے فلاں! اللہ کی قسم! تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ ہے، مجھے دکھاؤ میں بھی دیکھوں، اس شخص نے ان کو (تلوار) دے دی تو انہوں نے اسے ایک ایسی ضرب لگائی کہ اس کا کام تمام کر دیا جبکہ دوسرا فرار ہو کر مدینہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبوی میں داخل ہو گیا نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے کوئی خوف زدہ منظر دیکھا ہے۔“ اور اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا ہے اور میں قتل کیا ہی جانے والا ہوں، اتنے میں ابو بصیر بھی آگئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کی ماں برباد ہو، اگر ساتھی مل جائے تو یہ لڑائی کی آگ بھڑکا دے گا۔“ جب انہوں نے سنا تو وہ سمجھ گئے کہ آپ مجھے ان کے حوالے کر دیں گے، وہ وہاں سے نکل کر ساحل سمندر پر آگئے، راوی بیان کرتے ہیں، ابو جندل بن سہل رضی اللہ عنہ بھی (مکہ سے) بھاگے اور ابو بصیر سے آملے، اب قریش کا جو بھی آدمی اسلام لا کر بھاگتا تو وہ ابو بصیر سے آملتا، حتیٰ کہ ان کی ایک جماعت بن گئی، اللہ کی قسم! ان کو ملک شام کے لیے روانہ ہونے والے کسی بھی قریشی قافلے کا پتہ چلتا تو وہ اس سے چھیڑ چھاڑ کرتے، انہیں قتل کرتے اور ان کا مال چھین لیتے، قریش نے نبی ﷺ کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دیتے ہوئے یہ پیغام بھیجا کہ آپ انہیں اپنے پاس بلا لیں۔ اب جو شخص آپ کے پاس آجائے تو وہ مامون رہے گا، (اس پر) نبی ﷺ نے انہیں (اپنے پاس) بلا بھیجا۔

۴۰۴۳: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّحَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدُّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ، وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قِيَوْدِهِ، فَرَدَّهٖ إِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

۴۰۴۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین شرائط پر صلح کی، مشرکین میں سے جو شخص آپ کے پاس آئے گا اسے واپس کیا جائے گا، اور مسلمانوں کی طرف سے جو ان کے پاس آئے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا اور وہ اگلے سال مکہ آئیں گے اور تین دن قیام کریں گے، اور وہ اپنا اسلحہ تلوار، کمان وغیرہ چھپا کر (نیام میں بند کر کے) لائیں گے۔ اتنے میں ابو جندل رضی اللہ عنہ اپنی بیڑیوں میں جھکڑے ہوئے آئے تو آپ ﷺ نے انہیں واپس کر دیا۔

۴۰۴۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قُرَيْشًا صَلَّحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ مَنْ جَاءَ نَامِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَ كُمْ مَنَا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ائْتَنُتُبْ هَذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ! إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مَنَا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، وَمَنْ جَاءَ نَامِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرْجًا وَمَخْرَجًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۞

۴۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی ﷺ سے صلح کی تو انہوں نے نبی ﷺ سے یہ شرط عائد کی کہ تمہاری طرف سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے تمہیں واپس نہیں کریں گے، اور جو شخص ہماری طرف سے تمہارے پاس آئے گا تو تم اسے ہمیں واپس کرو گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم (یہ شرط) لکھ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، جو شخص ہماری

طرف سے ان کی طرف جائے گا تو اللہ نے اسے دور کر دیا، اور جو شخص ان کی طرف سے ہمارے پاس آئے گا تو اللہ اس کے لیے عنقریب کوئی خلاصی کی راہ پیدا فرمادے گا۔“

۴۰۴۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النَّسَاءِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ﴾. فَمَنْ أَقَرَّتْ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا: ((قَدْ بَايَعْتُكَ)) كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللَّهُ! مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۰۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کی بیعت کے بارے میں فرمایا کہ نبی ﷺ اس آیت کے مطابق ان کا امتحان لیا کرتے تھے: ”اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس آئیں اور اس بات پر آپ سے بیعت کریں.....“ تو ان میں سے جو ان شرائط کی پابندی کا اقرار کر لیتی تو آپ ﷺ اسے فرماتے: ”میں نے تم سے بیعت لے لی۔“ آپ ان سے بیعت فقط زبانی طور پر لیتے۔ اللہ کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۰۴۶: عَنِ الْمَسُورِ، وَمَرَّوَانَ أَنَّهُمْ اضْطَلَحُوا عَلَى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشَرَ سِنِينَ، يَأْمَنُ فِيهِمُ النَّاسُ، وَعَلَى أَنْ يَبْنُوا عِيَّةً مَكْفُوفَةً وَأَنَّهُ لَا إِسْلَالَ وَلَا إِغْلَالَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۰۴۶: مسور اور مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے دس سال لڑائی بند رکھنے کا معاہدہ کیا، اس عرصہ میں لوگ امن سے رہیں گے، کسی غلط فہمی کا شکار ہوں گے اور نہ ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھائیں گے (جان و مال کا تحفظ ہوگا)۔

۴۰۴۷: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ آبَاءِهِمْ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، أَوْ انْتَقَصَهُ، أَوْ كَلَفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِبِّ نَفْسٍ، فَأَنَا حَاجِبُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۰۴۷: صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بیٹوں کی ایک جماعت سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! جس نے کسی ذمی شخص پر ظلم کیا یا اس کی حق تلفی کی یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر جزیہ عائد کیا یا اس کی رضا مندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو روز قیامت میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔“

۴۰۴۸: وَعَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: ((فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ))

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۷۱۳) ومسلم (۱۸۶۶/۸۸)۔

❁ حسن، رواہ أبو داود (۲۷۶۶)۔

❁ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۳۰۵۲) ☆ عدة أبناء أصحاب رسول الله ﷺ مجهولون کلهم۔

قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْ بِنَانِغُسِنَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايَعْنَا. تَعْنِي صَافِحْنَا. قَالَ: ((أَنَّمَا قَوْلِي لِمَائَةِ أُمْرَأَةٍ كَقَوْلِي لَامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ)). رواه..... ❁

۴۰۴۸: امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے خواتین کی جماعت کے ساتھ نبی ﷺ کی بیعت کی تو آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”(میں نے ان امور میں تمہاری بیعت لی) جن کی تم استطاعت اور طاقت رکھتی ہو۔“ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہم پر ہماری جانوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیں یعنی ہم سے مصافحہ کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سوروتوں کے لیے میری بات وہی ہے جو ایک عورت کے لیے ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۴۰۴۹: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اغْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ- يَعْنِي مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ- يُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: لَا نَقْرُبُهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَنَعْنَاكَ، وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: ((أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ)). ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ((أُمَحِّ رَسُولَ اللَّهِ)) قَالَ: لَا وَاللَّهِ! لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: ((هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لَا يُخْرِجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا)) فَلَمَّا دَخَلَهَا، وَمَضَى الْأَجَلَ، اتَّوْاعَلِيًّا، فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: أَخْرِجْنَا، فَقَدْ مَضَى الْأَجَلَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ. ❁

۴۰۴۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے انکار کر دیا کہ وہ آپ کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت دیں حتیٰ کہ آپ نے ان سے اس بات پر صلح کی کہ آپ آئندہ سال آئیں گے، اور وہاں تین روز قیام کریں گے، جب انہوں نے تحریر میں آپ ﷺ سے یہ لکھوانا چاہا کہ یہ وہ بات ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے مصالحت کی، انہوں نے کہا: ہم اس کا اقرار نہیں کرتے، اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو نہ روکتے، لیکن آپ محمد بن عبد اللہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں رسول اللہ ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ ہوں۔“ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”لفظ رسول اللہ متا دیں۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ (کے نام) کو نہیں مٹاؤں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے قلم ہاتھ میں لیا جبکہ آپ بہتر طور پر نہیں لکھ سکتے تھے، آپ نے لکھا کہ یہ صلح نامہ محمد بن عبد اللہ کی طرف سے ہے جب آپ مکہ میں

❁! سَنَدُهُ صَحِيحٌ، رواه [الترمذي ۱۵۹۷ وقال: حسن صحيح] والنسائي (۷/ ۱۴۹ ح ۴۱۸۶) وابن ماجه

(۲۸۷۴) و مالک (۲/ ۹۸۲ ح ۱۹۰۸)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۶۹۹) ومسلم (۹۰/ ۱۷۸۳)۔

داخل ہوں گے تو تلوار نیا م میں رکھیں گے اور مکہ والوں میں سے اگر کوئی آدمی آپ کے ساتھ جانا چاہے تو آپ اسے اپنے ساتھ نہیں لے کر جائیں گے اور اگر آپ کے صحابہ میں سے کوئی قیام کرنا چاہے گا آپ اسے منع نہیں کریں گے، چنانچہ جب (اگلے سال) وہ (مکہ میں) آئے اور مدت قیام پوری ہو گئی تو وہ لوگ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اپنے ساتھی سے کہو کہ مدت قیام پوری ہو چکی ہے لہذا یہاں سے چلے جائیں، نبی ﷺ تشریف لے آئے۔

## بَابُ اخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان

الفَصْلُ الْأَوَّلُ

### فصل اول

۴۰۵۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمُدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ يَهُودَ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا، اإَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِيعْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
۴۰۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مسجد میں تھے اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(میرے ساتھ) یہودیوں کی طرف چلو۔“ ہم آپ کے ساتھ چلے حتیٰ کہ ہم مدرسہ میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: ”جماعت یہود! اسلام قبول کرلو، نچ جاؤ گے، جان لو! زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اس سرزمین سے نکال دوں، تم میں سے جو شخص اپنے مال میں سے کوئی چیز پائے تو وہ اسے بیچ ڈالے۔“

۴۰۵۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: ((نَقِرْكُمْ مَا أَقَرَّكُمْ اللَّهُ)) وَقَدَرَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ، فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ آتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَقِيقِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اتَّخَرِ جُنَا وَقَدْ أَقَرْنَا مُحَمَّدًا وَعَامَلْنَا عَلَى الْأَمْوَالِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْفَ بَكَ إِذَا أَخْرَجْتَ مِنْ خَيْبَرَ، تَعْدُوبُكَ قُلُوبُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ؟ فَقَالَ: هَذِهِ كَانَتْ هُزْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عُدُوَّ اللَّهِ، فَاجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا، وَابِلًا، وَعَرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَجِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۴۰۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود خیبر کو ان کے اموال پر برقرار رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم تمہیں برقرار رکھیں گے جب تک اللہ تمہیں برقرار رکھے گا۔“ اور میں انہیں نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں، جب عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکالنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو بنی ابوالحقیق سے ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ ہمیں نکالتے ہیں جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (اپنے گھروں میں) برقرار رکھا اور ہمیں اموال پر بھی کام کرنے دیا۔ (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو بھول گیا ہوں، تیری کیا حالت ہوگی جب تجھے خیبر

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۱۶۷) و مسلم (۱۷۶۵/۶۱)۔

\* رواہ البخاری (۲۷۳۰)۔

سے نکال دیا جائے گا اور تیری جوان اونٹنی تیرے ساتھ دوڑے گی۔ اس نے کہا: کہ ابو القاسم (ؓ) کی طرف سے مذاق تھا، عمرؓ نے فرمایا: اللہ کے دشمن! تم جھوٹ کہہ رہے ہو، عمرؓ نے انہیں جلا وطن کر دیا، اور انہیں ان کے پھلوں کے بدلے، مال، اونٹ، پالان اور رسیاں وغیرہ دیں۔

۴۰۵۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْضَى بِثَلَاثَةِ قَالَ: ((أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجْزُوا الْوَقْدَ بَنَحُوا مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ: فَأَنْسَيْتُهَا. \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۵۲: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، فرمایا: ”مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، وفد آئیں تو انہیں ان کی ضرورت کی چیزیں فراہم کرنا جیسے میں انہیں فراہم کرتا تھا۔“ ابن عباسؓ نے فرمایا: آپ ﷺ نے تیسری چیز کے متعلق خاموشی اختیار فرمائی، یا ابن عباسؓ نے کہا تیسری بات مجھے یاد نہیں رہی۔

۴۰۵۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْعُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا)). \* رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ)).

۴۰۵۳: جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطابؓ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا حتیٰ کہ میں اس میں صرف مسلمانوں ہی کو رہنے دوں گا۔“ مسلم اور ایک روایت میں ہے: ”اگر میں ان شاء اللہ زندہ رہا تو میں یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔“

## الفصل الثاني

### فصل نانی

لَيْسَ فِيهِ إِلَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ((لَا تَكُونُ قِبْلَتَانِ)) وَقَدْ مَرَّ فِي بَابِ الْجَزْيَةِ. اس میں ابن عباسؓ سے مروی ایک ہی حدیث ہے: ”ایک ریاست میں دو قبلے (یعنی دو دین) نہیں ہو سکتے۔“ جو کہ باب الجزية میں گزر چکی ہے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۴۰۵۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ

\* متفق عليه، رواه البخاري (۳۰۵۳) ومسلم (۱۶۳۷/۲۰)۔

\* رواه مسلم (۱۷۶۷/۶۳)۔



رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا، وَكَانَتْ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَسَالَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا)). فَأَقْرُوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عَمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَارْيَحَاءَ. \* مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے جلا وطن کر دیا، اور جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر پر غالب آئے تو آپ نے یہود و نصاریٰ کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ فرمایا تھا، اور جب آپ اس سرزمین پر غالب آئے تھے تو وہ زمین اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے تھی، یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ وہ ان زمینوں کو چھوڑ دیں تاکہ وہ (یہود) کھیتی باڑی کریں اور پیداوار کا نصف ان کے لیے ہو، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جتنا عرصہ ہم چاہیں گے تم کو رکھیں گے۔“ انہیں رکھا گیا حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی امارت میں انہیں تیماء اور اریحاء کی طرف جلا وطن کر دیا۔

## بَابُ الْفَيْءِ

### مالِ فی کابیان

### الْفَيْءُ الْإِلَاقُونَ

#### فصل اول

٤٠٥٥: عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿قَدِيرٌ﴾ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٠٥٥: مالک بن اوس بن حدثن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے مالِ فی میں جس چیز کے ساتھ اپنے رسول ﷺ کو خاص کیا تھا، وہ چیز آپ کے سوا کسی اور کو نہیں دی گئی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اللہ نے ان میں سے اپنے رسول کو جو عطا فرمایا..... قدر تک“ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھی، آپ اس مال سے اپنے اہل پر سال بھر خرچ کرتے تھے، اور جو باقی بچ جاتا وہ آپ ﷺ اس مد میں خرچ کرتے جہاں اللہ کا مال خرچ ہونا چاہیے۔

٤٠٥٦: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَتِهِمْ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٠٥٦: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بنو نضیر کا مال اس مد میں تھا جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو خاص طور پر عطا فرمایا کیونکہ اس کے حصول کے لیے مسلمانوں نے کوئی لشکر کشی نہیں کی، چنانچہ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا، آپ اسے اپنے اہل پر سال بھر خرچ کرتے رہے اور جو بچ جاتا اسے آپ ﷺ اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے اسلحہ اور گھوڑوں پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

### الْفَيْءُ الثَّانِي

#### فصل ثانی

٤٠٥٧: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا آتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ، فَأَعْطَى الْإِهْلَ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٩٤) و مسلم (١٧٥٧ / ٤٩)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٠٤) و مسلم (١٧٥٧ / ٤٨)۔

حَظَّيْنِ، وَأَعْطَى الْأَعَزَبَ حَظًّا، فَدُعِيتُ، فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ، وَكَانَ لِي أَهْلٌ، ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَى حَظًّا وَاحِدًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۵۷: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مالی نے آتا تو آپ اسے اسی روز تقسیم فرمادیتے، آپ شادی شدہ کو دو حصے دیتے اور کنوارے کو ایک حصہ دیتے، مجھے بلایا گیا اور آپ نے مجھے دو حصے دیے کیونکہ میں شادی شدہ تھا، پھر میرے بعد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا تو انہیں ایک حصہ دیا گیا۔

۴۰۵۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊  
۴۰۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس مال فی میں سے کوئی چیز آتی تو آپ سب سے پہلے انہیں عطا فرماتے (جو غلامی سے) آزاد کیے گئے ہوتے تھے۔

۴۰۵۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نگیںوں کی ایک تھیلی پیش کی گئی تو آپ نے اسے آزاد عورتوں اور لونڈیوں کے مابین تقسیم فرمادیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے والد (ابو بکر رضی اللہ عنہ) آزاد اور غلام ہر دو میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

۴۰۶۰: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْفَيْءِ، فَقَالَ: مَا أَنَا أَحَقُّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ، وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقُّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَالْجُلُّ وَقَدَمُهُ، وَالرَّجُلُ وَبَلَاءُهُ، وَالرَّجُلُ وَوَعِيَالُهُ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۶۰: مالک بن اوس بن حدثنان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک روز مالی نے کا ذکر کیا تو فرمایا: میں اس مال فی کا تم سے زیادہ حق دار ہوں اور نہ ہم میں سے کوئی اور اس کا زیادہ حق دار ہے، ہم اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی تقسیم کے مطابق اپنے مراتب پر ہیں، کوئی آدمی اپنے قبول اسلام میں سبقت رکھنے والا ہے، کوئی اپنی شجاعت والا ہے، کوئی آدمی عیال دار ہے اور کوئی آدمی ضرورت مند ہے۔

۴۰۶۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ﴿أَتَمَّا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ فَقَالَ: هَذِهِ لَهُؤَلَاءِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ لَهُؤَلَاءِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿مَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى﴾ حَتَّى بَلَغَ: ﴿لِلْفُقَرَاءِ﴾ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً، فَلَيْتَ عِشْتُ،

❊ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۹۵۳)۔

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۹۵۱)۔

❊ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۲۹۵۲)۔

❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۲۹۵۰) ☆ فيه محمد بن إسحاق مدلس وعنعن۔

فَلْيَا تَيْنَ الدَّاعِي وَهُوَ بِسَرٍّ وَحَمِيرٍ نُصِيْبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرِفْ فِيهَا جَبِيْنَهُ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁  
 ۴۰۶۱: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ”صدقات (زکوٰۃ) تو فقراء اور مساکین کے لیے ہیں..... علیم حکیم۔“ تک تلاوت فرمائی۔ فرمایا یہ (آیت) ان کے لیے ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جان لو جو تم نے مالِ غنیمت حاصل کیا اس میں سے خمس اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔..... مسافر“ تک تلاوت فرمائی، پھر فرمایا: یہ ان کے لیے ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اللہ نے بستی والوں سے اپنے رسول کو جو دیا..... حتیٰ کہ وہ فقراء کے لیے“ تک پہنچے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ”وہ لوگ جو ان کے بعد آئے۔“ پھر فرمایا: یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے، اگر میں زندہ رہا تو سرجمیر (یعنی کے شہر) کے چرواہے کو مشقت اٹھائے بغیر اس سے اس کا حصہ پہنچ جائے گا۔

۴۰۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ صَفَايَا: بَنُو النَّضِيرِ، وَخَبِيرٌ، وَقَدْكَ، فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُسْبًا لِنَوَائِبِهِ، وَأَمَّا قَدْكَ فَكَانَتْ حُسْبًا لِأَنْبَاءِ السَّبِيلِ، وَأَمَّا خَبِيرٌ فَجَزَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، وَجُزْءٌ نَفَقَةٌ لِأَهْلِهِ، فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۰۶۲: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال یہ تھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین مقامات کا مال مخصوص تھا، بنو نضیر، خبیر اور قدک کا۔ بنو نضیر کی زمین وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات کے لیے مختص تھی، قدک مسافروں کے لیے مختص اور خبیر کی زمین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا، دو حصے مسلمانوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل خانہ کے نفقہ کے لیے مقرر فرمایا۔ آپ کے اہل خانہ کے نفقہ سے جو بچ جاتا وہ آپ فقراء مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیتے۔

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۴۰۶۳: عَنِ الْمُغْبِرَةِ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتَخْلَفَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لَهُ قَدْكَ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا، وَيَعُوذُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ، وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيْمَهُمْ، وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا قَابِي، فَكَانَتْ كَذَلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا أَنْ وَلَّى أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، فَلَمَّا أَنْ وَلَّى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ، ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانَ، ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِي بِحَقٍّ، وَأَنْتَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ، يَعْنِي عَلَى عَهْدِ

❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَنِ (۱۱/ ۱۳۸ ح ۲۷۴۰) [و عبد الرزاق في المصنف (۲۰۰۴۰)].

❁ **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ**، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲۹۶۷) ☆ الزهري صرح بالسمع في أصل الحديث و لكنه عنعن في هذا اللفظ وهو مدلس مشهور۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبْنَى بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۶۳: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بنو مروان کو جمع کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لیے فدک مخصوص تھا، آپ اس میں سے (اپنے اہل خانہ پر) خرچ کرتے، بنو ہاشم کے چھوٹوں پر خرچ کرتے اور اسی میں سے ان کے غیر شادی شدہ افراد کی شادی کیا کرتے تھے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ فدک آپ انہیں عطا فرمادیں، آپ نے انکار فرمایا، رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں معاملہ اسی طرح رہا، آپ کے بعد جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں کیا تھا، حتیٰ کہ وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے، جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے ان دونوں حضرات نے کیا تھا، حتیٰ کہ وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے، پھر مروان نے اسے جاگیر بنا لیا، پھر وہ عمر بن عبد العزیز کے لیے ہو گئی، میں نے دیکھا کہ یہ وہ مال ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیا، لہذا اسے لینے کا مجھے بھی کوئی حق نہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے اسی جگہ لوٹا دیا ہے جہاں پر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

## شکار اور حلال جانوروں کا بیان

فصل اول

الفصل الأول

٤٠٦٤: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أُرْسِلْتَ كَلْبُكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ، فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَذْرِكْهُ حَيًّا فَأَذْبَحْهُ، وَإِنْ أَدْرَكَهُ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَأْكُلْ؛ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قُتِلَ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَأَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ، فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيفًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٠٦٣: عَدِي بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”جب تم اپنا کتا چھوڑو تو اللہ کا نام لے کر چھوڑو، اگر وہ تمہارے لیے پکڑ لے اور تم اسے زندہ پا لو تو اسے ذبح کرو، اگر تم اسے اس حال میں پاؤ کہ اس نے (شکار کو) قتل کر دیا اور اس سے کھایا نہیں تو پھر اسے کھا لو، اور اگر اس نے کھالیا ہے تو پھر نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے، اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا دیکھو اور شکار کو مردہ پاؤ تو اسے مت کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان دونوں میں سے کس نے قتل کیا، اور جب تم تیر چلاؤ تو اللہ کا نام لے کر چلاؤ پھر اگر وہ شکار تمہیں ایک روز بعد ملے اور تم اس میں صرف اپنے تیر ہی کا نشان دیکھو تو پھر اگر چاہو تو کھا لو، اور اگر تم اسے پانی میں ڈوبا ہو پاؤ تو اسے مت کھاؤ۔“

٤٠٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ، قَالَ: ((كُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ)) قُلْتُ: وَإِنْ قُتِلَ؟ قَالَ: ((وَأِنْ قُتِلَ)) قُلْتُ: إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ، قَالَ: ((كُلْ مَا خَزَقَ، وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلْ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٠٦٥: عَدِي بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم (شکار کے لیے) سدھائے ہوئے کتے چھوڑتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے جو تمہارے لیے پکڑا ہے کھا لیں۔“ میں نے عرض کیا، اگر وہ مار ڈالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چوہ مار ڈالیں۔“ میں نے عرض کیا: ہم معراض (پروں کے بغیر تیر) پھینکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ نوک کی طرف سے شکار میں گھس جائے تو کھا لیں اور اگر اسے چوڑائی والے حصے کی طرف سے لگے اور وہ قتل ہو جائے تو“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (١٧٥) و مسلم (١٩٢٩/٦)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٥٤٧٧) و مسلم (١/١٩٢٩)۔

اسے مت کھائیں، کیونکہ وہ چوٹ لگنے سے مر رہے۔“

٤٠٦٦: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا بَارِضٌ قَوْمُ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَفَنَأْكُلُ فِيهِمْ؟ وَبَارِضٌ صَيْدٌ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلِّمِ، فَمَا يَصْلُحُ؟ لِي قَالَ: ((أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَيْنَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صَدَّتْ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلِّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلِّمٍ فَأَذْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٠٦٦: ابو ثعلبہ حُشَنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہائش پذیر ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں، اور اسی سرزمین پر میں اپنی کمان اور اپنے غیر سدھائے ہوئے اور سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرتا ہوں، تو میرے لیے کیا درست ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے جو اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن میسر آجائیں تو پھر ان میں مت کھاؤ، اور اگر میسر نہ آئیں تو پھر انہیں دھو کر ان میں کھاؤ۔ اور تم نے اپنی کمان سے جو شکار کیا ہے اگر تم نے اس پر اللہ کا نام ذکر کیا ہے تو کھاؤ، اور تم نے جو اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کیا ہے اور اللہ کا نام ذکر کیا ہے تو کھاؤ اور تم نے اپنے غیر سدھائے ہوئے کتے سے جو شکار کیا ہے اگر اسے ذبح کر لو تو کھاؤ۔“

٤٠٦٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَابَ عَنْكَ فَأَذْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٠٦٧: ابو ثعلبہ حُشَنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نے اپنا تیر (شکار پر) پھینکا اور وہ (شکار) تیری نظروں سے اوجھل ہو گیا، پھر تم نے اسے پالیا تو اگر وہ بدبودار نہیں ہو تو اسے کھا سکتے ہو۔“

٤٠٦٨: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الَّذِي يَذْرُكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: ((فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٠٦٨: ابو ثعلبہ حُشَنی رَضِيَ اللہُ عَنْہُ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں، جو تین روز بعد اپنا شکار پاتا ہے، فرمایا: ”اگر وہ بدبودار نہیں ہو تو اسے کھا لے۔“

٤٠٦٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا أَقْوَمًا حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِشْرِكَ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَذَرِي أَيْذُكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا؟ قَالَ: ((أَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٣٠٦٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں، وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ آیا وہ اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٥٤٧٨) و مسلم (١٩٣٠ / ٨)۔

❁ رواہ مسلم (١٩٣١ / ٩)۔

❁ رواہ مسلم (١٩٣١ / ١٠)۔

❁ رواہ البخاری (٢٠٥٧)۔

۴۰۷۰: وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيُّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعْمْ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابٍ سَيْنَى هَذَا، فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ- وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ- وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَوَى مُحَدِّثًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۴۰۷۰: ابو طفیل (عامر بن وائلہ) بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کوئی خاص چیز عنایت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے ہمیں کوئی خاص ایسی چیز عطا نہیں فرمائی جو آپ نے دیگر لوگوں کو نہ بتائی ہو۔ البتہ یہ چیز ہے جو کہ میری تلوار کے نیام میں ہے، انہوں نے ایک صحیفہ نکالا اس میں درج تھا: ”غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر اللہ لعنت کرے، زمین کے نشان (حدود) چوری کرنے والے پر اللہ لعنت کرے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”جس نے زمین کے نشانات (ملکیتی حدود) بدل ڈالے (اللہ اس پر لعنت فرمائے)“ اپنے والد پر لعنت کرنے والے پر اللہ لعنت کرے اور بدعتی شخص کو پناہ دینے والے شخص پر اللہ لعنت کرے۔“

۴۰۷۱: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا قُوَا الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى أَفَنْدَبِجٍ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: ((مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ؛ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ: أَمَّا السِّنُّ فَعِظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشِ)) وَأَصْبَنَانَهُبِ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَتَذَّ مِنْهَا بَعِيزٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۴۰۷۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے ملاقات کرنے والے ہیں، جبکہ ہمارے پاس چھریاں نہیں، کیا ہم سرکندے کے ساتھ ذبح کر لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو خون بہا دے اور جس پر اللہ کا نام لیا جائے اسے کھاؤ، (جبکہ) دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا درست نہیں، اور میں تمہیں اس کے متعلق تفصیلات بتاتا ہوں دانت ہڈی ہے، اور رہا ناخن تو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔“ (کفار پر حملہ کرنے کے بعد) ہم کو اونٹ اور بکریاں ملیں، ان میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا تو ایک آدمی نے اس پر ایک تیر چلایا اور اسے روک لیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان جانوروں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں، ان میں سے جو بے قابو ہو جائے تو تم اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔“

۴۰۷۲: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرَعَى بَسْلَعًا، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

۴۰۷۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بکریاں تھیں جو سلح پہاڑ پر چر رہی تھیں، ہماری ایک لونڈی نے ہماری بکریوں میں سے ایک بکری کو مرنے کے قریب دیکھا تو اس نے ایک پتھر توڑا اور اس کے ساتھ اسے ذبح کر دیا، انہوں نے

❀ رواہ مسلم (۱۹۷۸/۴۷)

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۴۸۸) و مسلم (۱۹۶۸/۲۰)۔

❀ رواہ البخاری (۳۳۰۴)۔



نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔

۴۰۷۳: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدِّ أَحَدُكُمْ شُفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۰۷۴: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کر دیا ہے، جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو۔ اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔“

۴۰۷۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ تُصَبَّرَ بِهِمَّةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۴۰۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے کسی چوپائے یا کسی اور چیز کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا۔“

۴۰۷۷: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۴۰۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو کسی ذی روح چیز کو باندھ کر نشانہ بازی کرے۔

۴۰۷۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۰۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی ذی روح چیز کو (نشانہ بازی کے لیے) ہدف نہ بناؤ۔“

۴۰۸۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۰۸۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۰۸۳: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وَسِمَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۰۸۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے کو داغایا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس شخص پر لعنت فرمائے جس نے اسے داغ دیا۔“

❊ رواہ مسلم (۱۹۵۵/۵۷)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۵۱۴) و مسلم (۱۹۵۶/۵۸)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۵۱۵) و مسلم (۱۹۵۸/۵۹)۔

❊ رواہ مسلم (۱۹۵۷/۵۸)۔

❊ رواہ مسلم (۲۱۱۶/۱۰۶)۔

❊ رواہ مسلم (۲۱۱۶/۱۰۷)۔

٤٠٧٩: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمَيْسَمُ يَسْمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٠٤٩: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر گیا تاکہ آپ ﷺ اسے گھٹی دیں (کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگا دیں)، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے والا آلہ تھا، آپ ﷺ اس کے ساتھ صدقہ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے۔

٤٠٨٠: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مَرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسْمُ شَاءَ، حَسْبَتْهُ قَالَ: فِي إِذَانِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٠٨٠: ہشام بن زید رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ باڑے میں تھے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ بکریوں کو نشان لگا رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: آپ ان (بکریوں) کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

٤٠٨١: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ، أَيْذِيحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ فَقَالَ: ((أَمْرٌ الدَّمُ بِمِ شَنْتٍ؟ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

٣٠٨١: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بتائیں کہ ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ اسے پتھر اور لاٹھی کے کنارے سے ذبح کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خون بہاؤ جس کے ساتھ چاہو، اور اللہ کا نام لو۔“

٤٠٨٢: وَعَنْ أَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللِّبَةِ؟ فَقَالَ: ((لَوْ طَعَنْتُ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا ذَكَاءُ الْمُتَرَدِّيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا فِي الضَّرُورَةِ ❁

٣٠٨٢: ابوالعشراء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ذبح صرف حلق اور سینے کے

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (١٥٠٢) ومسلم (١٠٩/٢١١٩)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٥٥٤٢) ومسلم (١١٥/٢١١٩)۔

❁ إسناده حسن، رواہ أبو داود (٢٨٢٤) والنسائي (١٩٤/٧ ح ٤٣٠٩)۔

❁ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (١٤٨١ وقال: غریب) و أبو داود (٢٨٢٥) والنسائي (٧/٢٢٨ ح ٤٤١٣) وابن

ماجه (٣١٨٤) والدارمي (٨٢/٢ ح ١٩٧٨)۔ ☆ قال البخاري في أبي العشراء: ”في حديثه واسمه وسماه من أبيه نظر“۔

بالائی حصے (لبہ) پر چھری چلانے سے ہی ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے اس کی ران پر زخم لگایا تو بھی تیرے لیے کافی ہے۔“ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔

اور امام ابوداؤد نے فرمایا: یہ کسی گرے پڑے جانور کے ذبح کرنے کا طریقہ ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ ضرورت کے تحت ہے۔

۴۰۸۳: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا عَلَّمْتُ مِنْ كَلْبٍ، أَوْ بَازٍ، ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ، وَذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ فِكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ)) قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: ((إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۰۸۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کسی کتے یا باز کو سدھایا، پھر تم نے اسے اللہ کا نام لے کر چھوڑا تو اس نے جو تمہارے لیے محفوظ رکھا اسے کھا۔“ میں نے عرض کیا، اگر وہ مار دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اس نے اسے مار دیا اور اس میں سے کچھ نہ کھایا تو وہ اس نے تمہارے لیے ہی محفوظ رکھا ہے۔“

۴۰۸۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرُمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدَسِ هَجُمٍ. قَالَ: ((إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَفِهِ أَتْرُسِعْ فِكُلْ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۰۸۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں اور اگلے روز میں اس میں اپنا تیر دیکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہیں یقین ہو گیا کہ تمہارے ہی تیر نے اسے مارا ہے اور تم نے اس میں کسی درندے کا نشان نہ دیکھا تو پھر کھاؤ۔“

۴۰۸۵: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نُهِنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۴۰۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں مجوسیوں کے کتے کے شکار سے روک دیا گیا۔

۴۰۸۶: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ، نَمْرُ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ، فَلَا نَجِدُ غَيْرَ انْتِيهِمْ، قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا، فَاعْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۴۰۸۶: ابو ثعلبہ خضنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم مسافر لوگ ہیں، ہم یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں، ہمیں ان کے برتن ہی دستیاب ہوتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم ان کے علاوہ نہ پاؤ تو انہیں پانی کے ساتھ دھو لو پھر ان میں کھاؤ۔“

۴۰۸۷: وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى، وَفِي رِوَايَةٍ: سَأَلَهُ رَجُلٌ،

\* سندہ ضعیف، رواہ ابو داود (۲۸۵۱) ☆ مجالذ ضعیف۔ صحیح، رواہ ابو داود (لم أجده بهذا اللفظ ورواه بلفظ آخر: ۲۸۴۹) [والترمذی (۱۴۶۸)] - \* إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۱۴۶۶) [وابن ماجہ (۳۲۰۹)] ☆ حجاج بن أرطاة: ضعیف مدلس وفيه علة أخرى والحديث ضعفه البوصيري۔ صحیح، رواہ الترمذی (۱۴۶۴) وقال: حسن صحيح۔

فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اتَّحَرَجُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ صَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ)).  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۸۷: قبیصہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے عیسائیوں کے کھانے کے متعلق دریافت کیا، اور ایک روایت میں ہے: ایک آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ بعض کھانوں سے میں اجتناب کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے دل میں کوئی خلیجان محسوس نہ کرو کہ اس میں تم نے عیسائیوں کی مشابہت اختیار کی ہے۔“ (کیونکہ وہ بھی اپنے علاوہ کسی کا کھانا نہیں کھاتے۔)

۴۰۸۸: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ.  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۴۰۸۸: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجتمہ کے کھانے سے منع فرمایا ہے، اور یہ وہ ہے جسے باندھ کر تیر مارے جائیں۔

۴۰۸۹: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُجْتَمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيسَةِ، وَأَنْ تُوْطَأَ الْحُبَالَى حَتَّى يَضَعَنَّ مَا فِي بُطُونِهِنَّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجْتَمَةِ، فَقَالَ: أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوْ الشَّيْءُ فَيُرْمَى. وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ، فَقَالَ: الذَّنْبُ أَوِ السَّبْعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ، فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَذْكِبَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۴۰۸۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز درندوں میں سے ہر کچلی (سے شکار کرنے) والے اور پرندوں میں سے ہر پنچے (سے شکار کرنے) والے، پالتو گھسے کے گوشت سے، باندھ کر تیر اندازی کیے جانے والے اور ”خلیسہ“ کے کھانے سے اور جنگ میں گرفتار ہونے والی حاملہ عورت سے وضع حمل سے پہلے جماع کرنے سے منع فرمایا۔ محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں، ابو عاصم سے ”مجتمہ“ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی پرندے یا کسی چیز کو باندھ کے اس پر تیر اندازی کی جائے، اور ان سے ”خلیسہ“ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا، کوئی شخص بھیڑیے یا درندے سے اس کا شکار چھڑائے اور وہ اس کے ذبح کرنے سے قبل اس کے ہاتھ میں مرجائے۔

۴۰۹۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ، زَادَ ابْنُ عِيْسَى: هِيَ الذَّنْبِيخَةُ يُقَطَّعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۰۹۰: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے شریطہ سے منع فرمایا ہے، ابن عیسیٰ نے

❊ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۵۶۵ وقال: حسن) و أبو داود (۳۷۸۴)۔

❊ **حسن**، رواه الترمذي (۱۴۷۳ وقال: غريب)۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۴۷۴) ☆ أم حبيبة: لم

أجد من وثقها وللحديث شواهد كثيرة دون: ”الخليسة“۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۸۲۶) ☆ عمرو بن عبد الله بن الأسوار اليماني: ضعفه الجمهور والجرح مقدم۔

اضافہ نقل کیا ہے، یہ (شریطہ) وہ ذبیحہ ہے کہ اس کی جلد کاٹ دی جائے اور اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں، پھر اسے چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

۴۰۹۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ذِكَاةُ الْجَنِينِ ذِكَاةُ أُمِّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ \*  
۴۰۹۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنین (بیٹ کے بچے) کی ماں کا ذبح کرنا اُس کا ذبح کرنا ہے۔“

۴۰۹۲: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ \*  
۴۰۹۲: اور امام ترمذی نے اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۰۹۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَنْحَرُ النَّاقَةَ، وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ، فَتَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ، أَلْقِيَهُ أَمْ نَأْكُلُهُ؟ قَالَ: ((كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ، فَإِنَّ ذِكَاةَ ذِكَاةِ أُمِّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ \*  
۴۰۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اونٹنی، گائے اور بکری ذبح کرتے ہیں اور ہم ان کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں، تو کیا ہم اسے پھینک دیں یا اسے کھالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو کھالو، کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا اس کا ذبح کرنا ہے۔“

۴۰۹۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بَغِيرِ حَقِّهَا؛ سَأَلَهُ اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيُرْمِيَ بِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ \*  
۴۰۹۴: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی چڑیا یا اس سے اوپر (چھوٹے یا بڑے) پرندے کو ناحق قتل کیا تو اللہ اس کے قتل کے متعلق اس سے پوچھے گا، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ذبح کرے اور پھر اسے کھالے، اور وہ اس کا سر کاٹ کر اسے مت پھینکے۔“

۴۰۹۵: وَعَنْ أَبِي وَقِيدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجْبُونَ أَسِنَّةَ الْإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ الْيَابِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: ((مَا يَقْطَعُ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ لَأَنُوكُلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ \*  
۴۰۹۵: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے دنبوں کی چکیاں کاٹ لیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو حصہ زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے تو وہ (کٹا ہوا حصہ) مردار ہے، اسے نہ کھایا جائے۔“

- ✓ صحیح، رواہ أبو داود (۲۸۲۸) و الدارمی (۸۴/۲ ح ۱۹۸۵)۔ ✓ صحیح، رواہ الترمذی (۱۴۷۶)۔  
✓ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۲۸۲۷) و ابن ماجہ (۳۱۹۹) ☆ مجالد ضعیف ضعفہ الجمهور و حدیث ابن حبان (الموارد: ۱۰۷۷، سندہ حسن) یغنی عنہ۔  
✓ حسن، رواہ أحمد (۱۶۶/۲ ح ۶۵۵۱) و النسائی (۷/۲۳۹ ح ۴۴۵۰) و الدارمی (۸۴/۲ ح ۱۹۸۴)۔  
✓ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۴۸۰) وقال: حسن غریب) و أبو داود (۲۸۵۸)۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فصل ثالث

٤٠٩٦: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِفَحَّةٍ بِشَعْبٍ مِنْ شِعَابِ أَحَدٍ، فَرَأَى بِهَا الْمَوْتَ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهِ، فَآخَذَ وَتَدَا فَوَجَّاهُ فِي لَبَنَتِهَا حَتَّى أَهْرَاقَ دَمَهَا، ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَمَالِكٌ. وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ: فَذَكَّاهَا بِسِطَاطٍ. ❊

٣٠٩٦: عطاء بن یسار، بنو حارثہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احد کی ایک گھاٹی میں اونٹنی چرایا کرتا تھا، اس نے اونٹنی میں موت کے آثار دیکھے تو اس نے اسے ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا، چنانچہ اس نے ایک میخ اور اس کے سینے کے اوپر کے حصے میں مار دیا حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا۔ اور مالک کی روایت میں ہے کہ اس نے تیر لکڑی کے ساتھ اسے ذبح کیا۔

٤٠٩٧: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبُحْرِ إِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لِنَبِيِّ أَدَمَ)) ❊ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ

٣٠٩٧: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے تمام سمندری جانور بنی آدم کے لیے حلال کیے ہیں۔“

❊ إسناده صحيح، رواه أبو داود (٢٨٢٣) ومالك (٤٨٩/٢) ح (١٠٧٦)۔

❊ إسناده ضعيف جداً، رواه الدارقطني (٢٦٧/٤) ح (٤٦٦٦) ☆ فيه حمزة بن عمرو النصيبى: ضعيف جداً متهم۔

## بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ

کتے کا بیان

الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۴۰۹۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ، نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۴۰۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت والے کتے اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی اور کتا رکھا تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم کی جاتی ہے۔“

۴۰۹۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ ذُرْعٍ، انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

۴۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت والے کتے یا شکاری یا کھیتی کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی اور کتا رکھا تو اس کے اجر سے روزانہ ایک قیراط کم کیا جاتا ہے۔“

۴۱۰۰: وَعَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتَّى أَنْ الْمَرْأَةَ تَقْدُمَ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبُهيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❁

۴۱۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کتے مارنے کا ہمیں حکم فرمایا حتیٰ کہ عورت جنگل سے اپنے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اس (کتے) کو بھی قتل کر دیتے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے مارنے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ”تم دو نقطوں والے سیاہ کتے کو قتل کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

۴۱۰۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۸۰) و مسلم (۱۵۷۴ / ۵۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۲۲) و مسلم (۱۵۷۵ / ۵۸)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۷۲ / ۴۷)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۳۲۳) و مسلم (۱۵۷۱ / ۴۶)۔

۴۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شکاری کتے یا بکریوں یا ریوڑ کی حفاظت والے کتے کے سوا دیگر کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۱۰۲: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بِهِمْ)). \* رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ: ((وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ)).

۴۱۰۲: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم فرماتا، تم ان میں سے انتہائی سیاہ کو قتل کرو۔“ ابو داؤد، دارمی۔

اور امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جو گھر والے شکاری کتے، بھیتی باڑی کی یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی کتابالتے ہیں، ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے۔“

۴۱۰۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ \*

۴۱۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چوپاؤں کے درمیان لڑائی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

\* سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۲۸۴۵) و الدارمی (۲/ ۹۰ ح ۲۰۱۳) و الترمذی (۱۴۸۹) وقال: (حسن) والنسائی (۷/ ۱۸۵ ح ۴۲۸۵) [و ابن ماجہ (۳۲۰۵) ☆ الحسن البصري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني (الكبير ۱۱/ ۳۴۹) و أبي يعلى (۲۴۴۲) و ابن حبان (الموارد: ۱۰۸۳، الإحسان: ۵۶۲۹) و غیرہم و حديث أبي داود (۲۸۴۶) يغني عنه - \* إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۱۷۰۸) [و أبو داود (۲۵۶۲) ☆ الأعمش مدلس و عنعن وفيه علل أخرى وله شاهد ضعيف۔



## بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

ان چیزوں کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے

### الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

- ۴۱۰۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلْ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَكُلُّهُ حَرَامٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
 ۴۱۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دندوں میں سے کچلی والے جانور کا کھانا حرام ہے۔“  
 ۴۱۰۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
 ۴۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دندوں میں سے کچلی والے ہر جانور اور پرندوں میں سے پنچے (سے شکار کرنے) والے ہر پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا ہے۔  
 ۴۱۰۶: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۴۱۰۶: ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔  
 ۴۱۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۴۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت فرمائی۔  
 ۴۱۰۸: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى حِمَارًا وَخَشِيًّا فَعَقَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟» قَالَ: مَعَنَارِجُلُهُ، فَآخَذَهَا فَآكَلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۴۱۰۸: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور اسے شکار کر لیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے

\* رواہ مسلم (۱۵/۱۹۳۳)۔

\* رواہ مسلم (۱۶/۱۹۳۴)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۵۲۷) و مسلم (۲۳/۱۹۳۶)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۵۲۴) و مسلم (۳۶/۱۹۴۱)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۸۲۱) و مسلم (۶۳/۱۱۹۶)۔

پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے، آپ ﷺ نے اس سے وہ ٹانگ لے کر اسے تناول فرمایا۔

۴۱۰۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنْفَجْنَا أَرْنبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَرَكَيْهَا وَفَخَذَهَا فَقَبِلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے مرالظہر ان کے پاس ایک خرگوش کو دوڑایا، میں اسے پکڑ کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کا کولہا اور اس کی دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں تو آپ نے انہیں قبول فرمایا۔

۴۱۱۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكُصْبُ لَسْتُ أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ میں گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔“

۴۱۱۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُودًا، فَقَدَمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ خَالِدٌ: أَحْرَامُ الضَّبِّ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بَارِضٍ قَوْمِي، فَاجِدْنِي أَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ خالد بن ولید کی خالہ ہیں، انہوں نے ان کے ہاں بھنا ہوا سانڈ پایا، میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وہ پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے سانڈے سے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا تو خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا سانڈ احرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پایا نہیں جاتا اس لیے میں طبعی طور پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔“ خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسے اپنے قریب کر لیا اور کھالیا جبکہ رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ رہے تھے۔

۴۱۱۲: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۱۲: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔

۴۱۱۳: وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۵۷۲) و مسلم (۱۹۵۳/۵۳)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۵۳۶) و مسلم (۱۹۴۳/۴۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۵۳۷) و مسلم (۱۹۴۶/۴۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۵۱۷) و مسلم (۱۶۴۹/۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۹۵) و مسلم (۱۹۵۲/۵۲)۔

۳۱۱۳: ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، سات غزوات میں شرکت کی، ہم آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔

۴۱۱۴: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْحَبِطِ، وَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَالْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مِثْلًا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّائِبُ تَحْتَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((كُلُّوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ، وَأَطِيعُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ)) قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۱۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوہ حبیط میں شرکت کی، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر مقرر کیے گئے، ہم شدید بھوک کا شکار ہو گئے تو سمندر نے ایک بہت بڑی مردہ مچھلی باہر پھینکی، ہم نے اس جیسی مچھلی کبھی نہیں دیکھی تھی اور اسے غبر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ہم نے اسے نصف ماہ تک کھایا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی پکڑی اور اونٹ سوار اس کے نیچے سے گزر گیا، جب ہم واپس گئے تو ہم نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے تمہاری طرف جو رزق نکالا ہے اسے کھاؤ اور اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔“ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے اس میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔

۴۱۱۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِيْ إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۱۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اس کو اچھی طرح پانی میں غوطہ دے کر باہر پھینکے، کیونکہ اس کے دو میں سے ایک پر میں شفاء جبکہ دوسرے میں بیماری ہے۔“

۴۱۱۶: وَعَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَارَةَ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ: ((الْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۱۱۶: مایمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی، رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو اور بقیہ (گھی) کھا لو۔“

۴۱۱۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا، نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، وَهُنَّ الْعَوَامِرُ.

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۴۳۶۲) ومسلم (۱۷/۱۹۳۵)۔

❁ رواہ البخاری (۵۷۸۲)۔

❁ رواہ البخاری (۵۵۳۸)۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”سانپوں کو قتل کرو اور خاص کر دو لکھروں والے اور دم کٹے سانپ کو قتل کرو، کیونکہ وہ دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں، اور حمل گرا دیتے ہیں۔“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس اثنا میں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑا تو ابولبانہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی: اسے مت مارو میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا ہے، انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے اس کے بعد گھروں میں رہنے والوں کو مارنے سے منع فرمادیا تھا۔ کیونکہ وہ ان (گھروں) کو آباد رکھنے والے ہیں۔

۴۱۱۸: وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ، إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَهَ فَتَنَظَرْنَا، فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ، فَوَكَّبْتُ لِأَقْتُلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يَصْلِي، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ أَجْلِسَ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: كَانَ فِيهِ فَتَى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ، فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قَرْيَظَةً))، فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيُطْعِنَهَا بِهِ، وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةً، فَقَالَتْ لَهُ: أَكْفَفَ عَلَيْكَ رُمَحُكَ، وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي آخَرَ جَنِي، فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفَرَاشِ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ، فَانْتَظَمَهَا بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ، فَمَا يَذَرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعُ مَوْتًا: الْحَيَّةُ أَمْ الْفَتَى؟ قَالَ فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا: أَدْعُ اللَّهَ يُحْيِيهِ لَنَا، فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ وَالْأَفْقُتْلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ)). وَقَالَ لَهُمْ: ((ادْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ)). وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جَنًّا قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَأَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۱۸: ابوسائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس اثنا میں ہم نے ان کی چار پائی کے نیچے کوئی آہٹ سنی، ہم نے دیکھا کہ وہ سانپ تھا، میں اسے قتل کرنے کے لیے جلدی سے اٹھا جبکہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں، میں بیٹھ گیا، جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر میں ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے فرمایا: اس کمرے میں ہمارا ایک نوبیا ہوتا نوجوان تھا، انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خندق کی طرف نکلے، وہ نوجوان نصف النہار کے وقت رسول اللہ ﷺ

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۲۹۷) و مسلم (۱۲۸/۲۲۳۳)۔

❁ رواہ مسلم (۱۴۰/۲۲۳۶)۔

سے اجازت حاصل کر کے اپنی اہلیہ کے پاس آ جایا کرتا تھا، چنانچہ ایک روز اس نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”اپنا اسلحہ ساتھ لے جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے متعلق بنو قریظہ کا خطرہ ہے۔“ اس نے اپنا اسلحہ لیا اور اپنے گھر کی طرف چل دیا (جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو) اس نے دیکھا کہ اس کی اہلیہ دروازے پر ہے، اس نے غیرت میں آ کر اس کی طرف نیزہ بڑھایا تا کہ وہ اسے مارے، اس نے اسے کہا اپنا نیزہ روکیں اور کمرے میں جا کر دیکھیں کہ وہ کون سی چیز ہے جس نے مجھے باہر نکلنے پر مجبور کیا ہے، وہ داخل ہوا تو اس نے ایک بہت بڑے اژدھے کو کنڈل مارے زمین پر دیکھا تو اس نے نیزہ اس میں گھونپ دیا، پھر وہ باہر آ گیا اور اسے گھر میں گاڑ دیا سانپ اس (نیزے) پر ترپنے لگا، معلوم نہیں ہوسکا کہ ان دونوں میں سے پہلے کون مرا، سانپ یا وہ نوجوان؟ راوی بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا اور ہم نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اسے ہمارے لیے زندہ فرمادے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے ساتھی کے لیے مغفرت طلب کرو۔“ پھر فرمایا: ”ان گھروں کے کچھ کلین ہیں، جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو اسے تین بار گھر سے نکلنے پر مجبور کرو اگر وہ چلا جائے (تو ٹھیک) ورنہ اسے مار دو، کیونکہ وہ کافر ہے۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں جن ہیں، جو اسلام قبول کر چکے ہیں، جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو اسے تین روز خبردار کرو، پھر اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے قتل کر دو، کیونکہ وہ تو شیطان ہے۔“

۴۱۱۹: وَعَنْ أُمِّ شَرِيكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَعِ وَقَالَ: ((كَأَنَّ يَنْفَخُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۱۹: ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ مارنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: ”وہ ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلائی گئی آگ بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتا تھا۔“

۴۱۲۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَعِ وَسَمَّاهُ فَوْيَسْفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا اور اس کا نام فویسق رکھا۔

۴۱۲۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَعًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ، وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے پہلی ضرب میں گرگٹ مار دیا تو اس کے لیے سو نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور دوسری چوٹ میں مارنے والے کے لیے اس سے کم اور تیسری میں اس سے کم (نیکی لکھی جاتی ہے)۔“

۴۱۲۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ،

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۳۵۹) و مسلم (۲۲۳۷/۱۴۲)۔

❁ رواہ مسلم (۲۲۳۸/۱۴۴)۔

❁ رواہ مسلم (۲۲۴۰/۱۴۷)۔

فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصْتَكَ نَمْلَةً أَحْرَقَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۴۱۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چیونٹی نے کسی نبی (علیہ السلام) کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے مسکن کو جلادینے کا حکم فرمایا تو اسے جلادیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور آپ نے ایک ایسی جماعت کو جلادیا جو تسبیح کرتی تھی۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۱۲۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمَنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرُبُوْهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۱۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب چوہیا گھی میں گر جائے، اگر وہ جامد ہو تو اس (چوہیا) کو اور اس کے آس پاس والے گھی کو نکال کر پھینک دو، اور اگر وہ گھی مانع حالت میں ہو تو پھر اس کے قریب نہ جاؤ۔“

۴۱۲۴: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❊

۴۱۲۴: اور امام دارمی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۴۱۲۵: وَعَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمَ حُبَارَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۱۲۵: سفینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔

۴۱۲۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيَا. ❊ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: نَهَى عَنْ رَكُوبِ الْجَلَالَةِ.

۴۱۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے جانور کے کھانے اور اس کے دودھ (پینے) سے منع فرمایا ہے۔ ترمذی۔

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے غلاظت کھانے والے جانور کی سواری سے منع فرمایا ہے۔

۴۱۲۷: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۱۲۷: عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سانڈے کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۰۱۹) و مسلم (۲۲۴۱/۱۴۸)۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه أحمد (۲/۲۳۲)۔

۲۳۳ ح (۷۱۷۷) و أبو داود (۳۸۴۲) ☆ الزهري مدلس و عنعن، و معمر: خالفه الثقات فيه والحديث ضعفه البخاري

والترمذي وغيرهما۔ ❊ صحيح، رواه الدارمي (۱۰۹/۲ ح ۲۰۸۹-۲۰۹۲ ح ۲۱۲۸-۲۱۳۱) و للحديث طرق

عند البخاري (۲۳۵-۲۳۶) وغيره۔ ☆ لفظ الدارمي: "خذوها (ألقوها) و ما حولها فاطرحوه، [وكلوا]" يعني كلوا

السمن الباقي۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۳۷۹۷) [والترمذي (۱۲۸) وقال: غريب] ☆ بريه: إبراهيم

بن عمر ضعفه الجمهور۔ ❊ حسن، رواه الترمذي (۱۸۲۴) وقال: حسن غريب) و أبو داود (۳۷۸۵) وسنده

ضعيف، ۳۷۸۷، ۳۷۱۹، الرواية الثانية)۔ ❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۳۷۹۶)۔

- ۴۱۲۸: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَآكَلَ ثَمَنَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❊
- ۴۱۲۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بلی کے گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔
- ۴۱۲۹: وَعَنْهُ، قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ- الْحُمْرَ الْإِنْسِيَّةَ، وَلَحُومَ الْبَعَالِ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلَّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊
- ۴۱۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خیر کے روز پالتو گدھوں اور خچروں کے گوشت سے، کچلی والے درندوں اور پنچے سے شکار کرنے والے پرندوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔
- ۴۱۳۰: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبَعَالِ وَالْحَمِيرِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊
- ۴۱۳۰: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔
- ۴۱۳۱: وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَأَتَتِ الْيَهُودُ، فَشَكَّوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى خَضَائِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا لَا يَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊
- ۴۱۳۱: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوہ خیبر میں نبی ﷺ کے ساتھ شرکت کی، یہود (آپ ﷺ کی خدمت میں) آئے اور انہوں نے شکایت کی کہ لوگوں نے ان کے پھل دار درختوں سے پھل اتارنے میں بہت جلدی کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! ذمیوں سے ناحق مال لینا حلال نہیں۔“
- ۴۱۳۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ، الْمَيْتَتَانِ: الْحَوْتُ وَالْجَرَادُ، وَالدَّمَانِ: الْكَبِدُ وَالطَّحَالُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ ❊
- ۴۱۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے دو مردہ چیزیں اور دو خون حلال کئے گئے ہیں، دو مردہ چھلی اور ٹڈی ہے، جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔“
- ۴۱۳۳: وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَقْفَاهُ الْبُحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَقَا فَلَا تَأْكُلُوهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. ❊ وَقَالَ مُحِبِّي السُّنَّةِ: أَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

- ❊ صحیح، رواہ أبو داود (۳۴۸۰) و الترمذی (۱۲۸۰) وقال: (غریب)۔ ❊ صحیح، رواہ الترمذی (۱۴۷۸)۔
- ❊ إسناده ضعيف، رواہ أبو داود (۳۷۹۰) و النسائي (۲۰۲/۷ ح ۴۳۳۶-۴۳۳۷) [وابن ماجه (۳۱۹۸)] ☆ فیہ صالح بن یحیی بن المقدم: لین الحدیث و أبوه مستور و الحدیث ضعفه موسى بن هارون الحافظ و غیرہ۔
- ❊ إسناده ضعيف، رواہ أبو داود (۳۸۰۶) و انظر الحدیث السابق (۴۱۳۰) لعلته۔
- ❊ ضعيف، رواہ أحمد (۹۷/۲ ح ۵۷۲۳ موقوف) و ابن ماجه (۳۲۱۸، ۳۳۱۴) و سندہ ضعيف) و الدارمی (۲۷۱-۲۷۲) ☆ عبدالرحمن بن زید بن أسلم ضعيف و تابعه أخواه و هما ضعيفان۔ ☆☆ سندہ ضعيف جداً و له شاهد موقوف صحیح عند البيهقي (۲۵۴/۱) و له حکم المرفوع و هو یغني عنه۔ ❊ إسناده ضعيف، رواہ أبو داود (۳۸۱۵) و ابن ماجه (۳۲۴۷) و ذكره البغوي في مصابيح السنة (۴۰/۳ ح ۳۱۶۷) ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن۔

۴۱۳۳: ابو زبیر رحمہ اللہ، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کو سمندر باہر (ساحل کی طرف) پھینک دے اور اس سے پانی اتر جائے تو اسے کھاؤ، اور جو اس میں مرجائے اور سطح سمندر پر تیرنے لگے تو اسے مت کھاؤ۔“ ابوداؤد، ابن ماجہ۔

امام محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اکثر کا یہ موقف ہے کہ یہ روایت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

۴۱۳۴: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: ((أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ، لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ مُحِبِّي السُّنَّةِ: ضَعِيفٌ. ❊

۴۱۳۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ سے ٹڈیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اللہ کا کثیر لشکر ہے، میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ حرام قرار دیتا ہوں۔“ ابوداؤد محی السنہ نے فرمایا: یہ روایت ضعیف ہے۔

۴۱۳۵: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ سَبِّ الدِّيَكِ، وَقَالَ: ((أَنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❊

۴۱۳۵: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مرغ کو بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ نماز (کے وقت) کی اطلاع دیتا ہے۔“

۴۱۳۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الدِّيَكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۱۳۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مرغ کو بُرا بھلا نہ کہو، کیونکہ وہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔“

۴۱۳۷: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ أَبُو لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا: إِنَّا نَسْأَلُكَ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِنَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۱۳۷: عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب گھر میں سانپ نکل آئے تو اسے کہو: ہم تجھے نوح اور سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے عہد کا حوالہ دیتے ہیں کہ تو ہمیں ایذا نہ پہنچا۔ اگر وہ دوبارہ نکلے تو اسے قتل کر دو۔“

۴۱۳۸: وَعَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: ((مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةً ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❊

۴۱۳۸: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، عکرمہ نے کہا: میں جانتا ہوں کہ انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ

❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۳۸۱۳) ☆ سلیمان التیمی مدلس وعنن وتابعه أبو العوام ولم يوثقه غير ابن حبان۔

❊ إسناده حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۱۲/۱۹۹ ح ۳۲۷۰) [و أبو داود، انظر الحديث الآتي]۔

❊ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۵۱۰۱)۔ ❊ إسناده ضعیف، رواه الترمذی (۱۴۸۵) وقال: حسن غریب

و أبو داود (۵۲۶۰) ☆ فيه محمد بن أبي لیلی: ضعیف ضعفه الجمهور۔

❊ سندہ ضعیف، رواه البغوي في شرح السنة (۱۲/۱۹۵ ح ۳۲۶۵) [وعبد الرزاق (۱۹۶۱۷) و أبو داود (۵۲۵۰)]

☆ موسى بن مسلم الطحان شك في وصل الحديث فالحديث معلول۔



آپ ﷺ سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سانپ کے انتقام کے خوف سے انہیں چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔“

۴۱۳۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا سَأَلْنَا عَنْهُمْ، مُنْذُ حَارَبْنَاَهُمْ، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۱۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سے ہماری ان (سانپوں) سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہم نے ان سے صلہ نہیں کی، اور جس نے ڈر کے پیش نظر ان میں سے کسی (سانپ) کو (مارے بغیر) چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔“

۴۱۴۰: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ، فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۴۱۴۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر قسم کے سانپ کو قتل کرو، اور جو شخص ان کے انتقام سے ڈر گیا وہ مجھ سے نہیں۔“

۴۱۴۱: وَعَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنِسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ- يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصَّغَارَ- فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۱۴۱: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم چاہہ زم زم کی صفائی کرنا چاہتے ہیں اور اس میں چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۴۱۴۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَانَهُ قَضِيبُ فَضَّةٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۱۴۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چاندی کی سلاخ کی مثل سفید سانپوں کے علاوہ تمام سانپوں کو مار ڈالو۔“

۴۱۴۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَأَمْلَقُوهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ، فَإِنَّهُ يَتَقَى بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے برتن میں کبھی گر جائے تو اسے

☆ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۵۲۴۸)۔ **سندہ ضعیف**، رواه أبو داود (۵۲۴۹) والنسائي (۵۱/۶) ح (۳۱۹۵) ☆ شريك مدلس و عنعن و أحاديث أبي داود (۵۲۴۸، ۵۲۵۲) وغيره تغني عنه۔

☆ **إسناده ضعیف**، رواه أبو داود (۵۲۵۱) ☆ مروان بن معاوية مدلس و عنعن و في سماع عبد الرحمن بن سابط من العباس رضي الله عنه نظر۔ **إسناده ضعیف**، رواه أبو داود (۵۲۶۱) ☆ إبراهيم النخعي لم يسمع من ابن مسعود رضي الله عنه فالسند منقطع و لا ينفع إبراهيم أن يروي عن جماعة من أصحابه التابعين أو أتباع التابعين: الذين لا نعرفهم بأسمائهم كلهم عن ابن مسعود رضي الله عنه، و المغيرة بن مقسم مدلس و عنعن۔

☆ **صحیح**، رواه أبو داود (۳۸۴۴)۔

ڈبودے، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے، جبکہ دوسرے میں شفا ہے، وہ اپنے اس پر کے ذریعے (گرنے سے) بچتی ہے جس میں بیماری ہے، اس لئے اسے مکمل طور پر ڈبودو۔“

۴۱۴۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَاْمَقْلُوهُ، فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا، وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً، فَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❀

۴۱۴۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب کبھی کھانے میں گر جائے تو اسے ڈبودیں، کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر ہے جبکہ دوسرے میں شفا ہے، اور وہ زہر والے پر کو مقدم رکھتی ہے اور شفا والے پر کو مؤخر۔“

۴۱۴۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُذُودِ، وَالصُّرَدِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❀

۴۱۴۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چار جانوروں: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورے کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۴۱۴۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرَكُونَ أَشْيَاءَ تَقْدَرُ، فَبَعَثَ اللَّهُ نَبِيَّهٖ، وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ، وَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، وَتَلَا: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتًا أَوْ دَمًا﴾ الْآيَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۴۱۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اہل جاہلیت کچھ چیزیں کھایا کرتے تھے اور کچھ چیزیں بطور کراہت چھوڑ دیا کرتے تھے، اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا، اپنی کتاب نازل فرمائی، اس نے حلال کردہ چیزوں کو حلال اور اپنی حرام کردہ چیزوں کو حرام قرار دیا، اس نے جن چیزوں کو حلال کیا وہ حلال ہے اور جن کو حرام کیا وہ حرام ہے، اور جس سے خاموشی اختیار کی تو وہ قابل مواخذہ نہیں، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”فرما دیجیے! میری طرف جو وحی کی گئی ہے، میں اس میں کھانے والے کے لیے جو وہ کھاتا ہے، مردار، بہتا ہوا خون، خنزیر کے گوشت کے سوا کوئی اور چیز حرام نہیں پاتا۔“

۴۱۴۷: وَعَنْ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَا أُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

❀ **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۱/ ۲۶۱ ح ۲۸۱۵) وابن ماجه (۳۵۰۴) والنسائي (۱۷۸-۱۷۹ ح ۴۲۶۷)۔ ❀ **سندہ ضعیف**، رواه أبو داود (۵۲۶۷) والدارمي (۸۸-۸۹ ح ۲۵۵۰) وابن ماجه (۳۲۲۴) ☆ الزهري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

❀ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۸۰۰)۔ ❀ رواه البخاري (۴۱۷۳)۔

۴۱۴۷: زاہر اسلمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں، میں اس وقت ہنڈیوں کے نیچے آگ جلا رہا تھا، جن میں گدھوں کا گوشت تھا۔

۴۱۴۸: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُهُ: ((الْجَنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنَحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحُلُّونَ وَيَطْعَمُونَ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۴۱۴۸: ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں: ”جنوں کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم یہ ہے کہ اس کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں، ایک قسم سانپوں اور کتوں کی ہے اور ایک قسم یہ ہے کہ وہ پڑاؤ ڈالتے ہیں، اور کوچ کرتے ہیں۔“

❁ حسن، رواہ البغوي في شرح السنة (۱۲/ ۱۹۵ بعد ح ۳۲۶۴ بدون السند) [و الطحاوي في مشكل الآثار (۴/ ۹۵، نسخة جديدة ۷/ ۳۸۱ ح ۲۹۴۱ وسنده حسن) وابن حبان (الإحسان: ۶۱۲۳، ۶۱۵۶) والحاكم (۲/ ۴۵۶)۔]

## بَابُ الْعَقِيقَةِ

## عقیقہ کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۴۱۴۹: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا، وَامِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۱۴۹: سلمان بن عامر ضببی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لڑکے کے پیدا ہونے پر عقیقہ ہے، اس کی طرف سے خون بہاؤ (جانور ذبح کرو) اور اس سے تکلیف دور کرو (اس کا سر منڈاؤ اور اسے نہلاؤ)۔“

۴۱۵۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِي بِالْصَّبْيَانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے، اور انہیں گھٹی دیتے تھے۔

۴۱۵۱: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا، ثُمَّ تَقَلَّ فِي فِيهِ، ثُمَّ حَنَّكَهُ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۵۱: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن الزبیر مکہ میں میرے پیٹ میں تھے، انہوں نے کہا، میں نے اسے قبا میں جنم دیا، پھر میں اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی تو میں نے اسے آپ کی گود میں رکھ دیا، پھر آپ نے کھجور منگائی اسے چبایا اور اپنا لعاب دہن لگا کر اسے اس کے منہ میں ڈالا اور گھٹی دی، پھر اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اور یہ (عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ) اسلام (ہجرت کے بعد مدینہ) میں پیدا ہونے والے پہلے بچے ہیں۔“

## الْفَضْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۴۱۵۲: عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَقْرِؤُوا الطَّيْرَ عَلَى مَكَانَتِهَا)) قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ

❁ رواه البخاري (۵۴۷۱-۵۴۷۲)۔

❁ رواه مسلم (۲۸۶/۱۰۱)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۹۰۹) و مسلم (۲۱۴۶/۲۶)۔

يَقُولُ: ((عَنِ الْغُلَامِ شَتَانٍ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٍ، وَلَا يَصُرُّكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ يَقُولُ: ((عَنِ الْغُلَامِ)). إِلَى آخِرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. ❊

۴۱۵۲: ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”پرنندوں کو ان کی جگہوں پر رہنے دو۔“ (فال لینے کے لیے انہیں نہ اڑاؤ) انہوں نے بیان کیا، اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ اور ان کا نر یا مادہ ہونا تمہارے لیے مضر نہیں۔“ ابو داؤد، ترمذی۔

اور نسائی کی روایت: ”لڑکے کی طرف سے.....“ آخر تک ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۱۵۳: وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ تَذْبِجُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمَّى، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ لَكِنْ فِي رَوَايَتِهِمَا ((رَهِيْنَةً)) بَدَلُ: ((مُرْتَهَنٌ)) وَفِي رَوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ: ((وَيُدْمَى)) مَكَانَ: ((وَيُسَمَّى)) وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: ((وَيُسَمَّى)) أَصَحُّ. ❊

۴۱۵۳: حسن عسکریؒ، سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے میں گروی ہے، ساتویں روز اس کی طرف سے ذبح کیا جائے اس کا نام رکھا جائے، اور اس کا سرمونڈ لایا جائے۔“ احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی۔

لیکن ان دونوں (ابو داؤد اور نسائی) کی روایت میں ((مرتہن)) کی جگہ ((رہینہ)) کے الفاظ ہیں۔ اور مسند احمد اور ابو داؤد کی روایت میں ((ویسمی)) کی بجائے ((ویدمی)) کے الفاظ ہیں۔ اور امام ابو داؤد نے فرمایا: لفظ ((ویسمی)) زیادہ صحیح ہے۔

۴۱۵۴: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ، وَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ! احْلِقِي رَأْسَهُ، وَتَصَدَّقِي بِزَنَةِ شَعْرِهِ فَضَّةً)) فَوَزَنَاهُ فَكَانَ وَزْنُهُمَا أَوْ بَعْضُ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَاسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ابْنَ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. ❊

۴۱۵۴: محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری ذبح کی، اور فرمایا: ”فاطمہ! اس کا سرمونڈ اور اس کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کر۔“ چنانچہ ہم نے ان بالوں کا وزن لیا تو ان کا وزن ایک درہم یا درہم سے کم تھا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند متصل نہیں، کیونکہ محمد بن علی بن حسین کی علی بن ابی طالب سے ملاقات ثابت نہیں۔

۴۱۵۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ،

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۲۸۳۵) و الترمذي (۱۵۱۶) و النسائي (۱۶۵/۷ ح ۴۲۲۳)۔

❊ حسن، رواه أحمد (۱۲/۵ ح ۲۰۳۹۵) و الترمذي (۱۵۲۲) قال: حسن صحيح) و أبو داود (۲۸۳۷) وسنده ضعيف - ۳۸۳۸ وهو حسن) و النسائي (۱۶۶/۷ ح ۴۲۲۵)۔

❊ سندہ ضعیف، رواه الترمذي (۵۱۹) ☆ محمد بن إسحاق بن یسار عن عن والسند منقطع. محمد بن علی بن

الحسين لم يدرك علياً رضي الله عنه و للحديث شاهد ضعيف عند البيهقي (۳۰۴/۹)۔

وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: كَبَشَيْنِ كَبَشَيْنِ . ❊

۴۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے سے عقیقہ کیا۔ ابوداؤد۔ اور نسائی کی روایت میں دو دو مینڈھوں کا ذکر ہے۔

۴۱۵۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سُبِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ، فَقَالَ: ((لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعُقُوقَ)) كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ وَقَالَ: ((مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدًا فَاحَبَّ أَنْ يَتَسَكَّ عَنْهُ فَلْيَتَسَكَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۴۱۵۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ”عقوق“ کو پسند نہیں کرتا۔“ گویا آپ نے یہ نام ناپسند فرمایا، اور فرمایا: ”جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے ذبح کرنا پسند کرے تو وہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔“

۴۱۵۷: وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❊

۴۱۵۷: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تو آپ ﷺ نے ان کے کان میں نماز والی اذان دی۔ ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّلَاثُ

### فصل ثالث

۴۱۵۸: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وَلَدَ لَحَدِنًا غُلَامًا ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلَطُّحُهُ بِزَعْفَرَانٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَزَادَ رَزِينٌ: وَنُسَمِيهِ. ❊

۴۱۵۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس کا خون لگاتا، اور جب اسلام کا ظہور ہوا تو ہم ساتویں روز بکری ذبح کرتے اور اس کا سر مونڈتے اور زعفران لگاتے تھے۔ ابوداؤد۔ اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: اور ہم اس کا نام رکھتے تھے۔

❊ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۸۴۱) والنسائي (۷/ ۱۶۵-۱۶۶ ح ۴۲۲۴)۔ ❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۸۴۲) والنسائي (۷/ ۱۶۱-۱۶۴ ح ۴۲۱۷)۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۵۱۴) وأبو داود (۵۱۰۵) ☆ فيه عاصم بن عبيد الله ضعيف ضعفه الجمهور وله شاهدان موضوعان عند البيهقي في شعب الإيمان (۸۶۱۹) فيه يحيى بن العلاء: كذاب و ۸۶۲۰ فيه محمد بن يونس الكديمي: كذاب ذكر تهمة اللرد عليهما ولا يستشهد بهما. فائدة: الأذان في أذن المولود صحيح، و عليه كان العمل (بلا إنكار) يعني أجمعت الأمة على مشروعية العمل به في عهد الترمذي وغيره والإجماع حجة شرعية۔ ❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۸۴۳) ورزین (لم أجده) ووضحه الحاكم على شرط الشيخين (۴/ ۲۳۸) ووافقه الذهبي وله شاهد تقدم (۴۱۵۲)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

## کھانوں کا بیان

فصل اول

الفصل الأول

۴۱۵۹: عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
 ۴۱۵۹: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے زیر پرورش لڑکا تھا اور (کھانے کے دوران) میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف گھومتا تھا، (یہ حرکت دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھاؤ۔“

۴۱۶۰: وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
 ۴۱۶۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک شیطان اس کھانے کو، جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، کھانا حلال سمجھتا ہے۔“

۴۱۶۱: وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*  
 ۴۱۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور وہ اپنے داخلے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے، تمہارے لیے نہ تو رات گزارنے کے لیے کوئی جگہ ہے اور نہ شام کا کھانا، اور جب آدمی داخل ہوتا ہے اور وہ اپنے داخلے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے، تم نے رات گزارنے کی جگہ پالی، اور جب وہ کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ پالی اور شام کا کھانا بھی پالیا۔“

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۳۷۶) و مسلم (۱۰۸/۲۰۲۲)۔

\* رواہ مسلم (۱۰۲/۲۰۱۷)۔

\* رواہ مسلم (۱۰۳/۲۰۱۸)۔

۴۱۶۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔“

۴۱۶۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اس کے ساتھ پیئے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔“

۴۱۶۴: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعَ، وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۶۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے، اور آپ ہاتھ صاف کرنے سے پہلے انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

۴۱۶۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةِ، وَقَالَ: ((أَنْتُمْ لَا تَدْرُونَ، فِي آيَةِ الْبُرْكََةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۶۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ”تم نہیں جانتے کہ (کھانے کے) کس حصے میں برکت ہے۔“

۴۱۶۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ چاٹنے یا چٹانے سے پہلے اپنا ہاتھ صاف نہ کرے۔“

۴۱۶۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمْ اللَّقْمَةُ فَلْيُطِمْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لِيَا كُلَّهَا وَلَا

❁ رواہ مسلم (۱۰۵ / ۲۰۲۰)

❁ رواہ مسلم (۱۰۶ / ۲۰۲۰)

❁ رواہ مسلم (۱۳۱ / ۲۰۳۲)

❁ رواہ مسلم (۱۳۳ / ۲۰۳۳)

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۵۶) و مسلم (۱۳۰، ۱۲۹ / ۲۰۳۱)



يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۱۶۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”شیطان تمہارے ہر معاملے میں، حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے، جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو وہ اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے، اور جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں پاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہو۔“

۴۱۶۸: وَعَنْ أَبِي جَحْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا أَكُلُ مُتَكِنًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۴۱۶۸: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔“

۴۱۶۹: وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ، وَلَا فِي سُكَّرَجَةٍ، وَلَا خُبْزَلَةٍ مُرَقَّقٍ، قِيلَ لِقَتَادَةَ، عَلَى مَا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۴۱۶۹: قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ نے نہ میز پر رکھ کر کھایا اور نہ طشتری میں کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی۔ قتادہ سے پوچھا گیا: وہ کس چیز پر کھانا کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: دسترخوان پر۔

۴۱۷۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ، وَلَا رَأَى شَاةَ سَمِيْنًا بَعِيْنِهِ قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۴۱۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ نبی ﷺ نے پوری زندگی میدے کی روٹی اور سالم بھنی ہوئی بکری دیکھی (یعنی کھائی) ہو۔

۴۱۷۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّفْسَى مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، وَقَالَ: مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُنْخَلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ، قِيلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعْبِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَيْنَا فَأَكَلْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۴۱۷۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے، جب سے اللہ نے انہیں مبعوث فرمایا زندگی بھر نہ میدہ کی روٹی دیکھی اور نہ چھانی، ان سے دریافت کیا گیا، تم پھر بن چھنے جو کیسے کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم اس کا آٹا بناتے اور پھونک مارتے جو چیز اڑنی ہوتی وہ اڑ جاتی، اور جو باقی رہ جاتا ہم اسے گوندھ کر روٹی بناتے اور اسے کھالیتے تھے۔

۴۱۷۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

❊ رواہ مسلم (۲۰۳۳ / ۱۳۵)۔

❊ رواہ البخاری (۵۳۹۸-۵۳۹۹)۔

❊ رواہ البخاری (۵۳۸۶)۔

❊ رواہ البخاری (۵۳۸۵)۔

❊ رواہ البخاری (۵۴۱۳)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۰۹) و مسلم (۲۰۶۴ / ۱۸۷)۔

۴۱۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ نے اسے پسند کیا تو کھالیا اور اگر ناپسند کیا تو اسے چھوڑ دیا۔

۴۱۷۳: وَعَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا، فَاسْلَمَ، وَكَانَ يَأْكُلُ قَلِيلًا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعَا وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۴۱۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بہت زیادہ کھایا کرتا تھا، جب وہ مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا، نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“

۴۱۷۴-۴۱۷۵: وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطُ. ❊

۴۱۷۴-۴۱۷۵: امام مسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صرف مندر روایت ہے۔

۴۱۷۶: وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ جَلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ، حَتَّى شَرِبَ جَلَابَ سَبْعِ شَيَاءٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَاسْلَمَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ جَلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى، فَلَمْ يَسْتَمِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعَا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)). ❊

۴۱۷۶: اور صحیح مسلم کی دوسری روایت جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک کافر شخص مہمان ٹھہرا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے متعلق حکم فرمایا تو اس کا دودھ دھویا گیا، اس نے اس کا سارا دودھ پی لیا، پھر دوسری کا دودھ دھویا گیا تو اس نے وہ بھی پی لیا، پھر ایک اور کا دودھ دھویا گیا، اس نے اسے بھی پی لیا، حتیٰ کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا، پھر اگلے روز اس نے اسلام قبول کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری کے متعلق حکم فرمایا، اس کا دودھ دھویا گیا اس نے اس کا دودھ پی لیا، پھر دوسری کے متعلق حکم دیا گیا تو وہ دوسری کا سارا دودھ نہ پی سکا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک آنت میں پیتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔“

۴۱۷۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْإِنْسَانِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۴۱۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو (آدمیوں) کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے جبکہ تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

❊ رواہ البخاري (۵۳۹۳)۔

❊ رواہ مسلم (۲۰۶۱ / ۱۸۴)۔

❊ رواہ مسلم (۲۰۶۰ / ۱۸۲)۔

❊ رواہ مسلم (۲۰۶۳ / ۱۸۶)۔

❊ متفق عليه، رواہ البخاري (۵۳۹۲) و مسلم (۲۰۵۸ / ۱۷۸)۔

۴۱۷۸: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے، دو کا کھانا چار کے لیے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

۴۱۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْتَلْبِيسَةُ مُجِمَّةٌ لِفَوَادِ الْمَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تلبیسہ (جو کا دلیہ) دل کے مریض کے لیے راحت بخش اور غم کو ہلکا کرنے والا ہے۔“

۴۱۸۰: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ خِيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَّبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقُصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا جو کہ اس نے (خصوصی طور پر) تیار کیا تھا، میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ گیا، اس نے جو کی روٹی اور شوربا پیش خدمت کیا جس میں کدو اور خشک کیے ہوئے گوشت کے ٹکڑے تھے، میں نے نبی ﷺ کو پلیٹ کے کناروں میں کدو تلاش کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ میں اس روز سے کدو پسند کرتا ہوں۔

۴۱۸۱: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدَعَى إِلَى الصَّلَاةِ فَالْقَاهَا وَالسَّكِينِ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۸۱: عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ بکری کی دُقی آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اس سے کاٹ کر تناول فرما رہے ہیں۔ اتنے میں آپ کو نماز کے لیے آواز دی گئی تو آپ نے اس (دُقی) کو اور اس چھری کو جس کے ساتھ آپ کاٹ رہے تھے رکھ دیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، اور آپ ﷺ نے (نیا) وضو نہیں فرمایا۔

۴۱۸۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میٹھی چیزیں اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے۔

۴۱۸۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأَذْمَ، فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ

❁ رواہ مسلم (۲۰۵۹/۱۷۹)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۱۷) و مسلم (۲۲۱۶/۹۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۰۹۲) و مسلم (۲۰۴۱/۱۴۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۰۸) و مسلم (۳۵۵/۹۳)۔

❁ رواہ البخاری (۵۴۳۱)۔

بِهِ وَيَقُولُ: ((نَعَمْ الْإِدَامُ الْخُلُّ، نَعَمْ الْإِدَامُ الْخُلُّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا، ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ نے اسے منگایا اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”سرکہ بہترین سالن ہے، سرکہ بہترین سالن ہے۔“

۴۱۸۴: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ)). ❊

۴۱۸۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کھنسی من (بنی اسرائیل کے من و سلویٰ) کی نوع میں سے ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعث شفا ہے۔“ بخاری، مسلم۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ”وہ (کھنسی) اس من میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔“

۴۱۸۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقَثَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۴۱۸۵: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔

۴۱۸۶: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُ)) فَقِيلَ: أَكُنْتُ تَرَعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۴۱۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم (مکہ کے قریب) مر الظہر ان کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم بیلوچن رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے سیاہ رنگ کی چنو کیونکہ وہ زیادہ اچھی ہیں۔“ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا، کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اور ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔“

۴۱۸۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِي رِوَايَةٍ: يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۱۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اکڑوں بیٹھے کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔

ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ ان میں سے جلدی جلدی کھا رہے تھے۔

۴۱۸۸: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَفْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمَرَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

۴۱۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو کھجوریں ایک

❊ رواہ مسلم (۲۰۵۲/۱۶۶)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۷۰۸) و مسلم (۲۰۴۹/۱۵۷، ۲۰۴۹/۱۶۰)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۴۰) و مسلم (۲۰۴۳/۱۴۷)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۴۳) و مسلم (۲۰۵۰/۱۶۳)۔

❊ رواہ مسلم (۲۰۴۴/۱۴۸، ۱۴۹)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۴۸۹) و مسلم (۲۰۴۵/۱۵۱)۔

ساتھ نہ اٹھائے۔

۴۱۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعُ أَهْلَهُ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھجوریں ہوں وہ لوگ بھوکے نہیں رہتے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! وہ گھر جس میں کھجوریں نہ ہوں تو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔“ آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا۔

۴۱۹۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۹۰: سعد بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے تو اس روز اس کے لیے ہر باعث نقصان ہے نہ جادو۔“

۴۱۹۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، وَانْهَارَ تَرِبَاتٍ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عالیہ کی عجوہ (کھجور) میں شفا ہے اور وہ زہر کا تریاق ہے۔“

۴۱۹۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوَفِّدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللُّحْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم پر ایسا مہینہ بھی آتا کہ ہم اس میں (چولہے میں) آگ نہیں جلاتے تھے، ہمارا کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا، البتہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت آ جاتا تھا۔

۴۱۹۳: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ أَلْ مُحَمَّدٍ يَوْمَئِذٍ مِنْ خُبْزٍ إِلَّا وَاحِدَهُمَا تَمْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں محمد ﷺ کی آل نے دو دن (مسل) گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، ان دو (دنوں) میں سے ایک دن کھجور ہوتی تھی۔

۴۱۹۴: وَعَنْهَا، قَالَتْ: تُوفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۱۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہم نے دو سیاہ چیزیں (کھجور اور پانی) شکر سیر ہو کر

❁ رواہ مسلم (۱۵۳، ۱۵۲/۲۰۴۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۴۴۵) و مسلم (۱۵۵/۲۰۴۷)۔

❁ رواہ مسلم (۱۵۶/۲۰۴۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۵۸) و مسلم (۲۶/۲۹۷۲)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۵۵) و مسلم (۲۵/۲۹۷۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۳۸۳) و مسلم (۳۱/۲۹۷۵)۔

نہیں کھائیں۔

۴۱۹۵: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۴۱۹۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا تمہارے پاس تمہاری چاہت کے مطابق کھانے پینے کی وافر چیزیں نہیں ہیں؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس پیٹ بھرنے کے لیے ردی قسم کی کھجوریں بھی نہیں تھیں۔

۴۱۹۶: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ، وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِقِصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنِّ فِيهَا ثُومًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ)) قَالَ: فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۴۱۹۶: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ اس سے تناول فرماتے اور اس سے جو قج جاتا وہ میرے لیے بھیج دیتے، ایک روز آپ نے ایک پیالہ میری طرف بھیجا جس میں سے آپ نے کچھ نہیں کھایا تھا، کیونکہ اس میں لہن تھا، میں نے آپ سے دریافت کیا، کیا وہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، لیکن اس کی بوکی وجہ سے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔“ انہوں نے عرض کیا، جس چیز کو آپ ناپسند کرتے ہیں، میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

۴۱۹۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا)) أَوْ قَالَ: ((فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ)) وَأَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أُتِيَ بِقِدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَقَالَ: ((قَرِّبُوهَا)) إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: ((كُلْ، فَإِنِّي أَنَا جِئْتُ مَنْ لَا تَنَاجِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۴۱۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے (کچا) لہن یا پیاز کھایا ہو وہ ہم سے دور رہے۔“ یا فرمایا: ”وہ ہماری مسجد سے دور رہے، یا وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔“ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں مختلف قسم کی سبزیاں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے بو محسوس کی اور فرمایا: ”اسے اپنے کسی ساتھی کے پاس لے جاؤ۔“ اور فرمایا: ”کھاؤ، کیونکہ میں اس سے ہم کلام ہوتا ہوں جس سے تم ہم کلام نہیں ہوتے۔“

۴۱۹۸: وَعَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

۴۱۹۸: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنا اناج ماپ لیا کرو، تمہیں اس میں برکت عطا کی جائے گی۔“

❀ رواہ مسلم (۲۹۷۷/۳۴)۔

❀ رواہ مسلم (۲۰۵۳/۱۷۰)۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۸۵۵) و مسلم (۵۶۴/۷۳)۔

❀ رواہ البخاری (۲۱۲۸)۔

۴۱۹۹: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۱۹۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ”ہر قسم کی بہت زیادہ پاکیزہ و بابرکت حمد اللہ کے لیے ہے، کفایت کی گئی نہ چھوڑی گئی، اور نہ اس سے بے نیازی دکھائی جائے، اے ہمارے رب!“  
 ۴۲۰۰: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۲۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بندے کے اس طرز عمل سے خوش ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے تو اس پر اس کی حمد بیان کرے یا وہ کوئی چیز پیئے تو اس پر اس کی حمد بیان کرے۔“  
 وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ: مَا شَبَعَ آلُ مُحَمَّدٍ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الدُّنْيَا، فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

ہم عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث: ”ما شبع آل محمد“ اور ”خرج النبي صلی اللہ علیہ وسلم من الدنيا“ ان شاء اللہ تعالیٰ ”باب فضل الفقراء“ میں ذکر کریں گے۔

## الفصل الثاني

### فصل ثانی

۴۲۰۱: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَرَّبَ طَعَامٌ، فَلَمْ أَرِطَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَهَ مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا، وَلَا أَقَلَّ بَرَكَهَ فِي آخِرِهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَيْفَ هَذَا؟ قَالَ: ((أَنَا ذَكَرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ أَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يَسْمِ اللَّهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۴۲۰۱: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ کھانا پیش کیا گیا، میں نے کوئی کھانا نہیں ایسا دیکھا کہ ہم نے کھایا ہو اور اس کے شروع میں بہت زیادہ برکت ہو اور اس کے آخر میں بہت کم برکت ہو، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کیسے ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ہم نے کھانا کھایا تو ہم نے اس پر اللہ کا نام لیا، پھر کوئی ایسا شخص بیٹھا جس نے اللہ کا نام نہیں لیا اس وجہ سے شیطان نے اس کے ساتھ کھایا (اس لیے برکت اٹھ گئی)۔“

۴۲۰۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَتَنَسَّى أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ عَلَى طَعَامِهِ؛ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

❁ رواه البخاري (۵۴۵۸)۔ ❁ رواه مسلم (۲۷۳۴/۸۹) ۵ حديث عائشة يأتي (۵۲۳۷) وحديث أبي هريرة يأتي أيضا (۵۲۳۸)۔ ❁ إسناده ضعيف، رواه البغوي في شرح السنة (۲۷۵/۱۱) ح (۲۸۲۴) [والترمذي في الشمائل (۱۸۷)] حبيب بن أوس وثقه ابن حبان وحده وابن لهيعة مدلس وعنعن۔ ❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۱۸۵۸) وقال: (حسن صحيح) و أبو داود (۳۷۶۷)۔

۴۲۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھائے اور اپنے کھانے پر اللہ کا نام لینا بھول جائے تو وہ کہے: ”اس کا آغاز و اختتام اللہ کے نام سے۔“

۴۲۰۳: وَعَنْ أُمِّةِ بْنِ مَخْشِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۲۰۳: امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی، حتیٰ کہ ایک لقمہ باقی رہ گیا اور وہ لقمہ جب اس نے اسے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے کہا: ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ تو (یہ سن کر) نبی ﷺ مسکرا دیے، پھر فرمایا: ”شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا حتیٰ کہ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اس نے اپنے پیٹ کا سب کچھ قے کر دیا۔“

۴۲۰۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۲۰۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔“

۴۲۰۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۲۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھانا کھا کر شکر کرنے والا، صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔“

۴۲۰۶: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ، عَنْ أَبِيهِ. ❁

۴۲۰۶: امام ابن ماجہ اور امام دارمی نے سنان بن سنہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۴۲۰۷: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى، وَسَوَّغَهُ، وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۲۰۷: ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کھانا کھاتے یا کوئی چیز نوش فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا اور اسے حلق سے اترنے والا بنایا اور پھر اس کے نکلنے کی راہ بنائی۔“

۴۲۰۸: وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَهَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ

❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۷۶۸)۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (فى الشمايل: ۱۹۰) و أبو داود (۳۸۵۰) [وابن ماجه ۳۲۸۳ بسند آخره "مولى لأبي سعيد" مجهول و علة أخرى]، والترمذي (۳۴۵۷) وسندهما ضعيف] ☆ وإسماعيل بن رباح و أبوه مجهولان و للحديث طرق كلها ضعيفة۔

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۴۸۶) وقال: (حسن غريب)۔ ❁ **حسن**، رواه ابن ماجه (۱۷۶۴) و الدارمي

(۲/ ۹۵ ح ۲۰۳۰)۔ ❁ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۸۵۱)۔



فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَرَكَهُ الطَّعَامُ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊  
 ۴۲۰۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت اس کے بعد ہاتھ منہ دھونے میں ہے، میں نے  
 نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھانے کی برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ منہ دھونے میں ہے۔“  
 ۴۲۰۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالُوا: أَلَا نَأْتِيكَ  
 بِوُضُوءٍ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊  
 ۴۲۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔  
 صحابہ نے عرض کیا، کیا ہم آپ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے وضو کا حکم صرف اس وقت دیا گیا  
 ہے جب میں نماز پڑھنے کا ارادہ کروں۔“

۴۲۱۰: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❊

۴۲۱۰: امام ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۲۱۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أُتِيَ بِقِصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ، فَقَالَ: ((كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَلَا  
 تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهَا؛ فَإِنَّ الْبُرْكَهَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:  
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ((إِذَا أَكَلْتَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلُ مِنْ أَعْلَى  
 الصَّحْفَةِ، وَلَكِنْ يَأْكُلُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَإِنَّ الْبُرْكَهَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا)). ❊

۴۲۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ثرید کا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:  
 ”اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کے وسط سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت وسط میں نازل ہوتی ہے۔“ ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام  
 ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ پیالے (پلیٹ) کے بالائی حصے سے نہ کھائے  
 بلکہ وہ اس کے نچلے حصے (یعنی اپنے آگے اور قریب) سے کھائے، کیونکہ برکت اس کے بالائی حصے سے نازل ہوتی ہے۔“

۴۲۱۲: وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَكِنًا قَطُّ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ. رَوَاهُ  
 أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۲۱۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو کبھی تکیہ لگا کر کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی آپ

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۱۸۶۶) و أبو داود (۳۷۶۱) ☆ فیہ قیس بن الربیع ضعفه الجمهور من جهة  
 حفظه وقال أحمد: ”هو منكر، ما حدث به إلا قیس بن الربیع“۔ ❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذی (۱۸۶۷) وقال:  
 (حسن) و أبو داود (۳۷۶۰) والنسائی (۸۵/۱ ح ۱۳۲) [ومسلم (۳۷۴/۱۱۸) وذكره البغوي في مصابيح السنة  
 (۳۱۴)۔] ❊ **صَحِيحٌ**، رواه ابن ماجه (۳۲۶۱)۔ ❊ **حَسَنٌ**، رواه الترمذی (۱۸۰۵) وابن ماجه (۳۲۷۷)  
 والدارمی (۲/۱۰۰ ح ۲۰۵۲) و أبو داود (۳۷۷۲)۔ ❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۳۷۷۰)۔

کے پیچھے دو آدمی چلتے ہوئے دیکھے گئے۔

۴۲۱۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَكَلَ وَآكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَلَمْ نَزِدْ عَلَى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِينَا بِالْحَصْبَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۲۱۳: عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ آپ کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے تناول فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ ہم نے نکریوں کے ساتھ اپنے ہاتھ صاف کر لیے۔

۴۲۱۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَهَسَّ مِنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۲۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت کی دسی پیش کی گئی اور آپ دسی کا گوشت پسند فرمایا کرتے تھے، آپ نے دانتوں کے ساتھ اس سے نوح لیا۔

۴۲۱۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ، وَأَنْهَسُوهُ، فَإِنَّهُ أَهْنَاءُ وَأَمْرَأُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ. ❁

۴۲۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھری کے ساتھ (کپکپے ہوئے) گوشت کو مت کاٹو کیونکہ یہ عجیبوں کا طریقہ ہے، بلکہ اسے دانتوں کے ساتھ کھاؤ، کیونکہ ایسا کرنا زیادہ لذیذ اور کھانے میں زیادہ سہل ہے۔“ ابو داؤد، بیہقی فی شعب الایمان اور دونوں نے فرمایا: یہ روایت قوی نہیں۔

۴۲۱۶: وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلَى مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ: ((مَهْ يَا عَلِيُّ! فَإِنَّكَ نَافَهُ)) قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا فَأَصِبْ؛ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۲۱۶: ام منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے، ہمارے گھر میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے، رسول اللہ ﷺ انہیں تناول فرمانے لگے اور علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے، رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”علی! بازار ہو، کیونکہ تم ابھی ابھی صحت یاب ہوئے ہو۔“ وہ بیان کرتی ہیں، میں نے ان کے لیے چقندر اور جو پکائے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”علی! یہ کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے زیادہ موزوں ہے۔“

۴۲۱۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الثُّفُلُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

❁ صحیح، رواہ ابن ماجہ (۳۳۰۰)۔

❁ صحیح، رواہ الترمذی (۱۸۳۷) وقال: حسن صحیح) وابن ماجہ (۳۳۰۷)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۳۷۷۸) و البيهقي في شعب الإيمان (۵۸۹۸) ☆ فيه أبو معشر نجيح: ضعيف۔

❁ إسناده حسن، رواه أحمد (۶/۳۶۴) ح ۲۷۵۹۳ و الترمذی (۲۰۳۷) وقال: حسن غریب) وابن ماجہ (۳۴۴۲)۔

الإِيمَان

۴۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو برتن (ہنڈیا، دینگھی) کے پیندے کے ساتھ لگا ہوا کھانا پسند تھا۔  
 ۴۲۱۸: وَعَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقِصْعَةُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ✽  
 ۴۲۱۸: نبیہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی برتن میں کھا کر اسے اچھی طرح صاف کرتا ہے تو وہ برتن اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔“ احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ عَمْرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يُلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ✽  
 ۴۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے ہاتھ پر چکنائی لگی ہو اور وہ اسے دھوئے بغیر سو جائے پھر کوئی چیز اسے کاٹ لے تو وہ شخص اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔“

۴۲۲۰: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الثَّرِيدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيدُ مِنَ الْحَنِسِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ✽

۴۲۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو روٹی اور حیس (کھجور، پنیر اور گھی) سے تیار شدہ ٹرید بہت مرغوب تھا۔  
 ۴۲۲۱: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُوا الزَّيْتُ وَادَّهِنُوا بِهِ؛ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ✽  
 ۴۲۲۱: ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے ہے۔“

۴۲۲۲: وَعَنْ أُمِّ هَانِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَعِنْدَكَ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ: لَا، إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ: ((هَاتِي، مَا أَفْقَرَيْتُ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ خَلٌّ)). ✽ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

✽ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (فى الشمانل: ۱۸۳) والبيهقي فى شعب الإيمان (۵۹۲۴) والحاكم (۱۱۵/۴) وصححه الذهبي۔  
 ✽ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۷۶/۵ ح ۲۱۰۰۱) والترمذي (۱۸۰۴) وابن ماجه (۳۲۷۱) والدارمي (۹۶/۲ ح ۲۰۳۳) ☆ أم عاصم: لم أجد لها توثيقاً۔

✽ **صحيح**، رواه الترمذي (۱۸۶۰) وقال: حسن غريب) وأبو داود (۳۸۵۲) وابن ماجه (۳۲۹۷)۔  
 ✽ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۷۸۳) ☆ فيه رجل من أهل البصرة مجهول وسقط ذكره فى المستدرک (۱۱۶/۴) فصحاہ (۱)۔  
 ✽ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۸۵۱) وابن ماجه (۳۳۱۹) والدارمي (۱۰۲/۲ ح ۲۰۵۸) وصححه الحاكم على شرط الشيخين (۱۲۲/۴) ووافقه الذهبي۔  
 ✽ **سندہ ضعيف**، رواه الترمذي (۱۸۴۱) ☆ أبو حمزة الثمالی ثابت بن أبي صفية ضعيف رافضي وللحديث شاهد ضعيف عند الحاكم (۵۴/۴ ح ۶۸۷۵) فيه سعدان بن الوليد مجهول الحال: لم أجد من وثقه وروى أحمد (۳۵۳/۳ ح ۱۴۸۰۷) عن جابر قال قال رسول الله ﷺ: ((نعم الإدام الخل، ما أفقر بيت في خل)) وسنده حسن وانظر صحيح مسلم (۲۰۵۲)۔

۴۲۲۲: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟“ میں نے عرض کیا، میرے پاس صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لے آؤ، جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔“ ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۲۲۳: وَعَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، فَقَالَ: ((هَذِهِ إِدَامٌ هَذِهِ)) وَآكَلَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۲۲۳: یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا، اس پر کھجور رکھی اور فرمایا: ”یہ اس کا سالن ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔

۴۲۲۴: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ نَدْيَيْ حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدَهَا عَلَى فُوَادِي، وَقَالَ: ((أَنْتَ رَجُلٌ مَفُودٌ أَنْتَ الْحَارِثُ بْنُ كَلْدَةَ أَخَانَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ، فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ، فَلْيَجْعَلْهُنَّ بَنَاتِهِنَّ، ثُمَّ لِيَلْذِكْ بِهِنَّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۲۲۴: سعد بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں شدید بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا جس سے میں نے اپنے دل پر اس کی ٹھنڈک محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم تو دل کے مریض ہو، تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ طبیب آدمی ہے۔ وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گھلیوں سمیت کوٹ ڈالے، پھر وہ تجھے کھلا دے۔“

۴۲۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَيَقُولُ: ((يُكْسَرُ حَرًّا هَذَا بَبْرَدٌ هَذَا وَبَبْرَدٌ هَذَا بِحَرِّ هَذَا)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. \*

۴۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔ ترمذی۔ امام ابو داؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اس کی حرارت اس کی ٹھنڈک سے کم ہو جاتی ہے اور اس کی ٹھنڈک اس کی حرارت سے کم ہو جاتی ہے۔“ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۲۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَتَمْرٍ عَتِيقٍ، فَجَعَلَ يُفْتَشُهُ وَيُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۲۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ انہیں چیر کر ان میں سے کیڑے نکالنے لگے۔

۴۲۲۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بُجْبَةً فِي تَبُوكَ، فَدَعَا بِالسِّكِّينِ، فَسَمَّى وَقَطَعَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

\* ضعیف، رواہ أبو داود (۳۲۵۹، ۳۲۶۰، ۳۸۳۰) [والترمذی فی الشمائل (۱۸۲)] ☆ یحییٰ بن العلاء: متروک متهم بالكذب و فی الطريق الثاني یزید بن ابی أمیة الأعور: مجهول و حفص بن غیاث مدلس و عنعن۔

\* إسناده ضعیف، رواہ أبو داود (۳۸۷۵) ☆ فیہ عبد اللہ بن ابی نجیح مدلس و عنعن و فی سماع مجاہد من سعد بن ابی وقاص نظر و فیہ علة أخرى۔ \* إسناده صحیح، رواہ الترمذی (۱۸۴۳) و أبو داود (۳۸۳۶)۔

\* إسناده حسن، رواہ أبو داود (۳۸۳۲)۔ \* إسناده حسن، رواہ أبو داود (۳۸۱۹)۔

۴۲۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوہ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں پیڑ کا ٹکڑا پیش کیا گیا، آپ نے چھری منگائی، اللہ کا نام لیا اور اسے کاٹا۔

۴۲۲۸: وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُبِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ: ((الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَوْقُوفٌ عَلَى الْأَصَحِّ. ❊

۴۲۲۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے گھی، پیڑ اور رنگے ہوئے چمڑے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے جس چیز کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے اور جسے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے، اور اس نے جس چیز کے متعلق سکوت اختیار کیا تو وہ ایسی چیز کے زمرے میں ہے جس سے درگزر فرمایا۔“ ابن ماجہ، ترمذی۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

۴۲۲۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَدِدْتُ أَنْ عِنْدِي خُبْزَةٌ بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمَرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهَا، فَجَاءَ بِهِ، فَقَالَ: ((فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا؟)) قَالَ فِي عُكَّةٍ ضَبَّ قَالَ: ((ارْفُعْهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ. ❊

۴۲۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس گندم کے سفید آٹے کی روٹی ہو جو گھی اور دودھ سے گوندھ کر تیار کی گئی ہو“ صحابہ میں سے ایک آدمی اٹھا اور وہ اسے بنا کر آپ کی خدمت میں لے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ (گھی) کس چیز میں تھا؟“ اس نے عرض کیا: ساندھ سے بے ہوئے برتن میں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ۔“ ابو داؤد، ابن ماجہ، اور ابو داؤد نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

۴۲۳۰: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوحًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ ❊

۴۲۳۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کچا لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے مگر پکا ہوا (کھانے میں کچھ حرج نہیں)

۴۲۳۱: وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْبَصْلِ فَقَالَتْ: إِنَّ آخِرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ فِيهِ بَصْلٌ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۲۳۱: ابو زیاد بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جو

❊ **سندہ ضعیف**، رواہ ابن ماجہ (۳۳۶۷) والترمذی (۱۷۲۶) ☆ سیف بن ہارون البرجمی ضعیف و فیہ علة أخرى و للحديث شاهد ضعیف عند الحاكم (۲/ ۳۷۵ ح ۳۴۱۹)۔

❊ **إسناده ضعیف**، رواہ ابو داؤد (۳۸۱۸) وابن ماجہ (۳۳۴۱) ☆ فیہ ایوب: ینظر فیہ و لعلہ ابن خوط کما فی النکت الطراف (۷۵/ ۹) و هو متروک۔ ❊ **إسناده ضعیف**، رواہ الترمذی (۱۸۰۸ و ضعفه) و ابو داؤد (۳۸۲۸)

☆ فیہ أبو إسحاق مدلس و مختلط و عنعن و لم یعلم تحدیثہ بہ قبل اختلاطہ۔

❊ **إسناده ضعیف**، رواہ ابو داؤد (۳۸۲۹) ☆ خیبار بن سلمة: لم یوثقه غیر ابن حبان۔

آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز تھا۔

۴۲۳۲: وَعَنِ ابْنِ بُسْرِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا أَوْ تَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۲۳۲: بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپ کے سامنے مکھن اور کھجور پیش کیا۔ آپ ﷺ مکھن اور کھجور پسند فرمایا کرتے تھے۔

۴۲۳۳: وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ: أُتِينَا بِجَفَنَةِ الثَّرِيدِ وَالْوَدْرِ، فَحَبَطْتُ، بِيَدِي فِي نَوَاجِحِهَا، وَآكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى، ثُمَّ قَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ؛ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ)) ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ، فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنَ يَدَيْ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ، فَقَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ؛ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ)) ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَعَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِكُلِّ كَفْفِيهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ، وَقَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ \*

۴۲۳۳: عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت ساثرید اور بونیاں تھیں، میں اس کے اطراف میں ہاتھ مار رہا تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے سے تناول فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا، پھر فرمایا: ”عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔“ پھر ہمارے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں، میں اپنے سامنے سے کھانے لگا جبکہ رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک پورے طباق میں گھوم رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ وہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔“ پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور اپنے ہاتھوں کی نمی اپنے چہرے، بازوؤں اور سر پر مل لی۔ اور فرمایا: ”عکراش! یہ آگ سے پکی ہوئی چیز کا وضو ہے۔“

۴۲۳۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعُكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصْنَعَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ، وَكَانَ يَقُولُ: ((أَنَّهُ لَيَرْتُو فَوَادَ الْحَزِينِ، وَيَسْرُو عَنْ فَوَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو أَحَدًا كُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. \*

۴۲۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ جو کا حریرہ بنانے کا حکم فرماتے، جب وہ بنایا جاتا تو آپ انہیں حکم فرماتے اسے گھونٹ گھونٹ پیو، نیز آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”یہ غم زدہ شخص کو قوت بخشتا ہے اور مریض کے دل کو فرحت بخشتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی خاتون پانی کے ذریعے اپنے چہرے سے میل دور کرتی

☆ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۳۸۳۷)۔ ☆ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذی (۱۸۴۸) ☆ فیہ العلایہ بن

الفضل: ضعیف، و ابن عکراش، قال البخاری: ”لا یثبت حدیثہ“۔

☆ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذی (۲۰۳۹)۔

ہے۔“ ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۳۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَجُورَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ، وَالْكُمَةُ مِنَ الْمَمْنِ، وَمَاءٌ هَاشِشٌ لِلْعَيْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۲۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عجورہ جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے، اور کھمبی من (من وسلوی) سے ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعثِ شفا ہے۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثالث

۴۲۳۶: عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَمَرَ بِجَنْبِ فُسُوَيَ، ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحْزُلِي بِهَا مِنْهُ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ، فَقَالَ: ((مَا لَهُ تَرَبُّتٌ يَدَاهُ؟)) قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً، فَقَالَ لِي: ((أَقْصُهُ لَكَ عَلَى سَوَاكِ؟ - أَوْ قُصَّهُ عَلَى سَوَاكِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۲۳۶: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان تھا آپ نے ایک پہلو (ران) کے متعلق حکم فرمایا تو اسے بھونا گیا، پھر آپ نے چھری لی اور اس کے ساتھ اس سے میرے لیے کاٹنے لگے، اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لیے اطلاع دینے آئے تو آپ ﷺ نے چھری پھینک دی اور فرمایا: ”اسے کیا ہوا اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔“ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مونچھیں لمبی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں مسواک پر رکھ کر انہیں کاٹ دوں۔“ یا فرمایا: ”تم خود مسواک پر رکھ کر انہیں کاٹ لو۔“

۴۲۳۷: وَعَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِينَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفِعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَانَتْهَا يُدْفِعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهِذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهِذَا الْأَعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا)). زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَآكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۲۳۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتے تو ہم کھانے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے جب تک رسول اللہ ﷺ شروع نہیں فرماتے تھے اور آپ اپنا ہاتھ بڑھاتے تھے، ایک مرتبہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ

❁ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۰۶۶) وقال: (حسن غريب).

❁ **سندہ صحیح**، رواه الترمذي (فی الشائل: ۱۶۵) [و أبو داود (۱۸۸) و أحمد (۲۵۲/۴، ۲۵۵)].

❁ **رواه مسلم** (۳۰۱۷/۱۰۲).

کھانے میں شریک ہوئے تو ایک بچی آئی گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے، اس نے کھانے میں ہاتھ رکھنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی آیا وہ بھی اسی طرح تھا جیسے اسے دھکیلا جا رہا ہو آپ نے اسے بھی ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان اس کھانے پر، جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، دسترس حاصل کر لیتا ہے، وہ اس بچی کو لے کر آیا تاکہ وہ اس کے ذریعے دسترس حاصل کر سکے، لیکن میں نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تاکہ اس کے ذریعے دسترس حاصل کر سکے، لیکن میں نے اسے بھی ہاتھ سے پکڑ لیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک اس (شیطان) کا ہاتھ، اس (بچی) کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔“ اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: پھر آپ ﷺ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

۴۲۳۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا، فَأَلْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَأَكَلَ الْغُلَامُ، فَكَثُرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُومٌ)) وَأَمَرَ بِرَدِّهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊  
۴۲۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام خریدنا چاہا تو آپ نے اس کے سامنے کھجوریں رکھیں، اس غلام نے بہت زیادہ کھجوریں کھالیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک زیادہ کھانا بے برکتی ہے۔“ اور آپ ﷺ نے اسے واپس کرنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۳۹: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَيِّدُ إِذَا مَكُمُ الْمِلْحُ)). ❊ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ  
۴۲۳۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔“  
۴۲۴۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ؛ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لَأَقْدَامِكُمْ)). ❊  
۴۲۴۰: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کھانا لگا دیا جائے تو اپنے جوتے اتار دیا کرو، کیونکہ یہ تمہارے پاؤں کے لیے زیادہ آرام دہ ہے۔“

۴۲۴۱: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِشَرِيدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَعَطَّتْ حَتَّى تَذْهَبَ فُورَةُ دُخَانِهِ، وَتَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ)). رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ ❊  
۴۲۴۱: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس شرید لایا جاتا تو آپ کے کہنے پر اسے ڈھانک دیا جاتا حتیٰ کہ اس کا جوش حرارت ختم ہو جاتا۔ اور وہ فرماتی تھیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ایسا کرنا زیادہ باعث برکت“

❊ **إسناده ضعيف جدًا موضوع** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٦٦١ ، نسخة محققة : ٥٢٧٣) [وابن عدي في الكامل (٢٤٤ / ١)] ☆ فيه أبو إسحاق الشيباني إبراهيم بن هراسة : كذاب متهم -

❊ **إسناده ضعيف جدًا** ، رواه ابن ماجه (٣٣١٥) ☆ فيه عيسى الحنات : متروك و السند ضعفه البوصيري -  
❊ **إسناده ضعيف جدًا موضوع** ، رواه الدارمي (١٠٨ / ٢ ح ٢٠٨٦ ، نسخة محققة : ٢١٢٥) ☆ فيه موسى بن محمد بن إبراهيم : متروك ، والسند منقطع وقال الذهبي في تلخيص المستدرک (١١٩ / ٤) : ”أحسبه موضوعًا وإسناده مظلم“ -  
❊ **إسناده ضعيف** ، رواه الدارمي (١٠٠ / ٢ ح ٢٠٥٣ ، نسخة محققة : ٢٠٩١) [وأبو نعيم في حلية الأولياء (١٧٧ / ٨) وابن حبان (الإحسان : ٥١٨٤ / ٥٢٠٧) والحاكم (١١٨ / ٤)] ☆ فيه الزهري : مدلس و عنعن -



ہے۔“ دونوں روایتیں امام دارمی نے نقل کیں۔

۴۲۴۲: وَعَنْ نُبَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ لِحْسَهَا، تَقُولُ لَهُ الْقِصْعَةُ: اَعْتَقَكَ اللَّهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ رَزِينٌ ❁

۴۲۴۲: نبیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی برتن میں کھا کر اسے اچھی طرح صاف کرتا ہے تو وہ برتن اس کے متعلق کہتا ہے: اللہ تمہیں جہنم سے آزادی عطا فرمائے جس طرح تم نے مجھے شیطان سے آزادی دی۔“

## بَابُ الضِّيَافَةِ

## ضیافت کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۴۲۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِجَارَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقَلِّ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)). وَفِي رِوَايَةٍ: بَدَلُ ((الْجَارِ)): ((وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۴۲۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیر و بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے ایک دوسری روایت میں: پڑوسی کے بجائے یہ الفاظ ہیں: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔“

۴۲۴۴: وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَيَّ عِنْدَهُ حَتَّى يَخْرُجَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۴۲۴۴: ابو شریح الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور وہ ایک دن ایک رات ہے، اور ضیافت تین دن کے لیے ہے، اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اس قدر قیام کرے کہ وہ اسے تنگی میں مبتلا کر دے۔“

۴۲۴۵: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا: ((إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۱۸)، والروایۃ الثانیۃ: (۶۱۳۸) و مسلم (۴۷/۷۵)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۰۱۹) و مسلم (۴۸/۱۴)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۴۶۱) و مسلم (۱۷/۱۷۲۷)۔

۴۲۳۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا، آپ ہمیں بھیجتے ہیں، اور ہم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اس بارے میں جناب کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالو اور وہ مہمان نوازی کے مطابق تمہاری مہمان نوازی کریں تو اسے قبول کرو اور اگر وہ مہمان نوازی نہ کریں تو پھر مہمان نوازی کا جو حق ہے وہ ان سے وصول کر سکتے ہو۔“

۴۲۴۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ أَوَّلَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: ((مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: الْجُوعُ، قَالَ: وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَخْرَجْنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا، فَوُفُوا)) فَقَامُوا مَعَهُ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيْنَ فُلَانٌ؟)) قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعِذُّ لَنَا مِنَ الْمَاءِ، إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَظَنَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَاحِبِيهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، مَا أَحَدَ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَ هُمْ بِعَدْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَقَالَ: كُلُوا مِنْ هَذِهِ، وَآخَذَ الْمُدِيَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ)) فَذَبَحَ لَهُمْ، فَآكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِدْقِ، وَشَرَبُوا، فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَسْأَلُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، أَخْرَجَكُمُ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيَمَةِ. ❁

۴۲۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی روز یا کسی رات رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہو گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تمہیں کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا؟“ انہوں نے عرض کیا، بھوک نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا جس نے تمہیں نکالا ہے، چلو!“ وہ آپ ﷺ کے ساتھ چل دیئے۔ آپ ایک انصاری صحابی کے پاس تشریف لائے لیکن وہ گھر پر نہیں تھے، جب اس کی اہلیہ نے آپ کو دیکھا تو کہا: خوش آمدید، رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”فلاں کہاں ہے؟“ اس نے عرض کیا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری بھی تشریف لے آئے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو پکارا اٹھے: الحمد للہ، مہمانی کے لحاظ سے آج کا دن میرے لیے بہت ہی باعث عزت ہے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ شخص گیا اور کھجوروں کا خوشہ لایا جس میں کچکی، پکی اور عمدہ ہر قسم کی کھجوریں تھیں، اس نے عرض کیا، آپ انہیں تناول فرمائیں، اور خود اس نے چھری پکڑ لی، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”دودھ دینے والی بکری سے احتیاط کرنا۔“ اس نے ان کی خاطر بکری ذبح کی، انہوں نے اس بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب وہ سیر و سیراب ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روز قیامت تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، پھر تم ان نعمتوں سے مستفید ہو کر واپس جاؤ گے۔“

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”انصار میں سے ایک آدمی تھا.....“ ”باب الولیمة“ میں ذکر کی گئی ہے۔

## الْفَضْلِ الثَّانِي

### فصل ثانی

٤٢٤٧: عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ صَافَ قَوْمًا، فَاصْبَحَ الصَّيْفُ مَحْرُومًا؛ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاةٍ مِنْ مَالِهِ وَزُرْعَةٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ((وَأَيُّمَا رَجُلٍ صَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ، كَانَ لَهُ أَنْ يَعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاةٍ)). ❁

٣٢٣٤: مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی مسلمان کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرے لیکن وہ حق ضیافت سے محروم رہے تو اس کی نصرت کرنا ہر مسلمان پر حق ہے حتیٰ کہ وہ اس کے مال اور اس کی زراعت سے اس کا حق ضیافت لے لے۔“ دارمی، ابوداؤد۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ”جو کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرا لیکن انہوں نے اس کی ضیافت نہ کی تو وہ اپنے حق ضیافت کے برابر ان کے مال سے لے سکتا ہے۔“

٤٢٤٨: وَعَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِي وَلَمْ يُضْفِنِي ثُمَّ مَرَّيْ بَعْدَ ذَلِكَ، أَقْرِيهِ أَمْ أَجْزِيهِ؟ قَالَ: ((بَلْ أَقْرِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

٣٢٣٨: ابواخوص جشمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں تو وہ میری ضیافت نہ کرے لیکن اس کے بعد وہ میرے پاس سے گزرے تو کیا میں اس کی ضیافت کروں یا اس کو بدلہ دوں (کہ ضیافت نہ کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ ضیافت کرو۔“

٤٢٤٩: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ غَيْرِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَأْذَنَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)) فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَا بَنِي أُمْتِي، مَا سَلَّمْتُ تَسْلِيمَةً إِلَّا وَهِيَ بِأَذْنِي: وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ، أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنْ الْبَرَكَةِ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيئًا، فَأَكَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((أَكَلْتُ طَعَامَكُمْ الْأَبْرَارُ، وَصَلْتُ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرْتُ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

❁ حسن، رواه الدارمي (٩٨/٢ ح ٢٠٤٣) و أبو داود (٣٧٥١ و الرواية الثانية: ٣٨٠٤) و سندها صحيح۔

❁ صحيح، رواه الترمذي (٢٠٠٦) وقال: حسن صحيح۔

❁ صحيح، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/٢٨٢-٢٨٣ ح ٣٣٢٠) [و أحمد (١٣٨/٣) والبيهقي (٢٨٧/٧) والطحاوي في مشكل الآثار (١/٤٩٨، ٤٩٩) و صححه العراقي و ابن الملقن وغيرهما] ☆ وله شاهد حسن لذاته عند الطحاوي في مشكل الآثار (٤/٢٤٢ ح ١٥٧٧) وبه صح الحديث۔

۴۲۴۹: انس رضی اللہ عنہ ان کے علاوہ کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی اور فرمایا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: علیکم السلام ورحمۃ اللہ، لیکن انہوں نے نبی ﷺ کو آواز نہ سنائی حتیٰ کہ آپ نے تین مرتبہ سلام کیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے بھی تین مرتبہ سلام کا جواب دیا لیکن آپ کو نہ سنایا، جب نبی ﷺ واپس تشریف لے گئے تو سعد رضی اللہ عنہ، آپ کے پیچھے گئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، آپ نے جتنی بار بھی سلام کیا میں نے اسے سنا اور آپ کو جواب عرض کیا لیکن میں نے آپ کو (اس لیے) نہیں سنایا کہ میں پسند کرتا تھا کہ آپ سے زیادہ سے زیادہ سلامتی اور برکت حاصل کر سکوں، پھر وہ گھر تشریف لائے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں منتی پیش کیا تو نبی ﷺ نے اسے کھایا، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ”نیکو کار تمہارا کھانا کھاتے رہیں، فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کرتے رہیں۔“

۴۲۵۰: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِثَتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِثَتِهِ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُو ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ، فَأَطْعَمُوا طَعَامَكُمْ الْأَتَقِيَاءَ، وَأَوَلُّوا مَعْرُوفَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحَلِيَةِ. ❀

۴۲۵۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مومن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کے مثل ہے جو اپنے کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہے دوڑتا پھرتا ہے لیکن اپنے کھونٹے کی طرف ہی لوٹ آتا ہے، اور مومن بھول جاتا ہے (غلطی کر بیٹھتا ہے) اور پھر ایمان کی طرف پلٹ آتا ہے، تم اپنا کھانا متقی لوگوں کو کھلاؤ اور مومنوں کے ساتھ بھلائی کرو۔“

۴۲۵۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَةٌ، يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رَجَالٍ يُقَالُ لَهَا: الْغَرَاءُ، فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى، أَتَى بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثَرَدَ فِيهَا، فَالْتَفُوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا)) ثُمَّ قَالَ: ((كُلُُّوا مِنْ جَوَارِبِهَا، وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا يَبَارِكُ فِيهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. ❀

۴۲۵۱: عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کا ایک برتن تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے، اسے غراء کہا جاتا تھا، جب وہ چاشت کا وقت ہونے پر نماز چاشت پڑھ لیتے تو وہ برتن لایا جاتا اور اس میں شہید تیار کیا جاتا، پھر صحابہ کرام اس کے ارد گرد جمع ہو جاتے، جب وہ زیادہ ہو جاتے تو رسول اللہ ﷺ دوزانوں ہو کر بیٹھ جاتے، کسی اعرابی نے کہا: یہ کس طرح بیٹھتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے مجھے متواضع بنایا ہے اور مجھے متکبر سرکش نہیں بنایا۔“ پھر فرمایا: ”اس (برتن) کے اطراف سے کھاؤ اور اس کے وسط کو چھوڑ دو اس میں برکت عطا کی جائے گی۔“

۴۲۵۲: وَعَنْ وَخْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبِعُ قَالَ: ((فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرُونَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاجْمَعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

❀ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۱۰۹۶۴)، نسخة محققة: ۱۰۴۶۰-۱۰۴۶۱) وأبو نعيم في حلية الأولياء (۱۷۹/۸) وأحمد (۵۵، ۳۸/۳) ☆ فيه أبو سليمان الليثي: لم أجد من وثقه غير ابن حبان من المتقدمين وانظر مجمع الزوائد (۲۰۱/۱۰) وصحيح ابن حبان (الإحسان: ۶۱۵)۔ ❀ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۷۷۳)۔

يُبَارِكُ لَكُمْ فِيهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۲۵۲: وحشی بن حرب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید کہ تم الگ الگ کھاتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنا کھانا اجتماعی شکل میں کھایا کرو، اللہ کا نام لیا کرو (اس طرح) اس میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۴۲۵۳: عَنْ أَبِي عَسِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلًا، فَمَرَبْنِي فِدْعَانِي، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَبَانِي بِكَبْرِ فِدْعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَبِعُمُ فِدْعَاهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَأَنْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: ((أَطْعِمْنَا بُسْرًا)) فَجَاءَ بِعِدْقٍ، فَوَضَعَهُ، فَكَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ، فَشَرِبَ فَقَالَ: ((لَتُسَالُنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ: فَأَخَذَ عُمَرُ الْعِدْقَ فَضْرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى تَنَاطَرَ التَّبْسُرُ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَمَسْتَوُلُونَ عَنْ هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِلَّا مَنْ ثَلَاثٍ: خِرْقَةٍ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ، أَوْ كَسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جُوعَتَهُ، أَوْ حُجْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا ❊

۴۲۵۳: ابو عسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے میرے پاس سے گزرے تو مجھے آواز دی، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بھی آواز دی، وہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر آپ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بھی آواز دی، وہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ چلتے گئے حتیٰ کہ کسی انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے باغ کے مالک سے فرمایا: ”ہمیں پکی ہوئی کھجوریں کھلاؤ۔“ وہ ایک خوشہ لائے جسے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے کھایا، پھر آپ ﷺ نے ٹھنڈا پانی منگایا اور اسے نوش فرمایا، پھر فرمایا: ”روز قیامت تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

راوی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے وہ خوشہ پکڑ کر زمین پر مارا حتیٰ کہ وہ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بکھر گئیں، پھر عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا روز قیامت ہم سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، مگر تین چیزوں کے متعلق سوال نہیں ہوگا، وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر ڈھانپتا ہے، یا روٹی کا ٹکڑا جس سے وہ اپنی بھوک مٹاتا ہے، یا وہ کمرہ جس میں وہ گرمی، سردی میں رہائش رکھتا ہے۔“ احمد، بیہقی نیشعب الایمان میں اسے مرسل روایت کیا ہے۔

❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۳۷۶۴) وابن ماجہ (۳۲۸۶) و أحمد (۵۰۱/۳)۔

❊ إسناده حسن، رواه أحمد (۸۱/۵) ح ۲۱۰۴۹، نسخة محققة (۲۰۷۶۸) و البيهقي في شعب الإيمان (۴۶۰۱)۔

۴۲۵۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تَرْفَعَ الْمَائِدَةُ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ، وَلْيُعْذِرْ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْجِلُ جَلِيسَهُ، فَيَقْبِضُ يَدَهُ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊

۳۲۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دسترخوان لگا دیا جائے تو دسترخوان اٹھائے جانے تک کوئی شخص نہ اٹھے، اور جب تک کھانے میں شریک تمام افراد فارغ نہ ہو جائیں تب تک کوئی شخص کھانے سے اپنا ہاتھ نہ روکے خواہ وہ سیر ہو جائے اور اگر اسے کوئی مسئلہ درپیش ہو تو عذر پیش کر دینا چاہیے، ورنہ اس طرح اس کے ساتھ والے کو شرمندگی ہوگی اور وہ کھانے کی ضرورت کے باوجود اپنا ہاتھ روک لے گا۔“

۴۲۵۵: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرُهُمْ أَكْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا. ❊

۳۲۵۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپ ﷺ سب سے آخر پر کھانے سے فارغ ہوتے تھے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

۴۲۵۶: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا لَا نَسْتَهِيهِ، قَالَ: ((لَا تَجْتَمِعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۲۵۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے وہ ہمیں عنایت فرمادیا، ہم نے عرض کیا، ہمیں کھانے کی چاہت نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرو۔“

۴۲۵۷: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، فَإِنَّ الْبُرْكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

۳۲۵۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ا کھئے کھایا کرو، الگ الگ مت کھاؤ، کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔“

۴۲۵۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ السُّنَّةُ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ صَافِيهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊

❊ **ضعیف**، رواہ ابن ماجہ (۳۲۷۳، ۳۲۹۵) والبیہقی فی شعب الایمان (۵۸۶۴) ☆ فیہ عبد الأعلى بن أعین: ضعیف۔

❊ **إسناده ضعیف**، رواہ البیہقی فی شعب الایمان (۶۰۳۷، نسخة محققة: ۵۶۳۶، ۹۱۸۷) ☆ فیہ عبد الرحمن

بیاع الهروی البغدادي روی عنہ ابن معین ولم أجد من وثقه والخبر مرسل۔ ❊ **إسناده حسن**، رواہ ابن ماجہ (۳۲۹۸)۔

❊ **سندہ ضعیف**، رواہ ابن ماجہ (۳۲۸۷) ☆ عمرو بن دینار قهرمان آل الزبیر ضعیف و حدیث ابن ماجہ (۳۲۵۵)

یغنی عنہ۔ ❊ **إسناده ضعیف جدًا**، رواہ ابن ماجہ (۳۳۵۸) ☆ فیہ علی بن عروہ: متروک و له شاهد موضوع عند

ابن عدي فی الكامل (۱۱۷۳/۳) فلا يستشهد به۔

۴۲۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جانا مسنون ہے۔“

۴۲۵۹: وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ. ❊

۴۲۵۹: امام بیہقی نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے کہا: اس کی سند میں ضعف ہے۔

۴۲۶۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفَرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبُعَيْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. ❊

۴۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں کھانا کھلایا جائے اس میں خیر و برکت اس تیزی سے داخل ہوتی ہے، جس تیزی کے ساتھ چھری اونٹ کی کوبان کو کاٹتی ہے۔“

❊ **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٦٤٩ ، نسخة محققة: ٩٢٠٢) ☆ فيه سلم بن سالم (البلخي) ضعيف و عطاء الخراساني عنعن -

❊ **إسناده ضعيف جدا** ، رواه ابن ماجه (٣٣٥٧) ☆ فيه جبارة بن مغلس : متهم بالكذب ، والصواب في السند : ”المحاربي عبد الرحمن عن نهشل وهو ابن سعيد“ ونهشل : متروك كذبه ابن راهويه -



## بَابُ [فِي أَكْلِ الْمُضْطَرِّ]

## اضطرابی حالت میں کھانے کا بیان

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ

یہ باب فصل اول سے خالی ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۴۲۶۱: عَنِ الْمُجَنِّعِ الْعَامِرِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: ((مَا طَعَامُكُمْ؟)) قُلْنَا: نَغْتَبِقُ وَنَضْطَبِحُ، قَالَ أَبُو نَعِيمٍ: فَسَّرَهُ لِي عَقِبُهُ: قَذَحُ غُدُوَّةٍ، وَقَذَحُ عَشِيَّةٍ. قَالَ: ((ذَاكَ وَأَبَى الْجُوعُ)) فَاحْلَلْ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۲۶۱: مجع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہمارے لیے مردہ جانور کی کون سی چیز حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا کھانا کیا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: ہم شام اور صبح کے وقت دودھ کا ایک پیالہ پیتے ہیں، ابو نعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے وضاحت سے بتلایا کہ ایک پیالہ صبح، ایک پیالہ شام کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے باپ کی قسم! یہ تو پھر بھوک ہے۔“ آپ نے اس حال میں ان کے لیے مردار کو حلال قرار دیا۔

۴۲۶۲: وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ فَتَضَيِّبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ، فَمَتَى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ؟ قَالَ: ((مَا لَمْ تَضْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِقُوا بِهَا بَقْلًا، فَشَانَكُمْ بِهَا)) مَعْنَاهُ: إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غُبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بِقْلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمْ الْمَيْتَةُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ \*

۴۲۶۲: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین پر ہوتے ہیں جہاں ہم بھوک کا شکار ہو جاتے ہیں تو ہمارے لیے مردار کھانا کب حلال ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم صبح یا شام کھانے کے لیے کوئی ترکاری نہ پاؤ، تب اس حالت میں تم مردار کھا سکتے ہو۔“

[اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے]

❖ **ضعیف**، رواہ أبو داود (۳۸۱۷) ☆ فیہ وہب بن عقبہ: وثقه ابن حبان وحده وقال الحافظ في التقریب: ”مستور“  
والحدیث ضعفه البيهقي - ❖ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۸۸/۲ ح ۲۰۰۲، نسخة محققة: ۲۰۳۹) ☆ حسان بن عطية: لم يسمع من أبي واقد الليثي رضي الله عنه فالسند منقطع -

## بَابُ الْأَشْرِبَةِ

## مشروبات کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۴۲۶۳: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ: وَيَقُولُ ﷺ: ((أَنَّهُ أَرَوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرًا)). ❊

۴۲۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ پینے کے دوران تین سانس لیا کرتے تھے۔ بخاری، مسلم۔ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ایک روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ ﷺ فرماتے تھے: ”یہ (تین سانس لینا) زیادہ پیاس بجھاتا ہے، صحت افزا ہے اور زیادہ باعث ہضم ہے۔“

۴۲۶۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

۴۲۶۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ سے پینے سے منع فرمایا ہے۔

۴۲۶۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ. زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَاخْتِنَاتُهَا: أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

۴۲۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ موڑ کر ان سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ اور ایک روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: مشکیزوں کا منہ موڑنا یہ ہے کہ اس کا دہانہ الٹا کر پھر ان سے پیا جائے۔

۴۲۶۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❊

۴۲۶۶: انس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پیئے۔

۴۲۶۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَقِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❊

❊ متفق عليه، رواه البخاري (۵۶۳۱) و مسلم (۱۲۳ / ۲۰۲۸)۔

❊ متفق عليه، رواه البخاري (۵۶۲۹) و مسلم (لم أجده)۔

❊ متفق عليه، رواه البخاري (۵۶۲۵) و مسلم (۱۱۱ / ۲۰۲۳)۔

❊ رواه مسلم (۱۱۳ / ۲۰۲۴)۔

❊ رواه مسلم (۱۱۶ / ۲۰۲۶)۔

۴۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر نہ پیئے، تم میں سے جو شخص بھول جائے تو وہ قے کر دے۔“

۴۲۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ زَمَزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
۴۲۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے دُل میں آب زم زم نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

۴۲۶۹: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ، حَتَّى حَضَرَتْ صَلَوةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَنَا سَأَ يَكْرَهُونَ الشَّرْبَ قَائِمًا، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*  
۴۲۶۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نمازِ ظہر ادا کی پھر لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے وہ کوفہ کے چوتھے پر بیٹھ گئے حتیٰ کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا، پھر پانی لایا گیا تو انہوں نے پانی پیا، اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، اور راوی نے ذکر کیا، آپ نے اپنا سر اور دونوں پاؤں دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا، پھر فرمایا: لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں، جبکہ نبی ﷺ نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا۔

۴۲۷۰: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَةِ وَالْأَكْرَعَانَا)) فَقَالَ: عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنْ، فَاذْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ، فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۴۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک انصاری صحابی کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی بھی تھے، آپ نے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا جبکہ آدمی باغ کو پانی لگا رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تیرے پاس رات کا باسی پانی مشکیزے میں ہے تو ٹھیک ورنہ ہم تالاب سے منہ لگا کر پی لیتے ہیں۔“ اس آدمی نے عرض کیا، میرے پاس رات کا باسی پانی ہے، وہ سائبان کی طرف گیا، پیالے میں پانی ڈالا پھر اس پر گھر میں پٹی ہوئی بکری کا دودھ دھویا (اور اسے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا) تو نبی ﷺ نے نوش فرمایا، وہ آدمی دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پیا، جو کہ آپ کے ساتھ تھا۔

۴۲۷۱: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِصَّةِ إِنَّمَا يَجْرُ جُرٌّ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ. ((إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِصَّةِ وَالذَّهَبِ)). \*

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۶۳۷) و مسلم (۲۰۲۳/۱۲۰)۔

\* رواہ البخاری (۵۶۱۶)۔

\* رواہ البخاری (۵۶۱۳)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۶۲۴) و مسلم (۲۰۶۵/۱)۔

۴۲۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اندھیلتا ہے۔“ بخاری، مسلم۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: ”بے شک جو شخص چاندی اور سونے کے برتن میں کھاتا اور پیتا ہے۔“

۴۲۷۲: وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۲۷۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”باریک اور موٹا ریشمی کپڑا امت زین بن کرو اور سونے چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ، کیونکہ وہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔“

۴۲۷۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ، وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبُئْرِ النَّبِيِّ فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَدَحَ، فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعْطَى أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ: ((الْأَيْمَنُ فَلَا يَأْمَنُ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((الْأَيْمَنُونَ الْإِيمَنُونَ، الْإِيمَنُونَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۲۷۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے گھر میں پلی ہوئی بکری کا دودھ دھویا گیا اور پھر اس کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ کے گھر کے کنویں کا پانی ملایا گیا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وہ پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا، آپ کے بائیں طرف ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابو بکر کو دیں، لیکن آپ نے اس اعرابی کو عطا فرمایا جو کہ آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا، پھر فرمایا: ”دایاں تو دایاں ہی ہے۔“ ایک روایت میں ہے: ”دائیں طرف والوں کو، دائیں طرف والوں کو، سنو! دائیں طرف والوں کو مقدم رکھو۔“

۴۲۷۶: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخُ؟)) فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأَوْثَرٍ بِفَضْلِ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَدُكَرُ فِي بَابِ الْمُعْجَزَاتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. ❁

۴۲۷۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا، آپ کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جبکہ عمر رسیدہ لوگ آپ کے بائیں طرف تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ پیالہ عمر رسیدہ اشخاص کو دے دو؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کی بچی ہوئی چیز اپنے علاوہ کسی کو دینا پسند نہیں کرتا، آپ ﷺ نے وہ اسے ہی عطا فرمایا۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۵۲۶) و مسلم (۲۰۶۷/۴)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۵۲) والروایۃ الثانیۃ: (۲۵۷۱) و مسلم (۲۰۲۹/۱۲۵) والروایۃ الثانیۃ: (۲۰۲۹/۱۲۶)۔ ❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۳۵۱) و مسلم (۲۰۳۰/۱۲۷) ۵ حدیث ابی قتادۃ سیاتی (۵۹۱۱)۔

ہم ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ باب المعجزات میں ذکر کریں گے۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

٤٢٧٥: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ. رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. ❊

٣٢٤٥: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر بھی کھاپی لیا کرتے تھے۔

ترمذی، ابن ماجہ، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٤٢٧٦: وَعَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

٣٢٤٦: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ

کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی پی لیا کرتے تھے۔

٤٢٧٧: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، أَوْ يُتَفَخَّ فِيهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَابْنُ مَاجَةَ ❊

٣٢٤٧: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٢٧٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشْرَبِ الْبُعِيرِ، وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثَلَاثَ،

وَسَمُوا إِذَا أَنْتُمْ شَرَبْتُمْ، وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

٣٢٤٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پیو بلکہ دو اور تین

گھونٹوں میں پیو اور جب تم پیو تو اللہ کا نام لو اور جب تم برتن منہ سے ہٹاؤ تو الحمد للہ کہو۔“

٤٢٧٩: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَلْقَدَاةَ أَرَاهَا

فِي الْإِنَاءِ؟ قَالَ: ((أَهْرِفْهَا)). قَالَ: فَإِنِّي لَا أَرُوزِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: ((فَابْنِ الْقَدَحَ عَنْ فَيْكَ، ثُمَّ

تَنَفَّسْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❊

❊ صحیح، رواہ الترمذی (۱۸۸۰) و ابن ماجہ (۳۳۰۱) و الدارمی (۱۲۰/۲ ح ۲۱۳۱)۔

❊ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۸۸۳) وقال: حسن صحیح۔

❊ إسناده صحیح، رواہ أبو داود (۳۷۲۸) و ابن ماجہ (۳۴۲۸-۳۴۲۹)۔

❊ إسناده ضعیف، رواہ الترمذی (۱۸۸۵) وقال: غریب ☆ یزید بن سنان الجزری: ضعیف و شیخہ کاہنہ یعقوب

(ضعیف) و إلا فمجهول۔

❊ إسناده صحیح، رواہ الترمذی (۱۸۸۷) وقال: حسن صحیح) و الدارمی (۱۱۹/۲ ح ۲۱۷۲)۔

۴۲۷۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا، برتن میں گرا ہوا تنکا دیکھو تو پھر (کیا کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے پھینک دو۔“ اس نے عرض کیا، میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے منہ سے پیالہ ہٹا، پھر سانس لے۔“

۴۲۸۰: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَأَنْ يَنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*  
۴۲۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پینے سے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۲۸۱: وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ الْوَيْلِ قَالَ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِي قُرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ \*  
۴۲۸۱: کبشہ بنت الویل بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا، میں نے اس (مشکیزے) کے منہ کی طرف توجہ رکھی اور میں نے اس (مشکیزے کے منہ) کو کاٹ لیا۔  
ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۴۲۸۲: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَلُولُ الْبَارِدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ مَارُوِي عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرْسَلًا \*  
۴۲۸۲: امام زہری نے عروہ کی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو ٹھنڈا شیریں مشروب زیادہ پسند تھا۔ ترمذی اور انہوں نے کہا: صحیح وہ ہے جو زہری کی سند سے نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا گیا ہے۔

۴۲۸۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَإِذَا سَقَى لَنَا فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّيْنُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ \*  
۴۲۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ یوں دعا کرے: ”اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما، اور ہمیں اس سے بہتر کھانا“ اور جب دودھ پیئے تو یوں دعا کرے: ”اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔“ کیونکہ دودھ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے سے کفایت کرے۔“

۴۲۸۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَعَذُّبُ لَهُ الْمَاءَ مِنَ السُّقْيَا، قِيلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*  
۴۲۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ یوں دعا کرے: ”اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما، اور ہمیں اس سے بہتر کھانا“ اور جب دودھ پیئے تو یوں دعا کرے: ”اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔“ کیونکہ دودھ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے سے کفایت کرے۔“

\* حسن، رواہ أبو داود (۳۷۲۲)۔ \* إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۸۹۲) و ابن ماجہ (۳۴۲۳)۔

\* إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۱۸۹۵) ☆ الزہری مدلس و عنعن و له شاهد ضعيف عند أحمد (۳۳۸/۱)۔

\* إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۳۴۵۵) و أبو داود (۳۷۳۰) ☆ فیہ علی بن زید بن جدعان: ضعيف وعمر بن

حرملة مجهول وله شاهد ضعيف في الصحيحه للشيخ محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله (۲۳۲۰) وأخطأ من

صححه۔ \* إسناده صحيح، رواہ أبو داود (۳۷۳۵)۔

۴۲۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے لیے سقیا سے آبِ شیریں لایا جاتا تھا، مشہور ہے کہ وہ مدینہ سے دو روز کی مسافت پر ایک چشمہ ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۴۲۸۵: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ، اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَاِنَّمَا يُجْرُ جُرْفِيْ بَطْنِهِ نَارِ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ❊

۴۲۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں، یا کسی ایسے برتن میں، جس میں اس (سونے یا چاندی) میں سے کچھ ہو تو وہ شخص اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی انڈیلتا ہے۔“

❊ سندہ ضعیف، رواہ الدارقطني (۱/ ۴۰ ح ۹۳ وقال: إسناده حسن) ☆ إبراهيم بن عبد الله بن مطيع و أبوه لم يوثقهما غير الدارقطني بتحسين حديثهما والله أعلم بهما -

## بَابُ النَّقِيعِ وَالْأَنْبِذَةِ

## نقیع اور نبیذ کا بیان

نقیع: وہ شراب جو انگور، پانی میں بھگو کر بنائی جائے اور آگ میں نہ پکائی جائے۔  
نبیذ: یہ وہ شربت ہے جو کھجور، انگور، شہد، جو اور گیہوں سے بنایا جائے خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو۔

## الْفَضْلُ الْاَوَّلُ

## فصل اول

۴۲۸۶: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِقَدْحٍ هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ: الْعَسَلُ، وَالنَّبِذُ، وَالْمَاءُ، وَاللَّبَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے اس پیالے میں رسول اللہ ﷺ کو ہر قسم کا مشروب پلایا، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ۔

۴۲۸۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوَكَّلُ أَغْلَاهُ، وَلَهُ عَزْلَاءُ، نَنْبِذُهُ عُذْوَةً، فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ عُذْوَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۲۸۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشکیزے میں نبیذ تیار کیا کرتی تھیں، جسے اوپر سے باندھ دیا جاتا تھا، اور اس کے نیچے بھی منہ تھا، ہم صبح نبیذ تیار کرتیں تو آپ اسے شام کو نوش فرما لیتے اور ہم شام کو تیار کرتیں تو آپ اسے صبح کو نوش فرما لیتے تھے۔

۴۲۸۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبِذُهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ، وَاللَّيْلَةَ التَّيَّ تَجِيءُ، وَالْغَدَ، وَاللَّيْلَةَ الْآخَرَى، وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ، فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ، أَوْ أَمْرَبَهُ فَصَبَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۲۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے رات کے پہلے حصے میں نبیذ تیار کیا جاتی، جب اس دن صبح ہوتی تو آپ اسے نوش فرماتے اور رات کو بھی پیتے، اگلے دن اور اگلی رات بھی نوش فرماتے اور اگلے روز عصر تک نوش فرما لیتے، اگر کچھ بچ جاتی آپ اسے خادم کو پلا دیتے یا پھر آپ کے حکم پر اسے انڈیل دیا جاتا۔

❁ رواہ مسلم (۸۹ / ۲۰۰۸)۔

❁ رواہ مسلم (۸۵ / ۲۰۰۵)۔

❁ رواہ مسلم (۷۹ / ۲۰۰۴)۔



۴۲۸۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ، فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۲۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی، اگر وہ مشکیزہ نہ پاتے تو پھر آپ کے لیے پتھر کے برتن میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

۴۲۹۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمَرْفَقِ، وَالنَّقِيرِ، وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي أَسْقِيَةِ الْآدَمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۲۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے بنائے ہوئے برتن، سبز گھڑے، روغن کیے ہوئے برتن اور لکڑی سے کریدے ہوئے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا، اور آپ ﷺ نے چمڑے کے مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۹۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ، فَإِنَّ ظُرُفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يَحْرِمُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْآدَمِ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَعَاءٍ غَيْرِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۲۹۱: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں (مذکورہ) ظروف (میں نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا تھا، کوئی ظرف (برتن نہ تو) کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ اسے حرام کرتا ہے، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“ ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: ”میں نے چمڑے کے برتنوں کے علاوہ دیگر برتنوں میں مشروبات (رکھنے، پینے) سے تمہیں منع کیا تھا، تم تمام برتنوں میں پیو، مگر نشہ آور چیزیں مت پیو۔“

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۲۹۲: عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْشُرَ بَنَ نَّاسٍ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۴۲۹۲: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت کے کچھ لوگ شراب کا کوئی اور نام رکھ کر شراب نوشی کریں گے۔“

❊ رواہ مسلم (۱۹۹۹/۶۲)۔

❊ رواہ مسلم (۱۹۹۷/۵۷، ۱۹۹۷/۴۶)۔

❊ رواہ مسلم (۹۷۷/۶۵)۔

❊ حسن، رواہ ابو داود (۳۶۸۸) و ابن ماجہ (۴۰۲۰)۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فصل ثالث

۴۲۹۳: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ. قُلْتُ: اَنْشَرَبُ فِي الْأَيْبِضِ؟ قَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۲۹۳: عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا تو میں نے عرض کیا، کیا، کیا، ہم سفید میں پی لیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں۔“

## بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي وَغَيْرِهَا

برتنوں اور دیگر چیزوں کو ڈھانپنے وغیرہ کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۴۲۹۴: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قَرَبَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرُوا أَيْتَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ أَنْ تُعْرِضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا، وَأَطْفُوا مَصَابِيحَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سورج غروب ہو جائے یا جب تم شام کرو تو اپنے بچوں کو روک لیا کرو، کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں، لیکن جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو ان (بچوں) کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا، اپنے مشکیزے بند رکھو، ان پر اللہ کا نام لو، اپنے برتن ڈھانپ کر رکھو ان پر اللہ کا نام لو، خواہ کوئی معمولی چیز ہی ان پر رکھو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔“

۴۲۹۵: وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ: ((خَمِّرُوا الْأُيُنِيَّةَ، وَأَوْكُوا الْأُسْقِيَّةَ، وَأَجِفُّوا الْأَبْوَابَ، وَانْكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ؛ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً، وَأَطْفُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ؛ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفِتِيلَةَ فَاحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ)). ❁

۴۲۹۵: اور بخاری کی روایت میں ہے، فرمایا: ”برتن ڈھانپو، مشکیزوں کو باندھو، دروازے بند رکھو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو اکٹھا کر لو کیونکہ (اس وقت) جن پھیل جاتے ہیں، اور اچک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ بسا اوقات چوبیا چراغ کی بتی کھینچ کر لے جاتی ہے اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے۔“

۴۲۹۶: وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: ((عَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَطْفُوا السِّرَاجَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يُعْرِضَ عَلَى إِيَّاهِ عَوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ)). ❁

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۲۸۰) و مسلم (۲۰۱۲/۹۷)۔

❁ رواہ البخاری (۳۳۱۶)۔

❁ رواہ مسلم (۲۰۱۲/۹۶)۔

۴۲۹۶: اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ”برتن ڈھانپو، مشکیزوں کے منہ باندھو، دروازے بند رکھو، چراغ گل کر دو، کیونکہ شیطان مشکیزے کا منہ نہیں کھولتا اور نہ بند دروازے کھولتا ہے اور نہ ہی کسی برتن سے ڈھلکا اٹھاتا ہے، اور اگر تم میں سے کوئی لکڑی کے سوا کوئی چیز نہ پائے تو وہ اسے ہی عرض کے بل اس پر رکھ دے اور اللہ کا نام لے، وہ ایسے ضرور کرے، کیونکہ چوبیہا گھر کو اہل خانہ سمیت جلا دیتی ہے۔“

۴۲۹۷: وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: ((لَا تُرْسِلُوا مَوَاشِيَكُمْ وَصِيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ)). ❊

۴۲۹۷: اور مسلم ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ”جب سورج غروب ہو جائے تو رات کی ابتدائی تاریکی غائب ہو جانے تک اپنے مویشی اور اپنے بچے نہ چھوڑو، کیونکہ اس وقت شیطان چھوڑے جاتے ہیں۔“

۴۲۹۸: وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: ((عَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ؛ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ، لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ)). ❊

۴۲۹۸: اور مسلم ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ”برتن ڈھانپو، مشکیزوں کے منہ باندھو، کیونکہ سال میں ایک ایسی رات ہے جس میں وبا پھیلتی ہے، اور وہ واجب ایسے برتن سے گزرتی ہے جس پر ڈھلکا نہ ہو یا کسی ایسے مشکیزے سے گزرتی ہے جس کا منہ بند نہ ہو تو وہ اس میں داخل ہو جاتی ہے۔“

۴۲۹۹: وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّفِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْأَخْمَرُتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُوْدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

۴۲۹۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو حمید انصاری رضی اللہ عنہ نفع سے دودھ کا برتن لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں، خواہ تم عرض کے بل اس پر ایک لکڑی رکھ لیتے۔“

۴۳۰۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ)). ❊ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۳۰۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (کو جلتے ہوئے) مت چھوڑو۔“

۴۳۰۱: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❊

❊ رواہ مسلم (۲۰۱۳/۹۸)۔

❊ رواہ مسلم (۲۰۱۴/۹۹)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۶۰۵، ۶۵۰۶) و مسلم (۲۰۱۱/۹۵)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۹۳) و مسلم (۲۰۱۵/۱۰۰)۔

❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۹۴) و مسلم (۲۰۱۶/۱۰۱)۔

۴۳۰۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں رات کے وقت ایک گھراہل خانہ سمیت جل گیا، اس کے متعلق نبی ﷺ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۳۰۲: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهَيْقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ؛ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَقْلُوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَّاتِ الْأَرْجُلُ؛ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَةٍ مَا يَشَاءُ. وَاجْتَفُوا الْأَبْوَابَ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا أُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ. وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاجْتَفُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا الْقُرْبَ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۴۳۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے پیٹنے کی آواز سنو تو ((اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم)) پڑھو، کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے، جب (رات کے وقت) لوگوں کی آمد و رفت ختم ہو جائے تو تم (گھروں سے) نکلنا کم کرو، کیونکہ اللہ عز و جل رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جو چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے، اور دروازے بند رکھو اور ان پر اللہ کا نام لو، کیونکہ جب دروازہ بند کر دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو شیطان اسے نہیں کھولتا، برتن ڈھانپو اور خالی برتن الٹا کر کے رکھو اور مشکیزوں کے منہ بند رکھو۔“

۴۳۰۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ فَارَّةٌ تَجْرُ الْفَتِيلَةَ، فَالْقَتْنَاهَا بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَأَخْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدَّرْهِمِ. فَقَالَ: ((إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا فَيُحْرِقُكُمْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۳۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک چوبیاتی کھینچتے ہوئے آئی اور اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس چٹائی پر رکھ دیا، جس پر آپ تشریف فرما تھے، اور اس نے درہم برابر چٹائی جلادی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اس طرح کی کسی چیز کی اس طرح کے فعل پر راہنمائی کرتا ہے تو وہ تمہیں جلا دیتا ہے۔“

[اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے]

❁ حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۱۱/۳۹۲ ح ۳۰۶۰) [و أبو داود (۵۱۰۳) مختصراً وسنده حسن، ۵۱۰۴ وسنده ضعيف) والبخاري في الأدب المفرد (۱۲۳۳-۱۲۳۵) وأحمد (۳/۳۰۶، ۳۵۵) وأبو يعلى (۴/۲۱۱ ح ۲۳۲۷) وابن إسحاق صرح بالسماع عنده وسنده حسن]۔ ❁ سندہ ضعیف، رواه أبو داود (۵۲۴۷) ☆ سلسلة سماك عن عكرمة ضعيفة و حديث البخاري (۶۲۹۴-۶۲۹۶) و مسلم (۲۰۱۶) يغني عنه۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ اللَّیْبَاسِ

## لباس کا بیان

فصل اول

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

- ۴۳۰۴: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ اللَّيْبِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبْرَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*
- ۴۳۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دھاری دار کپڑا زیب تن کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔
- ۴۳۰۵: وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَيْسَ جُبَّةَ رُومِيَّةَ ضَيْقَةَ الْكُمَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*
- ۴۳۰۵: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ زیب تن کیا۔
- ۴۳۰۶: وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلْبَدًا وَازَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*
- ۴۳۰۶: ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیوند لگی ہوئی ایک چادر اور ایک موٹی تہبند ہمیں دکھائی اور فرمایا، رسول اللہ ﷺ کی ان دو کپڑوں میں روح قبض کی گئی۔
- ۴۳۰۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لَيْفٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*
- ۴۳۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جس بستر پر آرام فرمایا کرتے تھے، وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔
- ۴۳۰۸: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ وَسَادُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يَتَكَبَّرُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمَ حَشْوُهُ لَيْفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*
- ۴۳۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا تکیہ جس پر آپ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔
- ۴۳۰۹: وَعَنْهَا قَالَتْ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي حَرِّ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
- \* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۱۳) و مسلم (۲۰۷۹/۳۲)۔
- \* متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۶۳) و مسلم (۲۷۴/۷۷)۔
- \* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۱۸) و مسلم (۲۰۸۰/۳۴، ۳۵)۔
- \* متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۴۵۶) و مسلم (۲۰۸۲/۳۸)۔
- \* رواہ مسلم (۲۰۸۲/۳۷)۔

مُقْبِلًا مُتَقَبِّعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۳۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نصف النہار کی گرمی میں اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ چادر کے کنارے سے سر ڈھانپ کر تشریف لانے والے رسول اللہ ﷺ ہیں۔

۴۳۱۰: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِمَرْأَتِهِ، وَالثَّالِثُ لِلصَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۳۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”ایک بستر آدمی کے لیے، ایک اس کی اہلیہ کے لیے، تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا (اگر ہو تو وہ) شیطان کے لیے ہے۔“

۴۳۱۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّازَرَهُ بَطْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۳۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ روز قیامت اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار گھسیتا ہے۔“

۴۳۱۲: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۳۱۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ روز قیامت اس شخص کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا کپڑا گھسیتا ہے۔“

۴۳۱۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْنِمَا رَجُلٌ يَجْرُ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خُسِيفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۳۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس اثنا میں کہ ایک آدمی تکبر کے طور پر اپنا تہبند گھسیتا تھا، اس وجہ سے اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اور وہ روز قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔“

۴۳۱۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۳۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تہبند جو ٹخنوں سے نیچے ہو جائے جہنم میں (لے جاتا) ہے۔“

❁ رواہ البخاري (۵۸۰۷)۔

❁ رواہ مسلم (۲۰۸۴/۴۱)۔

❁ متفق عليه ، رواہ البخاري (۵۷۸۸) و مسلم (۲۰۸۷/۴۸)۔

❁ متفق عليه ، رواہ البخاري (۵۷۸۴) و مسلم (۲۰۸۵/۴۴)۔

❁ رواہ البخاري (۲۴۸۴)۔

❁ رواہ البخاري (۵۸۸۷)۔

۴۳۱۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَاءَ أَوْ يَخْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❀

۴۳۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے اور یہ کہ وہ اپنے پورے جسم پر اس طرح چادر لپیٹ لے کہ ہاتھ بھی نہ نکل سکیں، اور یہ کہ وہ ایک کپڑا اس طرح لپیٹ لے کہ شرم گاہ نہ نکلے۔

۴۳۱۶-۴۳۱۷-۴۳۱۸-۴۳۱۹: وَعَنْ عُمَرَ، وَأَنَسٍ، وَأَبْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀❀❀❀

۴۳۱۶-۴۳۱۷-۴۳۱۸-۴۳۱۹: عمر، انس، ابن زبیر اور ابو امامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔“

۴۳۲۰: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَمَّا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۴۳۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دنیا میں صرف وہی شخص ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

۴۳۲۱: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۴۳۲۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے، ریشم اور دیباچ (ریشم کی ایک قسم) پہننے اور اس پر بیٹھنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

۴۳۲۲: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً سِيرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبَسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا حُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❀

۴۳۲۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ریشمی جوڑے کا تھنہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے میری طرف بھیج دیا، میں نے وہ پہن لیا، لیکن (بعد میں) میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی دیکھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اسے

❀ رواہ مسلم (۲۰۹۹/۷۰)۔ ❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۲۸) و مسلم (۲۰۶۹/۱۰)۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۳۲) و مسلم (۲۰۷۳)۔ ❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۳۳) و مسلم

(۲۰۶۹/۱۱)۔ ❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (لم أجده) و مسلم (۲۰۷۴)۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۳۵) و مسلم (۲۰۶۸/۷)۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۳۷) و مسلم (۲۰۶۷/۴)۔

❀ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۶۱۴) و مسلم (۲۰۷۱/۱۷)۔



تمہاری طرف اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، میں نے تو اسے تمہاری طرف اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے پھاڑ کر خواتین کی اوڑھنیاں بنا لو۔“

۴۳۲۳: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۳۲۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا، مگر دو انگلیوں کی مقدار کے برابر اجازت فرمائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی اور انگشت شہادت کو ملا کر انہیں بلند کر کے اس مقدار کی وضاحت فرمائی۔

۴۳۲۴: وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ. ❁

۴۳۲۴: اور مسلم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (شام کے شہر) جابیہ کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین یا چار انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔

۴۳۲۵: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً طِبَالِسَةً كَسَرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ، وَفُرْجِيهَا، مَكْفُوفَتَيْنِ بِالْذِّيْبَاجِ، وَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قُبِضَتْهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا، وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِي بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۳۲۵: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے طیالیسی کسروانی جبہ نکالا جس کے گریبان اور دونوں چاکوں پر دیباج (ریشم) کا ٹکڑا لگا ہوا تھا، انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ تھا جو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے زیب تن فرمایا کرتے تھے، ہم مریضوں کے لیے اسے دھوتے ہیں اور اس کے (پانی کے) ساتھ شفا حاصل کرتے ہیں۔

۴۳۲۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِجَهْدِهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: إِنَّهُمَا شَكَّوْا الْقَمَلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمْصِ الْحَرِيرِ. ❁

۴۳۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی رخصت عنایت فرمائی تھی۔

اور مسلم کی روایت میں ہے، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے جوؤں کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ریشمی قمیص پہننے کی اجازت عنایت فرمائی۔

۴۳۲۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَوْبَيْنِ مُعْصَفَرَيْنِ فَقَالَ:

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۲۹) و مسلم (۲۰۶۹/۱۲)۔

❁ رواہ مسلم (۲۰۶۹/۱۵)۔

❁ رواہ مسلم (۲۰۶۹/۱۰)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۳۹) و مسلم (۲۰۷۶/۲۵، ۲۰۷۶/۲۶)۔

((إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ، فَلَا تَلْبَسُهَا)). ❁

وَفِي رَوَايَةٍ قُلْتُ: أَعْسِلُهُمَا؟ قَالَ: ((بَلْ أَحْرِقْهُمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَسَنَذَكُرُ حَدِيثَ عَائِشَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ.

۴۳۲۷:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں، تم انہیں مت پہنا کرو۔“

ایک دوسری روایت میں ہے، میں نے عرض کیا، میں انہیں دھواؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ انہیں جلاؤ الو۔“

اور ہم عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ”ایک روز نبی ﷺ باہر تشریف لائے.....“ باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ میں ذکر کریں گے۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۳۲۸: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۳۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کو لباس میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔

۴۳۲۹: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كُمُ قَمِيصِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرُّضْغِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❁

۴۳۲۹: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی قمیص کے آستین کلائی اور ہاتھ کے درمیانے جوڑ تک تھے۔ ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۳۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمِائِمِهِ. ❁ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۴۳۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ قمیص زیب تن فرماتے تو آپ ﷺ آغاز دائیں طرف سے فرماتے تھے۔

۴۳۳۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُعْبَيْنِ، وَمَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي النَّارِ)). قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ أِزَارَهُ بَطَرًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۳۳۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ”مومن کا ازار اس کی نصف پنڈلی تک ہونا

❁ رواہ مسلم (۲۷/۲۰۷۷، ۲۸/۲۰۷۷) ۵ حدیث عائشہ یاتی (۶۱۲۷)۔

❁ حسن، رواہ الترمذی (۱۷۶۲) وقال: حسن غریب (و ابو داود (۴۰۲۵)۔

❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۷۶۵)۔ ❁ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۷۶۶)۔

❁ إسناده صحيح، رواہ ابو داود (۴۰۹۳) و ابن ماجه (۳۵۷۳)۔

چاہیے، اور اگر وہ نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جو اس سے نیچے ہو تو وہ آگ میں (لے جاتا) ہے۔“ آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا۔ ”اللہ روزِ قیامت اس شخص کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار گھنٹتا ہے۔“

۴۳۳۲: وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْإِسْبَالُ فِي الْأَزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَمْنَهَا شَيْئًا خِلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۳۳۲: سالم اپنے والد سے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کپڑے کا لٹکانا تہبند، قمیص اور عمامے میں ہے۔ جو شخص ان میں سے کچھ بھی ازار تکبر لٹکا تا ہے تو اللہ روزِ قیامت اس کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔“

۴۳۳۳: وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ: كَانَ كِمَامَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَطْحًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ. ❁

۴۳۳۳: ابوبکھ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ٹوپیاں سروں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں (یعنی اوپر اٹھی ہوئی نہیں تھیں)۔ ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

۴۳۳۴: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْأَزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((تُرْخِي شِبْرًا)) فَقَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشْتُ عَنْهَا. قَالَ: ((فَدِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❁

۴۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ نے ازار کا تذکرہ فرمایا تو انہوں نے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! عورت کے لیے تہبند میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ایک بالشت نیچے لٹکائے۔“ انہوں نے عرض کیا: تب تو اس کے پاؤں ننگے ہونے کا امکان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ہاتھ، اور اس سے زیادہ نہیں۔“

۴۳۳۵: وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: إِذَا تَنَكَّشْتُ أَفْدَأَ مُهْنٌ قَالَ: ((فَيُرْخِيَنَّ ذِرَاعًا لَا يَزِدَنَّ عَلَيْهِ)). ❁

۴۳۳۵: ترمذی اور نسائی کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: تب تو ان کے پاؤں نظر آئیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ایک ہاتھ (ازار) لٹکالیں اور اس سے زیادہ نہیں۔“

۴۳۳۶: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعُوهُ وَإِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْأَزَارِ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۳۳۶: معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں مزینہ قبیلہ کے ایک قافلے کے ساتھ نبی ﷺ کی

❁ صحیح، رواہ أبو داود (۴۰۸۵) و النسائي (۵۳۳۶) ح ۲۰۸/۸ و ابن ماجه (۳۵۷۶)۔

❁ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (۱۷۸۲) ☆ أبو سعيد عبد الله بن بسر: ضعيف - صحیح، رواه مالك

(۲/۹۱۵) ح ۱۷۶۵) و أبو داود (۴۱۱۷) و النسائي (۲۰۹/۸) ح ۵۳۳۹-۵۳۴۱ و ابن ماجه (۳۵۸۰)۔

❁ إسناده صحيح، رواه الترمذي (۱۷۳۱) وقال: حسن صحيح و النسائي (۲۰۹/۸) ح ۵۳۳۸۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۴۰۸۲)۔

خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے آپ کی بیعت کی، در آنحالیکہ آپ ﷺ کے بٹن کھلے ہوئے تھے، میں نے آپ کی قمیص کے گریبان میں اپنا ہاتھ داخل کیا تو میں نے مہربوت کو چھوا۔

۴۳۳۷: وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْبُسُؤُ النَّيَّابُ الْبَيْضُ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفَّوْا فِيهَا مَوْتَاكُمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۴۳۳۷: سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ طیب ہے اور اپنے مردوں کو اسی میں کفناؤ۔“

۴۳۳۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْتَمَمَ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❊

۴۳۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ عمامہ باندھتے تو اپنے عمامے کا شملہ اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے۔ ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۳۳۹: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: عَمَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَدَلَ بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۳۹: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دستار باندھی۔ آپ ﷺ نے اس کے ایک کنارے کو آگے کی طرف اور دوسرے کنارے کو پیچھے کی طرف لٹکا دیا۔

۴۳۴۰: وَعَنْ رُكَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَرَّقْ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعِمَامَتُ عَلَى الْقَلَانِسِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَاسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ. ❊

۴۳۴۰: رکانہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے اور مشرکین کے درمیان جو فرق ہے وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھنا ہے۔“ ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد درست نہیں۔

۴۳۴۱: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْأَنْثَى، وَحُرِّمَ عَلَى ذَكَوْرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❊

۴۳۴۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سونا اور ریشم میری امت کی خواتین کے لیے حلال کیا گیا ہے اور اس کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔“ ترمذی، نسائی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۴۲: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا، سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً،

❊ حسن، رواه أحمد (۵/۱۳ ح ۲۰۴۱۶) و الترمذی (۲۸۱۰) وقال: حسن صحيح) و النسائي (۴/۳۴ ح ۱۸۹۷) و ابن ماجه (۳۵۶۷)۔ ❊ حسن، رواه الترمذی (۱۷۳۶)۔

❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۰۷۹) ☆ شيخ من أهل المدينة: مجهول، كما قال المنذري وغيره۔

❊ إسناده ضعيف، رواه الترمذی (۱۷۸۴) [و أبو داود (۴۰۷۸)] ☆ فيه أبو الحسن و أبو جعفر: مجهولان۔

❊ صحيح، رواه الترمذی (۱۷۲۰) و النسائي (۸/۱۶۱ ح ۵۱۵۱)۔

أَوْ قَمِيصًا، أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۳۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، یا قمیص یا چادر، پھر فرماتے: ”اے اللہ! تیرے لیے حمد ہے جیسا کہ تو نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی اچھائی کا اور جس خیر و برکت کے لیے اسے بنایا گیا ہے، اس کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر سے اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۴۳۴۳: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ: ((وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ)). ❁

۴۳۴۴: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کھانا کھا کر یہ دعا پڑھتا ہے: ”ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میرے تصرف و قوت کے بغیر اسے مجھے عطا فرمایا۔“ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

اور ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جو شخص لباس پہن کر یہ دعا پڑھتا ہے: ”ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور میرے تصرف و قوت کے بغیر اسے مجھے عطا فرمایا۔“ تو اس شخص کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

۴۳۴۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَا عَائِشَةُ! إِنْ أَرَدْتَ اللُّحُوقَ بِي، فَلْيَكْفِكَ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاحِبِ، وَإِيَّاكَ وَمَجَالِسَةَ الْأَغْنِيَاءِ، وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرْقِعِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ. ❁

۴۳۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”عائشہ! اگر تم میرا ساتھ چاہتی ہو تو پھر تمہیں سوار کے زاد راہ جتنی دنیا کافی ہونی چاہیے۔ تم مال داروں کی ہم نشینی سے بچو، اور کسی کپڑے کو پرانا و بوسیدہ مت خیال کرو حتیٰ کہ تم اسے پیوند نہ لگا لو۔“ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صالح بن حسان کی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اور محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

۴۳۴۷: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَّاسَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلَا تَسْمَعُونَ! أَلَا تَسْمَعُونَ! أَنْ

❁ إسناده حسن، رواه الترمذي (۱۷۶۷) وقال: (حسن غريب) و أبو داود (۴۰۲۰).

❁ حسن، رواه الترمذي (۳۴۵۸) وقال: (حسن غريب) و أبو داود (۴۰۲۳).

❁ إسناده ضعيف جداً، رواه الترمذي (۱۷۸۰) ☆ صالح بن حسان: متروك.

الْبَذَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ، أَنَّ الْبَذَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۴۵: ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو! سنو! سادہ لباس ایمان کا حصہ ہے، سادہ لباس ایمان کا حصہ ہے۔“

۴۳۴۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا لَبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَدَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۴۳۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں لباس شہرت پہنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت لباس مذلت پہنائے گا۔“

۴۳۴۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۴۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔“

۴۳۵۰: وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: تَوَاضَعًا، كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ، وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلَّهِ، تَوَجَّهَ اللَّهُ تَاجَ الْمَلِكِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۵۱: سوید بن وہب، نبی ﷺ کے اصحاب کی اولاد میں سے کسی آدمی سے روایت کرتے ہیں، وہ آدمی اپنے والد سے، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نے طاقت کے باوجود اور ایک روایت کے مطابق تواضع کے طور پر خوبصورت لباس پہننا ترک کر دیا، اللہ اسے عزت و کرامت کا جوڑا پہنائے گا، اور جو شخص نے اللہ کی رضا کی خاطر (اپنے مرتبہ و معیار سے کم مرتبہ عورت سے) شادی کی تو اللہ اسے بادشاہت کا تاج پہنائے گا۔“

۴۳۵۲: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيثَ اللَّبَّاسِ. ❊

۴۳۵۳: امام ترمذی نے ان سے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے حدیث لباس روایت کی ہے۔

۴۳۵۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۴۳۵۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے

❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۴۱۶۱) ☆ ابن إسحاق عنن وحديث الطحاوي (مشكل الآثار ۴/ ۱۵۱) والطبراني (الكبير ۱/ ۲۷۲ ح ۷۹۰ وسنده حسن) يغني عنه ولفظه الطبراني: ”إن البذاذة من الإيمان، إن البذاذة من الإيمان“۔

❊ حسن، رواہ أحمد (۱۳۹/ ۲) ح ۶۲۴۵ و أبو داود (۴۰۲۹) و ابن ماجہ (۳۶۰۶)۔

❊ حسن، رواہ أحمد (۵۰/ ۲) ح ۵۰۱۱۴ و أبو داود (۴۰۳۱)۔ ❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۴۷۷۸) ☆ محمد

بن عجلان مدلس و عنن و شیخہ مجهول و فیہ علة أخرى و لبعضہ شاهد حسن عند الترمذی انظر الحديث الآتی۔

❊ سندہ حسن، رواہ الترمذی (۲۴۸۱) وقال: (غريب) ☆ لفظ الحديث: ”من ترك اللباس تواضعا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة على رؤوس الخلائق حتى يخيره من أي حلال الإيمان شاء يلبسها“ و قوله حلال الإيمان: يعني ما يعطى أهل الإيمان من حلال الجنة۔ ❊ صحيح، رواہ الترمذی (۲۸۱۹) وقال: (حسن)۔

شک اللہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی نعمت کا اثر دکھائی دے۔“

۴۳۵۱: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَائِرًا، فَرَأَى رَجُلًا شَعْنًا، قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَسْكُنُ بِهِ رَأْسَهُ؟)) وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: ((مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ تَوْبَهُ؟)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۴۳۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں ملاقات کے لیے تشریف لائے تو آپ نے ایک پرانگندہ بالوں والا شخص دیکھا اور فرمایا: ”کیا یہ شخص ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس کے ساتھ وہ اپنے سر کے بال درست کر لیتا؟“ اور آپ نے ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”کیا یہ شخص ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس کے ذریعے وہ اپنا لباس دھو لیتا؟“

۴۳۵۲: وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى ثَوْبٍ ذُوْنُ فَقَالَ لِي: ((الْكَمَالُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مِنْ أَيْ الْمَالِ؟)) قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ. قَالَ: ((فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيَرِ اثْرَ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكِرَامَتِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ بَلَفَظِ الْمَصَابِيحِ ❊

۴۳۵۲: ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے غیر معیاری کپڑے پہنے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ”کیا تمہارے پاس مال ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”مال کی کون سی نوع تمہارے پاس ہے؟“ میں نے عرض کیا: اونٹ، گائے، بکری، گھوڑے اور غلام ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کر رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ نے تمہیں مال دے رکھا ہے تو پھر اللہ کی نعمت اور اس کی عزت و کرامت کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیے۔“ اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

۴۳۵۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۵۳: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی گزر اس نے سرخ جوڑا پہنا ہوا تھا، اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔

۴۳۵۴: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أَرَكُبُ الْأَرْجُوَانَ، وَلَا الْبُسَ الْمُعْصَفَرَ، وَلَا الْبُسَ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ)). وَقَالَ: ((لَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنٌ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحٌ))

❊ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۳/۳۵۷ ح ۱۹۱۱) والنسائي (۸/۱۸۳-۱۸۴ ح ۵۲۳۸) (وَأَبُو دَاوُدَ (۴۰۶۲)).

❊ **صحيح**، رواه أحمد (۳/۴۷۳ ح ۱۵۹۸۲-۱۵۹۸۴) والنسائي (۸/۱۸۰-۱۸۱ ح ۵۲۲۵) والبغوي في شرح السنة (۱۲/۴۷-۴۸ ح ۳۱۱۸).

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۸۰۷) وقال: (حسن غريب) وأبو داود (۴۰۶۹) ☆ هذا رواه إسرائيل عن أبي يحيى القتات وقال أحمد: "روى عنه إسرائيل أحاديث كثيرة مناكير جدًا."

(الجرح والتعديل ۳/۴۳۳ وسند صحيح) والقتات ضعفه الجمهور۔

لہ))۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۳۵۳: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سرخ زین پوش پر سوار ہوتا ہوں نہ کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ ہی میں ایسی قمیص پہنتا ہوں جس پر ریشم لگا ہوا ہو۔“ اور فرمایا: ”سن لو! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں مہک ہو مگر رنگ نمایاں نہ ہو۔ جبکہ خواتین کی خوشبو وہ ہے جس میں مہک نہ ہو اور رنگ ہو۔“

۴۳۵۵: وَعَنْ أَبِي رِجْحَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَشْرِ: عَنِ الْوَشْرِ، وَالْوَشْمِ، وَالْتَفِيفِ، وَعَنْ مُكَامَعَةَ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بَغَيْرِ شِعَارٍ، وَمُكَامَعَةَ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بَغَيْرِ شِعَارٍ، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، وَعَنِ النَّهْنِيِّ وَعَنْ رُكُوبِ الثَّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۳۵۵: ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس (خصلتوں) سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت باریک کرنے، سوئی کے ساتھ جسم گودنے، (چہرے یا پلکوں وغیرہ سے) بال اکھاڑنے، مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ایک ہی چادر (اوڑھنی) میں ہم خواب ہونے سے، یہ کہ آدمی عجمیوں کی طرح اپنے کپڑوں کے نیچے ریشم لگائے، یا وہ اپنے کندھوں پر عجمیوں کی طرح ریشم لگائے، لوٹ مار کرنے سے، چیتے کی کھال (کی زین) پر سواری کرنے سے اور صاحب اقتدار شخص کے سوا انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۴۳۵۶: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسَبِ، وَالْمَيَاثِرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبْنِ دَاوُدَ قَالَ: نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأَرْجَوَانِ. ❊

۳۳۵۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے اور قس کاریشم پہننے اور زین پوش سے منع فرمایا۔

ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا۔

۴۳۵۷: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: (لَا تَرْكَبُوا الْخَزُولَ وَالْيَمَارَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۳۳۵۷: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ریشمی زین پوش پر سوار ہونہ چیتے کی کھال پر۔“

۴۳۵۸: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الْمَيْثِرَةِ الْحُمْرَاءِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❊

۳۳۵۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

❊ سندہ ضعیف، رواہ أبو داود (۴۰۴۸) [والترمذی (۲۷۸۸)] ☆ سعید بن أبي عروبة وقتادة والحسن مدلسون وعنعنوا۔ ❊ إسناده ضعیف، رواہ أبو داود (۴۰۴۹) والنسائی (۵۰۹۴ ح ۱۴۴-۱۴۳/۸) [وابن ماجہ (۳۶۵۵)] ☆ فيه أبو عامر المعافري: لم أجد من وثقه۔ ❊ إسناده حسن، رواہ الترمذی (۱۷۳۷) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۴۰۵۱) والرواية الثانية: (۴۰۵۰) والنسائی (۱۶۵-۱۶۶ ح ۵۱۹۸-۵۱۷۱) [و بعدھا] و ابن ماجہ (۳۶۵۴)] وانظر صحيح مسلم (۲۰۷۸)۔ ❊ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۴۱۲۹) والنسائی (لم أجدہ)۔ ❊ صحيح، رواہ البغوي في شرح السنة (۵۸/۱۲) بعد ۵۸۰ بلا سند) والبخاري (۵۸۴۹، ۵۸۶۳)۔



۴۳۵۹: وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ التَّمِيمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَأَبِي دَاوُدَ: وَهُوَ ذُو فَرَّةٍ وَبِهَا رَذَعٌ مِنْ حِنَاءٍ. ❊

۴۳۵۹: ابو رمثہ تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے سبز جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا، اور آپ کے چند بالوں پر بڑھاپا نمایاں تھا اور آپ کے سفید بال مہندی لگانے کی وجہ سے سرخ تھے۔ ترمذی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفیں کانوں کی لو تک تھیں اور ان پر مہندی کا اثر تھا۔

۴۳۶۰: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أَسَامَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قَطِرٌ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❊

۴۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مریض تھے، آپ اسامہ رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے باہر تشریف لائے، آپ پر قطر کی (یعنی) چادر تھی جس کو آپ نے جسم پر لپیٹا ہوا تھا، پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔

۴۳۶۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثَوْبَانِ قَطِرِيَّانِ عَلِيَّظَانِ وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرَقَ ثَقُلًا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ يَهُودِيٍّ. فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاسْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسِرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيدُ إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَأَذَاهُمْ لِلْمَانَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۴۳۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو یعنی موٹے کپڑے تھے، جب آپ (دیر تک) بیٹھتے تو آپ کو پسینہ آ جاتا اور وہ کپڑے آپ پر ثقیل ہو جاتے، فلاں یہودی کا ملک شام سے کپڑا آیا تو میں نے عرض کیا: اگر آپ اس کے پاس کسی آدمی کو بھیج کر خوشحالی کے وعدے تک اس سے دو کپڑے خرید لیں (تو بہتر ہے)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف آدمی بھیجا تو اس نے کہا: مجھے پتہ ہے کہ تم کیا چاہتے ہو، تم تو میرا مال تھمنا چاہتے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ جھوٹا ہے، حالانکہ اسے پتہ ہے کہ میں ان سب سے زیادہ متقی اور ان سب سے زیادہ بروقت ادائیگی کرنے والا ہوں۔“

۴۳۶۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَى ثَوْبٍ مَضْبُوعٍ بَعْضُهُ مُورَدًا فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَاَنْطَلَقْتُ فَأَخْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟)) قُلْتُ: أَخْرَقْتُهُ قَالَ: ((أَفَلَا كَسَوْتُهُ بَعْضَ أَهْلِكِ؟ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۶۲: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا، مجھ پر گلہابی کسم کارنگا ہوا کپڑا تھا،

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذي (۲۸۱۳) وقال: (حسن غريب) و أبو داود (۴۰۶۵)۔

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه البغوي في شرح السنة (۲۲/۱۲) ح ۳۰۹۲ [والترمذي في الشماثل (۱۳۴) بتحقيق]۔

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذي (۱۲۱۳) وقال: (حسن صحيح غريب) والنسائي (۷/۲۹۴) ح ۴۶۳۲۔

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۴۰۶۸) ☆ شفعة: مستور، وثقه ابن حبان و جهله ابن القطان۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ میں نے آپ کی ناگواری کو جان لیا اور میں نے جا کر اس (کپڑے) کو جلادیا، بعد ازاں نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا، میں نے اسے جلادیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اسے اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دیا؟ کیونکہ اسے عورتوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔“

۴۳۶۳: وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَنْسِيٍّ يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلَى أَمَامَةٍ يُعْبَرُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۶۳: ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو خچر پر سوار ہو کر منی میں خطاب کرتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ پر سرخ چادر تھی جبکہ علی رضی اللہ عنہ، آپ کے آگے تھے اور وہ آپ کی بات آگے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

۴۳۶۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبَسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَدَّهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے لیے کالی چادر تیار کی گئی تو آپ نے اسے پہن لیا، جب آپ کو اس میں پسینہ آیا اور آپ نے اون کی بو محسوس کی تو آپ نے اسے اتار دیا۔

۴۳۶۵: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٌ بِشِمْلَةٍ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر میں گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے تھے، اور اس کے پھندنے آپ ﷺ کے قدموں پر تھے۔

۴۳۶۶: وَعَنْ دَحِيَّةِ بْنِ خَلِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقُبَاطِيٍّ، فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً، فَقَالَ: ((اَصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ، فَأَقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا، وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَحْتَمِرُ بِهِ)). فَلَمَّا أَذْبَرَ، قَالَ: ((وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُّهَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۶۶: دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں قبط (مصر) کے بنے ہوئے سفید باریک کپڑے پیش کیے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے عنایت کیا اور فرمایا: ”اس کے دو ٹکڑے کر لینا، ان میں سے ایک سے قمیص بنا لینا اور دوسرا اپنی اہلیہ کو دے دینا جس کی وہ اوڑھنی بنالے۔“ جب وہ واپس مڑے تو فرمایا: ”اپنی اہلیہ کو کہنا کہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگا لے تاکہ اس کے جسم کا پتہ نہ چلے۔“

۴۳۶۷: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَحْتَمِرُ فَقَالَ: ((لَيْتَنِي)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۶۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ اوڑھنی اوڑھ رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک پھیر دو، دو کی ضرورت نہیں۔“

❊ صحیح، رواہ أبو داود (۴۰۷۳)۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۰۷۴) ☆ قتادة مدلس و عنعن -

❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۰۷۵) ☆ عبدة أبو خدش: مجهول -

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۴۱۱۶)۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۱۱۵) ☆ حبيب بن أبي ثابت

مدلس و عنعن و وهب مولى أبي أحمد: مجهول -

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فصل ثالث

۴۳۶۸: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْحَاءَ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ! ارْقَعْ إِزَارَكَ)) فَرَفَعْتُهُ. ثُمَّ قَالَ: ((زِدْ)) فَزِدْتُ فَمَارِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى آيْنٍ؟ قَالَ: إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۴۳۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ میرا تہبند لٹک رہا تھا، آپ ﷺ نے (دیکھ کر) فرمایا: ”عبداللہ! اپنا تہبند اونچا کرو۔“ میں نے اونچا کر لیا۔ پھر فرمایا: ”مزید اونچا کرو۔“ میں نے مزید اونچا کر لیا، میں اس کے بعد اس کا بہت خیال رکھتا رہا، لوگوں میں سے کسی نے پوچھا: (تہبند) کہاں تک؟ انہوں نے فرمایا: نصف پنڈلیوں تک۔

۴۳۶۹: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِزَارِي يَسْتَرْجِي، إِلَّا أَنْ اتَّعَاهَدَهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْتَ لَكُ سِتْرٌ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلَاءَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۴۳۶۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تکبر کے طور پر اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے تو روز قیامت اللہ اس کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔“ (یہ سن کر) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے خیال رکھنے کے باوجود میرا تہبند لٹک جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”آپ ان میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔“

۴۳۷۰: وَعَنْ عِكْرِمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدِّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ، وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ: لِمَ تَأْتِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتِرُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۳۷۰: عکرمہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ تہبند باندھتے تو اگلی جانب سے تہبند کا کنارہ اپنے پاؤں کی پشت پر رکھتے اور پچھلی جانب سے اسے اٹھا کر رکھتے تھے، میں نے کہا: آپ اس طرح کیوں تہبند باندھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح تہبند باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۴۳۷۱: وَعَنْ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالْعَمَانِمِ؛ فَإِنَّهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَأَرْخُوهَا خَلْفَ ظُهُورِكُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ \*

۴۳۷۱: عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پٹریاں باندھا کر، کیونکہ وہ فرشتوں کی علامت ہیں، اور ان کا شملہ اپنی پشت کے پیچھے چھوڑا کرو۔“

\* رواہ مسلم (۲۰۸۶/۴۷)۔ \* رواہ البخاری (۳۶۶۵)۔ \* إسناده صحيح، رواہ أبو داود (۴۰۹۶)۔

\* إسناده ضعيف، رواہ البيهقي في شعب الإيمان (۶۲۶۲)، نسخة محققة: (۵۸۵۱) ☆ خالد بن معدان عن عبادة

رضي الله عنه: منقطع وفيه علل أخرى منها الأحوص بن حكيم ضعيف ضعفه الجمهور۔

۴۳۷۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ: ((يَا أَسْمَاءُ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتْ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلَحَ أَنْ يَرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا)) وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَفِيهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بار یک کپڑے پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے ان سے رخ موڑ لیا اور فرمایا: ”اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ سوائے اس، اس کے دیکھنا درست نہیں۔“ آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔

۴۳۷۳: وَعَنْ أَبِي مَطَرٍ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبَسَهُ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّبَاسِ مَا اتَّجَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي)) ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❊

۴۳۷۳: ابو مطر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم میں ایک کپڑا خریدا، جب انہوں نے اسے پہنا تو یوں کہا: ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا جس کے ذریعے میں لوگوں میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں، اور اس کے ذریعے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۴۳۷۴: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَبَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمِدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ، كَانَ فِي كَنْفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❊

۴۳۷۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو یہ دعا کی: ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ذریعے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اس کے ذریعے میں اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھتا ہے: ”ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا، جس کے ذریعے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اس کے ذریعے میں اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔“ پھر وہ شخص اس کپڑے کا قصد کرے جو اس نے پرانا کر دیا اور وہ اسے صدقہ کر دے تو وہ شخص دنیا اور آخرت میں اللہ کی حفظ و امان اور اس کی پناہ میں ہوتا ہے۔“ احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (٤١٠٤) ☆ الوليد بن مسلم مدلس و عنعن و سعيد بن بشير: ضعيف حدث عن قتادة

بمنالك، و قتادة مدلس و عنعن و ابن دريك عن عائشة: منقطع، فالسند ظلمات، بعضها فوق بعض وأخطأ من حسنه.

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ جَدًّا**، رواه [عبدالله بن] أحمد (١٥٧/١) ح ١٣٥٣، هذا من زوائد عبد الله بن أحمد على السند

☆ فيه مختار بن نافع: ضعيف ومروان الفزازي مدلس و عنعن و أبو مطر البصري: مجهول، تركه حفص بن غياث،

انظر تعجيل المنفعة (ص ٥٢٠). ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أحمد (٤٤/١) ح ٣٠٥ و الترمذي (٣٥٦٠) و ابن ماجه

(٣٥٥٧) ☆ أبو العلاء: مجهول.

۴۳۷۵: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا. رَوَاهُ مَالِكٌ ❊

۴۳۷۵: علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: حفصہ بنت عبد الرحمن، عائشہ کے پاس آئیں تو ان پر باریک چادر تھی، عائشہ فرمائی: اسے پھاڑ دیا، اور انہیں موٹی چادر پہنا دی۔

۴۳۷۶: وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قَطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمٍ فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصْرَكَ إِلَى جَارِيَّتِي أَنْظُرِ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهِى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي النَّبْتِ، وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهَا دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ تُقَيِّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلْتُ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۴۳۷۶: عبد الواحد بن ایمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے پانچ درہم کی قطری قمیص زیب تن کر رکھی تھی، انہوں نے فرمایا: میری لونڈی کی طرف نظر اٹھاؤ اور اسے دیکھو، کیونکہ وہ گھر میں بھی ایسا کپڑا پہننا پسند نہیں کرتی، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں بھی میرے پاس اسی طرح کی ایک قمیص تھی، مدینہ میں جس بھی عورت کا (شادی کے موقع پر) بناؤ سنگار کیا جاتا تو وہ اسے مستعار لینے کے لیے میری طرف پیغام بھیجتی تھی۔

۴۳۷۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ أَهْدَى لَهُ، ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، فَقِيلَ: قَدْ أَوْشَكَ مَا أَنْتَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((نَهَانِي عَنْهُ جَبْرِيلُ)) فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ، فَمَا لِي؟ فَقَالَ: ((إِنِّي لَمْ أُعْطِكْهُ تَلْبَسُهُ، إِنَّمَا أُعْطِيَتْكَ تَبِيعُهُ)). فَبَاعَهُ بِالْفَقَى دِرْهَمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❊

۴۳۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ریشی قباجی پہنی جو کہ آپ کو ہدیہ کی گئی تھی، پھر آپ نے جلدی سے اسے اتارا اور اسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! آپ نے اسے اتارنے میں بہت جلدی کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام نے مجھے اس سے روک دیا۔“ عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک چیز کو آپ نے ناپسند فرمایا اور وہ چیز مجھے دے دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں اس لیے نہیں دی کہ تم اسے پہن لو، بلکہ میں نے تو وہ تمہیں اس لیے دی کہ تم اسے بیچ دو۔“ انہوں نے وہ دو ہزار درہم میں بیچ دی۔

۴۳۷۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُضْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صرف اس کپڑے سے منع فرمایا ہے جو خالص ریشی ہو، رہا ریشی کنارہ یا وہ کپڑا جس کا تانہ ریشی ہو تو اس کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۴۳۷۹: وَعَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَرٍّ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه مالك (۲/ ۹۱۳ ح ۱۷۵۸) ☆ مرجانة أم علقمة وثقها ابن حبان و الترمذي (۸۷۶) والحاكم والذهبي وحديثها لا ينزل عن درجة الصحة - ❊ رواه البخاري (۲۶۲۸) - ❊ رواه مسلم (۱۶/ ۲۰۷۰) -

❊ **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۴۰۵۵) ☆ خصيف ضعيف ضعفه الجمهور و روى أحمد (۱/ ۳۱۳)، أطراف المسند (۳/ ۹۵) بإسناد صحيح عن ابن عباس قال: ”إنما نهى رسول الله ﷺ عن (الثوب) المصمت حريرا“ -

اللہ ﷻ قَالَ: ((مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ. ❊  
 ۳۳۷۹: ابور جاء بیان کرتے ہیں، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، ان پر چادر تھی جس کا کنارہ خز (ریشم) اور اُون سے بنا ہوا تھا اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جس شخص کو کوئی نعمت سے نوازے تو اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت اس کے بندے پر ظاہر ہو۔“

۴۳۸۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُلُّ مَا شِئْتَ وَالْبَسَ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اِثْنَانِ سَرَفٌ وَمَخِيلَةٌ. ❊  
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابِ.

۳۳۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسراف اور بڑائی سے اجتناب کرتے ہوئے جو چاہو سو کھاؤ اور جو چاہو سو پہنو۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

۴۳۸۱: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُوا، وَاشْرَبُوا، وَتَصَدَّقُوا، وَابْسُوا، مَا لَمْ يَخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❊

۳۳۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھاؤ پیو، صدقہ کرو اور پہنو، لیکن اسراف اور بڑائی سے اجتناب کرو۔“

۴۳۸۲: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللَّهَ فِي قُبُورِكُمْ، وَمَسَاجِدِكُمْ الْبِئَاضُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. ❊

۳۳۸۲: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین لباس جس میں تمہیں اپنی قبروں اور اپنی مساجد میں اللہ سے ملاقات کرنی چاہیے وہ سفید لباس ہے۔“

❊ صحیح، رواہ أحمد (۳۸/۴ ح ۲۰۱۷۶ وسندہ صحیح) وانظر بلوغ المرام بتحقيق (۵۵۱)۔

❊ رواہ البخاري (كتاب اللباس باب ۱ قبل ح ۵۷۸۳)۔

❊ سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۱۸۱/۲ ح ۶۶۹۵) والنسائي (۷۹/۵ ح ۲۵۶۰) وابن ماجه (۳۶۰۵) ☆ قتادة

عنعن وعلقه البخاري في أول كتاب اللباس (قبل ح ۵۷۸۳)۔ ❊ إسناده ضعيف جدًا، رواه ابن ماجه (۳۵۶۸)

☆ مروان بن سالم: متروك، و شريح بن عبيد: لم يسمع من أبي الدرداء رضي الله عنه كما قال المزي وغيره۔

## بَابُ الْخَاتَمِ

## انگوٹھی کا بیان

## الْفَضْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۴۳۸۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ نُقِشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: ((لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشَ خَاتَمِي هَذَا)) وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

۴۳۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی حاصل کی، ایک دوسری روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا، پھر اسے پھینک دیا، پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی حاصل کی جس پر محمد رسول اللہ نقش کیا گیا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح کندہ نہ کرے۔“ اور جب آپ اسے پہنتے تو اس کے نگیں کو تھیلی کی اندرونی طرف کر لیتے۔

۴۳۸۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لُبْسِ الْقَسَبِيِّ، وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۴۳۸۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قس کے اور زرد رنگ کے کپڑے پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۳۸۵: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَتَزَعَهُ، فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ؟)) فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ: لَا وَاللَّهِ! لَا أَخُذْهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۴۳۸۵: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا، اور فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے تو اسے اپنے ہاتھ پر رکھ لیتا ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا، اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ، اس نے کہا: اللہ کی

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۶۶) و مسلم (۲۰۹۲/۵۵)۔

\* رواہ مسلم (۲۰۷۸/۲۹)۔

\* رواہ مسلم (۲۰۹۰/۵۲)۔

تسم! جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا ہے تو میں اسے کبھی بھی نہیں اٹھاؤں گا۔

٤٣٨٦: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَفَيْصَرَ وَالتَّجَاشِيَّ فَقِيلَ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا حَلَقَةً فِضَّةَ نُقِشَ فِيهِ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: كَانَ نُقِشَ الْخَاتَمُ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ. ❁

٣٣٨٦: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کے نام خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ صرف سربمہر خط ہی وصول کرتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے حلقے کی انگوٹھی بنوائی، اس میں ”محمد رسول اللہ“ نقش کیا گیا۔ مسلم

اور بخاری کی روایت میں ہے: انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا: ”محمد“ ایک سطر میں، ”رسول“ ایک سطر میں اور ”اللہ“ ایک سطر میں تھا۔

٤٣٨٧: وَعَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَاتَمَهُ مِنْ فِضَّةٍ، كَانَ فَصُّهُ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٣٣٨٧: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی، اور اس کا گینہ بھی اسی کا تھا۔

٤٣٨٨: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

٣٣٨٨: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی، اس میں حبشی گینہ تھا، آپ اس کا گینہ اپنی تھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

٤٣٨٩: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخَنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٣٨٩: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی انگوٹھی اس (انگلی) میں تھی، اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

٤٣٩٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمُ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالتَّتِي تَلِيهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٣٩٠: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں اپنی اس یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ آپ ﷺ نے درمیانی اور اس کے ساتھ والی (انگشت شہادت) کی طرف اشارہ کیا۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٥٨٧٨، ٥٨٧٥) و مسلم (٢٠٩٢/٥٨)۔

❁ رواہ البخاری (٥٨٧٠)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (٥٨٦٥) و مسلم (٢٠٩٤/٦٢)۔

❁ رواہ مسلم (٢٠٩٥/٦٣)۔

❁ رواہ مسلم (٢٠٧٨/٦٥)۔



## الفصل الثانی

## فصل نانی

- ۴۳۹۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❊
- ۴۳۹۱: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔
- ۴۳۹۲: وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ. ❊
- ۴۳۹۲: امام ابو داؤد اور امام نسائی نے اسے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
- ۴۳۹۳: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊
- ۴۳۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔
- ۴۳۹۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي بَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊
- ۴۳۹۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پکڑا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پکڑا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ لیا، پھر فرمایا: ”بے شک یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔“
- ۴۳۹۵: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊
- ۴۳۹۵: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے اور سونا پہننے سے منع فرمایا، ہاں البتہ ٹکڑوں کی شکل میں پہننے کی رخصت فرمائی۔
- ۴۳۹۶: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ: ((مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ؟)) فَطَرَحَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: ((مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ؟)) فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ اتَّخِذْهُ؟ قَالَ: ((مِنْ وَرَقٍ وَلَا تَتِمَّهُ مِثْقَالًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ مُحِبِّي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِرَجُلٍ: ((الْتِمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ)). ❊
- ۴۳۹۶: بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پتیل کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اسے فرمایا: ”مجھے کیا
- ❊ صحیح، رواہ ابن ماجہ (۳۶۴۷)۔ ❊ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۴۲۲۶) والنسائي (۱۷۴/۸) ح ۱۷۵۔
- ❊ صحیح، رواہ أبو داود (۴۲۲۷) و حدیثہ بطولہ شاذ و لهذا المتن شاهد فی صحیح مسلم (۲۰۹۵) وہ صح هذا المتن فقط دون المتن الطویل۔ ❊ صحیح، رواہ أحمد (۹۶/۱) ح ۷۵۱ و أبو داود (۴۰۵۷) والنسائي (۵۱۴۷-۵۱۵۰)۔
- ❊ حسن، رواہ الترمذی (۱۷۸۵) وقال: غریب و أبو داود (۴۲۲۳) والنسائي (۱۷۲/۸) ح ۵۱۹۸ والبغوي فی شرح السنة (۵۹/۱۲) بعد ح (۳۱۳۰) و الحديث المذكور تقدم (۳۲۰۲)۔

ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بوجھوس کر رہا ہوں؟“ اس شخص نے اسے پھینک دیا۔ پھر وہ آیا تو اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کیا ہے کہ میں تجھ پر جہنیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟“ اس نے اسے پھینک دیا، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کس دھات سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چاندی سے اور وہ بھی مثقال سے کم ہو۔“ اور محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حق مہر کے بارے میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ”تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔“

۴۳۹۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالَ: الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُوفَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَجَرَّ الْأَزَارِ، وَالتَّخْتُمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبْرُجَ بِالزَّيْنَةِ لَغَيْرِ مَحَلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكَعَابِ، وَالرُّقْيَ إِلَّا بِالْمَعْوَذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزَلَ الْمَاءِ لَغَيْرِ مَحَلِّهِ، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرَّمِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❀

۴۳۹۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دس باتیں ناپسند فرماتے تھے۔ زعفران لگانا، بڑھاپے کو (کالا خضاب لگا کر) تبدیلی کرنا، تہنہ گھسیٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، موقع محل کے بغیر بناؤ سنگار ظاہر کرنا، بظرف کھیلنا، معوذات کے علاوہ کسی اور رو سے دم کرنا، منگے باندھنا، پانی (یعنی منی) کا اس کی اصل جگہ (شرم گاہ) کے بغیر خارج کرنا اور بچے کے دودھ کو خراب کرنا (یعنی مدت رضاعت میں عورت سے جماع کرنا) لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا گیا۔

۴۳۹۸: وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَّعَهَا عُمَرُ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۴۳۹۸: ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی تھی وہ زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو، جس کے پاؤں میں گھنگھروں تھے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئی، عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ ڈالا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر گھٹی (گھونگرو) کے ساتھ شیطان ہے۔“

۴۳۹۹: وَعَنْ بَنَاتِ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَا جَلْ يَصَوْتُنَ، فَقَالَتْ: لَا تَدْخُلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تُقَطَّعَنَّ جَلَا جَلَّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۴۳۹۹: عبدالرحمن بن حیان انصاری رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی بنانہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی، اچانک کوئی بچی ان کے پاس لائی گئی اس نے گھنگرو پہن رکھے تھے جن سے آواز آرہی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے میرے پاس اس وقت تک مت آنے دینا جب تک تم اس کے گھنگرو نہیں کاٹ دیتے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“

❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۴۲۲۲) والنسائي (۱۴۱/۸ ح ۵۰۹۱) ☆ عبدالرحمن بن حرملة صدوق وثقه الجمهور ولكن في سماعه من عبد الله بن مسعود رضي الله عنه نظر فالخبر معلول - ❀ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۴۲۳۰) ☆ قال المنذري: "و مولاة لهم مجهولة و عامر (ابن عبد الله بن الزبير) لم يدرك عمر بن الخطاب -"

❀ **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۴۲۳۱) ☆ في السند بنانة لا تعرف و ابن جريج مدلس وعنن -

۴۴۰۰: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ، أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرَقٍ، فَاتَّخَذَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۴۴۰۰: عبد الرحمن بن طرفہ سے روایت ہے کہ کلاب کی لڑائی کے دن ان کے دادا عرفجہ بن اسد رضی اللہ عنہ کی ناک کاٹ دی گئی تو انہوں نے چاندی کی ناک لگالی، وہ بدبودار ہو گئی تو نبی ﷺ نے اسے سونے کی ناک لگانے کا حکم دیا۔

۴۴۰۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلَقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيَحْلِقْهُ حَلَقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سَوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سَوَارًا مِنْ ذَهَبٍ، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوبُ ابْهَاءُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۴۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے دوست کو آگ کا چھلا پہنا ناپسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنا دے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنا ناپسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا طوق پہنا دے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کے ننگن پہنا ناپسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کے ننگن پہنا دے، لیکن تم چاندی کو لازم پکڑو اور اس کے زیور بناؤ۔“

۴۴۰۲: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قَلَّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللَّهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۴۴۰۲: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت نے سونے کا ہار پہنا تو روز قیامت اس کی گردن میں آگ کا ہار ڈالا جائے گا، اور جس عورت نے اپنے کان میں سونے کی بالی پہنی تو اللہ روز قیامت اس کے کان میں اسی کی مثل آگ ڈال دے گا۔“

۴۴۰۳: وَعَنْ أُخْتِ إِحْدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! أَمَّا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحْلِينَ بِهِ؟ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَحْلِي ذَهَبًا تَظْهَرُ إِلَّا عَذَبَتْ بِهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۴۴۰۳: حدیفہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خواتین کی جماعت! تمہیں کیا ہے کہ تم چاندی کا زیور نہیں بناتی ہو، تم میں سے جو عورت سونے کا زیور بناتی ہے اور اسے ظاہر کرتی ہے تو اسے اس کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔“

❊ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۷۷۰ وقال: حسن) و أبو داود (۴۲۳۲) والنسائي (۱۶۳/۸) ح ۱۶۴

۵۱۶۵-۵۱۶۴۔ ❊ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۴۲۳۶) ☆ المراد بالحبيب: الرجل من الأولاد والإخوة وغيرهم وأما النساء فالذهب لهن حلال، وجاء في مسند أحمد (۴/۱۴۱): ”وحبيته“ وسنده ضعيف معلول، الراوي: لم يحفظ السند وخبره شاذ۔ ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۲۲۸) والنسائي (۸/۱۵۷ ح ۵۱۴۲)

☆ محمود بن عمرو: وثقه ابن حبان وحده وجهله الذهبي وغيره وضعفه ابن حزم۔

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۲۳۷) والنسائي (۸/۱۵۷ ح ۵۱۴۱) ☆ امرأه ربعي: مجهولة، واسم أخت

حدیفة بن الیمان: فاطمة رضي الله عنهما۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

## فصل ثالث

۴۴۰۴: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيرِ وَيَقُولُ: ((إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❁

۴۴۰۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ زیورات اور ریشم زیب تن کرنے والوں کو منع کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ”اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند کرتے ہو تو تم اسے دنیا میں مت پہنو۔“

۴۴۰۵: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا، فَلَبِسَهُ، قَالَ: ((شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ، إِلَيْهِ نَظْرَةٌ، وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ)) ثُمَّ الْقَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❁

۴۴۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی بنوائی اور اسے پہن لیا، (پھر) فرمایا: ”اس نے آج مجھے تم سے مشغول کر دیا، میں ایک نظر اس کی طرف اور ایک نظر تمہاری طرف ڈالتا رہا۔“ پھر آپ نے اسے پھینک دیا۔

۴۴۰۶: وَعَنْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْعُلَمَاءُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِأَنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ، فَأَنَا أَكْرَهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ. رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ ❁

۴۴۰۶: امام مالک بیان کرتے ہیں، میں ناپسند کرتا ہوں کی بچوں کو سونے کی کوئی چیز پہنائی جائے، کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے؛ سو میں اسے مردوں کے لیے پہننا ناپسند کرتا ہوں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه النسائي (۸/ ۱۵۶ ح ۵۱۳۹)۔ ❁ **صَحِيحٌ**، رواه النسائي (۸/ ۱۹۴-۱۹۵ ح ۵۲۹۱)۔

❁ **صَحِيحٌ**، رواه مالك في الموطأ (۲/ ۹۱۲ بعد ح ۱۷۵۶) و حديث أن رسول الله ﷺ نهى عن التختم بالذهب،

متفق عليه، رواه البخاري (۵۸۵۴) و مسلم (۲۰۸۹)۔

## بَابُ النِّعَالِ

## جوئوں کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

٤٤٠٧: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

٣٣٠٧: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ایسے جوتے پہنتے تھے جن پر بال نہیں ہوتے تھے۔

٤٤٠٨: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قَبْلَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

٣٣٠٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے جوتوں کے دو تسمے تھے۔

٤٤٠٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ غَزَاها يَقُولُ: ((اسْتَكْبِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

٣٣٠٩: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک غزوہ میں نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جوتے کا استعمال زیادہ ترک کرو، کیونکہ آدمی جب جوتے پہنے ہوتے ہوئے ہوتا ہے تو وہ اس وقت سوار ہوتا ہے۔“

٤٤١٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنَ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تَنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

٣٣١٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو وہ دائیں سے شروع کرے اور جب اتارے تو پہلے بائیں اتارے تاکہ دائیں پاؤں پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں آخری ہو۔“

٤٤١١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُخَفِّهَ جَمِيعًا أَوْ لِيُثْقِلَهُمَا جَمِيعًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*

٣٣١١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے، وہ

\* رواہ البخاري (٥٨٥١)۔

\* رواہ البخاري (٥٨٥٧)۔

\* رواہ مسلم (٢٠٩٦/٦٦)۔

\* متفق عليه، رواہ البخاري (٥٨٥٦) و مسلم (٢٠٩٧/٦٧)۔

\* متفق عليه، رواہ البخاري (٥٨٥٥) و مسلم (١٠٩٧/٦٨)۔

دونوں جوتے اتار کر چلے یا پھر دونوں پہن کر چلے۔“

۴۴۱۲: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يَصْلِحَ شِسْعُهُ، وَلَا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَبِي بِالثُّوبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَاءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۴۱۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتے میں نہ چلے حتیٰ کہ وہ اپنا تسمہ مرمت کر لے، ایک موزے میں چلے اور نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اور نہ اس طرح کپڑا لپیٹے کہ اس کے ہاتھ وغیرہ بھی باہر نہ نکل سکیں۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۴۱۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبَالَانِ مُشْنَى شِرَاكُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۴۴۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے جوتوں کے دو تسمے تھے اور دہرے تھے۔

۴۴۱۴: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ قَائِمًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۴۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص جوتا کھڑے ہو کر پہنے۔

۴۴۱۵: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ❊

۴۴۱۵: امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۴۱۶: وَعَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا أَصَحُّ. ❊

۴۴۱۶: قاسم بن محمد، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: بسا اوقات نبی ﷺ ایک جوتے میں چلتے تھے۔

۴۴۱۶: اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک جوتے میں چلی تھیں۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۴۴۱۷: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا بَجَنْبِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ مسنون ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو وہ جوتے اتار کر اپنی ایک جانب رکھ لے۔

❊ رواہ مسلم (۲۰۹۹/۷۱)۔ ❊ صحیح، رواہ الترمذی (۱۷۷۲) وقال: حسن صحيح۔

❊ إسناده ضعيف، رواہ أبو داود (۴۱۳۵) ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

❊ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۱۷۷۵) وقال: "غريب" قلت: فيه الحارث بن نبهان (متروك) و ابن ماجه (۳۶۱۸)۔

فيه أبو معاوية والأعمش مدلسان وعننا) وانظر الحديث السابق۔ ❊ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۱۷۷۷)۔

والرواية الثانية: (۱۷۷۸) ☆ فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف مدلس۔

❊ إسناده ضعيف، رواہ أبو داود (۴۱۳۸) ☆ عبد الله بن هارون حجازي: مجهول۔

۴۱۸: وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَيْنِ اسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبَسَهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. ❁

۴۱۸: ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے نبی ﷺ کی خدمت میں دو سیاہ سادہ موزے بھیجے تو آپ نے انہیں پہنا۔ ابن ماجہ

اور امام ترمذی نے ابن بریدہ عن ابیہ کی سند سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور ان دونوں پر مسح کیا۔

[یہ باب فصل ثالث سے خالی ہے]

## بَابُ التَّرَجُّلِ

### کنگھی کرنے کا بیان

### الفَصْلُ الْأَوَّلُ

#### فصل اول

- ۴۴۱۹: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*
- ۴۴۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں حالت حیض میں بھی رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی۔
- ۴۴۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِثَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأُظْفَارِ، وَتَنْفُ الْإِبِطِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*
- ۴۴۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں فطرت سے ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن تراشنا اور بغلوں کے بال اکھاڑنا۔“
- ۴۴۲۱: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: أَوْفِرُوا اللَّحْيَ، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَنْهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللَّحْيَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*
- ۴۴۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔“
- ایک دوسری روایت میں ہے: ”مونچھیں خوب کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔“
- ۴۴۲۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَقْتُ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأُظْفَارِ وَتَنْفِ الْإِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرَكَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*
- ۴۴۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مونچھیں کترانے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کے متعلق ہمارے لیے وقت مقرر کیا گیا کہ ہم (انہیں) چالیس روز سے زیادہ نہ چھوڑیں۔
- ۴۴۲۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَعَالِفُوهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*
- ۴۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو۔“
- ۴۴۲۴: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۲۵) و مسلم (۲۹۷/۹)۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۹۱) و مسلم (۲۵۷/۵۰)۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۹۳) و مسلم (۲۵۸/۵۲)۔

\* رواہ مسلم (۲۵۸/۵۱)۔ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۹۹) و مسلم (۲۱۰۳/۸۰)۔



النَّبِيُّ ﷺ: ((عَبِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۳۲۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز ابو قحافہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد عثمان بن عامر) کو بلایا گیا تو ان کا سر اور ان کی داڑھی ٹغامہ (سفید گھاس) کی طرح سفید تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کی سفیدی کو کسی دوسرے رنگ میں تبدیل کرو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔“

۴۴۲۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَّلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ ❁

۴۳۲۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جس معاملے میں نبی ﷺ کہ حکم نہ ملتا تو آپ اس میں اہل کتاب سے موافقت کرنا پسند فرماتے تھے۔ اہل کتاب اپنے بال سیدھے چھوڑتے تھے جبکہ مشرکین اپنے بالوں کی مانگ نکالا کرتے تھے، نبی ﷺ نے اپنی پیشانی کے بال سیدھے چھوڑے، پھر بعد میں مانگ نکالی۔

۴۴۲۶: وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قِيلَ لِنَافِعٍ مَا الْقَزَعُ قَالَ: يُحْلِقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيَتْرَكَ الْبَعْضَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْحَقُّ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيرُ بِالْحَدِيثِ. ❁

۴۳۲۶: نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے نبی ﷺ کو ”قزع“ سے منع فرماتے ہوئے سنا، نافع سے پوچھا گیا: ”قزع“ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بچے کے سر کے کچھ حصے کو مونڈ دیا جائے اور کچھ کو چھوڑ دیا جائے۔ بخاری، مسلم۔ اور بعض محدثین نے اس تفسیر کو حدیث کے ساتھ ملا دیا ہے۔

۴۴۲۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضَهُ فَهَذَا هُمْ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ: ((احْلِقُوا كُلَّهُ أَوْ اتْرُكُوا كُلَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۳۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بچہ دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دیا گیا تھا اور کچھ چھوڑ دیا گیا تھا، آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور فرمایا: ”سارا (سر) مونڈ دیا سارا چھوڑ دو۔“

۴۴۲۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَشَّيْنِ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: ((أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۳۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: ”انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔“

۴۴۲۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

❁ رواہ مسلم (۷۹/۲۱۰۲)۔ ❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۱۷) و مسلم (۹۰/۲۳۳۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۲۰) و مسلم (۱۱۳/۲۱۲۰)۔ ❁ رواہ مسلم (۱۱۲/۲۱۲۰)۔

❁ رواہ البخاری (۵۸۸۶)۔

بِالرِّجَالِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۴۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔“

۴۴۳۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۴۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بالوں میں بال جوڑنے والی اور بال چڑوانے والی پر اور بدن گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی۔

۴۴۳۱: وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَمَتِّصَاتِ، وَالْمُتَمَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ، الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ. قَالَ: لَيْتَ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، أَمَا قَرَأْتَ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾؟ قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۴۳۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والیوں اور بدن گدوانے والیوں پر، (چہرے اور پلکوں وغیرہ کے) بال نوچنے والیوں اور حسن کی خاطر دانتوں کو باریک و تیز کرنے والیوں پر، اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے کیا ہے کہ جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہو اور میں اس پر لعنت نہ کروں؟ جبکہ وہ اللہ کی کتاب میں ہے۔ اس عورت نے کہا: میں نے پورا قرآن پڑھا ہے لیکن جو آپ کہتے ہیں، میں نے تو وہ بات اس میں نہیں پائی۔ انہوں نے فرمایا: اگر تم نے اسے پڑھا ہوتا تو تم یہ بات اس میں پالیتی، کیا تم نے یہ نہیں پڑھا: ”اللہ کے رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔“ اس نے کہا: کیوں نہیں، میں نے اسے پڑھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۳۲: وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَيْنُ حَقٌّ)) وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۴۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر کا لگ جانا ثابت ہے، اور آپ نے بدن گودنے سے منع فرمایا ہے۔“

❁ رواہ البخاري (۵۸۸۵)۔ متفق عليه، رواہ البخاري (۵۹۳۷) و مسلم (۲۱۲۴/۱۱۹)۔

❁ متفق عليه، رواہ البخاري (۴۸۸۶) و مسلم (۲۱۲۵/۱۲۵)۔

❁ رواہ البخاري (۵۷۴۰)۔

- ۴۴۳۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُلْبِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊
- ۴۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آنحالیہ آپ نے سر کے بالوں کو چپکایا ہوا تھا۔
- ۴۴۳۴: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَتَرَعَّفَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊
- ۴۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کے لیے زعفران کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔
- ۴۴۳۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِأَطِيبٍ مَا نَجِدُ، حَتَّى أَجِدَ وَيَنْصَ الطِّيبُ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊
- ۴۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں جو بہترین خوشبو میسر ہوتی، وہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لگایا کرتی تھی حتیٰ کہ میں خوشبو کی چمک آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں پاتی تھی۔
- ۴۴۳۶: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجَمَرَ بِاللَّوَةِ غَيْرَ مُطَرَّاءٍ، وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊
- ۴۴۳۶: نافع بیان کرتے ہیں، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما بخور (کی دھونی) لیتے تو آپ (کبھی) کا فور ملائے بغیر صرف بخور والی لکڑی کی دھونی لیتے تھے اور (کبھی) وہ دھونی والی لکڑی پر کا فور بھی ڈال لیا کرتے تھے، پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

- ۴۴۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْصُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ صَلَوَاتُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊
- ۴۴۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کتراتے تھے اور ابراہیم خلیل الرحمن صلوات الرحمن علیہ بھی مونچھیں کتراتے تھے۔
- ۴۴۳۸: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❊
- ۴۴۳۸: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کتراتا وہ ہم میں سے نہیں۔“

- ❊ رواہ البخاری (۵۹۱۴)۔ ❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۴۶) و مسلم (۷۷/۲۱۰۱)۔ ❊ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۲۳) و مسلم (۱۱۸۹/۳۸)۔ ❊ رواہ مسلم (۲۲۵۴/۲۱)۔ ❊ إسناده ضعيف، رواہ الترمذی (۲۷۶۰) وقال: غریب) ☆ سلسلة سماك عن عكرمة: ضعيفة، أعني: سماك ضعيف عن عكرمة وصحيح الحديث عن غيره۔ ❊ صحيح، رواہ أحمد (۳۶۶/۴) و الترمذی (۲۷۶۱) وقال: حسن صحيح) و النسائي (۱۵/۱ ح ۱۳)۔

۴۴۳۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا. \*  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۴۴۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کو طول و عرض سے تراشتے تھے۔ ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۴۴۰: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ رَأَى عَلَيْهِ خَلْقًا، فَقَالَ: ((الْكَ امْرَأَةٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدُّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ \*

۴۴۴۰: یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس پر خوشبو کا اثر دیکھا تو فرمایا: ”کیا تمہاری بیوی ہے؟“ اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے دھو ڈال، پھر اسے دھو ڈال، پھر دوبارہ نہ کرنا۔“

۴۴۴۱: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خُلُقٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۴۴۱: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس شخص کی، جس کے جسم پر خلوق (خوشبو کی ایک قسم) کا اثر ہو، نماز قبول نہیں کرتا۔“

۴۴۴۲: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ بَدَايَ فَخَلَقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَعَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: ((اذهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۴۴۲: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں سفر سے اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آیا تو میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے، انہوں (اہل خانہ) نے میرے زعفران کی خوشبو لگا دی، میں صبح کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا: ”جاؤ اور اسے اپنے (بدن) سے دھو ڈالو۔“

۴۴۴۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طِيبُ الرَّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ، وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ \*

۴۴۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہو مگر رنگ نہ ہو جبکہ خواتین کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ہو مگر اس کی مہک نہ ہو۔“

۴۴۴۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

\* **إسناده ضعیف جدا**، رواہ الترمذی (۲۷۶۲) ☆ فیہ عمر بن ہارون: متروک و کان حافظاً و هذا الحدیث لا أصل له۔

\* **إسناده ضعیف**، رواہ الترمذی (۲۸۱۶) وقال: حسن) والنسائی (۱۵۲/۸ ح ۱۵۲۴-۱۵۱۲۵) ☆ فیہ ابو حفص: مجهول۔

\* **إسناده ضعیف**، رواہ ابو داود (۴۱۷۸) ☆ فیہ زید و زیاد جدا الربیع: مجهولان۔

\* **سندہ ضعیف**، رواہ ابو داود (۴۱۷۶) (۲۲۵، ۴۶۰۱) ☆ یحییٰ بن یعمر رواہ عن رجل عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ والرجل مجهول و حدیث ابی داود (۲۲۴) یغنی عنه۔ \* **سندہ ضعیف**، رواہ الترمذی (۲۷۸۷) وقال:

حسن) والنسائی (۱۵۱/۸ ح ۱۵۲۰-۱۵۲۱) ☆ فیہ رجل مجهول وللحدیث شواهد ضعیفة۔

\* **إسناده حسن**، رواہ ابو داود (۴۱۶۲)۔

۴۴۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مرکب قسم کی خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔  
 ۴۴۴۵: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ، وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ، وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبَ زَيَّاتٍ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❁

۴۴۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر بہت زیادہ تیل لگایا کرتے تھے، اپنی داڑھی میں خوب کنگھی کیا کرتے تھے اور سر کو اچھی طرح ڈھانپ کر رکھا کرتے تھے، گویا آپ کا کپڑا ایسے تھا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔

۴۴۴۶: وَعَنْ أُمِّ هَانِيَةَ ؓ قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدَمَهُ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۴۴۶: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے چار گیسو تھے۔

۴۴۴۷: وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: إِذَا فَرَّقْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوخِهِ وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۴۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب میں رسول اللہ ﷺ کے سر کے بالوں کی مانگ نکالتی تو میں آپ کے تالو سے بالوں کو الگ کرتی اور آپ کی پیشانی کے بالوں کو آپ کی آنکھوں کے درمیان لٹکا دیتی۔

۴۴۴۸: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ ؓ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّرْجُلِ إِلَّا غَبًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❁

۴۴۴۸: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے روزانہ بلاناغہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۴۹: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِفُضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ: مَالِي أَرَاكَ شَعِثًا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاءِ قَالَ: مَالِي لَا أَرَى عَلَيْكَ جِذَاءً قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۴۴۹: عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے فضالہ بن عبید سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ زیادہ ناز و نعمت سے ہمیں منع کیا کرتے تھے، اس شخص نے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں

❁ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۲/ ۸۲) ح (۳۱۶۴) و الترمذي في الشمائل (۱۲۵، ۳۳) ☆ فيہ یزید بن أبان الرقاشي: ضعيف مشهور۔ ❁ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۶/ ۳۴۱) ح (۲۷۴۲۸ مختصراً) و أبو داود (۴۱۹۱) و الترمذي (۱۷۸۱) وقال: (غريب) و ابن ماجه (۳۶۳۱) ☆ فيہ عبد اللہ بن أبي نجیح و سفيان مدلسان و عنعنا وقال البخاري: "ولا أعرف لمجاهد سماعاً من أم هاني"۔ ❁ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۴۱۸۹)۔

❁ **سندہ ضعیف**، رواه الترمذي (۱۷۵۶) وقال: (حسن صحيح) و أبو داود (۴۱۵۹) و النسائي (۸/ ۱۳۲) ح (۵۰۵۸) ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن و حديث النسائي (۸/ ۱۳۲) ح (۵۰۶۱) سندہ صحيح (يعني عنه)۔

❁ **سندہ ضعیف**، رواه أبو داود (۴۱۶۰) ☆ سعيد بن إياس الجريري اختلط و لم يثبت تحديثه به قبل اختلاطه و حديث النسائي (۸/ ۱۸۵) ح (۵۲۴۱) يعني عنه۔

آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم کبھی بکھار ننگے پاؤں چلا کریں۔

۴۴۵۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۴۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے بال ہوں وہ انہیں سنوار کر رکھے۔“

۴۴۵۱: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۴۴۵۱: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفید بالوں (بڑھاپے) کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور وسہ ہے۔“

۴۴۵۲: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ كَحَوَامِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ \*

۴۴۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اس سیاہی سے کبوتروں کے سینوں کی طرح خضاب کریں گے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔“

۴۴۵۳: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ التَّلَالِ السَّبْتِيَّةَ وَيَصْفَرُّ لَحْيَتَهُ بِالْوَرَسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ \*

۴۴۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سبتی جوتے (جن پر بال نہیں ہوتے تھے) پہنا کرتے تھے، اور ورس (مین کے علاقے کی ایک بوٹی) اور زعفران سے اپنی داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

۴۴۵۴: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَاءِ فَقَالَ: ((مَا أَحْسَنَ هَذَا!)) قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَاءِ وَالْكُتْمِ فَقَالَ: ((هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا!)). ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرِ فَقَالَ: ((هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ \*

۴۴۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی، نبی ﷺ کے پاس سے گزرا جس نے مہندی لگائی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا خوب ہے یہ!“ راوی بیان کرتے ہیں، پھر دوسرا آدمی گزرا جس نے مہندی اور وسہ لگایا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس سے بھی بہتر ہے۔“ پھر ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ کیا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ان سب سے بہتر ہے۔“

✽ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۴۱۶۳)۔

✽ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذی (۱۷۵۳) وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۴۲۰۵) والنسائي (۱۳۹/۸ ح ۵۰۸۰-۵۰۸۳)۔

✽ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أبو داود (۴۲۱۲) والنسائي (۱۳۸/۸ ح ۵۰۷۸)۔

✽ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه النسائي (۱۸۶/۸ ح ۵۲۴۶)۔

✽ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۴۲۱۱) [وابن ماجه (۳۶۲۷)] ☆ فيه حميد بن وهب ضعفه البخاري وغيره وقال

صاحب التقریب: ”لين الحديث“

۴۴۵۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((غَيْرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تَشْهَرُوا بِالْيَهُودِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ صحیح  
 ۴۴۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑھاپے (سفید بالوں) کو بدل ڈالو اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔“

۴۴۵۶-۴۴۵۷: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ. صحیح  
 ۴۴۵۶-۴۴۵۷: اور امام نسائی نے اسے ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

۴۴۵۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَشْفُوا الشَّيْبَ، فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ. مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ صحیح

۴۴۵۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفید بال ختم نہ کرو کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے، جس کا حال اسلام میں بال سفید ہوتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اس کے بدلے میں اس کی ایک غلطی ختم کر دیتا ہے اور اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔“

۴۴۵۹: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ صحیح

۴۴۵۹: کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے حال اسلام میں بال سفید ہوں تو روز قیامت اس کے لیے نور ہوگا۔“

۴۴۶۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَةِ وَدُونَ الْوُفْرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ صحیح

۴۴۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے، آپ کے بال کندھوں اور کانوں کی لو کے درمیان تھے۔

۴۴۶۱: وَعَنْ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضی اللہ عنہ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ الرَّجُلُ خُرِيمٌ الْأَسَدِيُّ، لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ، وَاسْبَالُ إِزَارِهِ)) فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا، فَأَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ صحیح

۴۴۶۱: نبی ﷺ کے صحابی ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”خریم اچھا آدمی ہے اگر اس کے بال لمبے نہ ہوتے اور نہ وہ اپنا تہبند لٹکاتا۔“ خریم کو یہ بات پہنچی تو اس نے استر الیا اور اس سے لمبے بالوں کو اپنے کانوں تک کاٹ لیا اور اپنا

صحیح، رواہ الترمذی (۱۷۵۲) قال: حسن صحیح۔ صحیح، رواہ النسائي (۱۳۷/۸ ح ۵۰۷۶)۔

صحیح، رواہ النسائي (۱۳۷/۸ ح ۵۰۷۷)۔ صحیح، رواہ أبو داود (۴۲۰۲)۔

صحیح، رواہ الترمذی (۱۶۳۴) قال: حسن (و النسائي (۲۷/۶ ح ۳۱۴۶) ☆ السند منقطع، سالم بن أبي الجعد لم يسمع من شريح بن السمط (سنن أبي داود: ۳۹۶۷) ولبعض الحديث شواهد وحديث مسلم (۱۵۰۹) يغني عنه۔ صحیح، رواہ الترمذی (۱۷۵۵) قال: حسن غریب صحیح (و النسائي (۱۲۸/۱ ح ۱۲۹)۔

صحیح، رواہ أبو داود (۴۰۸۹)۔

تہ بند اپنی نصف پنڈلیوں تک اٹھالیا۔

۴۴۶۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِي ذُوَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي: لَا أَجْزُهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْدُهَا وَيَأْخُذُهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۴۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری پیشانی کے بال لمبے تھے، میری والدہ نے مجھے کہا: میں انہیں نہیں کاٹوں گی، رسول اللہ ﷺ انہیں کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے۔

۴۴۶۳: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ آتَاهُمْ فَقَالَ: ((لَا تَبْكُوا عَلَيَّ أَحْيَى بَعْدَ الْيَوْمِ)). ثُمَّ قَالَ: ((ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي)) فَجِئْتُ بَنَّا كَانَا أَفْرَاحَ فَقَالَ: ((ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ)) فَأَمَرَهُ فَحَلَّقَ رُؤُوسَنَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۴۴۶۳: عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آل جعفر کو تین روز تک حالت غم میں رہنے دیا، پھر آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔“ پھر فرمایا: ”میرے بھتیجوں کو بلاؤ۔“ ہمیں لایا گیا گویا ہم چوزے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”حجام کو میرے پاس لاؤ۔“ آپ نے اسے حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیے۔

۴۴۶۴: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتَبِئُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَنْهَكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْطَى لِلْمَرْأَةِ، وَأَحَبُّ إِلَى الْبُعْلِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: هَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ، وَرَأْيُهُ مَجْهُولٌ ❊

۴۴۶۴: ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی، نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”ختنہ کی جگہ زیادہ نہ کاٹو کیونکہ وہ عورت کے لئے زیادہ لذت والا اور خاوند کے لیے زیادہ پر لطف ہے۔“ ابو داؤد، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی مجہول ہیں۔

۴۴۶۵: وَعَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ خِضَابِ الْجَنَاءِ فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي ﷺ يَكْرَهُ رِيحَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❊

۴۴۶۵: کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے خضاب سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں، لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں، میرے حبیب (نبی ﷺ) اس کی مہک کو ناپسند کیا کرتے تھے۔

۴۴۶۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدًا بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! بَايَعْنِي فَقَالَ: ((لَا أَبَايَعُكَ حَتَّى تَغْيِرِي كَفِّكَ، فَكَانَهُمَا كَفًّا سَبْعًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۱۹۶) ☆ فيه ميمون بن عبد الله: عن ثابت (وهو) مجهول وعله ميمون بن أبان: مستور أي مجهول الحال - ❊ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۴۱۹۲) و النسائي (۱۸۲/۸ ح ۵۲۲۹)۔

❊ **ضعيف**، رواه أبو داود (۵۲۷۱) ☆ محمد بن حسان: شيخ لمروان بن معاوية: مجهول وقيل هو ابن سعيد المصلوب: كذاب وللحديث شاهدان ضعيفان عند البيهقي (۳۲۴/۸) ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۱۶۴) و النسائي (۱۴۲/۸ ح ۵۰۹۳) ☆ كريمة: لم أجد من وثقها - ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۱۶۵) ☆ وقال ابن حجر في غبطة وأم الحسن وجدتها: ”وفي إسناده مجهولات ثلاث“۔



۴۳۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھ سے بیعت لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم سے بیعت نہیں لوں گا حتیٰ کہ تم اپنی ہتھیلیوں کا رنگ بدلو، گویا تیری ہتھیلیاں کسی درندے کی ہتھیلیاں ہیں۔“

۴۴۶۷: وَعَنْهَا، قَالَتْ: أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرِ يَدِهَا كِتَابَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ: ((مَا أَدْرِي أَيْدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ؟)) قَالَتْ: بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ. قَالَ: ((لَوْ كُنْتَ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارَكَ)) يَعْنِي بِالْحِجَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ ❊

۴۳۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کے نام ایک خط تھا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، اور فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ یہ آدمی کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے؟“ اس عورت نے کہا: بلکہ عورت کا ہاتھ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم عورت ہوتی تو تم مہندی کے ساتھ اپنے ناخنوں کا رنگ بدلتی۔“

۴۴۶۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ، وَالْمُسْتَوِصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْمُتَمِصَّةُ، وَالْوَاشِمَةُ، وَالْمُسْتَوِشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بیماری کے بغیر بالوں میں بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، بال نوچنے والے اور اکھڑوانے والی، بدن گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی گئی ہے۔

۴۴۶۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عورت کا سالباس پہننے والے مرد اور مرد کا سالباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

۴۴۷۰: وَعَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَائِشَةَ: إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ. قَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۷۰: ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا، ایک عورت (مردوں جیسے) جوتے پہنتی ہے (اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۴۴۷۱: وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ، كَانَ إِجْرَ عَهْدِهِمُ بِأَنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهَا فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةُ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَقَتْ مَسْحَا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلَيْبَيْنِ مِنْ فِصَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَّتْ أَنَّ مَامَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِتْرَ وَفَكَتِ الْقُلَيْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيِّينَ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا، فَاِنطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ: ((يَا ثَوْبَانُ! اذْهَبْ بِهِمَا إِلَى

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۱۶۶) والسنائي (۱۴۲/۸ ح ۵۰۹۲) ☆ صفية لا تعرف ومطيع: لين الحديث وقال أحمد: "هذا حديث منكر" - ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۱۷۰) ☆ عبد الله بن وهب مدلس

وعن بعض الحديث شواهد ضعيفة - ❊ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۴۰۹۸).

❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۰۹۹).

أَهْلُ فُلَانٍ، إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوهُ طَبِيبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا. يَأْتُو بَانُ! اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ فَلَادَةً مِنْ عَصَبٍ، وَسَوَارِينَ مِنْ عَاجٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۴۷۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ سفر پر جاتے تو آپ اپنے اہل خانہ میں سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سب سے آخر پر ملتے اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے۔ آپ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکا رکھا تھا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے کنگن پہنا رکھے تھے، آپ جب تشریف لائے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل نہ ہوئے، جس سے انہوں نے سمجھ لیا کہ آپ کے تشریف نہ لانے کا سبب پردہ اور کنگن ہیں، انہوں نے پردہ پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھوں سے کنگن اتار دیے اور ان کے کٹڑے کر دیے، وہ دونوں روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیے، آپ ﷺ نے ان دونوں سے وہ کنگن لے لیے اور فرمایا: ”ثوبان! اسے آل فلاں کے پاس لے جاؤ، کیونکہ یہ میرے اہل سے ہیں، میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ اپنی دنیا کی زندگانی میں نفیس چیزیں استعمال کریں، ثوبان! فاطمہ کے لیے عصب (دریائی جانور کے دانت) کا ہار اور ہاتھی کے دانت کے دو کنگن خرید لاؤ۔“

۴۴۷۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اُكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هَذِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۴۴۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اشد کا سرمہ لگایا کرو، کیونکہ وہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور بال اگاتا ہے۔“ اور ان کا گمان ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سرمہ دانی تھی جس سے آپ ہر رات تین مرتبہ اس (آنکھ) میں اور تین مرتبہ اس (آنکھ) میں سرمہ لگاتے تھے۔

۴۴۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ. قَالَ: وَقَالَ: ((إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُّودُ، وَالسَّعُوطُ، وَالْحِجَامَةُ، وَالْمَشْيُ، وَخَيْرٌ مَا اُكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ، وَإِنْ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ)) وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَأَ مِنَ الْمَلِكَةِ إِلَّا قَالُوا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❊

۴۴۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہر رات سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین مرتبہ اصفہانی سرمہ لگایا کرتے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دوائی جس کے ذریعے تم علاج کرتے ہو وہ دوائی ہے، جو منہ کے اندر ایک جانب میں ڈالی جائے، اور وہ دوائی جو ناک کے ذریعے ٹپکائی جائے اور چھپچھپے لگوانا اور جلاب لینا ہے اور بہترین سرمہ اصفہانی ہے کیونکہ وہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے، اور سترہ انیس اور اکیس تاریخ کو چھپچھپے لگوانا سب سے بہتر ہے۔“

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أحمد (۵/ ۲۷۵ ح ۲۲۷۲۱) وأبو داود (۴۲۱۳) ☆ سليمان المنهبي و حميد الشامي: مجهولان۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۱۷۵۷) وقال: حسن [وابن ماجه (۳۴۹۹)] ☆ عباد بن منصور: ضعيف مدلس، ضعفه الجمهور وعنعن۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۲۰۴۸) ☆ فيه عباد بن منصور: ضعيف، ضعفه الجمهور من جهة حفظه ولبعض حديثه شواهد عند البخاري (۵۷۱۲) وغيره۔

اور رسول اللہ ﷺ معراج کے سفر میں جس بھی جماعت ملائکہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے یہی کہا: آپ کچھنے لگوانے کا التزام کریں۔ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۷۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرَّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوا بِالْمِيَاوِرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❀

۴۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا، پھر آپ ﷺ نے مردوں کو تہبند پہن کر جانے کی اجازت فرمائی۔

۴۷۵: وَعَنْ أَبِي الْمَلِجِ قَالَ: قَدِمَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ حِمَصَ. فَقَالَتْ: مِنْ أَيْنَ أَتْتَنَ؟ قُلْنَ: مِنَ الشَّامِ قَالَتْ: فَلَعَلَّكُمْ مِنَ الْكُؤُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَائُهَا الْحَمَّامَاتُ؟ قُلْنَ: بَلَى! قَالَتْ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتِ السِّرْبَيْنِهَا وَبَيَّنَّ رَبَّهَا)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((فِي غَيْرِ بَيْتِهَا؛ إِلَّا هَتَكَتِ سِرَّتَهَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❀

۴۷۵: ابولج بیان کرتے ہیں، اہل حمص سے کچھ عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ انہوں نے بتایا: ملک شام سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: شاید کہ تم کورہ سے ہو جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی جگہ اپنے کپڑے اتارتی ہے تو اس نے اپنے اور رب کے درمیان حائل حجاب چاک کر دیا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”اپنے گھر کے علاوہ، تو اس کے اور اللہ عزوجل کے مابین جو حجاب تھا وہ اس نے چاک کر دیا۔“  
۴۷۶: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ، وَتَسْتَجِلُّونَ فِيهَا بِيَوْتًا، يُقَالُ لَهَا: الْحَمَّامَاتُ، فَلَا يَدْخُلُهَا الرَّجَالُ إِلَّا بِالْأُزْرِ، وَامْنَعُوهَا النِّسَاءَ، إِلَّا مَرِيضَةً، أَوْ نَفْسَاءَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀  
۴۷۶: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے سرزمین عجم فتح ہو جائے گی اور تم وہاں کچھ گھراؤ گے جنہیں حمام کہا جائے گا، اس میں صرف مرد تہبند باندھ کر داخل ہوں اور خواتین کو ان میں جانے سے منع کرو مگر جو مریضہ ہو یا حالت نفاس میں ہو (اسے اجازت ہے)۔“

۴۷۷: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَا يَدْرُ عَلَيْهِ الْعَمْرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❀

❀ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۲۸۰۲) وقال: إسناده ليس بذاك القائم“ و أبو داود (۴۰۰۹) ☆ و أبو عذرة: حسن الحديث، و السند قائم و الحمد لله۔ ❀ **إسناده حسن**، رواه الترمذی (۲۸۰۳) وقال: حسن (و أبو داود (۴۰۱۰) [وابن ماجه (۳۷۵۰)]۔ ❀ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۰۱۱) [وابن ماجه (۳۷۴۸)] ☆ فيه عبدالرحمن بن زياد بن أنعم الإفريقي وهو ضعيف مشهور۔ ❀ **سندہ ضعيف**، رواه الترمذی (۲۸۱۰) وقال: حسن غريب (و النسائي (۱/ ۱۹۸ ح ۴۰۱ مختصرًا جدًا و حديثه حسن بالشاهد الحسن الذي رواه الترمذی في سننه: ۲۸۰۲) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف و حديث النسائي حسن۔

۴۳۷۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی اہلیہ کو حمام میں جانے کی اجازت نہ دے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چلتا ہو۔“

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۴۴۷۸: عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعَدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ. قَالَ: وَلَمْ يَخْتَضِبْ. وَزَادَنِي رِوَايَةٌ: وَقَدْ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَاءِ وَالكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَاءِ بَحَنًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۳۷۸: ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں چاہتا کہ آپ کے سر کے سفید بال شمار کروں تو میں کر سکتا تھا، اور انہوں نے بیان کیا، آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا۔ ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا: ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسہ کے ساتھ خضاب کیا جبکہ عمر رضی اللہ عنہ نے صرف مہندی سے خضاب کیا۔

۴۴۷۹: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصْفَرُ لِحَيْتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى يَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ؟ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يُصْبِغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يُصْبِغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُ ❁

۴۳۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ دیا کرتے تھے حتیٰ کہ زرد رنگ سے ان کے کپڑے بھر جاتے تھے، ان سے پوچھا گیا، آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کو یہ رنگ سب سے زیادہ پسند تھا۔ آپ ﷺ اپنے تمام کپڑے حتیٰ کہ اپنا عمامہ بھی اسی کے ساتھ رنگا کرتے تھے۔

۴۴۸۰: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَحْضُونًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۳۸۰: عثمان بن عبد اللہ بن موهب بیان کرتے ہیں، میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے رنگین بال دکھائے۔

۴۴۸۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمُخَنَّبٍ، قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرَجْلَيْهِ بِالْحِنَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هَذَا؟)) قَالُوا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَهُ فَنَفَى إِلَى النَّفِيعِ. فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۸۹۵) و مسلم (۱۰۳/۲۳۴۱)۔

❁ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۴۰۶۴) والتسائي (۸/۱۴۰) ح (۵۰۸۸)۔

❁ رواه البخاري (۵۸۹۷)۔

أَلَا تَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: ((إِنِّي نُهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک منٹ (ہجڑا) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگا رکھی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا کیا معاملہ ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، وہ عورتوں سے مشابہت کرتا ہے، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے نفع کی طرف جلا وطن کر دیا گیا، آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔“

۴۴۸۲: وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ، جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصَبِيَّائِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيَمَسِّحُ رُؤُوسَهُمْ فَجِيءَ بَنُو إِيْنَةَ وَأَنَا مُخَلِّقٌ فَلَمْ يَمَسِّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلْقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۸۲: ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کر لیا تو اہل مکہ اپنے بچے آپ کے پاس لانے لگے، آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے، مجھے بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جبکہ میں نے خلوق (زعفران کے ساتھ مخلوط خوشبو) لگائی ہوئی تھی، لہذا آپ ﷺ نے خلوق کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا۔

۴۴۸۳: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِي جُمَةً، أَفَارُجُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ، وَاکْرِمَهَا)) قَالَ: فَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ، وَاکْرِمَهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ ❊

۴۳۸۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، میرے بال لمبے (کندھوں تک) ہیں، کیا میں ان میں کنگھی کر لیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اور انہیں سنوار کر رکھ۔“ راوی نے کہا، اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اس قول کی وجہ سے کہ ”بالوں کو سنوار کر رکھو۔“ دن میں دو مرتبہ بالوں کو تیل لگایا کرتے تھے۔

۴۴۸۴: وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ، قَالَتْ: وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، وَلَكَ قَرْنَانِ، أَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَأْسُكَ، وَبَرَكَ عَلَيْكُمُ وَقَالَ: أَخْلِقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُّوهُمَا؛ فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۳۸۴: حجاج بن حسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میری بہن مغیرہ نے مجھے بتایا کہ تم ان دنوں چھوٹے بچے تھے اور تمہاری دو مینڈھیاں تھیں، انہوں نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا، برکت کی دعا کی اور فرمایا: ان دونوں کو مونڈ دو یا انہیں کتر دو کیونکہ یہ یہود کی زینت و عادت ہے۔

۴۴۸۵: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❊

❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۹۲۸) ☆ قال الدارقطني: "أبو هاشم وأبو يسار: مجهولان ولا يثبت الحديث" وقال الذهبي: "إسناده مظلم لم تنكره" ❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۱۸۱) ☆ عبد الله الهمداني: مجهول، وخبره منكر، قاله ابن عبد البر - ❊ ضعيف، رواه مالك (۹۴۹/۲ ح ۱۸۳۳) ☆ يحيى بن سعيد الأنصاري لم يدرك أبا قتادة رضي الله عنه، فالسند منقطع وللحديث شواهد ضعيفة عند النسائي (۱۸۴/۸ ح ۵۲۳۹) وغيره وفي الباب حديث صحيح: يخالفه، عند النسائي (۵۰۶۱) - ❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۴۱۹۷) ☆ مغيرة بنت حسان: لم أجد من وثقها - ❊ حسن، رواه النسائي (۱۳۰/۸ ح ۵۰۵۲) [والترمذي (۹۱۵-۹۱۴)] -

۴۳۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خواتین کو اپنے سر کے بال مونڈنے سے منع فرمایا۔

۴۴۸۶: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ، فَاشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ، كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِاصْلَاحِ شَعْرِهِ، وَلِحْيَتِهِ، فَفَعَلَ، ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَيْسَ هَذَا خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ ❊

۴۳۸۶: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کی طرف اشارہ فرمایا، گویا آپ اسے اپنے بال اور داڑھی سنوارنے کا حکم فرما رہے ہیں، اس نے ویسے ہی کر لیا اور پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس سے بہتر ہے کہ تم میں سے کوئی اس حال میں آئے کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہوں گویا وہ شیطان ہے۔“

۴۴۸۷: وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَّمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ؛ فَنَظِفُوا - أَرَاهُ قَالَ: أَفْنَيْتُكُمْ - وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)). قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((نَظِفُوا أَفْنَيْتُكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊

۴۳۸۷: ابن مسیب سے روایت ہے، انہیں کہتے ہوئے سنا گیا کہ ”اللہ پاک ہے وہ (اپنے بندوں سے) صفائی و خوشبو پسند کرتا ہے، وہ نظیف ہے نظافت کو پسند کرتا ہے، وہ کریم ہے کرم کرنے کو پسند کرتا ہے، وہ بخشنے والا ہے سخاوت کرنے کو پسند کرتا ہے، میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو، اور یہودی کی نقل مت اتارو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے مہاجر بن مسمار سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: عامر بن سعد نے اسے اپنے والد کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا مگر انہوں نے کہا: ”اپنے صحن صاف رکھو۔“

۴۴۸۸: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيْفَ الضَّيْفِ، وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَنَنَ، وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ، وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ: يَا رَبِّ! مَا هَذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَقَارَ يَا إِبْرَاهِيمُ! قَالَ: رَبِّ! زِدْنِي وَقَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ ❊

۴۳۸۸: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب کو بیان کرتے ہوئے سنا، ابراہیم خلیل الرحمن سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی، انہوں نے سب سے پہلے خند کیا، سب سے پہلے اپنی مونچھیں کتریں، سب سے پہلے بڑھاپا دیکھا تو عرض کیا، اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: ابراہیم! وقار ہے۔ عرض کیا، اے میرے رب! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

❊ إسناده ضعيف، رواه مالك (۲/۹۴۹ ح ۱۸۳۴) ☆ السند مرسل - ❊ إسناده ضعيف جدًا، رواه الترمذي

(۲۷۹۹ وقال: غريب) ☆ فيه خالد بن إلياس: متروك الحديث - ❊ صحيح، رواه مالك (۲/۹۲۲ ح ۱۷۷۵)

☆ السند صحيح إلى سعيد بن المسيب رحمه الله وهذا من قوله ولم يخبر من حدثه ولعله من الاسرائيليات: أحاديث بني إسرائيل، والله أعلم -

## بَابُ التَّصَاوِيرِ

## تصاویر کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۴۴۸۹: عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا تَصَاوِيرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ \*  
۴۴۸۹: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس گھر میں کتے اور تصاویر ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“

۴۴۹۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ مِمْوَنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، وَقَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِي، أَمَا وَاللَّهِ! مَا أَحْلَفَنِي)). ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأَخْرَجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً، فَنَضَحَ مَكَانَهُ، فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: ((لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ)) قَالَ: أَجَلٌ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَئِذٍ، فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ \*

۴۴۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہ، ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے اور فرمایا: ”جبریل علیہ السلام نے رات کے وقت مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ نہیں آئے، آگاہ رہو کہ اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔“ پھر آپ کے دل میں خیال آیا کہ آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا: اسے نکال دیا جائے، چنانچہ اسے نکال دیا گیا، پھر آپ نے ہاتھ میں پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا، پھر جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام آپ سے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے کل مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا؟“ انہوں نے عرض کیا: ٹھیک ہے، لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو، اگلے روز صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے مارنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ چھوٹے باغوں کے کتے بھی مار دیئے جائیں البتہ بڑے باغوں کے کتے چھوڑ دینے (یعنی نہ مارنے) کا حکم فرمایا۔

۴۴۹۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيْبُ إِلَّا نَقَضَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*  
۴۴۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑتے تھے جس پر تصویر ہوتی تھی۔

\* متفق علیہ، رواہ البخاري (۵۹۴۹) و مسلم (۲۱۰۶/۸۳)۔

\* رواہ مسلم (۲۱۰۵/۸۲)۔

\* رواہ البخاري (۵۹۵۲)۔

۴۴۹۲: وَعَنْهَا، أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا، وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَيَقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ)). وَقَالَ: ((إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۴۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹا سا تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے، میں نے آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں (اپنی غلطی سے) اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرتی ہوں، میں نے غلطی کیا کی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تکیہ کیسا ہے؟“ میں نے عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس پر ٹیک لگائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان تصویروں والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائے گا، انہیں کہا جائے گا، تم نے جو تخلیق کیا اسے زندہ کرو۔“ اور فرمایا: ”بے شک وہ گھر جس میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“

۴۴۹۳: وَعَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ قَدْ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَائِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۴۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے گھر کے درتپے پر پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں، نبی ﷺ نے اسے پھاڑ ڈالا، اور میں نے اس سے دو تکیے بنالے جو کہ گھر میں تھے، آپ ﷺ ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

۴۴۹۴: وَعَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ فَاتَّخَذَتْ نَمَطًا فَسْتَرَتْهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ، فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۴۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی غزوہ پر تشریف لے گئے تو میں نے ایک کپڑا لیا اور اسے دروازے پر لٹکا دیا، جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے وہ کپڑا دیکھا تو اسے کھینچ کر پھاڑ دیا، پھر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنائیں۔“

۴۴۹۵: وَعَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ يُصَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۵۹۶۱) و مسلم (۲۱۰۷/۹۶)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۲۴۷۹) و مسلم (۲۱۰۷/۹۴)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۵۹۵۴) و مسلم (۲۱۰۷/۸۷)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۴۹۵۴) و مسلم (۲۱۰۷/۹۲)۔



۴۳۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”روزِ قیامت ان لوگوں کو سب سے زیادہ سخت عذاب دیا جائے گا جو اللہ کی تخلیق میں اللہ سے مشابہت کرتے ہیں۔“

۴۴۹۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا ذُرَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَةً، أَوْ شَعِيرَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۳۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو میری طرح کی تخلیق کرنے لگتا ہے، انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں!“

۴۴۹۷: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ الْمُصَوِّرُونَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۳۹۷: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ کے ہاں مصوروں کو سب سے زیادہ سخت عذاب دیا جائے گا۔“

۴۴۹۸: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعْ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوحَ فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۳۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر مصور آگ میں (جانے والا) ہے، اس نے جو بھی تصویر بنائی ہوگی اسے صورت عطا کی جائے گی اور وہ اس (مصور) کو جہنم میں عذاب دے گی۔“ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے ضرور ہی تصویر بنائی ہے تو پھر درخت اور ایسی چیز کی بنا جس میں روح نہ ہو۔

۴۴۹۹: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ؛ كَلَّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يَقْرُونَ مِنْهُ، صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذِبَ وَكَلَّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۳۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص کسی ایسے خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے دیکھا نہیں تو اسے مکلف بنایا جائے گا کہ وہ دو جو کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا، جو شخص کان لگا کر لوگوں کی باتیں سنتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں یا وہ اس سے دور بھاگتے ہوں تو روزِ قیامت اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے مکلف بنایا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۵۳) و مسلم (۲۱۱۱/۱۰۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۹۵۰) و مسلم (۲۱۰۹/۹۸)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۲۲۲۵) و مسلم (۲۱۱۰/۹۹)۔

❁ رواہ البخاری (۷۴۲)۔

۴۵۰۰: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالْتَّرْدِ شَيْراً فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۵۰۰: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تارد کھیتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے خنزیر کے گوشت اور اس کے خون سے اپنا ہاتھ رنگین کیا ہو۔“

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۵۰۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَائِيلٌ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ سِتْرٌ، فِيهِ تَمَائِيلٌ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمَرُّ بِرَأْسِ التَّمْثَالِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيَقْطَعُ، فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمَرُّ بِالسِّتْرِ فَلْيَقْطَعْ، فَلْيَجْعَلْ وَسَادَتَيْنِ مَبْنُوذَتَيْنِ تُوْطَانِ، وَمَرُّ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرِجْ)). فَقَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❁

۴۵۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا لیکن آپ کے دروازے پر مورتیاں تھیں جن کی وجہ سے میں اندر نہیں آیا، اور گھر میں ایک پردہ تھا جس پر مورتیاں تھیں اور گھر میں ایک کتاب بھی تھا، گھر کے دروازے پر جو مورتیاں ہیں ان کے سر قلع کرنے کا حکم فرمائیں تو وہ درخت کی طرح ہو جائیں گی، اور پردے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنالیں جو پھینکے اور روندے جائیں جبکہ کتے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔“ پس رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

۴۵۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ عَنْقُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تَبْصُرَانِ، وَأَذْنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ، يَقُولُ: إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةِ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَيْنِدُ، وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِينَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۵۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت جہنم کی آگ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں دیکھنے والی ہوں گی، دو کان سننے والے ہوں گے اور ایک زبان بولتی ہوگی، وہ کہے گی: مجھے تین قسم کے لوگوں، ہر ظالم و متکبر شخص، اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنانے والے اور تصویر بنانے والوں، پرما مور کیا گیا ہے (کہ میں انہیں آگ میں داخل کروں)۔“

۴۵۰۳: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخُمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُؤُوبَةَ)) وَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) قِيلَ: الْكُؤُوبَةُ: الطَّبْلُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❁

❁ رواہ مسلم (۲۲۶۰/۱۰)۔ ❁ إسناده صحيح ، رواہ الترمذی (۲۸۰۶) وقال: حسن صحيح (و أبو داود (۴۱۵۸) [و صححه ابن حبان (۱۴۸۷)]۔ ❁ سنده ضعيف ، رواہ الترمذی (۲۵۷۴) وقال: حسن صحيح غريب ☆ سليمان الأعمش عنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (۴۰/۳) وغيره۔ ❁ صحيح ، رواہ البيهقي في شعب الإيمان (۵۱۱۶) [و أبو داود (۳۶۹۶) وأحمد (۱/۲۷۴، ۲۸۹، ۳۵۰)]۔

۴۵۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے اور طبلے کو حرام قرار دیا ہے۔“ اور فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

۴۵۰۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكُوبَةِ، وَالْغُبَيْرَاءِ. وَالْغُبَيْرَاءُ: شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذَّرَّةِ وَيُقَالُ لَهَا: السُّكْرَكَةُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۴۵۰۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب، جوئے، طبل اور ”غُبیراء“ سے منع فرمایا ہے، اور ”غُبیراء“ شراب ہے جسے حبشی مکئی سے بنایا کرتے تھے، اور اسے سکر کہ بھی کہا جاتا ہے۔

۴۵۰۵: وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۵۰۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نرد شیر کھیلی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

۴۵۰۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ: ((شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ❊

۴۵۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک کبوتری کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”شیطان، شیطانہ کا پیچھا کر رہا ہے۔“

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۴۵۰۷: عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسِ! إِنِّي رَجُلٌ، إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدَيَّ، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أَحَدُثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتَهُ يَقُولُ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً؛ فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفَخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَلَيْسَ يَنْفَخُ فِيهَا أَبَدًا)). فَرَبَّ الرَّجُلِ رُبُوءٌ شَدِيدَةٌ، وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَنَحَكَ! إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

۴۵۰۷: سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں، میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا جب ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس نے کہا:

❊ حسن، رواہ أبو داود (۳۶۸۵)۔ ❊ سندہ ضعیف، رواہ أحمد (۳۹۴/۴) و أبو داود (۴۹۳۸) ☆ سعید بن

أبي هند ثقة أرسل عن أبي موسى رضي الله عنه، و حديث مسلم (۲۲۶۰) يغني عنه -

❊ إسناده حسن، رواه أحمد (۳۴۵/۲) و أبو داود (۴۹۴۰) و ابن ماجه (۳۷۶۵) و البيهقي في شعب الإيمان

(۶۵۲۴) [ و صححه ابن حبان (۲۰۰۶) ]۔ ❊ رواه البخاري (۲۲۲۵)۔

ابن عباس! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری معیشت کا انحصار دست کاری پر ہے، اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث ہی سنا دیتا ہوں، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ اسے عذاب دیتا رہے گا حتیٰ کہ وہ اس میں روح پھونکے جبکہ وہ کبھی بھی اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔“ اس آدمی نے بڑا سانس لیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اس پر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: افسوس تجھ پر، اگر تم نے ضرور یہی کام کرنا ہے تو پھر درخت اور ایسی چیزوں کی تصاویر بنالیا کر جس میں روح نہ ہو۔“

۴۵۰۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا: مَارِيَّةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، وَأُمُّ حَبِيبَةَ أَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرْنَا مِنْ حُسْنِهَا، وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوْرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللَّهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۞

۳۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کی ایک بیوی نے کنیسہ کا ذکر کیا جسے ماریہ کہا جاتا ہے، ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سرزمین حبشہ گئی تھیں، انہوں نے اس کے حسن اور اس میں رکھی ہوئی تصاویر کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں صالح آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، پھر اس (مسجد) میں یہ تصویریں بنا دیتے، یہ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔“

۴۵۰۹: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ، مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَ أَحَدَ الْوَلَدَيْنِ، وَالْمُصَوِّرُونَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ)). ۞

۳۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت ایسے شخص کو سب سے سخت عذاب ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا کسی نبی نے اسے قتل کیا، یا کسی نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا، نیز مصور اور ایسا عالم جس نے اپنے علم سے (عمل کے ذریعے) فائدہ حاصل نہ کیا۔“

۴۵۱۰: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الشَّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرٌ إِلَّا عَاجِمٌ ۞

۳۵۱۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: شطرنج مجبوس کا جواب ہے۔

۴۵۱۱: وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ إِلَّا خَاطِئٌ ۞

۞ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۸۷۳) و مسلم (۵۲۸/۱۶)۔ ۞ **إسناده ضعيف جدا**، رواہ البيهقي في شعب الإيمان (۷۸۸۸)، نسخة محققة: ۷۵۰۴) ☆ فيه محمد بن حميد (ضعيف جدًا): نا أبو زهير عن الأعمش (مدلس) عن الشعبي عن ابن عباس به وروى أحمد (۴۰۷/۱ ح ۳۸۶۸) بسند حسن عن عبد الله (بن مسعود رضي الله عنه) أن رسول الله ﷺ قال: ”أشد الناس عذابًا يوم القيامة رجل قتل نبيًا أو قتل نبيًا وإمام ضلالة وممثل من الممثلين“ إلخ۔

۞ **ضعيف**، رواہ البيهقي في شعب الإيمان (۶۵۱۸)، نسخة محققة: ۶۰۹۷ و السنن الكبرى (۲۱۲/۱۰) ☆ محمد بن علي الباقر رحمه الله لم يدرك جدہ علي بن أبي طالب رضي الله عنه فالسند منقطع۔

۞ **ضعيف**، رواہ البيهقي في شعب الإيمان (۶۵۱۸)، نسخة محققة: ۶۰۹۷ و السنن الكبرى (۲۱۲/۱۰) ☆ ابن شهاب لم يدرك أبا موسى رضي الله عنه فالسند منقطع۔

۴۵۱۱: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خطا کا شخص ہی شطرنج کھیلتا ہے۔

۴۵۱۲: وَعَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرَنْجِ فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْبَاطِلَ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْآحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ ❁

۴۵۱۳: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے شطرنج کھیلنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: وہ باطل کھیلوں میں سے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں کرتا۔ یہ چاروں احادیث امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۴۵۱۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَدُونَهُمْ دَارٌ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَأْتِي دَارَ فُلَانٍ، وَلَا تَأْتِي دَارَنَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَأَنِّي فِي دَارِكُمْ كَلْبًا)). قَالُوا: إِنَّ فِي دَارِهِمْ سَنُورًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((السَّنُورُ سَبْعٌ)). رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ ❁

۴۵۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر میں تشریف لایا کرتے تھے، جبکہ ان کے قریب ایک گھر تھا (آپ ان کے ہاں نہیں جایا کرتے تھے) ان پر یہ شاق گزرا تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ فلاں کے گھر تشریف لاتے ہیں اور ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ تمہارے گھر میں کتا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: اور ان کے گھر میں بلا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلا درندہ ہے۔“

❁ ضعیف، رواہ البیہقی فی شعب الإیمان (۶۵۱۸، نسخة محققة: ۶۰۹۷ و السنن الكبرى ۲۱۲/۱۰) ☆ فیہ ابراہیم بن إسحاق لم أعرفه فالسند ضعیف وروی البیہقی (۲۱۲/۱۰) بسند حسن عن الزهري قال فی الشطرنج: ”هي من الباطل ولا أحبها“ - ❁ إسناده ضعیف، رواه الدار قطني (۱/۶۳ ح ۱۷۶) [وصححه الحاكم (۱/۱۸۳) فتعقبه الذهبي] ☆ فیہ عیسیٰ بن المسیب، قال الدار قطني: ”هو صالح الحديث“ قلت: بل هو ضعیف ضعفه الجمهور، انظر میزان الاعتدال وغيره۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقَى

## طب اور جھاڑ پھونک کا بیان

فصل (اول)

الفَصْلُ الْأَوَّلُ

٤٥١٤: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٣٥١٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے جو بیماری اتاری ہے تو اس کی شفا بھی اتاری ہے۔“

٤٥١٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ، بَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٥١٥: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر بیماری کے لیے دوائی ہے، جب دوائی بیماری کے موافق ہو جاتی ہے تو مریض اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔“

٤٥١٦: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي شَرْطَةٍ مُحْتَجِمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيْةٍ بِنَارٍ، وَأَنَا أَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

٣٥١٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شفا تین چیزوں میں ہے: بچھنے لگوانے میں یا شہد پینے میں یا آگ سے داغنے سے، اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔“

٤٥١٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رُمِيَ أَبِي يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

٣٥١٧: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو رگ ہفت اندام میں تیر لگا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں داغ دیا۔

٤٥١٨: وَعَنْهُ، قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمَشْقَصٍ، ثُمَّ وَرِمَتْ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

❁ رواہ البخاری (٥٦٧٨)۔ ❁ رواہ مسلم (٢٢٠٤/٦٩)۔

❁ رواہ البخاری (٥٦٨٠)۔

❁ رواہ مسلم (٢٢٠٧/٧٤)۔

❁ رواہ مسلم (٢٢٠٨/٧٥)۔

۳۵۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو رگ ہفت اندام میں تیر لگا تو نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تیر کے پیکان کے ساتھ اسے داغ دیا، پھر اس پر درم آگیا تو آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ اسے داغ دیا۔

۴۵۱۹: وَعَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ طَبِيْبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۵۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا تو اس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی پھر اس کو داغ دیا۔

۴۵۲۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِي الْحَبَةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: السَّامُ: الْمَوْتُ. وَالْحَبَةُ السَّوْدَاءُ: الشَّوْنِيزُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۵۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔“ ابن شہاب نے فرمایا: ((السَّام)) سے مراد موت اور ((الحبة السوداء)) سے کلونجی مراد ہے۔

۴۵۲۱: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْقِهِ عَسَلًا)). فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: ((اسْقِهِ عَسَلًا)) فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَدَقَ اللَّهُ، وَكَذَّبَ بَطْنُ أَخِيكَ)) فَسَقَاهُ، فَبَرَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۵۲۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا، میرے بھائی کو بچپش لگے ہوئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے شہد پلاؤ۔“ اس نے اسے شہد پلایا، وہ پھر آیا اور عرض کیا: میں نے اسے شہد پلایا مگر اس سے بچپش اور بھی زیادہ ہو گئے ہیں، آپ نے تین مرتبہ اسے ایسے ہی فرمایا، پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے (یہی) فرمایا: ”اسے شہد پلاؤ۔“ اس نے عرض کیا، میں اسے پلا چکا ہوں لیکن اس کے مرض اسہال میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا فرمان سچا ہے جبکہ تیرے بھائی کے پیٹ کی غلطی ہے۔“ اس نے پھر پلایا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔

۴۵۲۲: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَمَثَلَ مَا تَدَا وَيَتِمُّ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۵۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سینگی لگوانا اور قسط بحری کا استعمال بہترین طریقہ علاج ہے۔“

۴۵۲۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُعَذِّبُوا صَبْيَانَكُمْ بِالْعُذْرَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ)).

۱: رواہ مسلم (۷۳/۲۲۰۷)۔

۲: متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۶۸۸) و مسلم (۹۸/۲۲۱۵)۔

۳: متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۶۸۴) و مسلم (۹۱/۲۲۱۷)۔

۴: متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۶۹۶) و مسلم (۶۳/۱۵۷۷)۔

۵: متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۶۹۶) و مسلم (۶۳/۱۵۷۷)۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۳۵۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عذرہ (ایک درم ہے جو بچہ کے حلق میں کثرت خون کی وجہ سے ہو جاتا ہے) کی وجہ سے اپنے بچوں کے گلے دبا کر انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ، بلکہ تم قسط استعمال کرو۔“

۴۵۲۴: وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَى مَا تَذَعْرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعَلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ؛ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۲۳: ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس علاق (حلق کے درم) کی وجہ سے اپنی اولاد کا حلق کیوں دباتی ہو؟ بس تم یہ عود ہندی استعمال کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں سے ایک نمونیہ ہے، حلق کے درم کی وجہ سے اسے ناک سے ڈالا جائے اور نمونیہ کی صورت میں منہ کے ایک طرف سے ڈالی جائے۔“

۴۵۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۲۵: عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، تم اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو۔“

۴۵۲۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَةِ، وَالنَّمْلَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۳۵۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نظر لگ جانے، ذک میں اور نملہ بیماری (پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں) کی صورت میں دم کرنے کی رخصت عنایت فرمائی ہے۔

۴۵۲۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرانے کا حکم فرمایا ہے۔

۴۵۲۸: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِي صُفْرَةً، فَقَالَ: ((اسْتَرْقُوا لَهَا؛ فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۳۵۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر زردی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر لگی ہے۔“

۴۵۲۹: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقَى، فَجَاءَ الْوَعْمُ بْنُ حَزْمٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۵۷۱۳) ومسلم (۲۲۱۴/۷۶)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۳۲۶۳) ومسلم (۲۲۱۰/۸۱)۔

❁ رواه مسلم (۲۱۹۶/۵۸)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۵۷۳۸) ومسلم (۲۱۹۵/۵۶)۔

❁ متفق عليه، رواه البخاري (۵۷۳۸) ومسلم (۲۱۹۷/۵۹)۔



اللّٰهُ! اِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَّةٌ نَّرَقِي بِهَا مِنَ الْعَقَرِ، وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا ارَى بِهَا بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۵۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دم سے منع فرمادیا تو، آل عمرو بن حزم آئے اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے پاس دم تھا جو ہم بچھو کے ڈس لینے پر کیا کرتے تھے، اور آپ نے اس سے منع فرمادیا ہے، انہوں نے وہ دم آپ کو سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ اسے فائدہ پہنچائے۔“

۴۵۳۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَرَقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: ((اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۵۳۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دور جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے دم مجھے سناؤ، ایسا دم جس میں شرک نہ ہو، اس میں کوئی حرج نہیں۔“

۴۵۳۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعَيْنُ حَقٌّ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

۴۵۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نظر (کی تاثیر) ثابت ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر اس پر سبقت لے جاتی اور جب تم سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔“

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۵۳۲: عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! افْتَدَاوِي؟ قَالَ: ((نَعَمْ، يَا عَبْدَ اللَّهِ! تَدَاوُوا، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، الْهَرَمَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۵۳۲: اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اللہ کے بندو! علاج معالجہ کرو کیونکہ اللہ نے بڑھاپے کے سوا ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کے لیے شفا پیدا نہ کی ہو۔“

۴۵۳۳: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُكْرِهُوا مَرْضَكُمْ عَلَى الطَّعَامِ، فَإِنَّ اللَّهَ

❊ رواہ مسلم (۲۱۹۹/۶۳) ❊ رواہ مسلم (۲۲۰۰/۶۴)۔

❊ رواہ مسلم (۲۱۸۸/۴۲)۔

❊ إسناده صحيح، رواہ أحمد (۲۷۸/۴) و الترمذي (۲۰۳۸) وقال: حسن صحيح [وابن ماجہ (۳۴۳۶)] وأبو داود

(۳۸۵۵) [وصححه الحاكم (۳۹۹/۴) ووافقه الذهبي]۔

يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ✱  
 ۴۵۳۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۵۳۴: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَىٰ أَسَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ✱

۴۵۳۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو شوکہ (یہ سرخ بادہ ہے جو غلبہ خون سے پیدا ہوتا ہے) کی بیماری میں داغ دیا۔ ترمذی، ابن ماجہ۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۵۳۵: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتَدَاوَى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ✱

۴۵۳۵: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم قسط بحرئ اور زیتون سے نمونیہ کا علاج کریں۔

۴۵۳۶: وَعَنْهُ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرَسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ✱

۴۵۳۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نمونیہ کے علاج کے لیے زیتون اور ورس (بولی) کی تعریف کیا کرتے تھے۔

۴۵۳۷: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَمِيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهَا: ((بِمَ تَسْتَمِشِينَ؟)) قَالَتْ: بِالشُّبْرَمِ. قَالَ: ((حَارٌّ حَارٌّ)). قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمَشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ هَيْمًا كَانَ فِيهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ، لَكَانَ فِي السَّنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ✱

۴۵۳۷: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا، تم جلاب کے کے لیے کونسی دوا استعمال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: شبرم (چنے کی طرح ایک دانہ ہے جو کہ بہت گرم ہے، اس کا پانی دوا کے طور پر پیتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو انتہائی گرم ہے۔“ وہ بیان کرتی ہیں، پھر میں سنا کہ ساتھ جلاب لیتی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر کسی چیز میں موت کی شفا ہوتی تو وہ سنا میں ہوتی۔“

اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۵۳۸: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالِدَوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوُوا بِحَرَامٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ✱

✱ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۰۴۰) وابن ماجه (۳۴۴۴) ✱ بکر بن یونس بن بکیر ضعیف ضعفه الجمهور وللحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (۴/ ۴۱۰) وغیره۔ ✱ **صحیح**، رواه الترمذي (۲۰۵۰)۔

✱ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۰۷۹) وقال: (حسن صحيح) ✱ فيه ميمون أبو عبد الله: ضعيف۔

✱ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۰۷۸) وقال: (حسن صحيح) ✱ ميمون: ضعيف، انظر الحديث السابق (۴۵۳۵)۔

✱ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۰۸۱) وابن ماجه (۳۴۶۱) ✱ في سماع عتبة من أسماء نظر وللحديث طريق

آخر عند ابن ماجه (۳۴۶۱) وسنده ضعيف۔ ✱ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۸۷۴) ✱ ثعلبة بن مسلم:

مستور ومعنى الحديث صحيح۔

۴۵۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے بیماری اتاری ہے تو اس نے دوائی بھی اتاری ہے اور اس نے ہر بیماری کے لیے دوائی بنائی ہے، تم علاج معالجہ کرو اور حرام چیز کے ساتھ علاج معالجہ مت کرو۔“  
 ۴۵۳۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۴۵۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حرام چیز کو بطور دوا استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔  
 ۴۵۴۰: وَعَنْ سَلْمَى خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: ((اِحْتَجِم)) وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ: ((اِخْتَضِبْهُمَا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊  
 ۴۵۴۰: نبی ﷺ کی خادمہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جس شخص نے بھی رسول اللہ ﷺ سے درد سر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ ”چھپنے لگاؤ۔“ اور جس نے اپنے پاؤں میں تکلیف کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ”مہندی لگاؤ۔“

۴۵۴۱: وَعَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْجَنَاءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❊  
 ۴۵۴۱: نبی ﷺ کی خادمہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو تلوار وغیرہ یا کسی اور طرح کوئی بھی زخم آ جاتا تو آپ ﷺ مجھے اس پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔

۴۵۴۲: وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ، فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لَشَيْءٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊  
 ۴۵۴۲: ابوبکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر اور اپنے کندھوں کے درمیان چھپنے لگوا کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص اس خون میں سے کچھ خون نکلواتا ہے تو اگر وہ کسی مرض کا کسی دوائی کے ذریعے علاج نہ بھی کرے تو اس کے لیے کچھ مضرت نہیں۔“

۴۵۴۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ عَلَى وَرِكَيْهِ مِنْ وَثَأٍ وَثَأٍ كَانَ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊  
 ۴۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مویج کے درد کی وجہ سے اپنی ران کے اوپر چھپنے لگوائے۔

۴۵۴۴: وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمْرَعْ عَلَى مَلَأٍ مِّنَ

❊ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه أحمد (۲/۳۰۵) و أبو داود (۳۸۷۰) و الترمذي (۲۰۴۵) و ابن ماجه (۳۴۵۹)۔

❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۳۸۵۸) ☆ عبيد الله بن علي: لين الحديث و للحديث شواهد ضعيفة عند أحمد

(۶/۴۶۲ ح ۲۸۱۶۹-۲۸۱۷۰) وغیره۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه الترمذي (۲۰۵۴) وقال: (غريب) ☆ عبيد الله بن

علي لين الحديث، انظر الحديث السابق (۴۵۴۰)۔ ❊ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۳۸۵۹) و ابن ماجه

(۳۴۸۴) ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسمية ولم يصرح بالسماع المسلسل و أخطأ من براه من التدليس۔

❊ **سَنَدُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۳۸۶۳) [و النسائي (۲۸۵۱) و ابن ماجه (۳۰۸۲)] ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن

و حديث أبي داود (۱۸۳۶) يغني عنه۔

السَّمَكَةُ إِلَّا أَمْرُهُ: ((مُرَّمَّتْكَ بِالْحِجَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ❊

۳۵۳۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرشتوں کی جس بھی جماعت کے پاس سے گزرتے تو وہ یہی کہتے کہ ”اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم فرمائیں۔“ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۵۴۵: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَتَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۳۵: عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی ﷺ سے مینڈک کو دوائی میں ڈالنے کے متعلق دریافت کیا تو نبی ﷺ نے اسے اس کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۴۵۴۶: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ: كَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحِدَى وَعِشْرِينَ. ❊

۳۵۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کے درمیان پچھنے لگوا کرتے تھے۔ ابو داؤد۔ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ ﷺ (چاندکی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوا کرتے تھے۔

۴۵۴۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَجِبُ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحِدَى وَعِشْرِينَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❊

۳۵۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (چاندکی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگانا پسند فرماتے تھے۔

۴۵۴۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاحِدَى وَعِشْرِينَ؛ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (چاندکی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے وہ ہر بیماری سے محفوظ رہے گا۔“

۴۵۴۹: وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ، وَيَزَعُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِّ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

❊ سندہ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۰۵۲) وابن ماجہ (۳۴۷۹) بسند آخر عن أنس رضي الله عنه، فيه جبارة وكثير بن سليم مجروحان ☆ عبد الرحمن بن إسحاق الكوفي الواسطي ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة۔

❊ إسناده صحيح، رواه أبو داود (۳۸۷۱)۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۳۸۶۰) والترمذی (۲۰۵۱) وقال: حسن غريب) وابن ماجہ (۳۴۸۳) ☆ قتادة عنعن۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه البغوي في شرح السنة (۱۵۰/۱۲) ح (۳۲۳۵) والترمذی (۲۰۵۲) بلفظ آخر) والحاكم (۴/۴۰۹) ☆ فيه عباد بن منصور ضعيف۔

❊ إسناده حسن، رواه أبو داود (۳۸۶۱)۔ ❊ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۳۸۶۲) ☆ عمه بكار: لا يعرف حالها والحديث ضعفه البيهقي۔

۴۵۴۹: کبشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اس کے والد منگل کے روز پچھنے لگوانے سے اپنے اہل خانہ کو منع کیا کرتے تھے، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ”منگل کا دن (غلبہ) خون کا دن ہے اور اس میں ایک گھڑی ہے کہ اس میں خون تھمتا نہیں۔“  
 ۴۵۵۰: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ، فَاصَابَهُ وَضَحٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: وَقَدْ أَسْنَدَ وَلَا يَصِحُّ. ✽  
 ۴۵۵۰: زہری رحمہ اللہ، رسول اللہ ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں، ”جو شخص بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے اور وہ برص کا شکار ہو جائے تو وہ اس صورت میں خود کو ہی ملامت کرے۔“

احمد، ابوداؤد، اور ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: یہ مشہور ہے کہ یہ روایت مسند ہے، لیکن صحیح نہیں۔

۴۵۵۱: وَعَنْهُ، مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ احْتَجَمَ أَوْ أَطْلَى يَوْمَ السَّبْتِ أَوْ الْأَرْبَعَاءِ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فِي الْوَضَحِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ✽  
 ۴۵۵۱: امام زہری رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہفتے یا بدھ کے روز پچھنے لگوائے یا کوئی دوائی لپ کرے تو وہ برص کا شکار ہونے کی صورت میں صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔“

۴۵۵۲: وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقُلْتُ: خَيْطٌ رَقِيَ لِي فِيهِ قَالَتْ: فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَنْتُمْ أَلْ عَبْدِ اللَّهِ لَا غِنَاءَ عَنِ الشُّرْكِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الرُّقَى وَالْتِمَائِمَ وَالتَّوَلَةَ شُرْكَ)) فَقُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هَكَذَا؟ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْدِفُ وَكُنْتُ اخْتَلَفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَإِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْحَسُّهَا بِيَدِهِ، فَإِذَا رَقِيَ كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَذْهَبِ الْبَأْسَ، رَبِّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ، شِفَاءُ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ✽

۴۵۵۲: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میرے لیے دم کیا ہوا دھاگہ ہے، انہوں نے اسے پکڑ کر کاٹ دیا، پھر فرمایا: تم آل عبد اللہ شرک سے بے نیاز ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک دم، تعویذ اور جادو شرک ہے۔“ میں نے کہا: آپ اس طرح کیوں

✽ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود في المراسيل (۵۱/ ۴، نسخة أخرى: ۴۴۵) ☆ السند ضعيف لإرساله والرواية المسندة عند الحاكم (۴/ ۴۰۹-۴۱۰) والبيهقي (۹/ ۳۴۰) من طريق سليمان بن أرقم (ضعيف جدًا) عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة الخ به - ✽ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۲/ ۱۵۱-۱۵۲) بعد ۳۲۳۵ بدون سند) ☆ السند مرسل، إن صح إلى الزهري رحمه الله -

✽ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۸۸۳) [و ابن ماجه (۳۵۳۰)] ☆ سليمان الأعمش مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة وأخرج الحاكم (۴/ ۲۱۷ ح ۷۵۰۵، اتحاف المهوره ۱۰/ ۴۵۳ ح ۱۳۱۶۳) عن قيس بن السكن الأسدي قال: ”دخل عبد الله بن مسعود رضي الله عنه على امرأة فرأى عليها حرزاً من الحمرة فقطعه قطعاً عنيماً ثم قال: إن آل عبد الله عن الشرك أغنياء وقال: كان مما حفظنا عن النبي ﷺ أن الرقى والتمايم والتولة من الشرك“ وصححه ووافقه الذهبي، ابن موسى هو عبيد الله والسند صحيح -

کہتے ہیں؟ میری آنکھ میں شدید درد تھا میں فلاں یہودی کے پاس جاتی تھی، جب وہ دم کرتا تو درد رک جاتا تھا، (یہ سن کر) عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ محض شیطان کا عمل ہے، وہ اپنا ہاتھ آنکھ پر مارتا ہے۔ جب دم کیا جاتا ہے تو وہ ہاتھ مارنا چھوڑ دیتا ہے، تمہارے لیے اتنا کہنا ہی کافی تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ”لوگوں کے رب! بیماری لے جا، اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے، شفا صرف تیری ہی ہے، ایسی شفا عطا کر کہ وہ کوئی بیماری نہ چھوڑے۔“

۴۵۵۳: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّشْرَةِ فَقَالَ: ((هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀  
۴۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو، منتر (سفلی عمل کو سفلی علم سے دور کرنے) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ شیطانی عمل ہے۔“

۴۵۵۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَبَالِي مَا آتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تَرِيًّا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشَّعْرَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِي)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀  
۴۵۵۴: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں کچھ فرق نہیں سمجھتا کہ میں تریاق پیوں یا تعویذ لکھاؤں یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔“

۴۵۵۵: وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ اكْتَسَبَ أَوْ اسْتَرْقَى، فَقَدْ بَرَى مِنَ التَّوَكُّلِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❀

۴۵۵۵: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے داغ لگوا لیا یا دم کرایا تو وہ توکل سے لائق ہو گیا۔“  
۴۵۵۶: وَعَنْ عِيسَى بْنِ حَمْرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: أَلَا تَعْلُقُ تَمِيمَةً؟ فَقَالَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَعْلَقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀  
۴۵۵۶: عیسیٰ بن حمزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہیں سرخ بادہ کا مرض تھا، میں نے کہا: آپ تعویذ کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے کہا: ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کوئی چیز لکھتا ہے تو اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔“

۴۵۵۷: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ ❀

۴۵۵۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نظر لگ جانے یا کسی کے ڈسنے سے دم کرنا جائز ہے۔“

❀ إسناده حسن، رواه أبو داود (۳۸۶۸)۔

❀ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۳۸۶۹) ☆ عبد الرحمن بن رافع التنوخي: ضعيف۔

❀ حسن، رواه أحمد (۴/۳۴۹) و الترمذي (۲۰۵۵) و ابن ماجه (۳۴۸۹)۔

❀ سندہ ضعيف، رواه أبو داود (لم أجده) [والترمذي (۲۰۷۲) و أحمد (۴/۳۱۰-۳۱۱)] ☆ محمد بن

عبد الرحمن بن أبي ليلى ضعيف و للحديث شاهد ضعيف عند النسائي (۷/۱۱۲ ح ۴۰۸۴)۔

❀ صحيح، رواه أحمد (۴/۴۳۶) و الترمذي (۲۰۵۷) و أبو داود (۳۸۸۴)۔

۴۵۵۸: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ .

۳۵۵۸: امام ابن ماجہ نے اسے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۵۵۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نظر لگ جانے یا کسی چیز کے دس لینے یا نکسیر جاری ہونے پر دم کرنا درست ہے۔“

۴۵۶۰: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَاسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ: ((نَعَمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقْتُهُ الْعَيْنُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

۳۵۶۰: اسماء بن عُمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کراؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، کیونکہ اگر تقدیر پر کوئی چیز غالب ہوتی تو اس پر نظر لگ جاتی ہے۔“

۴۵۶۱: وَعَنِ الشَّعْثَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ: ((أَلَا تُعَلِّمِينَ هَذِهِ رُقِيَّةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

۳۵۶۱: شعفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس (حفصہ رضی اللہ عنہا) کو نملہ (پھنسیاں جو پسلی پر نکلتی ہیں) کا دم نہیں سکھا دیتی جس طرح تم نے اسے لکھنا سکھایا ہے؟“

۴۵۶۲: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ: رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُحَبَّابَةٍ، فَقَالَ: فَلَبِطَ سَهْلٌ، فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لَكَ فِي سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ؟ وَاللَّهِ! مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((هَلْ تَتَهَمُّونَ لَهُ أَحَدًا)) فَقَالُوا: تَتَهَمُّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ. قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامِرًا، فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ أَلَا بَرَكْتُ؟ إِرْغَسِلْ لَهُ)) فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ، وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ، وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ، فَرَأَحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ بَأْسٌ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ، وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: ((إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوْضِئُهُ)) فَتَوَضَّأَ لَهُ .

۳۵۶۲: ابو امامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں، عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے جس قدر سفید و ملائم جلد آج دیکھی ہے ایسی کبھی نہیں دیکھی، راوی بیان کرتے ہیں، (اسی بات پر) سہل بے ہوش ہو کر گر گئے، انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا آپ کو سہل بن حنیف

☆ صحیح، رواہ ابن ماجہ (۳۵۱۳)۔ ☆ إسناده ضعيف، رواہ أبو داود (۳۸۸۹) ☆ شريك القاضي مداس

و عنعن وللهديث شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة (۳۹۳/۷)۔ ☆ صحیح، رواہ أحمد (۴۳۸/۶) و الترمذی

(۲۰۵۹) وقال: حسن صحيح) و ابن ماجہ (۳۵۱۰)۔ ☆ إسناده حسن، رواہ أبو داود (۳۸۸۷)۔

☆ صحیح، رواہ البغوي في شرح السنة (۱۶۴/۱۲ ح ۳۲۴۵) و مالک (۹۳۹/۲ ح ۱۸۱۱) و ابن ماجہ (۳۵۰۹)

و صححه ابن حبان (الموارد: ۱۴۲۴)۔

کے بارے میں کچھ خبر ہے؟ اللہ کی قسم! وہ تو اپنا سر بھی نہیں اٹھاتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس کے متعلق کسی کے بارے میں گمان کرتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، ہم عامر بن ربیعہ کے بارے میں گمان کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے عامر کو بلایا اور اس سے سخت لہجے میں بات کی اور فرمایا: ”تم اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو، تم نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی، اس کے لیے غسل کرو۔“ عامر نے اس کے لیے ایک برتن میں اپنا چہرہ، اپنے ہاتھ، اپنی کہنیاں، اپنے گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور ازار کے ساتھ کے اعضاء دھوئے، پھر وہ پانی اس پر ڈالا گیا تو وہ (اٹھ کر) لوگوں کے ساتھ چل پڑا اور اسے کوئی تکلیف نہیں تھی۔

اور امام مالک نے اسے روایت کیا، اور ان کی روایت میں ہے، فرمایا: ”بے شک نظر (کی تاثیر) ثابت ہے، اس کے لیے وضو کر۔“ اس نے اس کے لیے وضو کیا۔

۴۵۶۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتْ الْمُعَوِّذَاتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَخَذَ بِهِمَا، وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ❊

۳۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ (افکار کے ذریعے) جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے حتیٰ کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہوئیں، جب وہ نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں لے لیا اور جو ان دونوں کے علاوہ تھا اسے ترک کر دیا۔

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۵۶۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ رَأَيْتَ فِيكُمْ الْمُغْرَبُونَ؟)) قُلْتُ: وَمَا الْمُغْرَبُونَ؟ قَالَ: ((الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنَّ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊

۳۵۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کیا تم میں ”مغربون“ دیکھے گئے؟“ میں نے عرض کیا، ”مغربون“ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لوگ (جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے) ان میں جن (شیطان) شریک ہو جاتا ہے۔“

۴۵۶۵: وَذِكْرُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ)) فِي ((بَابِ التَّرْجُلِ)). ❊

۳۵۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ”بہترین علاج جس کے.....“ بَابُ التَّرْجُلِ میں ذکر کی گئی ہے۔

## الْفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۴۵۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ، وَالْعُرْوُوقُ إِلَيْهَا وَارِدَةٌ، فَإِذَا

❊ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۰۵۸) وابن ماجه (۳۵۱۱) والنسائي (۵۴۹۶) ☆ سعيد الجريري اختلط ولم أجد راوياً عنه في هذا الحديث قبل اختلاطه - ❊ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۱۰۷) ☆ ابن جريج مدلس: عن ابن عباس وأبو لهيه وأم حميد: لا يعرف حالها - ❊ **ضعيف تقدم** (۴۴۷۳)۔



صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوُ بِالصِّحَّةِ، وَإِذَا فَسَدَتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوُ بِالسَّقَمِ)). \*  
 ۳۵۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معدہ بدن کا حوض ہے، جبکہ رگیں (ہر طرف سے) اس کی طرف آتی ہیں، جب معدہ درست ہوگا تو رگیں تندرستی لے کر واپس آتی ہیں، اور جب معدہ بیمار ہوتا ہے، تو رگیں بیماری لے کر واپس آتی ہیں۔

۴۵۶۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَأَى وَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَعْلِهِ، فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ الْعُقْرَبَ، مَا تَدْعُ مَصْلِيًّا وَلَا غَيْرَهُ. أَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ)). ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ \*

۳۵۶۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک رات رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ کو ڈس لیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا جوتا مار کر اسے مار دیا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ”اللہ بچھو پر لعنت فرمائے وہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی اور کو۔“ یا فرمایا: ”کسی نبی کو چھوڑتا ہے نہ کسی اور کو۔“ پھر آپ نے نمک اور پانی منگایا اور انہیں ایک برتن میں جمع کر دیا۔ پھر آپ اس انگلی پر جہاں اس نے ڈسا تھا ڈالنے لگے، اسے ملنے لگے اور معوذتین کے ذریعے اس سے پناہ طلب کرنے لگے۔ امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں ذکر کی ہیں۔

۴۵۶۸: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بُعِثَ إِلَيْهَا مَخْضَبَةً، فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَتْ تُمَسِّكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَخَضَخْتُهُ لَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، قَالَ: فَاطْلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعْرَاتِ حَمْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ \*

۳۵۶۸: عثمان بن عبد اللہ بن مویہ بیان کرتے ہیں، میرے اہل خانہ نے پانی کا پیالہ دے کر مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، اور یہ دستور تھا کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ پانی کا برتن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا کرتے، وہ رسول اللہ ﷺ کے بال، جو کہ انہوں نے چاندی کی گھنٹی میں رکھے ہوئے تھے، نکالتیں اور انہیں اس شخص کے لیے (پانی میں) ہلاتیں اور بیمار آدمی وہ پانی پی لیتا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس ڈبیا میں جھانک کر دیکھا تو میں نے سرخ بال دیکھے۔

۴۵۶۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: الْكُمَاءُ جُدَرِي الْأَرْضِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكُمَاءُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاءٌ هَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعُجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ)). \* قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُوٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ، فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ

\* موضوع، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۵۷۹۶، نسخة محققة: ۵۴۱۴) [وابن الجوزي في الموضوعات (۲/ ۲۸۴)] ☆ فيه إبراهيم بن جريح الرهاوي متهم ويحيى بن عبد الله البالبلي: ضعيف - \* حسن، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۲۵۷۵، نسخة محققة: ۲۳۴۰ وسنده حسن) [وابن أبي شيبة في المصنف (۷/ ۳۹۸، ۱۰/ ۴۱۸-۴۱۹)] و حسنه الهيثمي وغيره - \* رواه البخاري (۵۸۹۶) - \* حسن، رواه الترمذي (۲۰۶۸)۔

فِي قَارُورَةٍ، وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمَشَاءَ فَبَرَأْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ❊

۳۵۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، کھنسی زمین کی چچک ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھنسی، من (من و سلوی) کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعث شفا ہے، اور عجمہ (کھجور) جنت سے ہے اور وہ زہر کا تریاق ہے۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تین یا پانچ یا سات کھنسیاں لیں، انہیں نچوڑ کر ان کے پانی کو ایک شیشی میں رکھ لیا، اور میں نے اپنی اس لونڈی کی آنکھوں میں وہ پانی ڈالا جس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہتا تھا، تو وہ اس سے صحت یاب ہو گئی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۴۵۷۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يَصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ)) ❊

۳۵۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہر ماہ تین روز شہد چاٹتا ہے تو اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہوتی۔“

۴۵۷۱: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّفَائِينَ: الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ)).

۳۵۷۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شفا دینے والی دو چیزوں کو لازم پکڑو (یعنی) شہد اور قرآن۔“ امام ابن ماجہ نے دونوں روایتیں نقل کی ہیں، اور امام بیہقی نے انہیں شعب الایمان میں نقل کیا اور فرمایا: صحیح بات یہ ہے کہ آخری (دوسری) حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

۴۵۷۲: وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاحْتَجَمْتُ أَنَا مِنْ غَيْرِ سَمٍ كَذَلِكَ فِي يَأْفُوخِي فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّي، حَتَّى كُنْتُ الْقَنَّ فَاتِحَةً الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ رَزِينٌ ❊

۳۵۷۲: ابوبکر بنہ انماري رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زہر والی بکری (کھانے) کی جگہ سے اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔

معمر بیان کرتے ہیں، میں نے بھی زہر کے اثر کے بغیر ہی اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے تو میرا حافظہ جاتا رہا حتیٰ کہ دوران نماز مجھے سورہ فاتحہ کا لقمہ دیا جاتا تھا۔

❊ ضعیف، رواہ الترمذی (۲۰۶۹) ☆ السند منقطع۔ ❊ إسناده ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۳۴۵۰) و البیہقی فی

شعب الإيمان (۵۹۳۸) ☆ الزبیر بن سعید: لین الحدیث و عبد الحمید: مجهول۔

❊ إسناده ضعیف، رواہ ابن ماجہ (۳۴۵۲) و البیہقی فی شعب الإيمان (۳۵۸۱) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و

أخرج الخطيب بإسناد ضعيف منكر عن زيد بن حباب عن شعبة عن أبي إسحاق به۔

❊ لم أجده، رواہ رزین (لم أجده) [و لم أجده فی مصنف عبد الرزاق]۔

٤٥٧٣: وَعَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ! يَا نَافِعُ! يَنْبَغُ بِي الدَّمُ فَأَتَيْتُ بِحَجَّامٍ، وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا، وَلَا صَبِيًّا، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ امْتَلُ، وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ، وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ، وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ السَّبْتِ، وَيَوْمَ الْأَحَدِ، فَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الثَّلَاثِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ بِهِ أَيُّوبُ فِي الْبَلَاءِ. وَمَا يَدُّوْهُ جَذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ أَوَّلَ لَيْلَةِ الْأَرْبَعَاءِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ \*

٣٥٤٣: نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نافع! میرا افتخار خون بڑھ رہا ہے کسی چھپنے لگانے والے کو جو ان کو میرے پاس لاؤ، دیکھنا وہ بوڑھا یا بچہ نہ ہو، راوی بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”خالی پیٹ چھپنے لگوانا زیادہ بہتر ہے، وہ عقل و فہم اور حافظہ میں اضافہ کرتا ہے، جس شخص نے چھپنے لگوانے ہوں تو وہ جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چھپنے لگوائے، جمعہ ہفتہ اور اتوار کو چھپنے لگوانے سے اجتناب کرو۔ پیر اور منگل کو چھپنے لگوانا اور بدھ کے روز چھپنے لگوانے سے اجتناب کرو کیونکہ یہ وہ دن ہے جس روز ایوب علیہ السلام آزمائش کا شکار ہوئے، جذام اور برص بدھ کے روز یا بدھ کی رات ہی ظاہر ہوتے ہیں۔“

٤٥٧٤: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثَّلَاثِ لِسَبْعِ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ)). رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ هَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى. \*

٣٥٤٣: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قمری مہینے کی سترہ تاریخ کو منگل کے دن چھپنے لگوانا سال بھر کی بیماریوں کے لیے دوائی ہے۔“ امام احمد کے شاگرد حرب بن اسماعیل کرمانی نے اسے روایت کیا، اور اس کی سند قوی نہیں، اور منتقی میں اسی طرح ہے۔

٤٥٧٥: وَرَوَى رَزِينٌ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. \*

٣٥٤٥: رزین نے اس کی مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

\*\*\*\*\*  
 \* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ** ، رواه ابن ماجه (٣٤٨٧) ☆ فيه الحسن بن أبي جعفر و عثمان بن مطر : ضعيفان وللحديث شواهد ضعيفة - \* **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ** ، هو مذكور في منتقى الأخبار (٤٨١٧) [ونيل الأوطار (٢٠٨/٨)] ☆ فيه زيد بن أبي الحواري وهو ضعيف ، وأخرجه ابن سعد و ابن عدي و البيهقي والطبراني في الصغير ، انظر تنقيح الرواة (٢٦٦/٢) \* **لَمْ أَجِدْهُ** ، رواه رزين (لم أجده) -

## بَابُ الْفَالِ وَالطَّيْرَةِ

## بدشگونی اور فال کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۴۵۷۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا طَيْرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ)) قَالُوا: وَمَا الْفَالُ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۵۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بدشگونی کچھ بھی نہیں، اور اس کی بہتر صورت فال ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، فال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھی بات جو تم میں سے کوئی ایک سنتا ہے۔“

۴۵۷۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا عَدْوَى، وَلَا طَيْرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ، وَفَرٌّ مِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفَرُّ مِنَ الْأَسَدِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۵۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ کوئی بدشگونی ہے۔ اور آلو منخوس ہے اور نہ ماہ صفر، اور مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے توشیر سے بھاگتا ہے۔“

۴۵۷۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ)). فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ لَكَائِنَهَا الطَّبَّاءُ فَيَخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلُ؟)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۵۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ آلو منخوس ہے اور نہ ہی ماہ صفر۔“ (یہ سن کر) ایک دیہاتی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان اونٹوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ریگستان میں رہتے ہیں اور وہ ہرن معلوم ہوتے ہیں، اس میں ایک خارش زدہ اونٹ شامل ہو جاتا ہے تو وہ انہیں بھی خارش لگا دیتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو پھر پہلے (اونٹ) کو کس نے خارش زدہ کیا؟“

۴۵۷۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ، وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۵۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ آلو منخوس ہے اور نہ کوئی ستارہ منخوس اور نہ ہی صفر منخوس ہے۔“

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۵۷۵۴) و مسلم (۱۱۰ / ۲۲۲۳)۔

❁ رواہ البخاری (۵۷۰۷)۔ ❁ رواہ البخاری (۵۷۷۰)۔ ❁ رواہ مسلم (۱۰۶ / ۲۲۲۰)۔

- ۴۵۸۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا غَوْلٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊
- ۴۵۸۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی بیماری متعدی ہے نہ ماہ صفر، نہ غول، نہ عذوی، نہ صفر، نہ گول۔“
- ۴۵۸۱: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَأَرْجِعْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊
- ۴۵۸۱: عمرو بن شریذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: وفد ثقیف میں ایک مجذوم شخص تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ”تیری بیعت ہو گئی ہے لہذا تم واپس چلے جاؤ۔“

## الْفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

- ۴۵۸۲: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطِيرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْإِسْمَ الْحَسَنَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ❊
- ۴۵۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتے تھے اور آپ بدشگونی نہیں لیتے تھے اور آپ اچھے نام پسند کرتے تھے۔
- ۴۵۸۳: وَعَنْ قُطَيْبِ بْنِ قَبِيصَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْعِيَاقَةُ، وَالطَّرْقُ، وَالطَّيْرَةُ مِنَ الْجُبْتِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❊
- ۴۵۸۳: قطن بن قبیصہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پرندوں کے ذریعے فال لینا، لکیریں کھینچ کر فال لینا اور بدشگونی لینا جادو کی اقسام ہیں۔“
- ۴۵۸۴: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الطَّيْرَةُ شُرُكٌ)) قَالَهُ ثَلَاثًا. ((وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذْهَبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: ((وَمَا مِنَّا إِلَّا، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذْهَبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)): هَذَا عِنْدِي قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ. ❊
- ❊ رواہ مسلم (۱۰۷/۲۲۲۲)۔
- ❊ رواہ مسلم (۱۲۶/۲۲۳۱)۔
- ❊ حسن، رواہ البغوي في شرح السنة (۱۲/۱۷۵ ح ۳۲۵۴) [وَأَحْمَدُ (۱/۲۵۷، ۳۰۴، ۳۱۹)] ☆ فِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ: ضَعِيفٌ وَفِي مُتَابَعَةِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ لَهُ نَظَرٌ بَلْ لَمْ تَثْبُتْ هَذِهِ الْمَتَابَعَةُ وَلِلْحَدِيثِ شَوَاهِدٌ عِنْدَ ابْنِ مَاجَهٍ (۳۵۳۶) وَسَنَدُهُ حَسَنٌ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲۸۳۹) وَأَبُو الشَّيْخِ الْأَصْبَهَانِيُّ (أَخْلَاقُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۵۲) وَسَنَدُهُ حَسَنٌ وَغَيْرُهُمْ وَبِهَا صَارَ الْحَدِيثُ حَسَنًا. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ۔
- ❊ سَنَدُهُ ضَعِيفٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳۹۰۷) ☆ حِيَانُ بْنُ الْعَلَاءِ مُجْهُولٌ وَثِقَةُ ابْنِ حَبَانَ وَحَدَّثَهُ۔
- ❊ صَحِيحٌ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳۹۱۰) وَالتِّرْمِذِيُّ (۱۶۱۴)۔

۴۵۸۴: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بدشگونی لینا شرک ہے، آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا: ”اور ہم میں سے اگر کسی کے دل میں یہ خیال آتا ہے تو اللہ توکل کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے۔“ ابو داؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے فرمایا: میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمہ اللہ) کو بیان کرتے ہوئے سنا: سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق کہا کرتے تھے: ”اور ہم میں سے کسی کے دل میں اس کے متعلق خیال آتا ہے تو اللہ توکل کے باعث اسے ختم کر دیتا ہے۔“ اور میرا خیال ہے کہ یہ جملہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

۴۵۸۵: وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ، فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَضْعَةِ، وَقَالَ: ((كُلْ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❁

۴۵۸۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذوم شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ہی کھانے کے برتن میں رکھا اور فرمایا: ”اللہ پر اعتماد و بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔“

۴۵۸۶: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ، وَإِنْ تَكُنِ الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۵۸۶: سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ آؤ منحوس ہے اور نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ ہی کوئی بدشگونی ہے۔ اور اگر بدشگونی (یعنی نحوس) کسی چیز میں ہوتی تو گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتی۔“

۴۵۸۷: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ: يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيجُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❁

۴۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کے لیے نکلتے تو آپ یا راشد (رہنمائی پانے والے)، یا نجیح (کامیابی پانے والے) کے الفاظ سننا پسند فرمایا کرتے تھے۔

۴۵۸۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، فَإِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ، فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ، وَرَوَى بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رَوَى كَرَاهِيَةً ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهِ وَرَوَى بِشْرُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رَوَى كَرَاهِيَةً ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❁

۴۵۸۸: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے، جب آپ کسی عامل (گورنو حکمران) کو بھیجتے تو اس کا نام دریافت فرماتے، اگر آپ کو اس کا نام پسند آتا تو آپ اس سے خوش ہوتے اور اس خوشی کے آثار آپ کے چہرے پر نظر آتے، اور اگر آپ اس کا نام ناپسند کرتے تو اس کی ناپسندیدگی آپ کے چہرے پر نظر آتی۔ اور جب آپ کسی بستی

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه ابن ماجه (۳۵۴۲) و أبو داود (۳۹۲۵) و الترمذي (۱۸۱۷) ☆ فيه مفضل بن فضالة: ضعيف - ❁ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه أبو داود (۳۹۲۱)۔

❁ **إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ**، رواه الترمذي (۱۶۱۶) وقال: حسن صحيح غريب۔

❁ **إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ**، رواه أبو داود (۳۹۲۰) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

میں داخل ہوتے تو اس کا نام دریافت فرماتے، اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرے پر دکھائی دیتے۔ اور اگر اس کے نام کو ناپسند فرماتے تو ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتے۔

۴۵۸۹: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدَدُنَا، وَأَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا، وَأَمْوَالُنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَرُوهَا ذَمِيمَةً)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۴۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں تھے جس سے ہمارے افراد اور اموال میں اضافہ ہوا، پھر ہم نے وہ گھر بدل لیا تو ہمارے افراد و اموال میں کمی آ گئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس گھر کو چھوڑ دو کیونکہ یہ گھر اچھا نہیں۔“

۴۵۹۰: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فَرَوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدَنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا أَيْبُنْ، وَهِيَ أَرْضُ رَيْفِنَا، وَمِيرَتَنَا، وَأَنْ وَبَاءَ هَا شَدِيدٌ. فَقَالَ: ((دَعْهَا عَنْكَ، فَإِنَّ مِنَ الْقَرْفِ التَّلَفَ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❀

۴۵۹۰: یحییٰ بن عبد اللہ بن بحیر بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے بتایا جس نے فروہ بن مسیک کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایبن نامی زمین ہے، ہماری زراعت و معیشت اسی زمین سے وابستہ ہے، لیکن وہاں کی وبا شدید ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، کیونکہ بیماری کے قریب رہنا ہلاکت کو دعوت دیتا ہے۔“

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

۴۵۹۱: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ذُكِرَتِ الطَّيْرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَحْسِنُهَا الْقَالَ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا ❀

۴۵۹۱: عروہ بن عامر بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس بدشگونی کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے بہتر چیز نیک فال لینا ہے، اور وہ (بدشگونی) کسی مسلمان کو کام سے مت منع کرے، جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ کہے: اے اللہ! تمام بھلائیاں تو ہی لاتا ہے اور تمام برائیاں تو ہی دور کرتا ہے، ہر قسم کے گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض تیری توفیق سے ممکن ہے۔“ ابو داؤد نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

❀ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۹۲۴) ☆ عكرمة بن عمار صرح بالسماع عند البزار (البحر الزخار ۱۳/ ۷۹ ح ۶۴۲۷)۔

❀ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۹۲۳) ☆ فيه يحيى بن عبد الله بن بحير: مستور و شيخه مجهول لم يسم۔

❀ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۹۱۹) ☆ سفيان الثوري و حبيب بن أبي ثابت مدلسان و عننا۔

## بَابُ الْكُهَانَةِ

## کہانت کا بیان

## الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

## فصل اول

۴۵۹۲: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَأْتِي الْكُهَانَ؟ قَالَ: ((فَلَا تَأْتُوا الْكُهَانَ)) قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ: ((ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ، فَلَا يَصُدُّكُمْ)). قَالَ: قُلْتُ: وَمِمَّا رَجُلٌ يَخْطُؤُنَ. قَالَ: ((كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ قَدْ لَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۵۹۲: معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کچھ ایسے امور و معاملات ہیں جو ہم دور جاہلیت میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم پرندوں کے ذریعے فال لیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایسی چیز ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے وہ (فال لینا) تمہیں (کام کرنے سے) ندر کے۔“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو لکیریں کھینچا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک نبی بھی لکیریں کھینچا کرتے تھے، جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو گیا تو وہ ٹھیک ہے۔“

۴۵۹۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ أَنَسُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكُهَانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْتُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ، يَخْطِفُهَا الْجِنِّيُّ، فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَوْلَ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلُطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”ان کی کوئی حیثیت نہیں۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بعض اوقات وہ جو کہتے ہیں، ویسے ہی ہو جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی سچی بات کو جن (اوپر سے) اچک لیتا ہے تو پھر وہ مرغی کی آواز کی طرح اسے اپنے ساتھی کے کان تک پہنچا دیتا ہے، کاہن لوگ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔“

❁ رواہ مسلم (۵۳۷ / ۱۲۱)

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۲۱۳) و مسلم (۲۲۲۸ / ۱۲۳)



٤٥٩٤: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمَلَكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ - فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَتَسْتَرْقِي الشَّيَاطِينَ السَّمْعَ، فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

٣٥٩٣: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک فرشتے عنان یعنی بادلوں میں اترتے ہیں، اور وہ آسمان میں ہونے والے فیصلہ شدہ امور کا تذکرہ کرتے ہیں تو شیاطین چوری سے اسے سن لیتے ہیں پھر وہ اسے کانہوں تک پہنچا دیتے ہیں، اور کانہن اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ بولتے ہیں۔“

٤٥٩٥: وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَتَى عَرَافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

٣٥٩٥: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی گم شدہ چیز کے بارے میں دریافت کرے تو اس شخص کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔“

٤٥٩٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صَلَوةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِيَّةِ عَلَى آثِرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❊

٣٥٩٦: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر رات بارش ہو جانے کے بعد نماز فجر پڑھائی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: ”اس نے فرمایا ہے: میرے بندوں میں سے بعض نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لائے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا، جس شخص نے کہا: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور راہ وہ شخص جس نے کہا: فلاں فلاں (ستارے کے سقوط) کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔“

٤٥٩٧: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ، يَنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ، فَيَقُولُونَ بِكَوْكَبٍ كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❊

❊ رواه البخاري (٢٢١٠).

❊ رواه مسلم (١٢٥ / ٢٢٣٠).

❊ متفق عليه، رواه البخاري (٨٤٦) و مسلم (١٢٥ / ٧١).

❊ رواه مسلم (١٢٦ / ٧٢).

۴۵۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ آسمان سے کوئی برکت نازل کرتا ہے تو لوگوں کا ایک گروہ اس کا انکار کر دیتا ہے، اللہ بارش نازل کرتا ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے (بارش ہوئی) ہے۔“

## الفَصْلُ الثَّانِي

### فصل ثانی

۴۵۹۸: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النَّجُومِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❊

۴۵۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، وہ (حصولِ سحر میں) جس قدر بڑھتا گیا اسی قدر وہ (حصولِ علم نجوم میں) بڑھتا گیا۔“

۴۵۹۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَتَى كَاهِنًا وَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا، أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي ذُبْرٍهَا، فَقَدْ بَرَى مِمَّا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❊

۴۵۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی یا اس نے اپنی اہلیہ سے جبکہ وہ حالتِ حیض میں ہو، جماع کیا، یا اس نے اپنی اہلیہ کی پشت میں جماع کیا تو وہ اس سے بیزار ہے جو محمد (ﷺ) پر اتاری گئی ہے۔“

## الفَصْلُ الثَّالِثُ

### فصل ثالث

۴۶۰۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُرِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَسَمِعَهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هَكَذَا، بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ)) وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا، وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ: ((فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ، فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ. فَرُبَّمَا أَذْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةٍ. فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ وَكَذَا وَكَذَا؟ فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❊

❊ إسناده حسن، رواه أحمد (۳۱۱/۱) و أبو داود (۳۹۰۵) و ابن ماجه (۳۷۲۶)۔

❊ حسن، رواه أحمد (۴۰۸/۲) و أبو داود (۳۹۰۴)۔

❊ رواه البخاري (۴۸۰۰)۔

۳۶۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ آسمان پر کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فرمان سے ڈرتے ہوئے اپنے پر ہلاتے ہیں، جیسا کہ چٹان پر زنجیر مارنے کی آواز آتی ہے، جب ان کے دلوں سے خوف جاتا رہتا ہے تو وہ کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ وہ (مقرب فرشتے) کہتے ہیں، اس ذات نے جو فرمایا، وہ حق ہے، وہ بلند اور بڑا ہے، چنانچہ چوری سے سننے والے اس فیصلے کو سن لیتے ہیں، اور چوری سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔“ اور سفیان (راوی) نے اپنی تھیلی کے ذریعے اس کی کیفیت بیان کی، انہوں نے اس (تھیلی) کو کھولا اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ کیا، ”چنانچہ اوپر والا بات سنتا ہے اور وہ اس بات کو اپنے نیچے والے کو پہنچا دیتا ہے، پھر وہ اپنے سے نیچے والے تک پہنچا دیتا ہے حتیٰ کہ (اس طرح ہوتے ہوئے) آخری ساحریا کا ہن کی زبان تک پہنچا دیتا ہے، اور بسا اوقات شیطان کے پہنچانے سے پہلے پہلے شہاب ثاقب اسے لگ جاتا ہے اور کبھی شہاب ثاقب کے اس تک پہنچنے سے قبل وہ القا کر دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بتاتا ہے چنانچہ کہا جاتا، کیا اس نے فلاں وقت اس طرح اس طرح نہیں کہا تھا، اس کلمہ کی وجہ سے، جو آسمان سے سنا گیا تھا، تصدیق ہو جاتی ہے۔“

۴۶۰۱: وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَاهُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، كُنَّا نَقُولُ: وَلَدَ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ عَظِيمٌ، وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَإِنَّهَا لَا يَرْمِي بِهَا لَمَوْتُ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلَ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونُ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ، فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْحَنُ السَّمْعَ فَيَقْدِفُونَهُ إِلَى أَوْلِيَاءِهِمْ، وَيُرْمُونَ فَمَا جَاءَ وَابِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۶۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے انصار صحابہ میں سے ایک صحابی نے مجھے بیان کیا کہ اس اثنا میں کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور روشن ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”جب دورِ جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تاہم یہ کہا کرتے تھے اس رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے یا کوئی عظیم آدمی فوت ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ستارہ نہ کسی کی موت پر ٹوٹتا ہے اور نہ کسی کی حیات پر، لیکن جب ہمارا رب، بابرکت ہے نام اس کا، کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو حاملین عرش تسبیح بیان کرتے ہیں، بعد ازاں ان سے قریب آسمان والے فرشتے سبوحان اللہ کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی یہ آواز آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر وہ فرشتے جو عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں وہ حاملین عرش سے کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ تو وہ انہیں بتاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہوتا ہے، آسمان والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، حتیٰ کہ خبر آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے چنانچہ شیاطین اس بات کو اچک لیتے ہیں، اور وہ اپنے ساتھیوں کو القا کر دیتے ہیں، اور اسی دوران انہیں انگارے مارے جاتے ہیں، جو خبر وہ اصل شکل میں القا کر دیتے

ہیں وہ تو حق اور درست ہوتی ہے، لیکن وہ اس میں اور ملا لیتے ہیں، اور اضافہ کر لیتے ہیں۔“

۴۶۰۲: وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ النُّجُومَ لثَلَاثَ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ، وَرَجُومًا لِلشَّيْطَانِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا، فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بَغَيْرَ ذَلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيئَهُ، وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ: وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيهِ، وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ، وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ. ۴۶۰۳: قَتَادَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانِ كَرْتِے هِیں، اللہ تعالیٰ نے یہ ستارے تین مقاصد کے لیے پیدا فرمائے، انہیں آسمان کے لیے باعثِ زینت بنایا، شیاطین کے لیے مار اور علامت و نشانات جن کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جس نے ان کے علاوہ کچھ اور بیان کیا اس نے غلطی کی، اپنا حصہ (عمر) ضائع کیا اور ایسی چیز کا تکلف کیا جو وہ نہیں جانتا۔ امام بخاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے اسے معلق روایت کیا ہے۔ اور رزین کی روایت میں ہے، اور اس نے ایسی چیز کا تکلف کیا جو نہ تو اس کے متعلق ہے اور نہ اسے اس کا علم ہے اور جس کے علم سے انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور فرشتے بھی عاجز ہیں۔

۴۶۰۳: وَعَنِ الرَّبِيعِ مِثْلُهُ وَزَادَ: وَاللَّهُ! مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي نَجْمٍ حَيَوَةَ أَحَدٍ وَلَا رِزْقَهُ، وَلَا مَوْتَهُ، وَإِنَّمَا يَقْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ. ۴۶۰۴: ربيع سے بھی اسی طرح مروی ہے، نیز انہوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: اللہ کی قسم! اللہ نے کسی ستارے میں نہ تو کسی کی زندگی رکھی ہے اور نہ اس کا رزق رکھا ہے اور نہ اس کی موت رکھی ہے، وہ تو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کا فقط بہانا بناتے ہیں۔

۴۶۰۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لَغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ؛ فَقَدْ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السَّحَرِ، الْمُنَجِّمِ كَاهِنٍ، وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ، وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ)). رَوَاهُ رَزِينٌ. ۴۶۰۵: ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ کے بیان کردہ فوائد کے علاوہ علمِ نجوم میں سے کوئی حصہ سیکھا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، نجومی کا بہن ہے، اور کا بہن جادوگر ہے، اور جادوگر کافر ہے۔“

۴۶۰۵: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ، ثُمَّ أَرْسَلَهُ، لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ: سُقِينَا بَنُوَ الْمُجْدِحِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. ۴۶۰۶: ابوسعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اگر اللہ پانچ سال تک بارش روک لے، پھر اسے برسا دے تو لوگوں میں ایک جماعت کافر ہو جائے گی، وہ کہیں گے، ہم پر مجروح ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔“

☆ رواہ البخاري (كتاب بدء الخلق باب ۳، بعد ح ۳۱۹۸) و رزین (لم أجده) [ورواه ابن حجر في تغليق التعليق (۴۸۹/۳) وسنده صحيح] ☆ وقوله ”ما لا علم له به“ صحيح - ☆ لم أجده، رواه رزین (لم أجده)۔ ☆ إسناده ضعيف، رواه النسائي (۳/ ۱۶۵ ح ۱۵۲۷) ☆ عتاب لم يوثقه غير ابن حبان وقال سفيان بن عيينة - أحد رواة: ”لا أدري من عتاب؟“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کِتَابُ الرُّؤْيَا

## خواب کا بیان

فصل اول

الفصل الأول

۴۶۰۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ)) قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۴۶۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نبوت میں سے صرف ”مبشرات“ باقی رہ گئے ہیں۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھے خواب۔“

۴۶۰۷: وَزَادَ مَالِكٌ بِرَوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ: ((يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ)). ❁  
۴۶۰۷: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عطاء بن یسار کی روایت کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے: ”(وہ خواب) جسے مسلمان شخص دیکھتا ہے، یا اس کی خاطر (کسی دوسرے شخص کو) دکھایا جاتا ہے۔“

۴۶۰۸: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۶۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھے خواب نبوت کا چھبالیسواں حصہ ہیں۔“

۴۶۰۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتِمَثَّلُ فِي صُورَتِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۶۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا روپ نہیں دھاہا سکتا۔“

۴۶۱۰: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۶۱۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق (حقیقت میں مجھے) دیکھا۔“

❁ رواہ البخاری (۶۹۹۰)۔ ❁ صحیح، رواہ ملک فی الموطأ (۲/۹۵۷ ح ۱۸۴۸) ☆ السند مرسل ولہ شواہد، انظر الحديث السابق (۴۶۰۶) و طرقہ۔ ❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۸۷) و مسلم (۷/۲۲۶۴ ب)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۱۱۰) و مسلم (۱۰/۲۲۶۶)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۹۶) و مسلم (۱۱/۲۲۶۷)۔

۴۶۱۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَمْتَثِلُ الشَّيْطَانُ بِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۶۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے عنقریب حالت بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

۴۶۱۲: وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ، وَلْيَتَفَلَّ ثَلَاثًا، وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَصْرُقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۶۱۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اس کا اظہار اسی سے کرے جسے وہ پسند کرتا ہے، اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور تین بار (اپنی بائیں جانب) تھکا کرے اور اس کے متعلق کسی سے بات نہ کرے، اس طرح وہ اس کے لیے مضر نہیں ہوگا۔“

۴۶۱۳: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا، فَلْيُصِقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❁

۴۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھو کے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور وہ جس پہلو پر تھا اسے بدل لے۔“

۴۶۱۴: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكْذِبْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ، جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ، فَمَا كَانَ مِنَ النَّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَبْرِينَ: وَأَنَا أَقُولُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَخَوَافُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْصَهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ. قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ، وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ: الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❁

۴۶۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب (قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا تو قریب نہیں کہ مومن کا خواب جھوٹا ہوگا، مومن کا خواب نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے، اور جو چیز نبوت سے ہو وہ جھوٹی نہیں ہوتی۔“

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں، میں کہتا ہوں: خواب تین قسم کے ہیں: نفسیاتی خیال، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے بشارت۔ لہذا جو شخص کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اسے کسی سے بیان نہ کرے، اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۶۹۹۳) و مسلم (۲۲۶۶/۱۱)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۳۲۹۲) و مسلم (۲۲۶۶/۴)۔

❁ رواہ مسلم (۲۲۶۲/۵)۔

❁ متفق علیہ، رواہ البخاری (۷۰۱۷) و مسلم (۲۲۶۳/۶)۔

انہوں نے فرمایا: وہ خواب میں طوق دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے اور پاؤں میں بیڑیاں انہیں پسند تھیں، اور کہا جاتا ہے کہ بیڑیوں سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔

۴۶۱۵: قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوَاهُ قَتَادَةُ، وَيُونُسُ، وَهَشِيمٌ، وَأَبُو هَلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. وَقَالَ يُونُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْقَيْدِ. ❀

وَقَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ.

وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوُهُ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: "وَأَكْرَهُ الْغُلَّ....." إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ.

۴۶۱۵: امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے قتادہ، یونس، ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین کی سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یونس نے کہا: میں فی القید کے الفاظ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے شمار کرتا ہوں۔ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ وہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یا ابن سیرین کے ہیں اور اسی مثل ایک روایت میں ہے اور اس نے "آپ ناپسند کرتے طوق....." سے آخر حدیث تک کے الفاظ حدیث میں داخل کیے ہیں۔

۴۶۱۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❀

۴۶۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے۔، راوی بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور فرمایا: "جب شیطان کسی سے اس کی نیند میں کھیلے تو وہ لوگوں کو نہ بتائے۔"

۴۶۱۷: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَأَنَّا فِي دَارِ عَقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأَوْرَيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ، فَأَوْرَلْتُ أَنَّ الرُّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❀

۴۶۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب کی کھجوریں لائی گئیں، میں نے یہ تاویل کی کہ دنیا میں ہمارے لیے رفعت ہے اور آخرت میں نیک عاقبت ہمارے لیے ہے، اور ہمارا دین یقیناً کامل و احسن ہے۔"

۴۶۱۸: وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهْجَرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِ بَهَا نَحْلٍ، فَذَهَبَ وَهَلَيْ إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرٌ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرُبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ إِنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❀

❀ متفق علیہ، انظر الحديث السابق (۴۶۱۴). ❀ رواه مسلم (۲۲۶۸/۱۶).

❀ رواه مسلم (۲۲۷۰/۱۸).

❀ متفق علیہ، رواه البخاري (۳۶۲۲) و مسلم (۲۲۷۲/۲۰).

۴۶۱۸: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے کھجوروں کی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، میرا خیال تھا کہ وہ یمامہ ہے یا بجر ہے، لیکن وہ (سرزمین) مدینہ ہے جس کا نام یثرب تھا، اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار ہلائی تو اس کا وسط ٹوٹ گیا، اس سے مراد وہ ہے جو مومنوں کو غزوہ احد میں تکلیف اٹھانا پڑی، پھر میں نے دوبارہ اسے ہلایا تو وہ اپنی پہلی حالت سے بھی بہتر ہو گئی، اس سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے (مکہ کی) فتح عطا فرمائی اور مومنوں کو اکٹھا کر دیا۔“

۴۶۱۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُوتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِيَّ كَفِيُّ سَوَارِكٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبَّرًا عَلَيَّ، فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَنْفَعَهُمَا، فَتَفَحَّهْتُهُمَا. فَذَهَبًا، فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابِينَ اللَّذِينَ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: ((يُقَالُ: أَحَدُهُمَا مُسَيِّمَةُ صَاحِبِ الْيَمَامَةِ، وَالْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ)) لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ، وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ ❀

۴۶۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسی اثنا میں کہ میں سو رہا تھا کہ مجھ پر زمین کے خزانے پیش کیے گئے، میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے تو وہ مجھ پر گراں گزرے، پھر میری طرف وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک ماروں، میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں جاتے رہے، میں نے ان کی یہ تعبیر کی کہ اس سے مراد وہ دو جھوٹے شخص ہیں، میں ان کے درمیان ہوں، ایک (اسود عسی) صنعاء سے اور ایک (مسیمہ کذاب) یمامہ سے۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”ان دونوں میں سے ایک مسیمہ یمامہ کا رہنے والا اور عسی صنعاء کا رہنے والا۔“ لیکن میں نے یہ روایت صحیحین میں نہیں پائی اور صاحب الجامع نے اسے ترمذی سے روایت کیا ہے۔

۴۶۲۰: وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((ذَلِكَ عَمَلُهُ يُجْرَى لَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❀

۴۶۲۰: ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے خواب میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے ایک بہتا چشمہ دیکھا، میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس کا عمل ہے جو اس کے لیے جاری کیا گیا ہے۔“

۴۶۲۱: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟)) قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ. فَسَأَلْنَا يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا؟)) قُلْنَا: لَا، قَالَ: ((لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَانِي، فَأَخَذَا بِيَدَيَّ، فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلْبُوبٌ مِنْ حَدِيدٍ، يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ، فَيَشْقُهُ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتَنِمُ شِدْقَهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: انْطَلِقْ، فَأَنْطَلَقْنَا، حَتَّى آتَيْنَا عَلَى

❀ متفق عليه، رواه البخاري (۴۳۷۵) و مسلم (۲۲۷۴/۲۲) و الترمذی (۲۲۹۲)۔

❀ رواه البخاري (۷۰۱۸)۔



رَجُلٌ مُصْطَجِعٌ عَلَى فَقَاهُ، وَرَجُلٌ قَانِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفَهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ يُشَدُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهَّدَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتِمَ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتَّى آتَيْنَا إِلَى ثَقَبٍ مِثْلِ التَّنُورِ أَعْلَاهُ ضَبَقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ، ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا، وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاءُ فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتَّى آتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ، فِيهِ رَجُلٌ قَانِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ، وَعَلَى شَطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَاقْبَلِ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيهِ فَرْدَةٌ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِيَّانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا، فَصَعِدَ ابْنِي الشَّجَرَةَ، فَادْخَلَنِي دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ أَرَقُطْ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُبُوحٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِيَّانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا، فَصَعِدَ ابْنِي الشَّجَرَةَ فَادْخَلَنِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ مِنْهَا، فِيهَا شُبُوحٌ وَشَبَابٌ، فَقُلْتُ لَهُمَا: إِنَّكُمَا قَدْ طَوَقْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُمْ، قَالَا: نَعَمْ، أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ، حَتَّى تَبْلُغَ الْأَفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا تَرَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَدُّ رَأْسَهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفَعَّلُ بِهِ مَا رَأَيْتَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقَبِ فَهُمْ الزُّنَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ أَكِلُ الرِّبَا: وَالشَّيْخُ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ، فَأَوْلَادُ النَّاسِ، وَالَّذِي يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنِ النَّارِ وَالِدَارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارَ عَامَةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جَبْرِئِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَأَرْفَعُ رَأْسَكَ، فَارْفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، وَفِي رِوَايَةٍ: مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِي ادْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَهُ آتَيْتَ مَنْزِلَكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

وَذَكَرَ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ فِي بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ.

۴۶۲۱: سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو آپ اپنا رخ انور ہماری طرف کر لیتے اور فرماتے: ”آج رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟“ راوی بیان کرتے ہیں، اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو وہ اسے بیان کر دیتا، اور آپ جو اللہ چاہتا، اس کی تعبیر بیان فرما دیتے، آپ ﷺ نے ایک روز ہم سے پوچھا: ”کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟“ ہم نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیکن میں نے آج رات دو آدمی دیکھے، وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے ہاتھوں سے پکڑا اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا، اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ٹکڑا تھا، وہ اس کو اس کے جڑے میں داخل کرتا تھا، اور اس کو اس کی گدی تک چیر دیتا تھا، پھر وہ اسی طرح دوسرے جڑے کے

ساتھ کرتا تھا، اور اتنے میں یہ (پہلا) جبر اٹھیک ہو جاتا تھا، اور وہ اس عمل کو دہراتا تھا، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: (آگے) چلو، ہم چلے حتیٰ کہ ہم ایک آدمی کے پاس آئے جو چٹ لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی چھوٹا یا بڑا پتھر لیے اس کے سر ہانے کھڑا تھا اور وہ اس کے ساتھ اس کے سر کو کچل رہا تھا، جب وہ اسے مارتا تھا، تو پتھر لڑھک جاتا تھا، وہ اسے لینے جاتا لیکن اس کے واپس آنے سے پہلے اس کا سر پھر ٹھیک ہو جاتا تھا، اور وہ آدمی اس کے ساتھ پھر ویسے ہی کرتا تھا اور یہ عمل جاری رہتا ہے، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: (آگے) چلیں، ہم چلے حتیٰ کہ ہم تندور جیسے سوراخ کے پاس آئے جس کا اوپر کا حصہ تنگ ہے جبکہ اس کا نچلا حصہ کھلا ہے، اس کے نیچے آگ جل رہی تھی، جب وہ اوپر اٹھتی تو اس میں موجود افراد بھی اوپر بلند ہوتے حتیٰ کہ ایسے لگتا کہ وہ اس سے نکل جائیں گے، اور جب وہ بجھ جاتی تو وہ اس میں واپس آ جاتے اور اس میں مرد اور عورتیں برہنہ تھیں، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: (آگے) چلیں، ہم چلے حتیٰ کہ ہم خون کی نہر پر پہنچے، وہاں نہر کے سامنے پتھر ہیں، وہ شخص جو نہر میں ہے جب وہ باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو باہر کنارے پر کھڑا آدمی اس کے منہ پر پتھر پھینکتا اور اسے اپنی پہلی جگہ پر پہنچا دیتا ہے، وہ جب بھی نکلنے کے لیے آتا تھا پھر وہ اس کے منہ پر پتھر مارتا ہے تو وہ واپس وہیں چلا جاتا تھا، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: (آگے) چلیں، ہم چلے حتیٰ کہ ہم سرسبز و شاداب باغ میں پہنچ گئے، اس میں ایک بڑا درخت تھا اور اس کے تنے کے پاس ایک عمر رسیدہ شخص اور کچھ بچے تھے، اور درخت کے قریب ایک آدمی تھا اس کے آگے آگ تھی جسے وہ جلا رہا تھا، وہ مجھے درخت پر لے گئے، انہوں نے مجھے درخت کے وسط میں ایک گھر میں داخل کر دیا، میں نے اس سے خوبصورت گھر کبھی نہیں دیکھا، اس میں بوڑھے مرد، نوجوان، خواتین اور بچے تھے، پھر وہ مجھے وہاں سے باہر لے آئے اور درخت پر لے چڑھے، اور مجھے اس سے بھی احسن و افضل گھر میں لے گئے، اس میں بوڑھے اور جوان تھے، میں نے ان دونوں سے کہا: تم رات بھر مجھے لیے پھرتے رہے ہو، لہذا میں نے جو کچھ دیکھا اس کے متعلق مجھے بتاؤ؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! رہا وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کے جبرے کو چیرا جا رہا تھا تو وہ جھوٹا شخص تھا، وہ جھوٹ بیان کرتا تھا، پھر اس سے نقل کیا جاتا تھا حتیٰ کہ وہ آفاق تک پہنچ جاتا، آپ نے جو دیکھا وہ روز قیامت تک اس کے ساتھ کیا جائے گا، وہ آدمی جو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا، یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن کا علم سیکھا لیکن اس نے رات کا قیام نہ کیا اور نہ دن کے وقت اس کے مطابق عمل کیا، آپ نے جو دیکھا اس کے ساتھ یہ سلوک قیامت تک جاری رہے گا، آپ نے جنہیں سوراخ میں دیکھا وہ زنا کار تھے، آپ نے جسے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا، آپ نے درخت کے تنے کے ساتھ جس بزرگ شخص کو دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ارد گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کی اولاد تھی، جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ جہنم کا دروغہ مالک تھا، اور آپ جس پہلے گھر میں داخل ہوئے تھے وہ عام مومنوں کا گھر تھا، رہا یہ گھر تو یہ شہداء کا گھر ہے، میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں، آپ ﷺ اپنا سراٹھائیں، جب میں نے سراٹھایا تو میرے اوپر بادلوں کی مانند تھا، ان دونوں نے کہا: یہ آپ کی منزل ہے، میں نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں اپنی منزل میں داخل ہو جاؤں انہوں نے کہا: ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو آپ نے مکمل نہیں کی، جب آپ اسے مکمل کر لیں گے تو آپ اپنی منزل میں داخل ہو جائیں گے۔“

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ”نبی ﷺ کو خواب میں مدینہ دکھائی دینا“ باب حرم المدینہ میں ذکر کی گئی ہے۔

## الفَصْلُ الثَّانِي

## فصل ثانی

۴۶۲۲: عَنْ أَبِي زَرِينٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ)) وَأَخْبِسَهُ قَالَ: ((لَا تُحَدِّثُ إِلَّا حَبِيئًا أَوْ لَبِيئًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ((الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ، فَإِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ)). وَأَخْبِسَهُ قَالَ: ((وَلَا تَقْصُهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ)). ❀

۴۶۲۳: ابورزین عقیلی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے، جب تک وہ اس کو بیان نہیں کرتا تو وہ پرندے کے پاؤں پر ہے، لیکن جب وہ اسے بیان کر دیتا ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔“ اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کرو۔“ ترمذی۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: فرمایا: ”جب تک خواب کی تعبیر نہ کی جائے تو وہ پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے، لیکن جب اس کی تعبیر بیان کی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔“ اور میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کرو۔“

۴۶۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ، قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: إِنَّهُ كَانَ قَدْ صَدَقَكَ وَلَكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُرِيْتَهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضُ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❀

۴۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے آپ ﷺ کی تصدیق کر دی تھی لیکن وہ آپ کے اعلان نبوت سے پہلے فوت ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے مجھے خواب میں دکھایا گیا اس پر سفید کپڑے تھے، اور اگر وہ جہنمی ہوتا تو اس پر کوئی اور لباس ہوتا۔“

۴۶۲۴: وَعَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَنْبِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ: ((صَدَقَ رُؤْيَاكَ)) فَسَجَدَ عَلَى جَنْبِهِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَسَنَدُ كُرِّ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ: كَانَ مِيزَانًا نَزَلَ فِي السَّمَاءِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. ❀

۴۶۲۴: ابن خزیمہ بن ثابت اپنے چچا ابو خزیمہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے خواب دیکھا کہ اس نے نبی ﷺ کی پیشانی پر

❀ **إِسْنَادُهُ حَسَنٌ**، رواه الترمذي (۲۲۷۸-۲۲۷۹) وأبو داود (۵۰۲۰)۔ ❀ **سندہ ضعیف**، رواه أحمد

(۶۵/۶) والترمذي (۲۲۸۸) وقال: ”غريب“ قلت: سندہ ضعیف جداً، قال الذهبي: عثمان هو الواقصي متروك كما في

تلخيص المستدرک ۴/۳۹۳) وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (۶۵/۶) والحاكم (۶۰۹/۲) وغيرهما۔

❀ **سندہ ضعیف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۲/۲۲۵ ح ۳۲۸۵) [وأحمد (۵/۲۱۵، ۲۱۴)] ☆ الزهري

عنن و للحديث طرق ضعيفة - ۵ حديث أبي بكره يأتي (۶۰۵۷)۔

سجدہ کیا ہے، اس نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ اس کی خاطر لیٹ گئے اور فرمایا: ”اپنا خواب سچا کر دکھاؤ۔“ اس نے آپ ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

اور ہم ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”گویا وہ میزان ہے جو آسمان سے نازل ہوئی۔“ باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما میں ذکر کریں گے۔

## الفصل الثالث

### فصل ثالث

٤٦٢٥: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: ((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟)) فَيَقْصُصُ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: ((إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ إِنِّيَانٍ وَأَنْتَهُمَا ابْتَعَثَانِي وَأَنْتَهُمَا قَالَا لِي: انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا)) وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطَوِيلِهِ وَفِيهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ وَهِيَ قَوْلُهُ: ((فَاتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وَلَدَانِ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا، مَا هُوَ لَآءٍ؟)) قَالَ: ((قَالَا لِي: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَوْضَةً قَطُّ اعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ)). قَالَ: ((قَالَا لِي: إِرَاقُ فِيهَا)) قَالَ: ((فَارْتَقَيْنَا فِيهَا، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بَلْبِنٍ ذَهَبٍ وَلَبِنٍ فَضَّةٍ فَاتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفَتَحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رَجُلٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَفْجَحٍ مَا أَنْتَ رَأَى)) قَالَ: ((قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ)) قَالَ: ((وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَانَ مَاءُهُ الْمَحْضُ فِي الْبِيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَسَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ)) وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الزِّيَادَةِ: ((وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوَلَدَانِ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)). قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرَ مِنْهُمْ حَسَنَ وَشَطْرَ مِنْهُمْ قَبِيحَ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

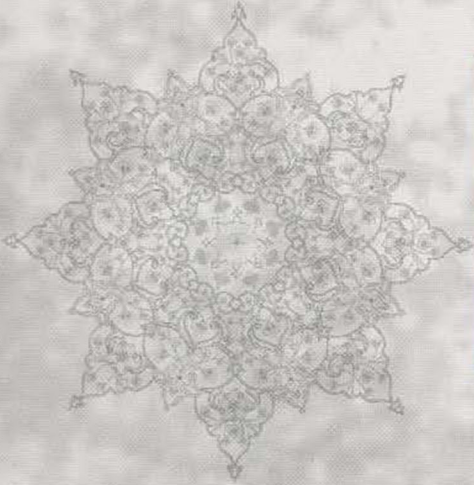
٣٦٢٥: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سے اکثر یوں فرمایا کرتے تھے: ”کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟“ وہ آپ سے، جو اللہ چاہتا، بیان کرتا، اسی طرح آپ ﷺ نے ایک روز ہمیں فرمایا: ”دو آنے والے میرے پاس آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور انہوں نے مجھے کہا: چلو، اور میں ان کے ساتھ چلا۔“ اور پھر فصل اول میں مذکور حدیث مکمل طور پر بیان کی، اور اس میں اضافہ ہے جو کہ حدیث مذکور میں نہیں، اور وہ یہ ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم ایک انتہائی سرسبز

باغ میں آئے، اس میں موسم بہار کے تمام پھول، اور باغ کے وسط میں ایک طویل آدمی تھا اور اس کے درازی قد کی وجہ سے میں اس کا سر نہیں دیکھ سکتا تھا، جبکہ اس آدمی کے ارد گرد بہت سے بچے ہیں، جنہیں میں نے (اتنی کثرت میں پہلے) ہرگز نہیں دیکھا، میں نے ان دونوں آدمیوں سے کہا: یہ کون ہیں؟ آپ فرماتے ہیں، انہوں نے مجھے کہا: (آگے) چلیں! ہم چلے اور ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے، میں نے اس سے بڑا اور اس سے زیادہ بہتر باغ کبھی نہیں دیکھا۔“ آپ ﷺ فرماتے ہیں: ”انہوں نے مجھے کہا: اس میں اوپر چڑھو۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم اس میں چڑھے اور ایک شہر میں پہنچے جس کی تعمیر اس طرح ہوئی تھی کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی، ہم شہر کے دروازے پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا، اور وہ ہمارے لیے کھول دیا گیا تو ہم اس میں داخل ہو گئے، ہم اس میں کچھ آدمیوں سے ملے ان کا آدھا دھڑ اتنا خوبصورت تھا کہ تم نے کبھی دیکھا نہیں ہوگا اور ان کا آدھا دھڑ اس قدر قبیح تھا کہ تم نے کبھی دیکھا نہیں ہوگا، ان دونوں نے انہیں کہا: جاؤ اور اس نہر میں گر جاؤ۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہاں ایک چوڑی نہر جاری تھی گویا اس کا پانی خالص سفید ہے، وہ گئے اور اس میں گر گئے، پھر ہماری طرف واپس آئے تو ان کی وہ خرابی ختم ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت بن گئے تھے۔“ اور حدیث کے ان زائد الفاظ کی تفسیر میں فرمایا: ”وہاں وہ طویل آدمی جو باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے، اور وہ بچے جو ان کے ارد گرد تھے، یہ وہ بچے تھے جو دین فطرت پر فطرت ہوئے تھے۔“ راوی بیان کرتے ہیں: بعض مسلمانوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مشرکوں کے بچے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشرکوں کے بچے بھی، اور لوگ جن کا آدھا دھڑ اچھا اور آدھا دھڑ قبیح تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل بھی کیے تھے اور برے عمل بھی، اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔“

۴۶۲۶: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَفْرَى الْفِرَاسِ أَنْ يَرَى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❁

۳۶۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) جو انہوں نے نہیں دیکھی۔“

۴۶۲۷: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❁  
۳۶۲۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سحری (یعنی پچھلی رات کے) وقت کا خواب سچ ہونے میں قریب تر ہے۔“



# مَشْكُوتُ الْمَصَابِيحِ

مع الإكمال في أسماء الرجال

[www.ircpk.com](http://www.ircpk.com)

مشکوٰۃ